جنات کا پیدائشی دوست

جلد دوم

جنات کا پیدائشی دوست جلد اول کی پوری دنیا میں پذیرائی ہوئی مخلوق خدا کی گھریلو الجھنیں ختم ہوئیں لاکھوں ویران گھر آباد ہوئے سلگتی اور سسکتی انسانیت کو ٹھنڈک پہنچی اجڑی ہوئی بے آباد زندگی کو ایک رہنما اور رہبر "جنات کا پیدائشی دوست" کی شکل میں ملا۔ اب جلد دوم پوری شان و شوکت کے ساتھ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس میں کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

جنات کا پیدائشی دوست

علامہ لاہوتی پُراسراری

(جلد دوم)

علامہ لاہوتی پراسراری

جنات کا قرآن وحدیث سے وجود، سچے واقعات، علماء ومحدثین، اولیاء کرام اور صالحین کے ساتھ بیتے عجیب وغریب واقعات، جنات کی انوکھی زندگی، سائنس اور عصر حاضر میں جنات اور روحوں کے ساتھ بیتے ایسے مشاہدات جو ناقابل یقین ہیں۔

خاص طور پر علامہ لاہوتی پراسراری
کی جنات کے ساتھ بیتی سچی زندگی کا پراسرار سفر

نام کتاب: جنات کا پیدائشی دوست (جلد دوم)

ناشر: دفتر ماہنامہ عبقری مرکز روحانیت وامن 78/3 عبقری اسٹریٹ
نزد قرطبہ مسجد مزنگ چونگی لاہور

سن اشاعت: ستمبر 2014ء

قیمت: 350 روپے

فہرست مضامین

حال دل

جنات چاہے نیک ہوں یا شیطان! ہماری اس انسانی بستی کی ایسی جیتی جاگتی مخلوق ہے جو ہمارے ساتھ ہی رہتی اور بستی ہے اور زندگی کے ہر موڑ پر ان سے ہمارا واسطہ پڑا ہوا ہے۔ وہ ہم سے اتنے قریب ہیں کہ ہماری رگوں میں دوڑنے والے خون کے ساتھ وہ بھی ہمارے اندر آباد ہیں، ہمارے نفس پر سوار، دماغوں اور خیالات میں رچے بسے، کھانوں میں شریک، معاملات میں دخیل، بیوی اور بچوں میں حائل' کہیں رہنما کی شکل میں کہیں دشمنوں کی فوج میں' غرض اس انسانی بستی میں جہاں جہاں انسان آباد ہیں وہاں وہاں یہ بھی ساتھ ہیں۔ مسجد سے میخانے تک اور بازار سے تختِ سرکار تک انسانوں کے روش بدوش کارزار حیات میں برسر پیکار ہیں۔

انسانوں کی طرح جنت میں بھی مومن و کافر' مطیع و فاسق دونوں طرح کے لوگ ہیں۔قرآن میں انسانوں کے ساتھ جنات کو بھی جہنم کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور جنت کی ترغیب دی گئی ہے۔

اس طرح انسان اور جنات میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔لیکن جن آگ سے بنی ایسی لطیف مخلوق ہے جسے عموماً انسانی نگاہیں دیکھ نہیں پاتیں۔اس کے باوجود کہ یہ ہماری نظروں سے غائب ہیں ہم انہیں ان کی اپنی حقیقی شکل وصورت میں دیکھ نہیں پاتے لیکن یہ شکلیں بدل کر ہمارے ساتھ رہتے ہیں کبھی یہ سانپ بن کر رینگتے ہیں کبھی کتے بن کر بھونکتے ہیں' کبھی گدھے بن کر رینکتے ہیں اور کبھی انتہائی خونخوار ظالم اور بے رحم قاتل کی شکل میں آتے ہیں......!

ویسے ان میں مومن بھی ہیں اور کافر بھی......! کتنے ان میں تہجد گزار' عالم باعمل اور پابند شریعت ہوتے ہیں اور بہت سے ایسے بھی ہیں جو بلاوجہ مسافروں کو بھٹکاتے ہیں'

عورتوں کو چھیڑتے ہیں' میاں بیوی کے درمیان پھوٹ ڈالنا' عوام میں فساد برپا کرنا' حتیٰ کہ تاریخ میں جنات کے بداعمالیوں اور شعبدہ بازیوں کے عجیب وغریب واقعات موجود ہیں جن سے بڑی عبرت حاصل ہوتی ہے۔

موجودہ دور میں ایک مادیت زدہ طبقہ بہرحال موجود ہے جو جنات کے وجود کا منکر ہے۔ یورپ کے اس مادہ پرستانہ فلسفہ و سائنس سے مرعوب بہت سے مسلمان بھی جنات کا انکار کرتے ہیں اور ان آیات کی مضحکہ خیز تاویل کرتے ہیں جن میں جنات کا ذکر آیا ہے اور انکار جنات کی بنیاد صرف ان کا نظر نہ آنا ہے حالانکہ خود سائنس اس بنیاد کو مسترد کر چکی ہے اور اس بات کو تسلیم کر چکی ہے کہ کائنات کی ان دیکھی چیزیں ان چیزوں سے کئی زائد ہیں جو ہماری نگاہوں سے دکھائی پڑ رہی ہے۔

بہرحال ''الحمدللہ رب العالمین'' بلاشک وشبہ اللہ عالمین کا رب ہے۔ اس نے بے شمار مخلوق پیدا فرمائی جن کی گنتی وہی جانتا ہے۔ فرشتوں کو نور سے بنایا' جنات کو آگ سے' انسانوں اور اس دنیا پر بسنے والی تمام مخلوق کو خاک سے۔ فرشتے غیر مرئی ہیں' جن ہماری نظروں سے اوجھل ہیں ہم ان کو تب ہی دیکھ سکتے ہیں جب وہ بحکم خدا کوئی شکل اختیار کریں۔

اس کتاب میں قرآن کی ان آیات کو ذکر کیا ہے جن میں جنات وشیاطین کا تذکرہ ہے۔ اسی طرح احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہ کرام علیہم الرضوان' سلف صالحین' اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہ کے سچے واقعات کا ذکر ہے۔ جن کو پڑھ کر جہاں اس پراسرار دنیا کے حالات کا علم ہوتا ہے وہیں اس عجیب وغریب مخلوق کے حملے اور فتنے سے بچنے کی تدابیر بھی معلوم ہوتی ہیں۔

خواستگار اخلاص وعمل

حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی عفی اللہ عنہ

وجود جنات پر مذاہب عالم کا نکتہ نظر

اولاً متقدمین حکمائے یونان نے جنات کا انکار کیا اور بعد میں یورپ زدہ حضرات نے اس ضمن میں تاویلات کو ضروری سمجھا۔ حالانکہ قرآن حکیم میں' احادیث میں' اور دیگر مذہبی صحائف میں اور مشرقی لٹریچر میں ان کے متعلق اتنا ذخیرہ ہے کہ انکار ناممکن ہے اور اب تو وہ عقلی مشکلات بھی درمیان میں نہیں رہی ہیں اب تو یورپ والے بھی کہہ رہے ہیں کہ جنات اور ارواح کا وجود برحق ہے۔

اب ان کی تصویریں لی جارہی ہیں ان کا وزن دریافت کرلیا گیا ہے۔ ان سے باتیں کی جاتی ہیں اور بغیر کسی فریب نفس اور سہو وخطا کے اب یہ ایک مستقل سائنس ہے یعنی روحانیت۔ مگر اس وقت بھی بدقسمتی سے کچھ لوگ ایسے موجود ہیں اور نادانی کی وجہ سے تاویل پر مجبور ہیں انہوں نے آج سے پچاس برس پیشتر جو کچھ سنا تھا اس پر جمے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی معلومات میں بڑا انقلاب واقع ہوچکا ہے۔ کل کے مسلمات آج مسترد اور مخرفات قرار پارہے ہیں اور کل کے اوہام آج حقائق۔

آج جنات کا وجود صرف مشرق کا وہم نہیں ہے بلکہ مادہ پرست یورپ کی ایک حقیقت بن گیا ہے آج جگہ جگہ سائنس روم کھلے ہیں جہاں لوگ مشق روحانیت کرتے ہیں۔ اور ان ارواح سے گفتگو کرتے ہیں اور ان اسرار و رموز کو معلوم کرتے ہیں جو عام انسانوں کی دسترس سے باہر ہیں۔ ہاں! یہ درست ہے کہ آج بھی ان کی حقیقت دریافت نہ ہوسکی مگر ان کے وجود کے بارے میں کچھ شبہ باقی نہیں رہا۔

جنات کیا ہے۔۔۔؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں جنات بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں وہ اگرچہ ہمیں نظر نہیں آتے لیکن ان کے تمام معمولات زندگی انسانوں کی مانند ہیں۔ جنات بھی مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں اوران میں بھی اچھے برے دونوں طرح کے جن ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنات کو انسانوں سے پہلے تخلیق کیا۔

قرآن اور جنات

ارشاد ربانی ہے:

(ترجمہ) اور جنات کو قبل ازیں ہم آگ کی لپیٹ سے پیدا کر چکے ہیں۔ (سورہ الحجر:27)

اس طرح سورۃ رحمٰن کی آیت نمبر 15 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(ترجمہ) اور جن کو آگ کی لپیٹ سے پیدا کیا۔

شیطان بھی جنات میں سے تھا ارشاد ربانی ہے:

(ترجمہ) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا، وہ جنوں میں سے تھا اس نے اپنے رب کی حکم عدولی کی (سورۃ کہف آیت نمبر:50)

قرآن پاک میں مختلف مقامات پر لفظ جن 22 مرتبہ جان 7 مرتبہ لفظ شیطان 48 اور شیاطین کا لفظ 17 مرتبہ آیا ہے۔ جبکہ سورہ جن پوری جنات کے بارے میں ہے۔

نیک اور بد جنات

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ جنات میں بھی نیک و بد ہوتے ہیں اس حوالے سے قرآن پاک کہتا ہے "ترجمہ" اور یہ کہ کم ہم میں سے کچھ لوگ صالح اور کچھ اس سے فروتر ہیں اور ہم مختلف طبقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ (سورہ الجن آیت نمبر 11)

سب سے پہلے مسلمان ہونے والے جنوں کے ایک گروہ کے حوالے سے ارشاد ربانی ہے:

(ترجمہ) اے نبی کہو میری طرف وحی بھیجی گئی ہے جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا پھر جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے کہا ہم نے ایک بڑا ہی عجیب قرآن سنا جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اس لئے ہم اس پر ایمان لے آتے ہیں (آغاز سورہ جن)۔

اسی طرح حدیث نبوی ہے:

فرشتے نور سے پیدا ہوئے اور جنات آگ سے (بخاری)

ایک اور حدیث کے مطابق بعد از مغرب اپنے بچوں کو گھروں میں ہی رکھو کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں اور پھر جب رات کی ساعت گزر جائے تو ان کو نکلنے کی اجازت دے دو اور اپنے دروازے کو بسم اللہ پڑھ کر بند کرلو کیونکہ ایسے دروازوں کو شیطان بالکل نہیں کھول سکتا۔ بسم اللہ پڑھ کر ہی اپنے مشکیزوں کا منہ باندھ دو اور برتن ڈھانک دو خواہ ان پر کوئی لکڑی وغیرہ ہی کیوں نہ رکھی جائے۔

(بخاری و مسلم عن عبداللہ جابر)

جنات خالق کائنات کی ایک مخلوق

جنات کی انواع واقسام مختلف کتب میں درج ہیں، جو صحیح روایات ہیں ان کے مطابق جنات کی تین اقسام ہیں۔

نمبر 1۔ پروں والے جنات جو ہوا میں پرواز کرتے ہیں۔

نمبر 2۔ وہ جنات جو پروں اور سانپ کا روپ دھار لیتے ہیں۔

نمبر 3۔ جو ایک جگہ مقیم ہو جاتے اور پڑاؤ ڈالتے یعنی انسانوں کی طرح بستی قائم کر لیتے ہیں۔ اور کبھی کوچ بھی کر لیتے ہیں۔

اس کو طبرانی، مستدرک، بیہقی اور ابنِ حبان سے اخذ کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ کتب اس حقیقت کی بھی تصدیق کرتی ہیں کہ جنات کتے، بلی، گائے، گھوڑا، خچر، اونٹ اور گدھے کی صورت بھی اختیار کر لیتے ہیں۔

اور اسی طرح جنات کبھی کبھی انسانوں اور کبھی حیوانوں، کبھی جانوروں، سانپوں اور بچھوؤں کا روپ بھی دھار لیتے ہیں۔

جنات کا بسیرا

اب ایک ایسا سوال جو کہ عوام الناس کے ذہنوں میں اکثر گھومتا رہتا ہے کہ جنات کا بسیرا اور ٹھکانہ کہاں ہوتا ہے۔ ایک بات ذہن میں اچھی طرح سے بٹھا لیجئے کہ ان مضامین میں آپ جو کچھ پڑھ رہے ہیں، یہ خالصتاً آپ کی اصلاح اور جنات کے بارے میں حقائق کو سامنے لانے کی غرض سے لکھا جا رہا ہے تاکہ لوگوں کے اذہان میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کیا جا سکے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ویرانے میں ملاقات کی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ (مسلم شریف)

اس سے ثابت ہوا کہ جنات ویرانے، کھنڈرات، جنگلات اور گھاٹیوں وغیرہ میں رہتے ہیں۔

ایک اور روایت جو کہ مسند امام احمد اور ابنِ ماجہ میں موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بیت الخلا میں جنات موجود ہوتے ہیں۔ شیطان اور شریر جنات ہمیشہ گندگی کی جگہوں پر پائے جاتے ہیں۔ اسی لیے بیت الخلا میں جانے سے پہلے دعا پڑھنے کی تاکید کی گئی۔

کوڑا کرکٹ، لید پھینکنے کی جگہ، گوبر، ہڈیوں اور گندی آلائشوں کی جگہ پر بھی موجود

ہوتے ہیں۔

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلوں میں پیشاب کرنے کی ممانعت اس لیے ہے کہ یہاں جنات موجود ہوتے ہیں۔

جنات کا ایک اور پسندیدہ ٹھکانا قبرستان بھی ہے۔

آلاتِ موسیقی اور ناچنے والیوں کے ساتھ بھی شیطان جن ہوتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسولِ برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو کوئی بھی سو کر اٹھے وہ تین بار ناک صاف کرے کیونکہ ناک کے نتھنوں پر شیطان رات گزارتا ہے۔ یعنی شریر جن انسان کے ناک کے ساتھ ہوتا ہے۔

جنات کی نسل

مندرجہ بالا روایات سے یہ واضح ہو گیا کہ جنات کہاں کہاں پائے جاتے ہیں اب جنات کی نسل وغیرہ کے بارے میں پڑھیے۔

جس طرح انسانوں کی شادیاں ہوتی ہیں اسی طرح جنات بھی شادی بیاہ کرتے ہیں۔ ان میں بھی مرد و عورت ہوتے ہیں۔ اس کا ثبوت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ملتا ہے جس میں انہوں نے حدیث نقل فرمائی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہونے سے قبل یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔

"اے اللہ! میں شیطان مردوں اور شیطان عورتوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے کہ جنات داخلِ جنت بھی کیے جائیں گے اور ان کے وہاں جنیوں کے ساتھ نکاح بھی کیے جائیں گے۔

جنات کی شرح پیدائش انسانوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ انسان ایک پیدا ہو تو جنات کے ہاں نو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ (مستدرک الحاکم)

جنات وشیاطین کے حملے کے اسباب

کمزور ایمان، دین سے دور، بے نمازی گھرانہ، موسیقی اور رقص میں مشغول لوگ، ناپاک، طہارت کا خیال نہ رکھنے والے، پیشاب وغیرہ کے بعد استنجاء نہ کرنے والے، ناپاک لباس والے، غسلِ جنابت میں تاخیر کرنے والے، حیض ونفاس سے فراغت کے بعد، غسل میں تاخیر کرنے والی خواتین، درختوں کے سائے میں پیشاب کرنے والے، بیت الخلا میں جا کر باتیں کرنے والے، گالی گلوچ کرنے والے، جس گھر میں کتا ہو، نازیبا تصاویر والا گھر، حیض ونفاس میں استعمال ہونے والے کپڑوں کو گھر میں ہی رکھنا اوران کپڑوں کو بار بار استعمال کرنا، استنجاء کا خیال نہ کرنا، پیشاب کے چھینٹے وغیرہ وغیرہ ایسی وجوہات واسباب ہیں جو شیطان اور کافر جنات کا حملہ آسان کر دیتی ہیں۔

اگران تمام وجوہات واسباب کا رد کر دیا جائے تو اس مصیبت سے جان چھڑائی جا سکتی ہے۔

تفسیر قرآن میں جنات کی خصوصیات

قرآن مجید کی سورۃ الرحمن، سورۃ جن، سورۃ نمل، سورۃ سبا، سورۃ حجر اور سورۃ کہف میں اس مخلوق کا ذکر موجود ہے جو انسانوں سے پہلے سے دنیا پر موجود ہے اور جنہیں جنات کہا جاتا ہے۔

ان سورتوں کی تفسیر میں جنات کی خصوصیات کچھ یوں بیان ہوئی ہیں۔ کہ یہ وجود انسان کے برعکس آگ کے شعلوں سے خلق کیا گیا ہے، جب کہ انسان مٹی سے خلق ہوا ہے۔ یہ علم و ادراک، اور حق و باطل کی تشخیص کی صلاحیت رکھتا ہے اور منطق و استدلال کی قدرت رکھتا ہے۔ فرائض اور ذمہ داری رکھتا ہے۔ جزا اور سزا اور حساب و کتاب رکھتا ہے۔ ان میں ایک گروہ مومن اور دوسرا گروہ مشرک اور کافر ہے۔

ان میں آسمانوں تک پہنچنے کی طاقت اور غیبی خبروں کو سننے کی صلاحیت تھی مگر رسول

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد روک دی گئی۔ ان میں بعض ایسے پائے جاتے ہیں کہ جن کی طاقت بہت زیادہ ہے۔ ان میں انسانوں کے بعض کام انجام دینے کی صلاحیت بھی ہے (ملکہ سباء کا تخت لانا)۔

انسان، جنوں سے بہتر ہیں!

تاہم انسان کا مقام اور منزلت ان سے بلند ہے اسی لئے خدا نے ابلیس کو بھی انسان کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا، جو جنات کے سرداروں میں سے تھا۔ جبکہ عوام الناس میں یہ بات مشہور ہے کہ جنات انسانوں سے بہتر ہیں اور طاقت ور ہیں لیکن قرآنی آیات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان، جنوں سے بہتر ہیں کیونکہ خداوندعالم نے جتنے بھی انبیاء اور مرسلین ہدایت کے لئے بھیجے ہیں وہ سب انسانوں میں سے تھے، اور انھیں میں سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہیں، ان پر جنوں کا ایمان تھا اور آپ کی اتباع و پیروی کی۔

انھوں نے بتایا کہ انسان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی لاکھوں کی تعداد میں مخلوقات ہیں کہ جن کا عام انسان ادراک ہی نہیں کرسکتا۔

جنات سے کون ڈرے۔۔۔؟؟

ایک اور حقیقت یہ ہے کہ جنات ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ نیک لوگوں کے ساتھ نیک اور بدکاروں کے ساتھ بدکار۔ ان سے ڈرنے کی ضرورت اس کو ہے جو شریعت مطہرہ سے دور ہیں۔ نیک جنات ہماری دعاؤں میں ہمارے شریک ہوتے ہیں۔

کبھی انسان جنات پر اور کبھی جنات انسانوں پر غلبہ پالیتے ہیں:

کسی سائل نے ایک معروف دینی ادارے سے جنات کا انسانوں پر غلبہ پانے،

اوران پر اثر انداز ہونے کی حقیقت کو دریافت کیا۔

السلام علیکم جنات پر یقین رکھنا ہمارے مذہب کا حصہ ہے کیوں کہ قرآن میں ان کا ذکر ہے۔ پوری دنیا میں عموماً ہمارے معاشرے میں خصوصاً اس بات کو تسلیم کیا جاتا ہے کہ جنات انسانی حواس پر حاوی ہو سکتے ہیں مگر قرآن مجید میں انسان کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے جنات کو نہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا اسلامی تاریخ میں ایسی مثال ہے جس سے یہ واضح ہو کہ ایسا ہوتا ہے یا اس بارے میں کوئی حدیث وغیرہ۔ یا پھر یہ ہمارے فرسودہ خیالات ہیں اور ہم کسی ذہنی بیماری کو جنات کا حاوی ہونا سمجھتے ہیں۔

میں نے کسی دینی عالم کو یہ کہتے سنا ہے کہ شریعت اس معاملے پر خاموش ہے۔ یعنی نہ اس بات کے حق میں کچھ کہا گیا ہے نہ اس کے منافی۔ اپنے معاشرتی خیالات کو ایک طرف رکھ کر صرف اور صرف دینی علم کے مطابق میرے سوال کا جواب دیجیے۔

جواب:

1۔ جنات اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں اور تمام انسانیت ان کی حقیقت کو مانتی ہے۔ جن کے معنی چھپا ہوا ہونا، غائب ہونا۔

ان میں سے بعض مسلمان ہوتے ہیں اور بعض کافر، جنات انسانوں کی طرح جنت میں بھی جائیں گے اور دوزخ میں بھی اور یہ انسانوں کی طرح مکلف ہوتے ہیں اور قیامت کے دن حساب وکتاب ہوگا۔ قرآن مجید میں پوری ایک سورۃ جس کا نام سورہ الجن ہے موجود ہے اس کا مطالعہ فرمائیں۔

2۔ جنات بھی انسانوں کی طرح ایک مخلوق ہے اور یہ بھی انسانوں کی طرح مکلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

(الذّٰرِيٰت، 51:56)

اور میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اسی لئے پیدا کیا کہ وہ میری بندگی اختیار کریں۔

اسی طرح فرمایا:

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ الحجر 27

اور جنات کو اس سے پہلے کہ وہ گرم ہوئے تھے پیدا کر چکے تھے۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے پیدا کیے گئے تھے۔

اسی طرح فرمایا

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ۔ الرحمن: 15

اور جنات کو خالص آگ سے پیدا کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو جن وانس اور ہر سرخ وسیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت جن وانس کی طرف ہوئی ہے۔

(بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اسود اور احمر کی طرف۔

علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اسود واحمر سے مراد عرب وعجم ہیں۔ بعض نے کہا، سرخ اور سفید ہیں اور بعض نے کہا ان سے مراد جن وانس ہیں۔

جنات میں سے بعض مسلمان ہوتے ہیں اور بعض کافر و نافرمان ہوتے ہیں۔

وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقَاسِطُوْنَ الجن: 14

اور یہ کہ ہم میں سے بعض فرماں بردار بھی ہیں اور ہم میں سے بعض نافرمان بھی۔

بعض دفعہ انسان جنات پر غلبہ پالیتے ہیں اور بعض اوقات جنات انسانوں پر۔

جنات حقیقت ہیں اور تمام مذاہب ان کی حقیقت کو مانتے ہیں۔ ہندو، عیسائی، یہود، مسلمان، سب کے سب ان کی حقیقت کو مانتے ہیں۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

OOOOO

جنات کا وجود اور روزنامہ جنگ کا اسلامی صفحہ

زیر نظر سوال وجواب روزنامہ جنگ کے قدیم اور اسلامی صفحہ ''اقراء'' کے خاص ایڈیشن جو کہ ہر جمعہ کو شائع ہوتا ہے سے منتخب کیا ہے۔ ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کافی مقبول عام سلسلہ ہے۔

جنات کا وجود قرآن وحدیث سے ثابت ہے

سوال...... کیا جنات انسانی اجسام میں محلول ہو سکتے ہیں جبکہ جنات ناری مخلوق ہیں اور وہ آگ میں رہتے ہیں اور انسان خاکی مخلوق ہے۔ جس طرح انسان آگ میں نہیں رہ سکتا تو جنات کس طرح خاک میں رہ سکتے ہیں؟ بہت سے مفکرین اور ماہر نفسیات جنات کے وجود کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں، اس لئے یہ مسئلہ توجہ طلب ہے۔

جواب ..... جنات کا وجود تو برحق ہے، قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں ان کا ذکر بہت سی جگہ پر موجود ہے، اور کسی جن کا انسان کو تکلیف پہنچانا بھی قرآن کریم، احادیث شریفہ نیز انسانی تجربات سے ثابت ہے، جو لوگ جنات کے وجود کا انکار کرتے ہیں ان کی بات صحیح نہیں۔ باقی رہا جنات کا کسی آدمی میں حلول کرنا! سو اول تو وہ بغیر حلول کے بھی مسلط ہو سکتے ہیں، پھر ان کے حلول کرنے میں کوئی استبعاد نہیں، ان کے آگ سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ وہ خود بھی آگ ہیں، بلکہ آگ ان کی تخلیق پر غالب ہے جیسے انسان مٹی سے پیدا ہوا ہے مگر وہ مٹی نہیں۔

(بحوالہ: آپ کے مسائل اور ان کا حل)

مومن کو جنات کا وجود تسلیم کیے بناء چارہ نہیں

سوال۔ آج کل ہمارے یہاں جنات کے وجود کے بارے میں بحث چل رہی

ہے اور اب تک اس سلسلہ میں مذہبی، سائنسی، منطقی اور عقلی نظریات سامنے آئے ہیں۔ یہ سب نظریات نوعیت کے اعتبار سے جدا جدا ہیں لہٰذا ما سوائے مذہبی نظریات کے دوسروں پر یقین یا غور کرنا بہت سی ذہنی کشمکش کو جنم دیتا ہے، جبکہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا عقیدہ اپنے مذہبی نظریات پر ہی یقین کامل کرنے کا ہے۔

لہٰذا آپ براہ مہربانی قرآنی دلائل یا سچے اور حقیقی واقعات کی روشنی میں یا اگر احادیث کی روشنی میں جنوں کا وجود ثابت ہو تو اس بارے میں صحیح صورت حال اور نظریہ سامنے لائیں تاکہ لوگوں کے اذہان کو اس بارے میں پیدا ہو جانے والی کشمکش اور تذبذب سے نجات دلائی جاسکے۔

جواب... قرآن کریم میں ۲۹ جگہ جنوں کا ذکر آیا ہے، اور احادیث میں بھی بہت سے مقامات پر ان کا تذکرہ آیا ہے، اس لئے جو لوگ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں ان کو تو جنات کا وجود تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں، اور جو لوگ اس کے منکر ہیں ان کے پاس نفی کی کوئی دلیل اس کے سوا نہیں کہ یہ مخلوق ان کی نظر سے اوجھل ہے۔

(بحوالہ: آپ کے مسائل اور ان کا حل)

جنات کا انسان پر آنا حدیث سے ثابت ہے

سوال: قرآن وحدیث کی روشنی میں بتائیں کہ کیا جن انسان پر آسکتا ہے؟ اگر آسکتا ہے تو کیا انسانی جسم میں حلول ہوسکتا ہے؟ اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب: ''آکام المرجان فی غرائب الاخبار واحکام الجان'' کے باب: ۵۱ میں لکھا ہے کہ بعض معتزلہ نے اس سے انکار کیا ہے لیکن امام اہل سنت ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ نے مقالہ ''اہل السنۃ والجماعۃ'' میں اہل سنت کا یہ مسلک نقل کیا ہے کہ وہ ''جنات کے مریض کے بدن میں داخل ہونے کے قائل ہیں۔''

اس کے بعد متعدد احادیث سے اس کا ثبوت دیا ہے۔

(بحوالہ: آپ کے مسائل اور ان کا حل)

جنات کا آدمی پر مسلط ہو جانا

سوال...... کیا کسی انسان کے جسم میں کوئی جن داخل ہو کر اسے پریشان کر سکتا ہے؟ اگر نہیں کر سکتا تو پھر آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ ایک شخص جس پر جن کا سایہ ہوتا ہے (لوگوں کے مطابق) وہ ایسی جگہ کی نشاندہی کرتا ہے جہاں وہ کبھی گیا نہیں ہوتا اور ایسی زبان بولتا ہے جو اس نے کبھی سیکھی نہیں یا پھر ایک اجنبی شخص کے پوچھنے پر اس کے ماضی کے بالکل صحیح حالات اور واقعات بتاتا ہے۔ اس نے قرآن شریف پڑھنا سیکھا ہی نہیں ہوتا مگر بڑی روانی سے تلاوت کرتا ہے، آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟

جواب...... جنات کا آدمیوں پر مسلط ہونا ممکن ہے اور اس کے واقعات متواتر ہیں۔

(بحوالہ: آپ کے مسائل اور ان کا حل)

"جن" عورتوں کا انسان مردوں سے تعلق

سوال...... میرے گاؤں کے نزدیک ایک شخص رہتا ہے جب وہ چھوٹا تھا تو اس پر دورے پڑتے تھے، یہاں تک کہ سارا جسم خون سے تر ہو جاتا تھا، ہوتے ہوتے جب وہ جوان ہوا تو دورے پڑنے بند ہو گئے، چند سالوں بعد اس شخص نے بتایا کہ اس کے پاس ایک مادہ جن آئی جو کہ انتہائی خوبصورت لڑکی تھی اور مجھے تعویذ دیا کہ اس تعویذ کو چاندی میں بند کر کے اپنے جسم کے ساتھ باندھ لو اور جب بھی میری ضرورت پڑے تو اس تعویذ کو ماچس جلا کر تپش دو، میں حاضر ہو جایا کروں گی۔

اب ہمارے گاؤں اور گرد و نواح میں جب کوئی بیمار ہو جاتا ہے یا کوئی اور مشکل پیش آتی ہے تو اس آدمی کو بلا لاتے ہیں وہ ماچس کی تیلی جلا کر اس تعویذ کو گرم کر لیتا ہے، چند منٹوں کے بعد حقہ طلب کر لیتا ہے اور اس کی آنکھیں بہت زیادہ سرخ ہو جاتی ہیں، پھر اس کی آواز عورت جیسی ہو جاتی ہے اور پوچھنے لگتی ہے کہ میرے معشوق کو کیوں تکلیف دی ہے؟ کیا تکلیف ہے تم کو؟

مولانا صاحب! آپ یقین نہیں کریں گے کہ بڑے بڑے اسپیشلسٹ ڈاکٹر جس مرض کی تشخیص نہیں کر سکتے یہ مادہ جن (بقول اس کے) چند منٹوں میں اس مرض کے بارے میں بتا دیتی ہے کہ یہ فلاں مرض ہے اور اس کا علاج بھی بتا دیتی ہے۔ اکثر لوگ شفایاب ہوتے ہیں۔ یہ شخص انتہائی سادہ انسان ہے اور اس کو ان دوائیوں کے بارے میں یقینا کچھ علم نہیں ہے، جب وہ اس مخصوص وقت میں اپنی زبان سے (جو اس وقت عورت کی طرح بولتا ہے) کہہ دیتا ہے بہت سے مرضوں کا علاج ہوجاتا ہے۔ مولانا صاحب! میں ایک تعلیم یافتہ آدمی ہوں اور ان توہمات پر یقین نہیں رکھتا، لیکن اپنی آنکھوں سے میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ برائے کرم قرآن حکیم اور احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں کہ مندرجہ بالا واقعات کس حد تک درست ہیں؟

جواب..... انسانوں پر جنات کے اثرات حق ہیں۔ قرآن وحدیث دونوں میں اس کا ذکر ہے، اور جن عورتوں کے انسان مردوں پر عاشق ہونے کے بھی بہت سے واقعات کتابوں میں لکھے ہیں، اس لئے آپ نے جو کہانی لکھی ہے وہ ذرا بھی لائق تعجب نہیں۔ (بحوالہ: آپ کے مسائل اور ان کا حل)

ابلیس کی حقیقت کیا ہے؟

سوال..... سب سے پہلا سوال عرض ہے کہ ابلیس فرشتوں میں سے ہے یا جنات کی نسل سے؟ کیونکہ ہمارے ہاں کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ابلیس، اللہ کے مقرب فرشتوں میں سے تھا، مگر حکم عدولی کی وجہ سے اللہ نے اسے اپنی بارگاہ سے نکال دیا۔

جبکہ جہاں تک میرا خیال ہے ابلیس جنات میں سے ہے اور عبادت کی وجہ سے فرشتوں کے برابر کھڑا ہوگیا، مگر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے دھتکار دیا گیا۔

جواب..... قرآن مجید میں ہے کہ:

کان من الجن یعنی شیطان جنات میں سے تھا، مگر کثرتِ عبادت کی وجہ سے فرشتوں میں شمار کیا جاتا تھا کہ تکبر کی وجہ سے مردود ہوا۔

(بحوالہ: آپ کے مسائل اوران کا حل)

کیا ابلیس کی اولاد ہے؟

سوال......کیا ابلیس کی اولاد ہے؟ اگر اکیلا ہے تو وہ اتنی بڑی مخلوق کو ایک ہی وقت میں گمراہ کیسے کرلیتا ہے؟ اس کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں ارشاد فرمائیں!

جواب......قرآن مجید میں ہے کہ اس کی آل واولاد بھی ہے اور اس کے اعوان و انصار بھی کثیر تعداد میں ہیں، چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ شیطان پانی کی سطح پر اپنا تخت بچھاتا ہے اور اپنے ماتحتوں کو روزانہ کی ہدایات دیتا ہے اور پھر روزانہ کی کارگزاری بھی سنتا ہے۔

(بحوالہ: آپ کے مسائل اوران کا حل)

ہمزاد کی حقیقت کیا ہے؟

سوال ......ہمزاد کی شرعی حقیقت کیا ہے؟ کیا یہ واقعی اپنا وجود رکھتا ہے؟

جواب......حدیث میں ہے کہ:

''ہر آدمی کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان مقرر ہے۔ فرشتہ اس کو خیر کا مشورہ دیتا ہے اور شیطان شر کا حکم کرتا ہے۔''

ممکن ہے اسی شیطان کو ''ہمزاد'' کہہ دیا جاتا ہو، ورنہ اس کے علاوہ ہمزاد کا کوئی شرعی ثبوت نہیں۔

(بحوالہ: آپ کے مسائل اوران کا حل)

ooooo

قارئین کے مشاہدات

علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم کے بے مثال کالم سے ہزاروں لوگ فیضیاب ہورہے ہیں۔ اپنی زندگی کی مشکلات' پریشانیوں اور ناحل ہونے والے سخت پہاڑوں جیسے مسائل سے چھٹکارہ پارہے ہیں۔پھر وہی لوگ شکریہ ادا کرنے کے لئے خطوط کا ایک انبار ارسال کرتے ہیں۔آپ بھی پڑھیں کہ کس طرح اس کالم نے پریشان لوگوں کیلئے مسیحائی کردار ادا کیا۔

موتی مسجد کا فیض

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! ہم نے مئی 2012ء کا رسالہ پڑھا' خاص طور پر علامہ لاہوتی صاحب والا کالم پڑھ کر بہت مزہ آیا۔ جیسے جیسے پڑھتے گئے دلچسپی بڑھتی گئی' مجھے علامہ لاہوتی صاحب کو دیکھنے کا شوق پیدا ہوا' رات کو میں نے خواب میں انہیں دیکھ لیا۔ موتی مسجد کے بارے میں پڑھ کر اور اس کے کمالات پڑھ کر ہم لوگ اس منظر میں کھو گئے۔ ایسے جیسے جنت کے مناظر ہم دیکھ رہے ہیں۔

پھر ہم لوگوں نے بھی موتی مسجد میں جانے کا فیصلہ کیا۔ ہم جب گئے تو موتی مسجد میں چند خواتین اور گنے چنے مرد وہاں نوافل ادا کرنے آئے ہوئے تھے اور عبقری رسالہ کی نسبت دیکھ کر سب اپنے اپنے لوگ لگ رہے تھے۔ میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی نیت سے نوافل پڑھے اور نوافل کے بعد میں نے تین مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر تیسری مرتبہ جہاں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کا تکرار کرنا تھا۔ میں نے اسی طرح ٹوٹی پھوٹی کوشش کی۔

عبقری اللہ تجھے سدا سلامت رکھے۔۔۔!

اس مسجد میں بہت سکون میسر ہو رہا تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے اللہ کا نور برس رہا ہے۔ آپ نے جس طرح بتایا تھا کہ کبھی ہاتھ پھیلائیں' کبھی جھولی پھیلائیں اور جب میں سجدے میں گئی ایسے جیسے میں نے اللہ کی رحمت کو تھام لیا ہے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی طاقت نے مجھے تھام لیا ہے' اس دن میری عجیب کیفیت تھی' مجھے بہت مزہ آ رہا تھا، دل مطمئن تھا' میں اللہ کا قرب پانے اور اس کو منانے کیلئے گئی تھی۔

کاش عبقری پہلے مل جاتا اور ہمیں اللہ کو منانے کا گر پہلے پتہ چل جاتا' ہم نے اتنی زندگی اندھیرے ہی میں گزار دی۔ عبقری اللہ تجھے سدا سلامت رکھے۔ واقعی عبقری نے تو اللہ کو منانے کی راہیں دکھا دیں۔

صدیوں سے ویران سوتی مسجد آباد ہوگئی!!!

اس وقت اللہ کی رحمت یقیناً جوش میں آ گئی ہوگی۔ حکیم صاحب دعا کریں ہمیں اللہ مل جائے اللہ اپنی محبت کا جام پلا دیں اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو اپنے دین کی خدمت کیلئے قبول فرمائے۔

محترم حکیم صاحب! ہم لوگ دو ہفتوں کے بعد پھر گئے پھر ہم نے دیکھا کہ مسجد آباد ہو گئی تھی اور باجماعت نماز ہو رہی تھی' یہ سب عبقری کی بدولت ہے کہ اس نے ویران مسجد کو آباد کر دیا' اللہ عبقری کو نظر بد سے بچائے آمین۔ ہم نے وہاں ایک اور مسجد دیکھی جس کی چھت بھی نہیں تھی بالکل ٹوٹی پھوٹی اور ویران تھی ہم نے اس مسجد میں بھی نفل نماز پڑھی۔ (رابعہ قمر)

پیدائشی دوست کا وظیفہ اور میرے امتحان

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

عرض ہے کہ کچھ عرصے سے پریشانیوں نے ہمارے گھر کا راستہ دیکھ لیا تھا' کچھ سال پہلے تمام حالات ٹھیک تھے' آپس میں محبت و خلوص سے رہتے تھے' رزق بھی اللہ بہت اچھا دیتا تھا۔ عبقری کے رسالے کے سارے سلسلے ہی میرے پسندیدہ ہیں مگر دو صفحات جو سب سے پہلے میں پڑھتی ہوں وہ ہیں ''جنات کا پیدائشی دوست'' میں بہت شوق سے پڑھتی ہوں۔

سورۂ اخلاص والا عمل جو پرندوں کو ہدیہ کیا جاتا ہے جس سے پرندے عمل کرنے والے کیلئے دعاؤں میں لگ جاتے ہیں۔ (اول و آخر تین بار درود شریف، ایک دفعہ سورۂ فاتحہ، تین دفعہ سورۂ اخلاص) پچھلے سال جب سے یہ چھپا تھا تب سے میں پڑھ رہی ہوں اور امتحان میں کامیابی مجھے اسی وظیفے ہی کی مدد سے ملی تھی' اس سے مجھے اور بھی بہت زیادہ فائدے حاصل ہوتے ہیں' گھریلو حالات بھی بہتر ہو رہے ہیں' میں

عبقری رسالے کو کبھی نہیں چھوڑوں گی۔ (ح،ن)

یَاقَھَّارُ کے ورد سے جادو ختم

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! کچھ دن پہلے میرے ایک دوست نے فون کیا کہ ایک مریض کو دیکھنا ہے جلدی آؤ، میں نے اپنی مصروفیت کو مختصر کیا اور کچھ دیر بعد دوست کے پاس پہنچ گیا وہاں مریض کی حالت کچھ یوں تھی کہ چہرہ سیاہ' آنکھیں سرخ' طبیعت میں انتہائی بے چینی' جسم اور جوڑوں میں درد' بدہضمی اپنے عروج پر' وقفے وقفے سے ڈکار' ہاتھوں میں کپکپی۔

سلام دعا کے بعد میں نے پوچھا کیا ہوا بھائی؟ کہنے لگے قاری صاحب میرا حساب کرو میں بڑا پریشان ہوں۔ میں نے تشخیص کی تو کالا جادو معلوم ہوا میں نے ان سے کہا کہ آپ پر جادو ہوا ہے۔

کہنے لگے: بڑے بڑے ڈاکٹروں سے دوائیاں لی ہیں کوئی دوائی اثر نہیں کرتی۔ بہت سے عاملوں سے پیروں سے تعویذ لیے ہیں دم کرایا ہے' گھر میں پیروں اور عاملوں کو بلوایا ہے کوئی بکرا لے کر چلا گیا' کوئی ہزاروں بٹور کر نکل گیا' دو چار تعویذ دیئے دم وغیرہ کیا اور چلے گئے' میری حالت بدستور ویسی ہی رہی' گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ اکثر لڑائی رہتی ہے۔ معاشی تنگی بہت ہے' وقت سے پہلے تنخواہ ختم ہو جاتی ہے۔ کچھ پتہ نہیں لگتا پیسے کدھر چلے جاتے ہیں۔ غرض یہ کہ اس نے دکھوں کی ایک پٹاری کھول دی۔

مجھ سے کہنے لگے: قاری صاحب مجھ پر ترس کھائیں میرا کچھ کریں' ورنہ کچھ دنوں بعد میں مر جاؤں گا۔

میں نے اس کو تسلی دی میں نے کہا کہ ایک ہفتہ علاج کریں' اللہ پر بھروسہ کریں اللہ تعالیٰ شفاء دیں گے۔

حکیم صاحب! اصل بات جو میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ میں

نے اس سے کہا کہ آپ کثرت سے پڑھیں۔ چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے مزید یہ بھی کہا کہ اس دوران آپ پر اثر مزید بڑھے گا جس وقت آپ پر اثر بڑھے جسم پر بوجھ محسوس ہو یا کوئی چیز دکھائی دے تو یَاقَھَّارُ بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیں۔ اس نے میری ہدایات پر عمل کیا۔

حکیم صاحب...! حیرت انگیز......! انتہائی حیرت انگیز......! ایک ہفتہ بعد اس نے بتایا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں اور کہنے لگا کہ تیسرے دن جسم پر بوجھ محسوس ہوا اور کالی کالی چیزیں دکھائی دیں تو میں نے بلند آواز سے یَاقَھَّارُ پڑھنا شروع کیا، وہ اور بھی بڑھتی گئیں اور میں بھی اور بلند آواز سے پڑھتا رہا۔ کچھ دیر بعد وہ چیزیں ختم ہونا شروع ہو گئیں اور بالکل ختم ہو گئیں۔

اس کے بعد طبیعت آہستہ آہستہ ٹھیک ہونا شروع ہو گئی اور اب نوے فیصد ٹھیک ہوں۔ میں نے کہا کہ ایک ہفتہ اور پڑھو اور ساتھ تعویذ بھی دیئے مزید ایک ہفتے کے بعد ملاقات ہوئی، بالکل تندرست تھے، کوئی بیماری باقی نہیں بچی تھی۔ محترم حکیم صاحب! اس نے اتنی دعائیں دیں' اتنی دعائیں دیں' تقریباً دس منٹ مسلسل دعائیں دیتا رہا۔

ماہنامہ عبقری کے قیمتی اور نایاب جوہر

اس کی دعائیں اتنی خلوص اور جذبات سے پر تھیں کہ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حکیم صاحب! اصل دعاؤں کے مستحق تو آپ ہیں آپ اگر یہ تحریک شروع نہ کرتے' عبقری میں یہ قیمتی اور نایاب جوہر نہ چھاپتے تو ہم تو لکیر کے فقیر روایتی انداز سے مخصوص دائرے میں رہ کر کام کرتے تھے۔

اب تو الحمدللہ عبقری کی وجہ سے کافی سہولت اور وسعت ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی شایان شان جزائے خیر دے۔ آمین۔

ایک ہفتے میں نوے فیصد بیماری ختم

ادھیڑ عمر عورت کو دیکھنے کا موقع ملا' چلنا پھرنا دشوار' بیماریوں کا مجموعہ' کافی عرصہ سے بیمار' مہنگی مہنگی فیسوں والے ڈاکٹروں سے دوائیاں لے کر استعمال کیں۔ جب تک دوائیاں کھاتی تھیں طبیعت کچھ سنبھل جاتی بعد میں پھر وہی حالت......! کچھ دن پہلے ان کو معدے کا درد شروع ہوا ہر قسم کا علاج بے سود' کوئی دوائی بھی کارگر ثابت نہ ہوئی ان کے خاوند مجھے ویسے ہی لے گئے کہ اہلیہ تکلیف میں ہیں دم کر دیں۔

محترمہ ہانپتی کانپتی چل کر آئیں' میں نے دم کیا' انہوں نے کہا کہ میرا حساب کریں۔ ان کا حساب کیا یعنی تشخیص کی تو پتہ چلا کہ پرانا جادو ہے' میں نے ان سے کہا کہ آپ پر بہت پرانا جادو ہے۔ آپ ایک ہفتہ علاج کریں انشاء اللہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔

میں نے ان کو یَاقَھَّارُ گیارہ تسبیح صبح اور گیارہ تسبیح شام کو پڑھنے کیلئے بتایا۔ حکیم صاحب یقین کیجئے ایک ہفتہ میں نوے فیصد بیماری ختم......! دوسرے ہفتے میں بالکل تندرست ہو گئیں۔ سالوں سے بیمار تھیں دو ہفتے میں بالکل ٹھیک ہو گئیں۔

یَاقَھَّارُ سے پرسکون نیند

ایک اور بزرگ ملے ان کو گھر کی پریشانیوں کی وجہ سے نیند نہیں آتی تھی' بے خوابی کی وجہ سے دوسری بیماریاں الرجی' بدہضمی' قبض' گیس' بے چینی' بے جا غصہ اور بات بات پر آسمان سر پر اٹھالینا......!

مجھے کہنے لگے قاری صاحب! کوئی ایسا تعویذ دو مجھے نیند آجائے۔ بہت پریشان ہوں۔ میں نے ان سے کہا: کہ رات کو جب سونے لگیں تو بیٹھ کر گیارہ تسبیح یَاقَھَّارُ کی پڑھیں۔ تیسرے دن ملے کہنے لگے کہ اللہ آپ کا بھلا کرے سکون آگیا' تیسری تسبیح تک پہنچتا ہوں نیند کی وجہ سے تسبیح ہاتھ سے گر جاتی ہے۔ ان کے

بعد ایسی سکون کی نیند آتی ہے صبح تک کوئی پتہ نہیں ہوتا۔

کالے جادوگر سے پریشان ایک مائی

ہمارے ایک رشتہ دار جو کہ عامل ہیں اور موصوف کالا علم اور دوسرے غلط علم کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں' میری رشتہ داران سے بہت تنگ تھیں' گھریلو معاملات کی وجہ سے کچھ چپقلش ہوگئی۔ اب عامل صاحب ان کے پیچھے پڑ گئے۔

کبھی گھر سے تعویذ نکل رہے ہیں' کبھی سوئیاں نکل رہی ہیں' گھر میں اکثر لڑائی رہتی' گھریلو اخراجات میں تنگی' دوسرے رشتہ دار ہروقت خفا رہنے لگے۔ دوسرے عاملوں سے میری رشتہ دار تعویذ لیتی تھیں لیکن کچھ فرق نہ پڑتا۔

میں ایسے ہی ان سے ملنے گیا تو پریشانیوں سے بھری داستان سنائی۔ میں نے ان کو تسلی دی اور کہا کہ آپ ہروقت چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے' وضو بے وضو یَاقَہَّارُ پڑھیں اور چند دن بعد تماشہ دیکھیں۔ انہوں نے میری ہدایت پر پڑھنا شروع کردیا۔

کالے جادوگر کی توبہ۔۔۔!

ایک ہفتے بعد وہ عامل صاحب بیمار ہونا شروع ہوئے' پہلے پہلے معمولی بیماری پھر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی......! چالیس دن بعد اس کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے...... کسی کو سمجھ نہ آئے کہ یہ کیا ہے۔؟

ایک دن اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوگئے گویا کہ آخری وقت ہے......! اس وقت اس نے تمام بُرے اعمال سے توبہ کی کہ آئندہ کسی پر ناجائز اور برا عمل نہیں کروں گا۔ خودبخود ہی اس کے دل میں داعیہ پیدا ہوا......! یہ کسی کو پتہ نہ چلا کہ اصل راز کیا ہے یہ سب یَاقَہَّارُ کی برکت تھی۔ اللہ کریم حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم کی حفاظت فرمائیں۔ آمین

یاقَہَّارُ کے ذاتی مشاہدات

یہ تقریباً 23 رمضان 2012ء کی رات ڈیڑھ بجے کا وقت ہوگا میں ویران جگہ پر تھا' ایک تو درخت دوسرا اندھیرا بھی گہرا تھا اور لائٹ بھی نہیں تھی' مجھے ڈر لگا تو عبقری میں یاقَہَّارُ کا پڑھا تھا میں نے پڑھنا شروع کر دیا۔

مجھے بڑا اطمینان حاصل ہوا آپ نے ایک دفعہ بتا دیا تھا کہ اکثر کتے اور خاص طور پر کالے کتے شریر جنات ہوتے ہیں۔ راستے میں ایک کتا تھا وہ سفید رنگ کا تھا میں نے اسے ڈرایا وہ ڈر گیا' اسی اثناء میں ایک کالا کتا پیچھے سے دوڑتے ہوئے آیا' مجھے آپ کی بات یاد آئی میں نے ایک دم جیسے کوئی بندہ ڈر کر بولتا ہے میں نے اونچی آواز میں یاقَہَّارُ کہا تو کتا جو دوڑ کر میری طرف آ رہا تھا ویسے ہی الٹے پاؤں بھاگ گیا۔

میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور مجھے آپ پر یقین اور بھی زیادہ ہو گیا۔ کیونکہ میں علامہ لاہوتی پراسراری صاحب کو بہت زیادہ ماننے والا ہوں اور ان کے ہر عمل کو یقین کے ساتھ کرتا ہوں۔

یاقَہَّارُ اور شیطان کی ناامیدی

حالات انسان کی طبیعت کے موافق نہ ہوں تو انسان دلبرداشتہ اور ناامید ہو جاتا ہے۔ میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ مومن کبھی بھی اپنے اللہ یا حالات سے پریشان ہو کر ناامید نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ پرامید رہتا ہے۔ ویسے بھی ناامیدی گناہ ہے۔

ایسے وقت میں جب انسان ناامید ہو جائے تو یاقَہَّارُ کی کثرت کرے اللہ پاک بڑی مہربانی کرے گا کیونکہ میرے خیال سے یہ شیطان ہی ہے جو بندے کو اللہ سے ناامید کرواتا ہے۔ (محمد رفیق' کوٹ ادو)

یاقَہَّارُ اور ازدواجی تعلقات

علامہ صاحب نے فرمایا تھا کہ ازدواجی تعلقات سے پہلے گیارہ دفعہ

یَاقَهَّارُ پڑھ لیا کریں۔ میں اپنے ازدواجی تعلقات سے مطمئن نہیں ہوتا تھا۔ مطلب میں ازدواجی تعلقات کے بعد مطمئن یا میری طلب ختم نہیں ہوتی تھی چاہے میں کئی دفعہ یہ عمل کرلوں۔

یَاقَهَّارُ کا عمل کرنے کے بعد میں مطمئن ہوا اور بلا وجہ شہوت اور جنون میں بڑا فرق آیا اور تبدیلی آئی۔ عبقری میں چھپے اس عمل نے میری بڑی مدد کی۔ (م۔ر۔ پوشیدہ)

یَاقَهَّارُ کا کمال اور اولاد نرینہ

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

عرض ہے کہ میرے ساتھ مسئلہ یہ تھا کہ میری اولاد نرینہ نہیں بچتی تھی' میرے بڑے بیٹے کے بعد جب بھی بیٹے کا حمل ہوتا تو میں بیمار ہوجاتی تھی' بڑے بیٹے کے بعد میرے تین بیٹے فوت ہوئے ہیں۔

دو حمل اولاد نرینہ کے ضائع ہوئے ہیں' اب پھر اللہ نے آس لگائی تو میں نے ہر وقت ہر پل یَاقَهَّارُ پڑھنا شروع کردیا اور پورے نو ماہ یَاقَهَّارُ کا ورد کیا۔ میں نے خواب میں بھینسوں کو مرتے ہوئے دیکھا' گھر میں یَاقَهَّارُ کے تعویذ لگائے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بائیس سال بعد بیٹے کی خوشی سے نوازا ہے جو کہ میرے بڑے بیٹے سے بائیس سال چھوٹا ہے۔ یہ یَاقَهَّارُ کا ہی کمال ہے کہ اللہ نے مجھے بیٹے جیسی نعمت سے نوازا۔ (اہلیہ فضل الرحمٰن)

(یاقہار کا خاص عمل صفحہ نمبر 37 پر ملاحظہ فرمائیں)

یَاقَهَّارُ کی برکات سے خبیث جنات سے چھٹکارا

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

میں صوبہ بلوچستان کے شہر ڈیرہ اللہ یار کے چھوٹے سے گاؤں میں رہتی ہوں۔ یہ واقعہ عیدالفطر کے دوسرے دن 21 اگست کو میری بیٹی کے ساتھ ہوا۔ میری بیٹی روزانہ

قرآن پاک کی تلاوت کر کے سوتی تھی۔ اس رات بھی قرآن پاک کی تلاوت کر کے سوئی تھی۔ ہم سب بھی سو رہے تھے۔

بڑے پیٹ کا بدشکل ''جن''

میری بیٹی نے رات کے ساڑھے بارہ بجے ایک زوردار چیخ ماری' چیخ سن کر ہم سب اس کی چارپائی کی طرف آ گئے تو میری بیٹی کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

پانچ منٹ تک میں نے اور میرے بڑے بیٹے نے آیۃ الکرسی پڑھی پھر میری بیٹی نے بات کی اور کہا کہ ایک بدشکل آدمی بڑے پیٹ والا تھا وہ میری چارپائی کے قریب آیا اور اپنا ہاتھ مجھے لگا رہا تھا، اس لیے میں نے چیخ ماری تھی۔

یَاقَهَّارُ کی برکت سے جنات کی شادی کی تقریب خراب ہوگئی۔۔!

پھر میرے بڑے بیٹے نے علامہ لاہوتی پراسراری کا بتایا ہوا یَاقَهَّارُ کا ورد قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر زور زور سے کرنے لگا اس کے ساتھ ہی ہم سب نے یَاقَهَّارُ کا ورد شروع کیا۔ یَاقَهَّارُ کا ورد کرتے ہی ہمارے جسم کے بال کھڑے ہو گئے اور ہمیں سردی لگنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد میں نے اپنی بیٹی سے کہا کہ اب ٹھیک ہو ہم سب سو جائیں......؟؟؟

(وضاحت: قارئین اور ناقدین توجہ فرمائیں۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے کانوں میں انگلیاں ڈال کر یَاقَهَّارُ کا ورد بچے کا اپنا ذاتی فعل تھا، علامہ صاحب مدظلہ نے اس کی تعلیم نہیں فرمائی: از مرتب)

میری بیٹی نے کہا ہاں! اب میں ٹھیک ہوں' آپ سو جائیں ہم ابھی لیٹے ہی تھے تو دس منٹ بعد میری بیٹی پھر سے لمبے لمبے سانس لینے لگی۔ ہم سب پھر اس کی چارپائی پر گئے تو دیکھا تو میری بیٹی رو رہی تھی' ہم نے کہا شاید پاگل ہو گئی ہے' ہم نے پھر سے

یَاقَہَّارُ کا ورد شروع کر دیا۔

میں نے اپنی بیٹی کا سر اپنی گود میں رکھ کر آیۃ الکرسی پڑھی۔ میں پوچھتی رہی بہت دیر بعد جب میں نے غصہ میں کہا کہ تم بتاتی کیوں نہیں۔ کیوں رو رہی ہو؟ پھر اس نے کہا کہ میرے پاس کچھ لوگ آئے جو مجھ سے کہہ رہے تھے کہ ہماری شادی تھی تم نے ہماری شادی ضائع کر دی ہے۔ یہ دیکھو تم نے ہماری مہندی گرا دی ہے۔

خبیث جنات گھر چھوڑ کر جانے لگے!!!

اس کے بعد ہم نے یَاقَہَّارُ کا ورد اور زیادہ شروع کر دیا۔ میری بیٹی اور زیادہ رونے لگی ہم نے کہا اب کیوں رو رہی ہو؟ اس نے کہا کہ وہ سب کہہ رہے ہیں کہ یَاقَہَّارُ نہ پڑھو' آیۃ الکرسی نہ پڑھو' ہم یَاقَہَّارُ کا ورد اور زیادہ کرنے لگے' میری بیٹی پہلے رو رہی تھی۔

اب ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس رہی تھی ہم نے کہا اب کیا ہوا؟ اس بار کہنے لگی کہ اب وہ بھاگ رہے ہیں۔ ہمارے گھر سے اپنا سارا سامان اٹھا کر جا رہے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے قد کے بونے ہیں۔ ان کے ساتھ بہت زیادہ سامان ہے سب ہمارے گھر سے دور ایک درخت کے نیچے جا کر بیٹھ گئے ہیں۔

گائے اور بچھڑا، بونے جنات کو دیکھ رہے تھے!!!

ان میں سے ایک چھوٹے قد کا جوان پیچھے ہمارے گھر کی طرف دیکھ کر کہنے لگا: "ہم واپس آئیں گے۔" پھر میری بیٹی نے اپنے بھائی سے کہا کہ صبح اس درخت کے پاس جا کر یَاقَہَّارُ کا ورد کرنا۔

تو میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ان کو وہاں سے بھی بھگاؤ' اسی دوران میرا چھوٹا بیٹا میرے بڑے بیٹے سے کہنے لگا کہ بھیا گائے اور بچھڑے کو دیکھو جب میرے بیٹے نے دیکھا تو وہ گائے اور بچھڑا چارہ نہیں کھا رہے تھے اسی درخت کی طرف مسلسل

دیکھے جا رہے ہیں جہاں وہ بونے جنات بیٹھے تھے۔

پھر ہم نے آیۃ الکرسی پڑھ کر اسی درخت کی طرف پھونک ماری جہاں جنات بیٹھے تھے۔ پھر میری بیٹی کہنے لگے: اب وہاں سے بھی بھاگ رہے ہیں ہمارے گھر کے قریب ایک سڑک تھی وہاں چلے گئے ہیں۔

اس کے بعد گائے اور بچھڑا بھی چارہ کھانے میں مصروف ہو گئے اور میری بیٹی بھی ٹھیک ہوگئی۔ میرے شوہر نے بھی کہا کہ یہ بڑے پیٹ والا کالا شخص میری چارپائی کے قریب سے گزرا تھا اگر میری بیٹی چیخ نہ مارتی تو میری چیخ نکل جاتی۔ میرے بڑے بیٹے نے بھی کہا کہ میں نے بھی چیخ ماری تھی۔

(بندی خدا بلوچستان)

جن کے بچے نے تھپڑ مارا۔۔۔!

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! یہ واقعہ میرے شوہر کے ساتھ ستمبر 2011ء میں ہوا ایک دفعہ وہ دن کو اکیلے کہیں سے آرہے تھے تو راستے میں ایک بچے نے انہیں پیچھے سے تھپڑ مارا اور ان کے سامنے آ کر ہنسنے لگا' میرے شوہر نے اس بچے سے کہا کہ میں ابھی تجھے سبق سکھاتا ہوں......!!! پھر اس بچے کے پیچھے گئے تو ایک بڑھیا سامنے آگئی اس بڑھیا نے بچے کا ہاتھ پکڑ لیا۔

بچے نے بڑھیا کو کہا کہ: چھوڑو مجھے اس سے لڑنا ہے۔

بڑھیا کہنے لگی: کیوں اس کے پیچھے پڑ گئے ہو' چھوڑ دو اسے......!

بچہ کہنے لگا: یہ میرے گھر سے گزرا ہے' میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔

بڑھیا زبردستی بچے کا ہاتھ پکڑ کر لے گئی' میرا شوہر ان کے پیچھے گیا کہ تم نے مجھے بلاوجہ تھپڑ کیوں مارا ہے؟ اور وہ دونوں آگے آگے اور میرا شوہر ان کے پیچھے پیچھے......! آگے جا کر وہ دونوں جھاڑیوں میں غائب ہو گئے۔ پھر میرے شوہر کو معلوم ہوا کہ یہ تو جنات ہیں۔

گدھے کی شکل میں جن نے ٹانگ ماری!!!

ایک بار میرے شوہر گھر آ کر اپنے گدھے کے قریب گئے تو کہنے لگے کہ: مجھے گدھے نے ٹانگ ماری ہے' پھر کہنے لگے میرے گدھے نے نہیں بلکہ اس کے ساتھ ایک دوسرا گدھا تھا جس نے مجھے ٹانگ ماری ہے۔

بڑا جن، بونے جنات کو کاٹ کر کھا رہا ہے!

رات کو عشاء کے وقت کہنے لگے کہ: اس نہر کے کنارے بہت سے لوگ آپس میں لڑ رہے ہیں۔ ایک آدمی بڑے قد والا ہے اس کے ہاتھ میں تلوار ہے وہ دوسرے چھوٹے قد والے لوگوں کی گردنیں کاٹ کر کھائے جا رہا ہے۔

جنات نے شوہر کو ڈرا دیا۔۔۔!

رات کو بارش ہوئی ہم باہر صحن میں سو رہے تھے میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ اٹھو چارپائی اندر کریں' بارش ہو رہی ہے تو مجھے کہنے لگے کہ:

''میں کیسے اٹھوں؟ میری ٹانگ تو ٹوٹی ہوئی ہے۔''

اس طرح ساری رات ہمیں تنگ کرتے رہے نہ خود سوئے نہ دوسروں کو سونے دیا ! ساری رات پاگلوں کی طرح باتیں کرتے رہے' ہم نے سمجھا شاید پاگل ہو گئے ہیں ۔ ! پھر ہمیں معلوم ہوا کہ انہیں تو جنات نے ڈرایا ہے۔

حکیم صاحب کا وظیفہ نا پڑھو۔۔۔!

صبح ہم انہیں کسی کے پاس دم کروانے کے لیے لے گئے تو انہوں نے بتایا کہ اسے جنات نے بہت زیادہ ڈرایا ہے۔ دم کروا کر ہم واپس آ رہے تھے۔ گھر تک تین گھنٹے کا سفر تھا، سارے راستے میں آیۃ الکرسی پڑھتی رہی۔ اچانک مجھے کہنے لگے کہ: کیا پڑھ رہی ہو؟

میں نے گھبرا کر کہا میں تو حکیم صاحب کا دیا ہوا وظیفہ پڑھ رہی ہوں۔۔۔ ! مجھے

کہنے لگے: یہ نہ پڑھو ورنہ میں گھر نہیں جاؤں گا۔ تم ان بیچاروں کے پر جلا رہی ہو......!
میں نے کہا کہ: میں تو یہ وظیفہ پڑھوں گی، جب یہ مخلوق ہمارا احساس نہیں کرتی تو ہم کیوں ان کا احساس کریں۔؟
ساری رات انہوں نے ہمیں سونے نہیں دیا۔ ہم نے انہیں بہت دم تعویذ کرنے والوں کو دکھالیا لیکن کہیں سے بھی انہیں آرام نہ آیا ایک سال تک یہی حالت رہی عجیب باتیں کرتے......! عجیب حرکتیں کرتے......!
اس دوران بہت زیادہ واقعات ہوئے تھے جن میں سے صرف چند میں نے اوپر لکھے ہیں۔

یَاقَهَّارُ نہ پڑھ' میں تمہیں مالا مال کردونگی

میرے بڑے بیٹے نے جب عبقری میں علامہ لاہوتی پراسراری کا یَاقَهَّارُ کا وظیفہ پڑھا (صبح وشام گیارہ گیارہ تسبیح) تو اس نے ہمیں بتایا اور میں نے اپنے شوہر کو بھی کہا کہ سارا دن یَاقَهَّارُ کا ورد کریں' اس دن سے لے کر آج تک ہمیں سکون ہے۔
اس کے بعد میرے شوہر کے پاس وہ جنات نہیں آئے۔
چند دن پہلے میرے شوہر مغرب کے وقت گھر سے باہر نکلے تو گھبرا کر آ کر کہنے لگے کہ ایک عورت اچانک میرے سامنے آ گئی اور کہنے لگی کہ:
یَاقَهَّارُ نہ پڑھو میں تمہیں مالا مال کر دوں گی۔
مگر میرے شوہر نے اس سے کہا کہ: میں کسی بھی حال میں یَاقَهَّارُ پڑھنا نہیں چھوڑوں گا۔ (فرزانہ یوسف)

جنات خواب میں اور حقیقت میں نظر آنے لگے!

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!
میں عبقری رسالے کو بہت شوق سے پڑھتی ہوں اور اس رسالے میں جن وظیفوں

کی اجازت ہے وہ پڑھتی رہتی ہوں۔ ہر وقت مجھے عجیب و غریب خیالات آتے رہتے ہیں کوئی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا' غصہ بھی بہت آتا ہے۔ اب تو میں پہلے سے موٹی بھی ہوگئی ہوں اور چہرے پر دانے بھی نکلتے رہتے ہیں۔

محترم حکیم صاحب! گزشتہ ایک ماہ سے میں نے یَاقَھَّارُ والا وظیفہ (صبح و شام گیارہ گیارہ سو مرتبہ) پڑھنا شروع کیا ہے آپ یقین کریں کہ میں نے ''جنات'' وغیرہ کو پہلے کبھی خواب میں یا کبھی حقیقت میں نہیں دیکھا تھا مگر اب مجھے جنات خواب میں اور حقیقت میں بھی نظر آنا شروع ہوگئے ہیں۔

شادی میں رکاوٹ ڈالنے والا جن

اس وظیفے کے پڑھنے کے دو دن بعد ہی خواب میں مجھے ایک ''جن'' نظر آیا جس کا چہرہ بہت خوبصورت اور جسم بہت ہی بدصورت تھا' وہ مجھے دیکھ کر مسکرا رہا تھا پھر جیسے مجھے خواب میں ہی بتایا جا رہا ہے کہ یہ ہی تمہاری شادی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے' ڈر تو مجھے بہت لگا لیکن میں نے ابھی بھی یہ وظیفہ جاری رکھا ہوا ہے بلکہ اب تو اس کا نقش بنا کر اپنے کمرے میں بھی لگایا ہوا ہے اور اس کے نقش بنا کر پانی بھی پیتی ہوں۔

(نقش کتاب کے صفحہ نمبر 37 پر ملاحظہ فرمائیں)

جو کام بڑے عامل کامل نہ کر سکے!!!

یہ سب چیزیں مجھے رات کو سوتے وقت نظر آتی ہیں اور مجھے یَاقَھَّارُ پڑھنے سے منع کرتی ہیں۔ حکیم صاحب! اسی سال جون میں مجھ پر کبھی خون کے چھینٹے گرتے' کبھی کپڑوں میں کٹ لگے ہوتے تھے اور کبھی میرے آس پاس کیل وغیرہ گرتے تھے۔

میری والدہ نے یہاں کسی بزرگ کو دکھایا تو انہوں نے کہا کہ کوئی حاسد دشمن آپ کی بیٹی کی شادی کی راہ میں رکاوٹ ڈال رہا ہے اور اس پر کسی چیز کا اثر بھی ہے۔ اس کا دشمن اس کو مارنے سے بھی گریز نہیں کر رہا۔ لہٰذا آپ کسی بڑے عامل کو دکھائیں۔ جو

میری دسترس میں ہے میں اس حد تک اس کا علاج کر سکتا ہوں پھر انہوں نے 21 دن پڑھائی کی اور 21 دن چھوٹے گوشت کا صدقہ بھی دیا۔ ان کے علاج سے فرق تو پڑا لیکن جو فرق مجھے یَاقَهَّارُ کے پڑھنے سے پڑا ویسا نہیں تھا اور یَاقَهَّارُ پڑھنے کے بعد مجھے جنات بھی جلتے اور بھاگتے نظر آنے شروع ہو گئے۔ (ج، چ، اوکاڑہ)

یَاقَهَّارُ کا فیض اور ملازمت کی بحالی

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

عرض ہے کہ میں بہت سی مالی مشکلات میں مبتلا تھا' مجھے نوکری سے سازش کر کے نکلوا دیا گیا تھا۔ میں نے عبقری کے سلسلہ وار مضمون ''جنات کا پیدائشی دوست'' سے یَاقَهَّارُ والا عمل (صبح و شام گیارہ گیارہ تسبیح) کیا تو میرے مسائل آہستہ آہستہ حل ہونا شروع ہو گئے اور اب الحمدللہ میری ملازمت کی بحالی کے بھی روشن امکانات ہو گئے ہیں۔ (ا،س' لاہور)

یَاقَهَّارُ کی مبارک روحانی کیفیات

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

عرض ہے کہ میں آپ کے رسالے کے مضمون ''جنات کا پیدائشی دوست'' سے یَاقَهَّارُ کا عمل روزانہ پڑھتی تھی۔ ایک مرتبہ میں نے عشاء کی نماز کے بعد یَاقَهَّارُ گیارہ سو مرتبہ پڑھا اور ذہن میں رکھا ''جو اللہ چاہ رہا ہے وہ میں چاہ رہی ہوں اور جو میں چاہ رہی ہوں وہی ہو رہا ہے'' رات کو خواب میں میں نے بہت سارے چراغوں میں تیل ڈالا' مٹی کے دیئے تھے ان کو میں نے تیل سے بھرا اور کچھ کو روشن کیا۔

اور میں خوفزدہ ہو گئی!!!

اگلے دن جب میں نے پھر رات کو یَاقَهَّارُ کی بہت سی تسبیحات پڑھیں۔ رات کو سب سو گئے تھے امی اور میں جاگ رہے تھے تقریباً سوا ایک بجے کا وقت تھا' بجلی گئی

ہوئی تھی' اچانک کتوں کے بھونکنے کی آوازیں آنا شروع ہوئیں پھر کتوں کے رونے کی آواز آئی' اس کے بعد تو ایسی آوازیں آئیں کہ میں بہت زیادہ خوفزدہ ہوگئی۔

یَاقَہَّارُ کا ذکر اور جنات عورتوں کا بین کرنا

بہت زیادہ عورتوں کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔ بالکل صاف آوازیں تھیں جیسے بہت ہی زیادہ عورتیں کسی فوتگی پر رو رہی ہوں۔ پہلے میں سمجھی کہ بلی رو رہی ہوگی لیکن وہ تو بالکل صاف عورتوں کے رونے کی آوازیں تھیں۔ میں نے امی سے بھی پوچھا کہ یہ کون رو رہا ہے؟ امی نے کہا بلیاں ہوں گی......! لیکن وہ آوازیں اور زیادہ ہوگئیں۔

میں اتنی مجبور ہوگئی کہ میں نے امی سے کہا کہ باہر جا کر دیکھیں پڑوس میں کوئی فوتگی تو نہیں ہوگئی لیکن امی نے کہا: چپ کر کے لیٹی رہو مجھے بہت ہی زیادہ ڈر لگ رہا تھا میں نے آج تک کبھی ایسی آوازیں نہیں سنی تھیں۔ پھر میں نے یَاقَہَّارُ پڑھنا شروع کر دیا۔ اس دن کے بعد سے ہمارے گھر میں جیسے سکون سا ہوگیا اور مجھے پہلے کبھی کبھی ڈر لگتا تھا اب وہ نہیں لگتا۔ (م، ا۔ میانوالی)

یَاقَہَّارُ کا معجزہ

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

میں پیشے کے لحاظ سے ایک فزیوتھراپسٹ ہوں' میرے پاس ایک مریض آیا تھا جس کا پاؤں خراب تھا۔ اس کو چلنے میں بڑی دشواری ہوتی تھی میں نے اس کا علاج بھی فزیوتھراپی سے شروع کیا اور ساتھ ہی اس کو یَاقَہَّارُ 3300 دفعہ روزانہ پڑھنے کا کہا۔

انتہائی حیرت انگیز طور سے وہ مریض جس نے تین ماہ سے پہلے ٹھیک نہیں ہونا تھا وہ صرف تین ہفتوں میں ٹھیک ہوگیا۔ یہ صرف یَاقَہَّارُ کی بدولت ٹھیک ہوا اس میں فزیوتھراپی کا کوئی کمال نہیں تھا۔ (ڈاکٹر تنویر خان' حسن ابدال)

یَاقَہَّارُ سے شدید درد میں بھی سکون

مجھے ایک نیورو سرجن نے ایک مریض ریفر کیا جو کہ تقریباً ایک ڈیڑھ سال سے بستر پر تھا' اس کو ریڑھ کی ہڈی کی ٹی بی تھی اور اس کی ٹانگیں سوکھ گئی تھیں' نچلا دھڑ کام نہیں کرتا تھا اس مریض کی بہت بُری حالت تھی۔

میں نے اس کے گھر والوں کو سورۂ کافرون والا عمل جس میں 1001 مرتبہ سورۂ کافرون اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر تیل' پانی یا شہد پر دم کرنا ہوتا ہے' کرنے کو کہا، جوان لوگوں نے کیا بھی، اور ساتھ ہی میں نے مریض کو یَاقَہَّارُ کھلا پڑھنے کا کہا۔

یَاقَہَّارُ پڑھنے سے اس مریض کو اتنا سکون ملا کہ میں خود حیران رہ گیا حالانکہ اس سے پہلے وہ ہر وقت شدید تکلیف کی وجہ سے شور کرتا تھا اور گھر والوں کو تنگ کرتا رہتا تھا لیکن جب اس نے یَاقَہَّارُ پڑھنا شروع کیا تو اسے سکون مل گیا۔

18 دن بعد اس مریض کی ایک ٹانگ سوج گئی۔ اس کی سوجن ادویات سے نہیں اتر رہی تھی وہ لوگ اس مریض کو ہسپتال لے گئے۔ ہسپتال والوں نے ٹیسٹ کیے تو پتہ چلا کہ کینسر تھا جو کہ باہر نکل آیا ہے۔ اس کو کوئی بیماری تھی۔ وہ مریض کچھ دن مزید زندہ رہا، اس دوران جو شدید درد اور تکلیف تھی، وہ سب ختم ہو گئی تھی۔ اور پھر ان کا انتقال ہو گیا۔

اس کے رشتہ دار کہہ رہے تھے کینسر آپ کی تھراپی سے نکلا ہے میں نے کہا اللہ والو یہ صرف یَاقَہَّارُ اور سورۂ کافرون کے عمل کی بدولت ہے اور وہ مرا تو سکون سے مرا۔ اللہ نے اس کا آخری وقت صرف اپنے ذکر کی وجہ سے آسان کر دیا۔ وہ مریض ڈیڑھ سال سے بستر پر تڑپ رہا تھا۔ (ڈاکٹر تنویر خان، حسن ابدال)

دوشیزاؤں کا شریر جنات سے چھٹکارا

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! میں علامہ لاہوتی صاحب کا مضمون ''جنات کا

پیدائشی دوست'' کا بہت شوق سے مطالعہ کرتا ہوں اور بہت مستفید ہوتا ہوں۔ علامہ صاحب کے بتائے ہوئے وظائف سے بہت ہی زیادہ فائدہ ہوا ہے خاص کر یَاقَھَّارُ کا وظیفہ تھال میں پاؤں رکھ کر پڑھنا اس سے بہت فائدہ ہو رہا ہے۔

میں عرصہ 30 سال سے عملیات کا کام کر رہا ہوں لیکن عبقری میں جنات کے بتائے وظائف کی کیا بات ہے۔ عبقری تقریباً 8 ماہ سے پڑھ رہا ہوں۔ یَاقَھَّارُ کے وظیفے سے الحمدللہ لڑکیوں کو غلط جنات سے چھٹکارا مل رہا ہے۔ میرے پاس جب بھی کوئی اس طرح کا کیس آتا ہے تو میں انہیں یَاقَھَّارُ کا عمل بتا دیتا ہوں الحمدللہ اس کے بہت زبردست رزلٹ مل رہے ہیں۔ (محمد ابراہیم احمد چشتی' ڈیرہ اسماعیل خان)

تھال میں پاؤں رکھ کر یَاقَھَّارُ پڑھنے والا عمل درج ذیل ہے:۔

تھال میں پاؤں رکھ کر یَاقَھَّارُ کے خاص الخاص عمل کا طریقہ

کچا برتن' پرات یا کوئی لوہے کا تھال نما برتن لے کر پانی سے بھر لیں۔ چارپائی پر بیٹھ کر اس میں اپنے پاؤں ڈبو لیں۔ اگر گرمی ہے تو پانی ٹھنڈا ہو اور اگر سردی ہو تو گرم پانی میں پاؤں ڈبو لیں' پاؤں ڈبونا بہت ضروری ہے اور باوضو بیٹھ کر آپ گیارہ سو بار یَاقَھَّارُ پڑھیں اور تصور کریں جس جادو سے' جس گناہ سے' جس عیب سے' جس بدکاری سے' یا شراب اور جوئے اور نشے سے نجات آپ چاہتے ہیں یا کسی کو دلانا چاہتے ہیں۔ اپنے لیے بھی پڑھ سکتے ہیں کسی کا تصور کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ وہ پڑھنا شروع کر دیں۔ روزانہ ایک وقت مقرر ہو' قبلہ رخ بیٹھ کر' پانی روز بدلنا ہے' اس پانی کو گرا دیں۔ اس وظیفہ کو روز پڑھنا ہے' گیارہ دن' اکیس دن' اکہتر دن' اکانوے دن۔ آپ پڑھیں۔ صبح و شام پڑھنا چاہیں تو فائدہ زیادہ ہوگا ورنہ ایک وقت بھی پڑھ سکتے ہیں۔

یَاقَھَّارُ سے دفن شدہ جادو ٹوٹ گیا

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! آپ کا رسالہ بہت زبردست ہے' خاص کر اس کا

مضمون ''جنات کا پیدائشی دوست'' نے تو کمال ہی کر دیا ہے۔ مجھ پر کسی نے جادو کروایا ہوا تھا جس کی وجہ سے میرے ہر کام میں رکاوٹ ہو رہی تھی اور میں بہت زیادہ پریشان تھی۔

پھر ایک دن عبقری کا رسالہ میری ہمسائی نے مجھے دیا تو اس میں یَاقَہَّارُ کا وظیفہ پانی میں پاؤں ڈالنے والا کیا (اوپر درج ہے) تو محترم حکیم صاحب! آپ یقین کریں کہ مجھ کو اپنی امی کے بالوں میں لپٹے ہوئے اپنے بال جس میں تیلے‘ مٹی‘ دھاگے‘ تعویذ اور میرے استعمال کی چیزیں تھیں۔ وہ شاپر مل گیا جس کو میں نے خود جا کر نہر میں ڈالا۔

یَاقَہَّارُ کی برکت سے خطرناک جادوزدہ اشیاء برآمد

محترم حکیم صاحب! اس کے بعد میں نے چلتے پھرتے ہر وقت یَاقَہَّارُ کا وظیفہ کیا تو مجھ کو اپنے گھر میں ہندوؤں کے بنے ہوئے کچے کمرے کے سائیڈ پر دو آلے (چراغ دان) بنے ہوئے ہیں ادھر امی اپنے بال رکھتی تھیں اس میں سے کچھ بال ملے۔

اور آپ یقین کریں کہ اس چراغ رکھنے والے آلے میں میری شناختی کارڈ والی تصویر‘ بڑے بڑے کیل‘ سفید لٹھے کے کپڑے‘ میرے بال‘ میری عینک کا ٹوٹا شیشہ‘ میرے کوٹ کا بٹن بہت نیچے مٹی میں دبا ہوا مجھ کو یَاقَہَّارُ کے صدقے مل گیا اور میں اب مکمل پرسکون ہوں۔ (ش، س، خ)

یا قہار اور بیٹیوں کی شادی کا مسئلہ

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

میں دو سال سے عبقری پڑھ رہی ہوں میں آپ کو اتنا اچھا رسالہ نکالنے پر روزانہ بہت دعائیں دیتی ہوں۔ حکیم صاحب! اس میں جتنے بھی وظائف آتے ہیں میں سب کرنے کی کوشش کرتی ہوں اور ساری دوائیں بھی بنا کر استعمال کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔

میری چار بیٹیاں ہیں مجھے ان کی شادی کے بہت مسائل تھے‘ محترم حکیم صاحب!

آپ نے مجھے خط کے جواب میں انمول خزانہ پڑھنے کیلئے کہا تھا۔ میں نے انمول خزانہ نمبر دو کے سوالاکھ چار دفعہ پورے کیے ہیں اور یَاقَهَّارُ کے دس سوالاکھ پورے کیے ہیں۔

بگڑی بن گئی، بندشیں ٹوٹ گئیں!!

حکیم صاحب میری بیٹیوں کی شادی میں بہت رکاوٹ تھی یَاقَهَّارُ کی برکت سے میری دو بیٹیوں کی شادی ہوگئی ہے۔ اس سے پہلے ہم لاکھوں روپے جھوٹے عاملوں کو دے چکے تھے لیکن کچھ بھی نہیں بنا۔

ہم بہت پریشان تھے لیکن یَاقَهَّارُ اور دو انمول خزانے نے ایسے بگڑی بنائی کہ ہم سب حیران و پریشان ہوگئے اور بندشیں ٹوٹیں اور میری بیٹیوں کی شادیاں ہوگئیں۔ (مسز ساجدہ اقبال)

مجھے عامل کامل مل گیا۔۔۔!

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتوں کا سایہ رکھے دُکھی انسانیت کی خدمت کرنے پر خداوند کریم بہت بڑے اجر سے نوازے آپ کا ماہنامہ عبقری مزید ترقی کرے' پچھلے دو ماہ سے عبقری لینا شروع کیا ہے سب سے پہلے عبقری کسی جاننے والے کے ہاں سے پڑھنے کیلئے ملا۔

اس عبقری میں یَاقَهَّارُ کے ذکر کے بارے میں پڑھا تو مجھے اپنا مسئلہ حل ہوتا ہوا نظر آیا۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرا گھر بڑے عرصے سے جادو ٹونے کی نذر ہو رہا ہے میرے پاس دو کمرے زیر استعمال ہیں جس میں میرے ساتھ بیوی بچے رہ رہے ہیں۔ میرے پانچ بچے ہیں۔ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا۔ باقی دو کمرے میرے والدین کے زیر استعمال ہیں۔

گھر کے برے، ابتر، بدتر حالات

ہمارے گھر میں ہر وقت بے چینی اور بے سکونی رہتی تھی' کبھی خون کے قطرے

گرتے تھے' کبھی سوتے میں کوئی چیز ڈراتی تھی' کبھی میری بیوی کا گلا دبا دیا جاتا' کبھی کمروں سے بہت گندی بدبو آتی' کبھی ہانڈی پکانے کی خوشبو آتی' کبھی کسی جگہ سے تعویذ نکلتے......! میرا کاروبار چلتے چلتے رک جاتا، پھر جب کسی عامل سے رجوع کرتا تو اچانک کاروبار بڑی تیزی سے چلتا۔ لیکن میں ہمیشہ قرض دار ہی رہا......!

ہر شخص گھر میں چھوٹی چھوٹی بات پر لڑائی جھگڑے کیلئے تیار رہتا۔ حالانکہ ہمارے گھر کے سارے افراد نماز پنجگانہ اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔ محلے کے بچے میری امی کے پاس پڑھتے ہیں۔ گھر میں وقفے وقفے سے ختم القرآن بھی کراتا رہتا ہوں......لیکن......!!! چنداں فائدہ نہ دارد......!

یَاقَھَّارُ کی وجہ سے شیطانی چیزیں گھر چھوڑ رہی ہیں

جس وقت یَاقَھَّارُ کے بارے میں پڑھا تو ہم سب گھر والوں نے مل کر یَاقَھَّارُ گیارہ گیارہ سو مرتبہ صبح و شام پڑھنا شروع کر دیا اور اب تک اس کی تعداد ایک لاکھ چالیس ہزار ہو گئی۔

ذکر کے دوران ایک دن میرے خواب میں آیا کہ ایک بڑا چوہا میرے پاؤں کو کاٹ رہا ہے لیکن مجھ سے اٹھا نہیں جا رہا' میری بیوی جو دوسرے کمرے میں سو رہی ہے میں اسے پکارتا ہوں لیکن وہ سنتی نہیں چوہا میرا پاؤں چھوڑ کر میری کمر کی طرف آتا ہے جب وہ میری کمر کے نیچے آتا ہے تو میں اسے خوب مسل دیتا ہوں۔

اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے حالانکہ میں اپنے بستر پر روزانہ آیۃ الکرسی اور چاروں قل' درود شریف کا ورد کر کے سوتا ہوں۔

دوسرے دن میری بیوی نے بتایا کہ رات سوتے میں میرے بستر کے اوپر چوہیاں آئیں اور میں نے ماردیں......! میں نے گھر والوں کو یقین دلایا کہ یَاقَھَّارُ کی برکت سے شیطانی چیزیں ہمارا گھر چھوڑ رہی ہیں اور انہیں ذکر جاری رکھنے پر آمادہ کیا۔

غیبی تعویذ غیبی انداز میں ملے!

لیکن......!!! جب ذکر ایک لاکھ چالیس ہزار کی تعداد کو پہنچا تو فجر کی نماز کے بعد حسب معمول میں نے یَاقَھَّارُ کا ذکر کیا اس کے بعد میں تسبیح رکھ رہا تھا میری بیٹیاں سکول کی تیاری کر رہی تھیں کپڑے نکالنے کے لیے الماری کھولی تو میری بڑی بیٹی کے کپڑوں پر تین عدد تعویذ جو سرخ سیاہی سے لکھے ہوئے ہیں ملے۔

اس کے بعد مزید تین تعویذ اور میری دوسری بیٹی کی اردو کی کتاب سے ملے جو کالی سیاہی سے لکھے ہوئے تھے۔

جو سرخ تعویذ نکلے ان سب پر الگ الگ ہدایت درج تھی......! ایک پینے کیلئے ایک گلے میں ڈالنے کیلئے ایک کے اوپر درج تھا کہ والدہ کیلئے۔ میرا یقین کامل ہو گیا ہے کہ مجھے وہ عامل مل گیا جس کی مجھے تلاش تھی۔ میرا مسئلہ اب 80 فیصد حل ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (مظہر حسین)

یَاقَھَّارُ اور سورۂ اخلاص کے فضائل ہی فضائل

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! اللہ سے یہی دعا ہے کہ آپ ہمیشہ سدا آباد رہیں اور امت مسلمہ ہمیشہ خوش وخرم رہے۔

جناب ہوا یوں کہ ایک سال قبل اچانک میرے دماغ کے دائیں جانب کسی چیز نے قبضہ جما لیا' آہستہ آہستہ میرا دماغ بند ہو گیا اور آہستہ آہستہ میرے سوچنے کی قوت بھی جواب دے گئی' کبھی اِدھر اُدھر چلا جاتا اور پتہ بھی نہیں چلتا۔

جیسے میرے دماغ پر کیل ٹھونک دی ہو!

خیر ردو کے مالک سے پناہ مانگی' یقینی طور پر یہ جو عمل ہے اس میں خدا کی مرضی ہے تو پناہ بھی وہ ہی دے گا اور حفاظت بھی وہ ہی کرے گا اور شفاء بھی وہ ہی دے گا۔

کافی عاملوں کو دکھایا' ایک عامل تو میرے پیچھے ہی پڑ گیا اور کام الٹا کر دیا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کسی نے میرے دماغ کے دائیں حصے پر کیل ٹھونک دی ہو۔

کوئی بتاتا کہ آسیب ہے' کوئی کیا......! بہرحال ایک اللہ والے بزرگ کے بیٹے کو طبیعت دکھانے کیلئے گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ پر اثرات ہیں کسی ظالم دوست نے بوتہ کروا کے کیل ٹھونک کر قبر میں دفن کر دیا ہے انہوں نے پڑھائی کی کافی افاقہ ہوا۔

دشمنوں اور جنوں پر ایسا قہر نازل ہوا کہ......!

مجھے بے حد افسوس ہوا کہ کوئی میرے ساتھ بھی ایسا کر سکتا ہے۔ خیر ہر ایک عمل کا ایسا عمل ہے جس کی اسے سزا ملنی ہی ہے۔ اصل میں عبقری میں میں نے علامہ لاہوتی پراسراری کے عمل پڑھے تھے۔ یَاقَهَّارُ الگ الگ چار دفعہ لکھنا ہے' ایک نقش پینا ہے اور ایک لگانا اور ایک باندھنا ہے اور ایک نقش تکیہ کے نیچے رکھنا ہے تو ایسا ہی کیا الحمدللہ کافی افاقہ ہوا۔ دشمنوں اور جنوں پر ایسا قہر نازل ہوا کہ میں کیا بتاؤں......!

یَاقَهَّارُ کے نقش کا عمل درج ذیل ہے

جو شخص یَاقَهَّارُ کو جدا جدا حرف میں لکھے یعنی ''ی'' علیحدہ، ''ا'' علیحدہ، ''ق'' علیحدہ، ''ہ'' علیحدہ، پھر ''ا'' علیحدہ، اور ''ر'' علیحدہ اور پھر اسی طرح دوسری دفعہ یعنی کل اکتالیس دفعہ جدا جدا حروف میں لکھے اور کالی سیاہی گھلنے والی ہو جو پانی میں گھل جائے اس کو تعویذ بنا کر گلے میں بھی ڈال سکتے ہیں' پی بھی سکتے ہیں اور اپنے تکیے کے اندر بھی رکھ سکتے ہیں۔

سورہ اخلاص والا عمل درج ذیل ہے

دوسرا یہ کہ دو رکعت نفل پڑھنے ہیں۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ اخلاص ایک سو ایک مرتبہ پڑھنی ہے اور بعد سلام سجدہ میں جا کر گیارہ بار سورۂ اخلاص پھر اٹھ کر گیارہ مرتبہ اسی ترتیب سے گیارہ مرتبہ سجدہ کرنا ہے ہر سجدہ گیارہ مرتبہ اور اٹھ

کر بھی گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنی ہے اور بعد میں دس مرتبہ استغفار اور دس مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد گیارہ منٹ تک دعا کرنی ہے۔

پھر دیکھیں کیا کمالات ظاہر ہوتے ہیں۔ خدا کا کرم یقینی اور گارنٹی سے ہوگا اور ہر قسم کی قید چاہے وہ جنات' جادوگروں' انسانوں یا کسی بھی قسم کی ہو تو اٹھتے بیٹھتے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھنا ہے۔ انشاء اللہ رہائی مل جائے گی۔ بہت مجرب آزمودہ عمل ہے۔ (غلام مرتضیٰ' پنوں عاقل)

لڑکی پر آیا جن اور یَاقَھَّارُ کا ورد

ہاسٹل میں ایک لڑکی ہے جس کے امی ابو نہیں ہیں' اس کی طبیعت اکثر خراب ہو جاتی تھی لیکن ہاسٹل والے اس کو ہر بار ہاسپٹل لے کر جاتے۔ ایک بار رات کو لیٹ ٹائم اس کی طبیعت خراب ہوگئی اس رات میں بھی موجود تھی۔ اچانک اس نے سر پکڑ لیا کہنے لگی کہ میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے اور دل تنگ ہو رہا ہے' باجی اسے روم سے باہر لان میں لے آئی اور اسے بنچ پر سلایا میں بھی ساتھ تھی' طبیعت اتنی خراب ہوگئی تھی کہ وہ بے ہوش ہوگئی' میں نے پہلے تو خزانہ نمبر 1 کا ورد اس پر شروع کر دیا لیکن وہ آنکھیں نہیں کھول رہی تھی، میں حیران پریشان......! کہ انمول خزانہ نمبر 1 کیسے اثر نہیں کر رہا.. ..؟؟؟

اچانک اس کی طبیعت کے پیش نظر میں نے تیز آواز میں یَاقَھَّارُ کا ورد شروع کر دیا اور سب لڑکیوں سے یہ ورد کرنے کا کہا . ٹیچر اور سب لڑکیاں بہت زیادہ پریشان تھیں کہ اتنی رات گئے اسے کیسے ہسپتال لے کر جائیں میں نے سب کو تسلی دی اور یوں سب سے یَاقَھَّارُ کا ورد شروع کروا دیا۔

بدن سے کوئی چیز نکل رہی ہو

کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ لڑکی کے بے سدھ جسم میں حرکت شروع ہوئی اور یوں اس کے بدن نے دائیں بائیں کروٹیں بدلنا شروع کر دیں اور بالکل وہی آثار جیسے کسی

پر جن ہوں اور جن کے جاتے ہوئے اس کے بدن پر تکلیف کے آثار ہوتے ہیں جیسے بہت سختی سے بدن سے کوئی چیز نکل رہی ہو۔ لڑکیاں پریشان کہ اب کیا ہوگا......؟؟؟ اس کے جسم کو کیا ہو گیا تب میں سمجھ گئی کہ ضرور اس پر جنات کے اثرات ہیں جو یَاقَهَّارُ کے سامنے اب نہیں ٹک سکتے۔ حالانکہ اس کی باجی کہہ رہی تھی کہ اس پر جنات کے اثرات نہیں ہیں۔

یوں ہم مسلسل پندرہ بیس منٹ تک ورد کرتے رہے آخر کار اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولنا شروع کر دیں تو سب کی جان میں جان آئی۔ حالانکہ اس سے پہلے پوری ڈاکٹری ٹریٹمنٹ لے کر طبیعت بحال ہوتی تھی۔ آخر (وہ لڑکی) بینچ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور یوں آنکھیں ملنا شروع کر دی جیسے نیند سے بیدار ہوئی اور ارد گرد لڑکیوں کو دیکھ کر ہنسنے لگی کہ کیا بات ہے جو سب جمع ہیں۔ میں نے از راہِ مذاق کہہ دیا کہ تم نے نیند پوری کر لی اب تم کتاب اٹھاؤ اور پڑھو ہم آرام کریں گے۔

اعمال کی طاقت کے سبھی معترف

اس کی باجی اور میڈم سب بہت خوش تھیں کہہ رہی تھیں کہ (ص) کی (میری) موجودگی میں اب ہمیں کسی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں رہی۔ سب کو پھر سمجھایا کہ صرف (ص۔ میں) نہیں بلکہ جو کوئی بھی یہ ورد کرے گا سب کو فائدہ ہوگا اور اس لڑکی کو نصیحت کی کہ تم اکثر اوقات یہی ورد کرتی رہو طبیعت بحال رہے گی۔ ان شاء اللہ......! (ص، کوہاٹ)

غیر مسلم جنات اور یَاقَهَّارُ کا عمل

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! آپ کے درس نیٹ پر سب گھر والے سنتے ہیں۔ آپ کی بیشتر کتابیں میرے زیر مطالعہ ہیں' عبقری پابندی سے سب گھر والے پڑھتے ہیں اس کے علاوہ اوراد و وظائف دن بھر جاری رہتے ہیں اللہ کا شکر ہے مجھے بہت

فائدہ ہے خاص کر جو فائدہ علامہ لاہوتی پراسراری کے مضمون سے یاقَهَّارُ والے عمل نے دیا وہ بیان سے باہر ہے۔

جناتی عورتوں کا امن معاہدہ کی درخواست

میرے گھر میں نہ جانے کب سے غیر مسلم جنات کی رہائش ہے جو جگہ چھوڑنے پر کسی حال میں تیار نہیں تھے' میری بچی جو ماشاء اللہ 24 سال کی ہے اس نے یَاقَهَّارُ کھلا پڑھا' خواب میں ان کی عورتیں آئیں اور بچی کو منع کیا اور اس کے ساتھ معاہدہ کیا اور کہا کہ ہم جاتے ہیں تم یہ وظیفہ نہ پڑھو.... !

لیکن بچی نے پڑھا..... ! کیونکہ جناتی دھوکے مشہور ہیں۔ پھر خواب میں دیکھا کہ لاتعداد لاشیں گرتی جارہی ہیں لیکن میری بیٹی یہ وظیفہ پڑھتی رہی اور اب ہمیں وہ پہلے کی طرح تنگ نہیں کرتے اور ہر طرف سکون ہی سکون ہے۔ (مرزا فصیح الدین' سکھر)

میرا ضدی بخار اور یاقَهَّارُ کا عمل

محترم و مکرم حکیم صاحب السلام علیکم!

ماہنامہ عبقری کے حوالے سے علامہ لاہوتی پراسراری صاحب کے جنات سے حاصل کردہ وظائف نظر سے گزرے، جن کی انہوں نے کھلے عام اجازت دی ہے۔

محترم حکیم صاحب مجھے تقریباً ایک ماہ سے بخار چڑھ رہا تھا' دوائیاں کھا کھا کر تنگ آ گئی تھی لیکن بخار تھا کہ اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ پھر میں نے یاقَهَّارُ کا عمل (گیارہ سو مرتبہ سو گیارہ سو مرتبہ شام) چند دن کیا۔ آپ یقین کریں، میرا بخار دو دن میں اتر گیا اور بخار کے بعد جو کمزوری ہوتی ہے مجھے وہ بھی نہیں ہوئی۔ (بشریٰ' لاہور)

اپنڈکس کا آپریشن اور یاقَهَّارُ

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

میرا مسئلہ یہ تھا کہ میں اکثر بیمار رہتی تھی' شادی کے بعد میرا بیٹا آپریشن سے ہوا

۔ابھی میرا بیٹا تین ماہ کا ہی ہوا تھا کہ میرا ایک اور آپریشن اپینڈکس کا ہو گیا جس میں پیپ پڑ گئی اس آپریشن کو ٹھیک ہوتے دو ماہ لگ گئے تب میری بھابی نے مجھے مشورہ دیا کہ تم اکثر بیمار رہتی ہو تو یَاقَہَّارُ کا وظیفہ کرو (گیارہ گیارہ سو مرتبہ صبح و شام)۔

میں نے گیارہ دن یہ وظیفہ کیا جس سے میرا اپنڈکس کا آپریشن ٹھیک ہو گیا اس کے بعد 20 دن میں بالکل تندرست تھی ایسے جیسے مجھے کوئی تکلیف ہی نہیں ہوئی اور میں ہر طرح کا کام کرنے لگ گئی۔ (ک،ا)

علامہ لاہوتی پراسراری کا فیض عام

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

آپ کے رسالہ کی میں کیا تعریف کروں؟ میرے پاس تو ایسے الفاظ ہی نہیں ہیں کہ میں اس رسالے کی تعریف میں لکھ سکوں۔ میں نے اپنی زندگی میں آج تک ایسا رسالہ نہیں دیکھا......!

پریشانیاں حل ہو گئیں۔۔۔!

میری بہت سی پریشانیاں صرف اس رسالے میں دیئے ہوئے وظائف سے حل ہوئیں اور خاص کر علامہ لاہوتی پراسراری صاحب کے یَاقَہَّارُ والا وظیفہ پڑھنے سے میری بہت سی پریشانیاں دور ہوئیں اور میری بیٹی اپنے گھر کی ہوئی اور اپنے گھر الحمدللہ اب بہت خوش ہے۔

اللہ نے غیبی اسباب بنا دیئے!!!

یہ کرم صرف یَاقَہَّارُ کے عمل کی وجہ سے ہی ہوا ہے ورنہ پہلے تو میں بہت پریشان تھی لیکن جب سے یَاقَہَّارُ کا عمل پڑھنا شروع کیا اللہ نے غیب سے ایسے سامان پیدا کیے کہ میں اب تک حیران ہوں کہ میری بیٹی کی شادی اتنی جلدی اور اتنی اچھی جگہ کیسے ہو گئی۔

سسرال میں بڑی عزتیں ملی۔۔۔!

اس کے سسرال والے اس کی بہت عزت کرتے ہیں۔ اب تو میری بیٹی سسرال میں جا کر بھی یَاقَھَّارُ کا عمل باقاعدگی سے پڑھتی ہے۔ یَاقَھَّارُ کا وہ عمل جو میری بیٹی پڑھتی رہی درج ذیل ہے:

یَاقَھَّارُ ہر نماز کے بعد ایک سو اکیس دفعہ اول و آخر درود شریف تین مرتبہ لازمی پڑھنا ہے۔ (ص، چ)

علامہ لاہوتی پراسراری صاحب کے نام قاری کا خط

گرامی قدر و عزت مآب محترم و مکرم علامہ لاہوتی پراسراری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہ

امید ہے مع الخیر ہوں گے۔ میں آپ کا بہت معتقد ہوں اور دل سے محبت کرتا ہوں آپ کے سلسلے وار مضمون ''جنات کا پیدائشی دوست'' کی جملہ اقساط کامل یقین کے ساتھ پڑھ چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین!

آپ کے مضمون میں یہ پڑھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ اب آخری وقت قریب ہے' عمر کا آخری حصہ ہے، جانے کب بلاوا آجائے، اس لیے چاہتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ فیض آپ کا ہم تک پہنچ جائے وغیرہ وغیرہ... !

آپ کی جدائی کے خوف سے آنکھیں بھر آتی ہیں کیونکہ میں زندگی میں کم از کم ایک بار آپ سے ضرور ملنا چاہتا ہوں تاکہ براہ راست فیضان نظر کرم حاصل کرسکوں جتنی اجازت ہو اتنی بات کرسکوں اور دل و نظر کو قرار آجائے۔ استدعا ہے کہ خدارا چند منٹ ہی کیلئے سہی ایک بار ملنے کی اجازت ضرور دیجئے' احسان ہوگا۔

یوں تو آپ کے مضمون کی تمام قسطوں میں بہت سے اوراد و وظائف شائع ہوئے اور تقریباً سبھی کو کرنا چاہا مگر ابتدا میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی

لَهٗ کا پڑھا تو اسی دن سے ہمہ وقت اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یہی پڑھتا تھا۔ حتیٰ کہ عمرے کی سعادت نصیب ہوئی تو وہاں بھی یہی پڑھا کچھ اور نہیں......!

البتہ حکیم طارق محمود چغتائی صاحب کی مجھ پر خاص نظر ہے وہ میرے مسائل اور پریشانیوں سے بھی واقف ہیں اور کرم فرماتے رہتے ہیں' رہنمائی فرماتے رہتے ہیں۔ درود پاک والے عمل کی اجازت بھی انہوں نے ہی آپ سے لے کر دی تھی۔

اور انیس ستمبر کی رات تقریباً سوا دو بجے حکیم صاحب کا فون آیا اور انہوں نے بتایا کہ میرے لیے انہوں نے آپ سے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (الضحیٰ ۵) کے عمل کی خصوصی اجازت لی ہے سب کچھ چھوڑ کر فوراً اسے شروع کر دو......!

میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل گئے اللہ آپ جیسے اہل فضل و کمال کا سایہ ہم پر سلامت رکھے۔ آمین!

بس پھر اسی دن سے اس آیت مبارکہ کا ورد اٹھتے بیٹھتے شروع کر دیا اور گنتی کیلئے کاؤنٹر استعمال کیا روزانہ دس ہزار کی اوسط سے یہ عمل جاری ہے اور اب تک تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ کی تعداد تو ہو چکی ہے۔ اس دوران بائیس ویں دن میرے تبادلے کا مسئلہ حل ہوا اور اللہ نے کرم فرما دیا۔ آخر میں آپ سے خصوصی دعاؤں کی دلی درخواست ہے۔ (عبدالسلام عادل' حیدر آباد)

موتی مسجد کے جن بابا نے جھاڑا کیا۔۔۔!

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کی معرفت ہم رسالہ عبقری سے بہت زیادہ مستفید ہو رہے ہیں۔

محترم! میں ایک اسکول ٹیچر ہوں۔ ہم پر حاسدین نے بہت زیادہ جادو کیا ہوا ہے اور ہر وقت ہمیں تکالیف اور نقصان پہنچاتے ہیں' ہمارا تمام کام اور رزق باندھ دیا گیا' تمام گھر والے بیمار' بے انتہاء مقروض اور شدید فاقوں کی نوبت تھی۔ پھر میں نے عبقری

میں موتی مسجد والا عمل پڑھا۔ میں لاہور میں شاہی قلعہ کی موتی مسجد میں جمعرات اور جمعہ کو حاضر ہوا' نماز اور نفل پڑھے۔ جمعہ کے دن عصر کی نماز کے دوران کسی بزرگ جن صاحب نے کمر کے نچلے حصہ پر جھاڑا دیا جس کے بہت مثبت اثرات نظر آئے ہیں اور میرے بہت سے مسائل حل ہوئے ہیں۔ (ماسٹر تسلیم رضا حسین' شجاع آباد)

موتی مسجد میں نوافل کا طریقہ عمل

جو شخص شاہی قلعہ کے اندر شاہی دور کی بنی ہوئی مسجد میں جا کر دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھے اور سورہ فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ پر جب پہنچے تو اسکا تکرار کرنا شروع کر دے اور بار بار اس آیت کو پڑھتا رہے چاہے آدھا گھنٹہ یا ایک گھنٹہ یا جتنی دیر بھی کھڑا رہ سکے، اسکے بعد سورہ فاتحہ مکمل کر کے دوسری رکعت میں اسی طرح تکرار کرے جیسے پہلی رکعت میں کی تھی پھر یہ رکعت بھی پوری کرے اور پھر اپنے گناہوں، نافرمانیوں پر نادم ہوتے ہوئے تقریباً بیس منٹ دعا کرے۔

یا قہار کا ورد اور رونے کی آوازیں

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ سب سے پہلے تو حضرت حکیم صاحب اتنا اچھا رسالہ نکالنے پر خصوصی مبارکباد پیش کرتی ہوں' میری عبقری سے ملاقات ستمبر 2011ء میں ہوئی۔ میری ایک سہیلی نے مجھے اس رسالے کے بارے میں بتایا۔ جب اس نے مجھے یہ رسالہ دیا اور میں نے اسے پڑھا تو مجھے اسے پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آج کل اس افراتفری کے عالم میں اتنے اچھے لوگ بھی ہیں جو دوسروں کی پریشانیوں کا احساس کرتے ہیں۔

محترم حکیم صاحب! میرے گھر میں لڑائی جھگڑے' اولاد کی نافرمانی اور معاشی پریشانیاں بہت زیادہ تھیں' میں تین بچوں کی ماں ہوں۔ میں نے ایک دن رسالہ عبقری میں علامہ لاہوتی پراسراری صاحب کے مضمون میں یَاقَہَّارُ وظیفے کا پڑھا تو میں ایک مہینے سے یَاقَہَّارُ گیارہ سو مرتبہ پڑھ رہی ہوں۔ دن میں کسی وقت بھی یہ

پڑھ لیتی ہوں۔

جب میں نے پہلے دو دن تک یہ پڑھا تو مجھے اپنے دائیں جانب سے شدید رونے کی آواز آنا شروع ہوئی جیسے کوئی بہت زیادہ رونے کے بعد سسکیاں لیتا ہے میں نے مڑ کر دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا۔ اس دن کے بعد میری طبیعت میں جیسے سکون سا آ گیا اور ہمارے گھر کے کافی مسائل بھی حل ہوئے۔ (ش،پ)

جنات کے ساتھ عجیب وغریب سلسلے

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

آپ کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے سایہ رحمت میں رکھیں میں اپنا مسئلہ مختصراً آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

تقریباً 7 ماہ سے عبقری پڑھ رہا ہوں۔ عبقری سے میں نے

يَانَافِعُ

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

يَامُقْتَدِرُ

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿الضحیٰ ۵﴾

کا ورد کثرت سے کرنا شروع کیا تو میرے کاروبار میں بہت بہتری آئی۔

"یہ کیا بیوقوفی ہے؟"

تقریباً 14 سال قبل ہم ایک مکان میں شفٹ ہوئے تو کوئی قوت نماز فجر کے وقت سیدھے پاؤں کے انگوٹھے کو پکڑ کر ہلاتی تھی جس سے میری آنکھ کھل جاتی تھی۔ ایک دن اس قوت نے انگوٹھے کو خاص سختی سے پکڑ کر ہلایا جس سے مجھے شدید درد ہوا میرے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے "یہ کیا بیوقوفی ہے؟"

اس دن کے بعد سے اس قوت نے یہ سلسلہ ختم کر دیا اور نیا سلسلہ شروع ہوا کہ سوتے ہوئے کسی بھی وقت مجھے محسوس ہوتا کہ کسی نے میری کمر' کبھی بازو پر دباؤ ڈالا ہے جس سے میری آنکھ کھل جاتی۔ کبھی کبھی ایسے موقع پر مجھے ایک ہیولا سا کمرے سے نکلتے ہوئے نظر آتا۔

میری چارپائی پر سفید لباس میں خوبصورت لڑکی

ایک رات میری اچانک آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ میری چارپائی کے ساتھ سفید لباس میں ملبوس ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی مجھے دیکھ رہی ہے۔ اسے مارنے کے لیے بے اختیار میرا ہاتھ اٹھا لیکن درمیان ہی میں رک گیا۔

میں کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے کمرے میں جھانک کر دیکھا تو لڑکی بدستور میری چارپائی کی طرف منہ کیے بیٹھی تھی۔ اس کی پیٹھ میری طرف تھی۔ میں دوبارہ برآمدے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد لڑکی غائب ہوگئی۔ میں کمرے میں جا کر سو گیا۔ پھر کبھی بازو کو دبانا...... ! کبھی ہلانا ......! اسی طرح حرکتیں ہوتی رہتیں۔

ماہر نفسیات نے ذہنی تخیل قرار دیا......!

میں نے ماہر نفسیات سے بھی مشورہ کیا اس نے میرا ذہنی تخیل قرار دیا۔ اسی دوران میری جیب سے اکثر سو روپیہ غائب ہو جاتا' ایک دفعہ میری جیب سے پانچ سو کا نوٹ غائب ہوگیا۔ میں نے بیٹی سے ذکر کیا تو اس نے کمرے میں آ کر دیکھا تو پانچ سو کا نوٹ دروازے کے پیچھے سے مل گیا۔ اسی دوران کاروبار بہت اچھا چل رہا تھا۔

بچوں کی شادیاں' تین گاڑیاں خرید لیں' گھر کا سامان خریدا' اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھی دل کھول کر خرچ کرتا رہا۔ پھر ٹھیکیداری میں مشکلات آئیں تو میں نے دوبارہ دکانداری شروع کر دی لیکن دکانداری بھی تقریباً ختم ہوگئی۔

نادیدہ قوتوں کی چھیڑ چھاڑ......!

اسی دوران نادیدہ قوتوں سے چھیڑ چھاڑ جاری رہی۔ ایک رات کو کسی قوت نے

مجھے چارپائی سے اٹھا کر فرش پر گرا دیا۔ میں گرمیوں میں برآمدے میں سوتا ہوں۔ چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ جاری رہا' آنکھ کھلنے پر ہیولا سا بھاگتے ہوئے نظر آتا۔

کچھ عرصہ تک میری آنکھ اچانک کھل جاتی تو میں دیکھتا کہ پاؤں کی طرف کھڑا ہوا ایک شخص منہ کھولے' آنکھیں نکالے' چہرہ بگاڑے اور ہاتھوں سے مجھے ڈرا رہا ہوتا' تھا۔ میں اپنا بستر چھوڑ کر ساتھ والے کمرہ میں بھاگ جاتا۔

نادیدہ قوتوں کا دوستانہ انداز......!

ایک دوست سے مشورہ کیا ان کے مشورہ پر میں سونے سے پہلے درود شریف پڑھتا رہا تو ڈرانے والے شخص کی شکل کے تین یا چار اشخاص رات کو میری طرف دیکھتے ہوئے دوستانہ انداز میں دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ دوسرے دن ایک شخص کھڑا مجھے دوستانہ انداز میں مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

اسی دوران دو مرتبہ رات میں سوتے ہوئے کسی نے اٹھا کر بٹھا دیا۔ ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 14 سال کے عرصہ میں اکثر گھر میں بالخصوص سونے والے کمرے میں مجھے خوشبو کے جھونکے محسوس ہوتے' میں خوشبو کے جھونکے محسوس ہونے پر ''السلام علیکم یا اھل الخیر'' کہتا ہوں۔ کچھ سال پہلے چند مرتبہ شدید بدبو بھی محسوس ہوئی۔

جنات کا پیدائشی دوست جلد اول پڑھنے کے بعد......!

نماز فجر کے بعد سورۂ یٰسین' سورۂ مزمل اور قرآن پاک کی آخری 6 سورتوں کی تلاوت کرتا ہوں۔ جنات کا پیدائشی دوست جلد اول پڑھنے کے بعد صبح و شام آیت الکرسی' عروہ بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وظیفہ تین تین مرتبہ صبح و شام پڑھتا ہوں۔ نماز فجر کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ اور پرندوں کو ہدیہ کرنے والا وظیفہ بھی پڑھتا ہوں۔ جس کی وجہ سے میرے ساتھ جنات کی چھیڑ خانی کافی حد تک کم ہوگئی ہے۔ پرندوں کو ہدیہ کرنے والا وظیفہ درج ذیل ہے:۔

اول و آخر تین مرتبہ درود شریف درمیان میں تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر پرندوں کی روح کو ہدیہ کردیں۔ (ش۔ف)

سورۃ التکویر سے نوکری

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

عرض ہے کہ میں نے آپ کے رسالے ماہنامہ عبقری سے علامہ لاہوتی صاحب کا دیا ہوا سورۃ التکویر والا وظیفہ پڑھا تھا۔ (سورۃ التکویر کی پہلی چار آیات طاق اعداد میں مثلاً سات' نو' گیارہ وغیرہ)

مجھے نوکری کا بہت مسئلہ تھا۔ میں نے بہت جگہ اپلائی کیا ہوا تھا لیکن کہیں سے بھی جواب نہ ملا تھا۔ جس کی وجہ سے میں اور میرے گھر والے سارے بہت پریشان تھے۔ میں نے اور میرے گھر والے وظیفہ صبح و شام پڑھتے رہے۔ اس کے پڑھنے کے دوران ہی اللہ نے میرا مسئلہ حل کردیا اور میری نوکری لگ گئی۔ (پوشیدہ)

دکان میں برکت ہی برکت

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے عبقری کے ذریعے آپ سے تعلق جوڑا۔

جناب محترم! میری زندگی کی ترتیب ٹھیک طرح سے نہیں چل رہی تھی' خصوصاً کاروبار بالکل بھی نہیں چل رہا تھا' میری دکان ہے اس میں رقم گم ہوجاتی تھی۔ پھر میں نے عبقری رسالہ سے علامہ لاہوتی صاحب کے مضمون میں سے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿الضحیٰ ۵﴾ والی آیت صبح و شام اٹھتے بیٹھتے پڑھی جوکہ اب تک سوا پانچ لاکھ مرتبہ اللہ کے فضل سے ہوچکی ہے اور ساتھ افحسبتم اور اذان کا عمل (جوکہ درج ذیل ہے) کیا۔

جس کے بعد میری دکان میں برکت کے آثار نظر آنا شروع ہوگئے ہیں جو دکان پہلے بالکل خالی خالی نظر آتی تھی اب اس میں سامان نظر آتا ہے اور لوگ بھی کہتے ہیں

کہ اب آپ نے دکان پر توجہ کرنی شروع کر دی ہے حالانکہ میں نے دکان میں کوئی مزید رقم نہیں ڈالی بس اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت ہے کہ دکان اب خالی خالی نظر نہیں آتی۔ (اویس احمد، مری)

افحسبتم اوراذان کا طریقہ عمل:

سورۂ مومنون (پ 18) کی آخری چار آیات سات مرتبہ اوراذان سات مرتبہ پڑھ کر دائیں کان کا تصور کر کے دائیں کندھے پر اور بائیں کان کا تصور کر کے بائیں کندھے پر مریض خود دم کرے اور سارا گھر دم کرے اور اگر مریض سامنے موجود نہ ہوتو تصور میں سارا گھر یا جتنے زیادہ افراد کریں گے فائدہ اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ یہ عمل ہر گھنٹے یا آدھے گھنٹے کے بعد کریں، ہر نماز کے بعد بھی کر سکتے ہیں اور صرف صبح وشام بھی کر سکتے ہیں۔ وضو بے وضو کر سکتے ہیں۔

نوٹ:

خواتین ایام کے دنوں میں **افحسبتم** کا عمل نہ کریں بلکہ ان کی طرف سے کوئی دوسرا عمل کرے تاکہ عمل میں کمی نہ ہو البتہ اذان کا عمل ہر حالت میں کر سکتی ہیں۔

پیٹ کی بیماریوں کا لاہوتی علاج

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

مجھے کچھ عرصہ پہلے بواسیر کی شکایت ہوگئی تھی پھر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ تو ٹھیک ہوگئی لیکن شدید قبض مسلسل رہنے لگی۔ میں نے اس کے لیے بہت سے علاج معالجے کرائے لیکن قبض تھی کہ جان ہی نہیں چھوڑ رہی تھی۔

ماہنامہ عبقری کے شمارہ ماہ فروری 2013ء کے مضمون ''جنات کا پیدائشی دوست'' میں علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم کے کالم میں سورۂ کہف کی آیت نمبر دس کا وظیفہ درج تھا۔

اس آیت کو صرف ایک بار تعوذ اور تسمیہ کے ساتھ دل میں قبض کی بیماری کا تصور کر کے پڑھتے ہوئے کھانے پر دم کرتا ہوں پھر کھانا شروع کرتا ہوں الحمدللہ جب سے یہ عمل کر رہا ہوں مجھے قبض کے مسئلے میں 80 فیصد سے زیادہ افاقہ ہوا ہے۔ (محمد وقاص)

گھریلو الجھنیں اور بے سکونیاں

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

میں آپ کا رسالہ بہت شوق سے پڑھتی ہوں۔ خاص کر علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم کا سلسلہ ''جنات کا پیدائشی دوست'' بہت توجہ اور لگن سے پڑھتی ہوں اور جس طرح آپ لوگوں کے مسئلے حل کرتے ہیں اور ان کی رہنمائی کر رہے ہیں اللہ پاک آپ کو اس کا اجر دے آمین۔

محترم حکیم صاحب! میرا مسئلہ یہ تھا کہ میری شادی کو 5 سال ہو گئے ہیں' پہلے 2 سال میں ساس سسر اور جیٹھانی کے ساتھ جوائنٹ فیملی میں ہی رہی پھر دیور کی شادی کی۔ اس کے بعد گھر میں الزامات' لڑائی جھگڑا اور بہتان تراشی شروع ہو گئی۔

حکیم صاحب ان سب چیزوں سے میں بہت گھبراتی ہوں اور آہستہ آہستہ میں نے اپنے کمرہ میں کھانا پکانا شروع کر دیا کیونکہ ساس سسر بہت برا بھلا کہتے لگے تھے۔ پھر جیٹھانی اور دیورانی بھی علیحدہ ہو گئی۔

ہر طرف سکون ہی سکون

ایک ہی گھر میں علیحدہ رہنے کے باوجود لڑائیاں کم نہیں ہوتی تھیں' ہر طرف بے سکونی تھی' ماں باپ بیٹوں کو بہت اکساتے تھے کہ ان بیویوں کو پاؤں کی جوتی سمجھو' بیٹے الگ پریشان رہتے تھے۔ دو ماہ پہلے علامہ صاحب کے کالم میں سورۃ التکویر کی

پہلی چار آیات طاق اعداد میں یعنی سات 'نو' گیارہ وغیرہ' کا ذکر آیا۔

حکیم صاحب اللہ آپ کا اور علامہ لاہوتی پراسراری کا بھلا کرے جب سے میں نے ان آیات کا ذکر شروع کیا ہے میرے گھر میں بہت سکون ہے۔ اگرچہ میں علیحدہ ہی رہتی ہوں مگر گھر میں ہر طرف سکون ہی سکون ہو گیا ہے۔ (پوشیدہ)

شادی کا مسئلہ کیسے حل ہوا؟

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

میں نے عبقری میں ''جنات کا پیدائشی دوست'' میں **وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى** (الضحیٰ ۵) والی آیت کے فضائل پڑھے تو کھلا پڑھنا شروع کر دیا۔ میں نے ایک ضروری سفر پر بھی جانا تھا اور شادی بھی کرنی تھی۔

تو اس عمل کی برکت سے جس دکان میں میں کام کرتا تھا تو انہوں نے مجھے ستر ہزار روپے دیئے، کہ یہ آپ کے ہماری طرف آ گئے تھے۔

اس رقم کا مجھے وہم و گمان میں بھی نہ تھا اور تھے میرے ہی پیسے تو اس سے میرا شادی کا مسئلہ بھی حل ہو گیا اور سفر پر بھی چلا گیا اور وہ آیت اب بھی پڑھتا ہوں تو اس کا بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ (ک،ا)

یَاقَهَّارُ کی برکت

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! آپ کا رسالہ عبقری بہت ہی زبردست ہے۔ میرے ساتھ مسئلہ یہ تھا کہ مجھے نیند بہت زیادہ آتی تھی' سارا سارا دن اور رات سو کر گزارتا پھر بھی میری نیند پوری نہ ہوتی تھی۔

بہت سے ڈاکٹروں سے ادویات لیں لیکن جب تک دوائی کھاتا تب تک ٹھیک رہتا لیکن جیسے دوائی چھوڑی مرض پھر ویسے کا ویسے ہی رہتا۔ عبقری رسالہ میں میں نے ایک دفعہ علامہ لاہوتی صاحب کے مضمون ''جنات کا پیدائشی دوست'' سے

یَاقَہَّارُ کا پڑھا پھر میں نے یَاقَہَّارُ کھلا پڑھنا شروع کر دیا۔

محترم حکیم صاحب اس وظیفہ میں بہت برکت ہے۔ اس کی برکت سے میری نیند میں بہت کمی واقع ہوئی ہے ورنہ میں تو اس بیماری سے دنیا سے کٹ کر ہی رہ گیا تھا۔ (محمد انور کمال' وزیر آباد)

یَاقَہَّارُ سے ڈر خوف ختم

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

ہمارے گھر میں ایک مسئلہ ہے وہ یہ کہ گھر میں ڈر و خوف بہت زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ نقصان بہت زیادہ ہوتا ہے' چیزیں گم ہوجاتی تھیں' دودھ کا بہت نقصان ہوتا تھا' بچے کھاتے ہوئے کھانا گرادیتے تھے' چلتے چلتے گر پڑتے تھے' خوف ہمارے اندر بہت زیادہ بیٹھ گیا تھا' کاروبار بند ہوگیا تھا۔

میں نے عبقری میں یَاقَہَّارُ کا وظیفہ پڑھا۔ میں یَاقَہَّارُ کا وظیفہ پچھلے دو سال سے پڑھ رہی ہوں پہلے سے بہت زیادہ فرق ہے' میں نے پانی میں پاؤں رکھ کر گیارہ دن عمل کیا ہے۔ اللہ کا بڑا فضل ہے۔ (پوشیدہ)

(یاقہار کا خاص عمل صفحہ 37 پر موجود ہے)

یَاقَہَّارُ کی کیا بات ہے!

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

میں نے آپ کا رسالہ ماہنامہ عبقری پڑھا مجھے بہت پسند آیا ہے' خاص طور پر سلسلہ جنات کا پیدائشی دوست......! میں نے آپ کے دفتر سے کتاب ''جنات کا پیدائشی دوست'' منگوائی اور وہ میں نے بڑے شوق سے پڑھی ہے اور اس میں جتنے وظائف ہیں ان پر عمل بھی کیا۔

اور جن لوگوں کو بتایا ہے ان کو اس سے بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے۔ خاص طور پر اسم

یَاقَهَّارُ کی تو کیا بات ہے......! اس وظیفے سے لوگوں کے اتنے مسائل حل ہوئے ہیں کہ میں بھی حیران و پریشان ہوں۔

اب تو جنات مجھے خواب میں آ کر ڈراتے ہیں کہ تم یہ وظیفہ لوگوں کو کیوں دیتی ہو؟ میں نے یَاقَهَّارُ کے تعویذ بھی لکھے ہیں اور صدقہ جاریہ کے طور پر ہر کسی کو دیتی ہوں۔ (ر۔گ)

(یاقہار کا خاص عمل صفحہ 37 پر موجود ہے)

جادو جنات میں مبتلا ایک نامور ڈاکٹر

محترم حکیم صاحب السلام علیکم ....!

میں اپنے شہر کی ایک مشہور لیڈی ڈاکٹر ہوں۔ گورنمنٹ ہسپتال میں بھی جاب ہے اور اپنا پرائیویٹ ہسپتال بھی چلا رہی ہوں۔ گورنمنٹ ہسپتال کی کوٹھی میں رہائش پذیر ہوں ارد گرد کے تمام گاؤں بلکہ شہروں میں بھی میرا ایک نام ہے اور شہرت ہے۔ صرف اللہ کی مہربانی سے......!

مگر کسی کو اپنا دُکھ اور تکلیف بتا نہیں سکتی صرف اسی خوف سے کہ لوگ کہیں گے ڈاکٹر پاگل ہوگئی ہے یا نفسیاتی مریضہ بن گئی ہے۔ ابھی کچھ عرصے سے عبقری کی قاری بنی ہوں تو مجھے کچھ امید کی کرن نظر آئی۔

میری والدہ کو دورے پڑتے تھے......!

محترم حکیم صاحب! میرے والد کسٹمز اینڈ ایکسائز کے افسر تھے۔ اچھے حالات تھے میری والدہ کو تھوڑے عرصے بعد دورے پڑتے تھے اور وہ اکثر ایک مخصوص نام (ب۔ز۔ش) لیتی تھیں اور بکرے دیئے جاتے۔

میری نانی اور نانا سکھ تھے اور مسلمان ہو کر پاکستان آ گئے تھے۔ ہم شہر کے اچھے اسکولوں میں، کانونٹ اسکول میں پڑھے۔

بھائی کا نصیب، رزق، روزی لالچی "پری" لے گئی......!

لیکن......!!! پھر بربادی شروع ہوگئی۔ رزق روزی اُٹھ گیا۔ تعلیم ختم.....! بھائیوں کی شادیاں..... کاروبار تباہ..... اولاد بند..... میری ماں کہتی ہے کہ سب سے چھوٹے بھائی پر ایک پری عاشق ہے جو پرستان کی شہزادی ہے۔ بھائی کا نصیب بہت بلند تھا وہ اس کا رزق روزی لے گئی۔

آپ کہیں گے کہ یہ جھوٹ ہے۔ آپ یقین جانیے! میں نے خود اس پری سے بات کی ہے اس نے کلمہ پڑھا اور کہا کہ میں مسلمان ہوتی ہوں۔ تمہارے بھائی کا ستارہ بہت بلند تھا' میں لالچ میں آگئی تھی' میں سب کچھ واپس کر دوں گی مگر ہم انسان نہیں اس لیے شاید مکر نہ جاؤں۔

میرے ہسپتال پر ان بلاؤں کے ڈیرے ہیں!

دوسرے بھائی پر بھی کوئی بلا ہے اس کی شادی پر خون کے چھینٹے آئے۔ اولاد بھی بند ہے' والدہ پر بھی ہے......! اب حالت یہ ہے کہ میرے ہسپتال پر ان بلاؤں کے ڈیرے ہیں جو میرے تمام کام ختم کر رہی ہیں۔ میرے بچوں کے کام رک گئے ہیں۔ میرا کام روک دیا ہے۔

اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے پڑھتی ہوں اور دعا کرتی ہوں۔ کئی پیروں سے رابطہ کیا مگر وہ کہتے ہیں کہ تمہارا علاج ہمارے بس سے باہر ہے۔ یہ جنات غیر مسلم ہندو یا سکھ ہیں جو تمہاری نانی سے ہیں اور پرانا ساتھ ہے' وہ آسانی سے نہیں چھوڑیں گے۔ میرے والدین کی بربادی کر کے اب وہ میرے ساتھ ہیں کیونکہ اللہ نے مہربانی کی تھی اور رزق روزی میں میرے پاس بہت برکت تھی۔ والدین اور بھائیوں کی مدد بھی کرتی تھی۔

مر جاؤں گی......! ہار نہیں مان سکتی......!!!

محترم حکیم صاحب! میں ہار نہیں مان سکتی......!!! ہم اللہ کی طرف دیکھتے ہیں

اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ میں اپنی اولاد کی خاطر سب کچھ کر جاؤں گی......!!! مرجاؤں گی......! اب حالت یہ ہے کہ میں نے تمام پیروں سے مدد نہ لینے کا فیصلہ کرلیا ہے بلکہ ان سب نے خود ہی انکار کر دیا ہے۔ حکیم صاحب آج ایک ماہ سے رو رو کر صرف اللہ کے آگے ہاتھ پھیلا کر بیٹھی ہوں کہ اے اللہ! تیرے سے ''ڈاڈھا'' (طاقت ور) تو کوئی نہیں۔

موتی مسجد میں جنات کی لاشیں

میں عبقری رسالے میں سے پڑھ کر موتی مسجد میں 3 بار جا چکی ہوں ایک رات خواب میں موتی مسجد کے اندر دیوار پر چھوٹے چھوٹے بتوں کی شکل میں لاشیں دیکھیں' جو آٹھ یا دس ہوں گی۔

آواز آئی کہ یہ ان جنات کی ہیں جو تمہارے ہسپتال میں تھے۔ پھر آدمی سوئی آدھی جاگی تو ایک شکل آنکھوں کے آگے آگئی کہ یہ علامہ لاہوتی پراسراری صاحب ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں دیکھا۔ یہ سچ ہے کیونکہ آنکھوں پر بہتان نہیں لگا سکتی۔

پورا خاندان بلاؤں کے گھیرے میں!!

میں اپنے بچوں کی بربادی نہیں دیکھ سکتی جس طرح میری ماں نے دیکھ لی۔ ہمارا پورا خاندان ان بلاؤں کے گھیرے میں ہے۔ میں اپنے ہسپتال اور مریضوں کی مصروفیت کے باوجود ہر وقت **یَاقَهَّارُ** کا ورد کرتی رہتی ہوں۔

اللہ کے آگے رو رو کر آنکھیں سوج جاتی ہیں' ہچکی بندھ جاتی ہے مگر پریشانی ہے کہ جاتی ہی نہیں...... میرے ہاتھ آپریشن بڑا اچھا کرتے تھے۔ بڑی شہرت بھی تھی' اب ہاتھ سوئے پڑے ہیں۔ ساری رات درد کرتے ہیں۔ لکھنا بھی دوبھر ہے۔ ہم بے گناہ ہیں' ہم نے اس مخلوق کو تنگ نہیں کیا۔ وہ ہمیں تنگ کر رہی ہے۔ براہ مہربانی میرے لیے دعا کریں۔ (ڈاکٹر۔ن۔م)

سورۂ اخلاص کا عمل اور فرسٹ پوزیشن

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

اللہ رب العزت جل شانہٗ آپ کو پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے لمبی عمر اور صحت عطا کرے۔ آپ عبقری کے ذریعے غریبوں' مجبوروں اور بھٹکے ہوئے لوگوں کیلئے سیدھا راستہ دکھا رہے ہیں۔ لوگوں کے ان گنت مسائل حل ہو رہے ہیں جو یقیناً صدقہ جاریہ ہے اور اس کا اجر صرف اللہ پاک کی ذات ہی آپ کو دے سکتی ہے۔

میں عبقری کا قاری ہوں۔ آپ کا ماہنامہ عبقری مسلسل پڑھ رہا ہوں اور اس میں خاص طور پر ''جنات کا پیدائشی دوست'' بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ میں اکثر و بیشتر علامہ صاحب کے اجازت سے دیئے ہوئے اعمال کرتا رہتا ہوں۔

سورۂ اخلاص کا عمل جو کہ نفلوں میں کرنا تھا۔ پچھلے سال میں نے اپنی بیٹی کیلئے کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ایف ایس سی میں بہت اچھے نمبروں سے کامیاب کیا اور اس نے انٹری ٹیسٹ بھی پاس کیا اور اب وہ میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہی ہے۔

کئی پریشانیوں سے نجات

اس کے علاوہ بھی اللہ پاک نے ''جنات کا پیدائشی دوست'' میں بتائے گئے اذکار کرنے سے کئی پریشانیوں سے نجات دلائی جس کا میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا لاکھوں کروڑوں شکر ادا کروں تو کم ہے اور دوسرا آپ کا جو ہمارے لیے نجات کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ (محمد اسماعیل' پشاور)

نیک جنات کی وجہ سے حاجت پوری

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

میں نے "جنات کا پیدائشی دوست" کتاب منگوائی اور بڑے شوق سے پڑھی' مجھے اس کتاب کے پڑھنے سے اتنا فائدہ ہوا کہ میں بتا نہیں سکتا۔ اس میں دیئے گئے اعمال کرنے سے میری بہت سی جائز حاجات نیک جنات کی وجہ سے اللہ نے پوری کر دیں۔ خاص کر یَاقَہَّارُ کھلا پڑھنے اور اذان والے عمل سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ محترم حکیم صاحب اللہ آپ کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ (محمد ابراہیم' ڈیرہ اسماعیل)

(اذان اور اسم تقسیم کا عمل صفحہ 54 پر موجود ہے)

کالے جادو سے 5 روز میں نجات

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! آپ کے رسالہ ماہنامہ عبقری کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ مجھ پر' میرے کاروبار اور میرے گھر پر کسی شخص نے کالا جادو کر رکھا تھا جس کی وجہ سے میں بہت پریشان تھا اور نوبت فاقوں تک آ گئی تھی۔ میں نے عبقری رسالہ میں سے پڑھ کر موتی مسجد کے نفلوں والا عمل اور جنات کا پیدائشی دوست کتاب میں سے پڑھ کر یَاقَہَّارُ سارا دن پاگل بن کر پڑھا تو اللہ پاک نے صرف چار سے پانچ روز میں ہی میرا مسئلہ حل کر دیا۔

یہ سب اللہ کے پاک نام کی برکات ہیں کہ ہمارا ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہو گیا اور آپ کے لیے خاص طور پر دل سے دعائیں نکلتی ہیں کہ آپ کے رسالہ عبقری کی وجہ سے لاکھوں انسانوں کی مدد ہو رہی ہے۔ اللہ پاک اس کا آپ کو اجر عطا فرمائیں۔

(عثمان اشرف' لاہور)

موتی مسجد کے نفل سے کافی مسائل حل

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! میں گھریلو پریشانیوں سے بہت زیادہ تنگ تھی' بچے کالج سے آ کر کتابوں کو ہاتھ تک نہیں لگاتے تھے' خاوند خرچ کیلئے الگ تنگ کرتے تھے۔ میں نے عبقری رسالہ میں موتی مسجد کے نوافل کے بارے میں پڑھا تو

میں شاہی قلعے میں موجود موتی مسجد میں نوافل پڑھنے کیلئے گئی۔

اُسی رات میرے بیٹے نے کسی سبز کپڑوں والے آدمی کو میرے پاؤں دباتے ہوئے دیکھا اور پورا کمرہ خوشبو سے بھر گیا۔ موتی مسجد میں نوافل پڑھنے کی وجہ سے میرے کافی مسائل حل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ (ر۔ک' لاہور)

(موتی مسجد کے نفل کا طریقہ صفحہ 49 پر موجود ہے)

20 سال سے پریشانیوں کا ڈیرہ

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

آپ کے رسالہ عبقری کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ یہ واقعی ناممکن پریشانیوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ علامہ لاہوتی صاحب کی کتاب ''جنات کا پیدائشی دوست'' نے میری زندگی کے رخ کو بدلنے میں میری کافی مدد کی ہے۔

پہلے جو میں مایوسی' ناامیدی اور پریشانیوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اب ان وظائف کو کرنے کی جو کمزوری کوشش کر رہی ہوں۔ وہ میرے اعصاب کو نہایت سکون بخش رہی ہے۔ وہ پریشانیاں جو مجھ پر ہوا کی طرح سوار تھیں، وہ اب بہت ہلکی محسوس ہو رہی ہیں۔

ناامیدی' پریشانیوں سے چھٹکارا

محترم حکیم صاحب! میرے گھر پر تقریباً 20 سال سے پریشانیوں نے اپنا ڈیرہ جمایا ہوا تھا لیکن اب آہستہ آہستہ یہ پریشانیاں کم ہو رہی ہیں۔ میرا بڑا بیٹا بہت زیادہ نافرمان تھا' انتہائی بگڑا ہوا تھا ایسی کوئی خامی نہیں تھی جو اس میں نہ ہو۔

میں نے یَاقَهَّارُ (صبح و شام گیارہ گیارہ سو مرتبہ) اور سورۂ اخلاص والے نوافل کا جو طریقہ علامہ لاہوتی صاحب نے عبقری میں بتایا اس کو کرنا شروع کیا ان اعمال نے میرے بچے کی زندگی میں بڑا بدلاؤ شروع کر دیا ہے۔ اب وہ کبھی کبھی نماز بھی پڑھ لیتا ہے اور میرے ساتھ بھی بہت ادب سے بات کرتا ہے۔ میرا دوسرا بیٹا جو ذرا

لا پروا تھا وہ یَاقَهَّارُ کے وردسے کافی سلجھ گیا ہے پڑھائی پر بھی توجہ دینا شروع ہو گیا ہے اور پانچ وقت کی نماز کی طرف بھی راغب ہو گیا ہے۔

سورۂ اخلاص کا عمل درج ذیل ہے:۔

رات ایک بجے کے بعد 4 نفل اکٹھے ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھنے کی نیت کرے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد 101 بار سورۂ اخلاص مع تسمیہ پڑھیں اس طرح ہر رکعت میں پڑھیں بس دھیان اور توجہ اللہ کی طرف اور خاص حضوری ہو (ہاتھ میں تسبیح لے سکتے ہیں) سلام کے بعد سر برہنہ کرلیں اور دائیں بازو سے قمیص نکال کر بازو اور کندھا ننگا کرلیں جیسے حالت احرام میں ہوتا ہے پھر 500 بار سورۂ اخلاص پڑھیں اول و آخر درود شریف 11 بار پھر جتنی دیر سارے عمل میں لگتی ہے اتنی دیر خوب گڑگڑا کر بھکاری بن کر دعا کریں رو رو کر مانگیں کہ جسم کا رواں کھڑا ہو جائے بہت لمبی اور عاجزانہ دعا کر کے پھر 100 بار سورۂ اخلاص پڑھیں اور پھر سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے لیٹ جائیں۔

یہ عمل کچھ عرصہ یا کچھ دن مستقل کریں۔اور قدرت کے کمالات اور حمایت اپنی طرف متوجہ ہوتے دیکھیں آپ حیران رہ جائیں گے۔(ر۔ن)

یَاقَهَّارُ اور ناکام جادوگر

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

آج سے تقریباً ڈھائی تین ماہ پہلے مجھے وہ جادوگر خواب میں نظر آیا جس نے ہمارے گھر میں گندے جنات چھوڑے تھے وہ کہہ رہا تھا کہ میں آپ کا کام تمام کردوں گا۔اچانک میرے منہ سے مسلسل یَاقَهَّارُ نکلنا شروع ہو گیا کچھ ہی دیر کے بعد وہ جادوگر چیخیں مارنا شروع ہو گیا اور ادھر ادھر وہاں سے بھاگ گیا اور پھر میری آنکھ کھل گئی۔اس دن کے بعد ہمارے گھر میں کافی سکون ہے۔

(بلال آصف' پھالیہ)

تڑپتی بھینس اور یَاقَھَّارُ

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

میں بہت زیادہ پریشانیوں میں گھرا ہوا تھا' میں مستقل مزاج نہ تھا کسی بھی کام میں میرا دل نہیں لگتا تھا' مجھ سے اکثر گناہ سرزد ہو جاتے ہیں' نماز میں بھی مستقل دھیان نہیں رہتا تھا۔ لوگ مجھے نالائق سمجھتے تھے' شاید حقیقت بھی ہو... !لیکن پھر میں نے عبقری میں یَاقَھَّارُ کا وظیفہ پڑھا اور یَاقَھَّارُ (صبح وشام گیارہ گیارہ سو مرتبہ) پڑھنا شروع کر دیا۔

ایک رات میں نے خواب میں ایک بڑی سی بھینس دیکھی جب اس نے مجھے دیکھا تو میں نے یَاقَھَّارُ پڑھنا شروع کر دیا...... !میں پڑھتا جاتا...... !اور وہ بھینس تڑپتی جاتی اور آخرکار مر گئی اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد میری کافی پریشانیاں حل ہوئیں ہیں اور نماز میں بھی دھیان بڑھا ہے۔ (بلال احمد' پشاور)

میں چلنے کے قابل ہوگئی

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا کرے۔ محترم حکیم صاحب عبقری رسالہ سے تقریباً ہم چار پانچ ماہ پہلے ملے' ہم بہت پریشان تھے' میں نے رسالہ عبقری میں سے یَاقَھَّارُ کا عمل دیکھا میں نے وہ تین ماہ یعنی 90 دن مسلسل (صبح وشام گیارہ گیارہ سو مرتبہ) پڑھا مجھے بہت فائدہ ہوا ہے۔

میری ٹانگیں سوج کر اکڑ گئیں تھی اور میں چلنے پھرنے کے قابل نہ تھی ہر قسم کا علاج کروایا لیکن فائدہ نہ ہوتا تھا پھر معلوم کروانے پر پتہ چلا کہ مجھ پر جادو کے اثرات ہے۔ جب میں نے یَاقَھَّارُ والا وظیفہ نوے دن کیا تو میری ٹانگیں جو پہلے سوجی ہوئیں تھیں اب ان کی سوجن بھی کم ہوگئی ہے اور اکڑن بھی ختم ہوگئی ہے اور میں چلنے کے قابل بھی ہوگئی ہوں۔ (م۔پ، ملتان)

موتی مسجد خوشبو سے بھر گئی

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

مجھے آپ کا رسالہ پڑھتے ہوئے تین سال ہوگئے ہیں اس رسالے سے میرے بہت سے مسائل حل ہوئے ہیں۔ میں اپنی پریشانیوں کے حل کیلئے تین مرتبہ موتی مسجد جا چکی ہوں جس کی وجہ سے میرے، بہت سے مسائل حل ہورہے ہیں۔ تیسری دفعہ جب میں موتی مسجد نوافل پڑھنے گئی تو خوب رونا آیا...... نفل پڑھتی جاؤں اور روتی جاؤں...... تو اچانک اتنی زیادہ خوشبو آئی...... بڑی ہی عجیب سی خوشبو تھی...... میں نے اُن لوگوں سے کہا کہ میری سفارش اللہ کے آگے کردیں کہ میرے تمام مسائل حل ہوجائیں۔ اب مجھے قوی امید ہے کہ میرے مسائل بہت جلد حل ہوجائیں گے۔ (ف،ص۔لاہور)

(موتی مسجد کے نفل کا طریقہ صفحہ 49 پر موجود ہے)

یَاقَھَّارُ سے شوہر کا قہر کم کریں

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

میرے میاں کو غصہ بہت زیادہ آتا تھا' چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھر میدان جنگ بن جاتا تھا اور بعض اوقات تو مجھ پر ہاتھ اٹھانے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے میں بہت پریشان تھی۔ میں عبقری رسالہ میں علامہ لاہوتی صاحب کے مضمون ''جنات کا پیدائشی دوست'' سے یَاقَھَّارُ والا عمل دیکھا اور یَاقَھَّارُ کا نقش لکھ کر شوہر کے تکیہ میں رکھ دیا۔

کچھ دنوں بعد ہی ہم سب نے محسوس کیا کہ ان کا غصہ بہت کم ہوگیا ہے اور اب وہ سب کے ساتھ بہت محبت و شفقت کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ محترم حکیم صاحب! آپ دکھی لوگوں کی مدد کررہے ہیں اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے۔ (ف،ز)

(یاقہار کے نقش کا عمل صفحہ 42 پر موجود ہے)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو

محترم حکیم صاحب السلام علیکم!

ایک ہفتہ پہلے کی بات ہے کہ میں علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم کی کتاب ''جنات کا پیدائشی دوست'' پڑھ رہا تھا' یہ کتاب میں بڑے شوق سے پڑھتا ہوں اور مجھے علامہ لاہوتی صاحب اور صحابی بابا بہت اچھے لگتے ہیں۔

اُس رات جب میں سونے لگا تو میں نے درود پاک پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص 3 بار پڑھ کر صحابیؓ بابا اور حضرت علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم کو اس کا ہدیہ کر دیا اور دعا کی کہ مجھے ان کی زیارت خواب میں ہو۔

ایک بار میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں ایک جگہ پر آیا ہوں وہاں پر کچھ خواتین بچے وغیرہ کو کچھ ضرورت مند اشیاء برتن وغیرہ کی ضرورت ہے۔ میں ان کے احساسات کو محسوس کرتا ہوں اور مجھے رونا آجاتا ہے۔ ایک دم بہت پیاری خوشبو آتی ہے اور وہ سب کہتے ہیں کہ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو ہے۔

پھر میں سورۂ کوثر پڑھتا ہوں۔ میں دائیں کروٹ سو رہا تھا کسی نے مجھے اچانک جکڑ لیا اور مجھے سیدھا کر دیا۔ میں ہلنے کی کوشش کرتا مگر مجھ سے بالکل بھی ہلا نہیں جا رہا تھا۔ میں نیند میں ہی یَاسَلَامُ یَاحَفِیْظُ کا ورد شروع کر دیتا ہوں ابھی دو یا تین مرتبہ ہی پڑھتا ہوں تو وہ جکڑن ختم ہو جاتی ہے اور میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

اس وقت رات کے تقریباً ڈیڑھ بجے کا وقت تھا پھر میں نے اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھنی شروع کر دی۔ (محمد عادل' لاہور)

طلاق ہوتے ہوتے رہ گئی

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! میری شادی ہوئے 9 سال ہو گئے ہیں اور میرے 2 بچے ہیں' کچھ حاسدین ہمارا گھر توڑنا چاہتے ہیں۔ میرے شوہر بہت اچھے ہیں

ہماری آپس میں کبھی اپنی وجہ سے لڑائی نہیں ہوئی۔ میں ایک سال سے عبقری پڑھتی ہوں' عبقری میں علامہ لاہوتی پراسراری دامت برکاتہم کے مضمون ''جنات کا پیدائشی دوست'' کی وجہ سے میری طلاق ہوتے ہوتے رہ گئی۔ ایک دن انہیں کسی نے بہکایا اور وہ باہر سے گھر آئے اور آتے ساتھ ہی مجھ سے لڑنا شروع ہوگئے میں نے جلدی سے ''جنات کا پیدائشی دوست'' میں چھپا وظیفہ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَأْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿النساء ۸۴﴾ پڑھنا شروع کردیا کہ ایک دم حیرت انگیز طور پر ان کا غصہ ختم ہوگیا اور وہ نارمل حالت میں آگئے۔ اگر اس دن میں یہ نہ پڑھتی تو مجھے یقینی طور پر انہوں نے طلاق دے دینی تھی۔ (ش۔گ)

لاہوتی وظیفے سے رزق کی بارش

محترم حکیم صاحب السلام علیکم! جب سے میں نے عبقری رسالہ پڑھنا شروع کیا ہے میں نے بہت کچھ پایا ہے' میرے اندر شروع سے ہی مخلوق خدا کی خدمت کا جذبہ تھا لیکن آپ کے رسالہ عبقری کا مستقل قاری بننے کے بعد یہ جذبہ اور زیادہ ہوگیا۔ رسالے میں سے پڑھ کر میں نے لوگوں کو اعمال بتانے شروع کیے اور میں پھر فون کر کے پوچھتا ہوں کہ بتاؤ آپ کو ان اعمال سے کیا فائدہ ہوا اور وہ مجھے بتاتے ہیں۔

ہمارے ایک رشتے دار نے مجھ سے کہا کہ ہمیں بھی کچھ پڑھنے کیلئے اعمال بتاؤ میں نے انہیں جنات کا پیدائشی دوست میں سے آیت اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کھلا پڑھنے کو کہا۔ وہ آپس میں تین بھائی ہیں ان کے والد بھی وفات پا چکے ہیں۔ یتیم ہیں' نہ ان کو ان کے چچا کچھ دیتے ہیں اور نہ کوئی اور رشتے دار' بیچارے کبھی کسی سے ادھار مانگتے' کبھی کسی سے۔۔۔ ان کی والدہ کپڑے سلائی کر کے تھوڑا خرچ چلا لیتی تھیں' ان تینوں کو صرف اپنی ماں کا سہارا ہے لیکن جب سے انہوں نے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا اسی دن اس لڑکے کو فون آیا جہاں وہ پہلے کام کرتا تھا کہ میرے پاس واپس کام کرنے آجاؤ' پہلے وہ اس کو سات ہزار تنخواہ دیتا تھا اس دفعہ اس نے فون کر کے کہا

کہ آپ جتنی تنخواہ کہو گے میں آپ کو دینے کیلئے تیار ہوں پھر اس نے نو ہزار تنخواہ مانگی اُس نے کہا ٹھیک ہے۔ آپ کام پر آجاؤ تو وہ کام پر چلا گیا۔

تینوں بھائیوں نے مل کر دس دن میں یہ وظیفہ سوا لاکھ پورا کیا اس دن اس کی فیکٹری کے مالک نے کہا کہ اپنے بھائی کو بھی کام کرنے کے لیے بلا لو' پھر اس کا بھائی بھی کام کرنے آگیا۔ اس نے اپنی پہلی تنخواہ اپنے گھر بھیجی تو اس کے بڑے بھائی نے جتنا قرضہ تھا سارا اتار دیا اور کچھ روپے گھر کے خرچ میں لگا دیئے۔ اس طرح انہوں نے اس وظیفے کے چار پانچ سوا لاکھ پورے کیے اب ماشاء اللہ اپنی دوسری تنخواہ بھیج کر بکریاں خریدنے والے ہیں اب تینوں بھائی کام کرتے ہیں اب وہ بہت خوش ہیں اور مجھے بہت دعائیں دیتے ہیں اور میں آپ کو دعائیں دیتا ہوں۔

بے جان جسم میں جان آگئی

محترم حکیم صاحب! میرے ایک چچا کا بیٹا ہے وہ بھی یتیم ہے اور ہاتھ پاؤں سے معذور ہے' میں نے اسے ایک فون کیا اور کہا بھائی تو سارا دن فارغ بیٹھا رہتا ہے سارا دن بیٹھ کر اللہ کا ذکر کیا کر۔۔۔ اس نے مجھے کہا بھائی آپ بتائیں گے تو میں ضرور پڑھوں گا' میں نے اس کو جنات کا پیدائشی دوست میں موجود وظیفہ یَا قَھَّارُ کا وظیفہ بتایا اور کہا اس کو سارا دن کھلا پڑھو اور اس سے کہا کہ پھر مجھے بتانا کہ تمہیں کیا فائدہ ہوا اور جو بھی خواب دیکھو وہ بھی مجھے بتایا کرو۔ میں اکثر اس کو فون کر کے پوچھتا ہوں کہ بتاؤ آپ کو کیا فائدہ ہوا اس نے مجھے بتایا کہ پہلے ہر وقت میرے جسم پر بوجھ رہتا تھا لیکن اب اس وظیفہ کی برکت سے جسم بہت ہلکا رہتا ہے اور بہت سکون ملتا ہے اور اب ماشاء اللہ صحت بھی بنتی جارہی ہے۔ ایسے ہے جیسے میرے بے جان جسم میں جان پڑتی جارہی ہے۔

یا قہار سے ساری بیماریاں ختم

اسی طرح ایک دن میں نے اپنی پھوپھی کو فون کیا ان سے ان کا حال پوچھا۔ میری

پھوپھی جان کہنے لگیں بیٹا! چار مہینے سے بیمار ہوں۔ روزانہ انجکشن لگتے ہیں' میں نے انہیں بھی جنات کا پیدائشی دوست میں سے یَاقَھَّارُ کا وظیفہ پڑھنے کیلئے دیا اور انہیں کہا کہ سارا دن وضو بے وضو کھلا پڑھیں۔ پھر ہفتے کے بعد میں نے فون کر کے پوچھا۔ پھوپھی جان کہنے لگیں بیٹا! میری ساری بیماریاں ختم ہو گئی ہیں۔ یہاں تک کہ بچے بیمار رہتے تھے وہ بھی ٹھیک ہو گئے ہیں۔ میرا جسم بالکل ہلکا ہو گیا ہے۔ پہلے مجھے ساری ساری رات نیند نہیں آتی تھی اب میں پرسکون نیند سوتی ہوں۔ (ر۔ج)

صحابی بابا سے عجیب وغریب ملاقات

(ایک ایسی درویش خاتون کی کہانی جنہوں نے اپنے خلوص اور ذکر میں توجہ سے علامہ صاحب اور صحابی بابا کی زیارت کر لی۔ شاید اکثریت کیلئے یہ مبالغہ آرائی پر مبنی داستان ہو لیکن یہ اٹل حقیقت ہے۔)

حکیم صاحب! خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں جب آپ کے پاس آئی تو آپ نے مجھے سورۂ فاتحہ کا عمل عنایت کیا۔ کئی سال پہلے میری رشتے کی خالہ فوت ہو چکی ہیں ان کی اللہ مغفرت فرمائے ایک دن خواب میں آئیں کہ (ف۔گ) تم ہر صبح یَاعَزِیْزُ پڑھتی ہو اور میں یَافَتَّاحُ پڑھتی تھی تو یہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا پورا پورا حق دیا واپس گھر آئی بیٹا ڈیپریشن کی وجہ سے وہم میں الگ مبتلا...... روتی رہی اللہ سے زاری کرتی رہی ایک دفعہ عبقری رسالہ میں ''جنات کا پیدائشی دوست'' میں علامہ لاہوتی صاحب نے سورہ اخلاص عشاء کے بعد 1000 مرتبہ پڑھنے کا کہا تھا کہ یہ اسم اعظم بھی ہے اس دن سے اگر کہیں آنا جانا نہ ہو اور مجبوری نہ ہو تو میں بلاناغہ پڑھتی ہوں۔ ایک دن صحابی بابا کو جب میں نے ہدیہ کرنا چاہا اور میں روزانہ ان کو کرتی ہوں' ایک دن مجھے خواب میں صحابی بابا کی زیارت ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اسے اپنے والدین کو بخشا کرو اور میں اپنے لوگوں میں جا رہا ہوں۔ ہم ایک بیمار کو لیکر آئے ہیں۔ دوسرے دن پھر خواب میں آئے

جب ان سے میں نے پوچھا تو انہوں نے کچھ نہیں کہا لیکن زمین پر ایک شخص لیٹا ہوا تھا رنگ کالا جب اس نے کروٹ بدلی تو وہ میرا بیٹا تھا۔ صحابی بابا نے فرمایا کہ اس میں بہت کیلیں ٹھونکی گئی ہیں اور یہ تکلیف میں ہے میں نے صحابی بابا سے پوچھا کہ یہ کیسے اس تکلیف سے نجات پائے گا......؟؟؟ تو انہوں نے فرمایا حکیم صاحب اور کچھ بزرگ اس کی صحت کیلئے محنت کر رہے ہیں اور اسے ایسی جگہ لیٹایا جہاں پر پانی کی پتلی پتلی بہت باریک جھلیاں تھیں پانی ان میں سے رس رہا تھا اس سے یہ شفاء پائے گا۔ میں روزانہ سورۂ اخلاص پڑھتی رہی اور ان نہروں کو دیکھتی رہی اب ان میں پانی ذرا زیادہ ہو گیا ہے اور میرا بیٹا مسلسل سر کا مسح کر رہا ہے جس طرح وضو میں کرتے ہیں۔ صحابی بابا کہتے ہیں جب اس کا غسل صحت مند ہوگا تو حکیم صاحب دعا کریں گے۔ وہاں پر ایک میدان ہے بہت بڑا اس میں بہت سارے تنور ہیں جن میں علامہ صاحب نے شر پسند جنات کو قید کیا ہے۔ میرے بیٹے کے ساتھ بھی دو جن تھے ایک بڑا اور ایک بچہ جب ان کو تنور میں ڈالا تو آگ بھڑک اٹھی اور جب اس کا بچہ ڈالا تو وہ چیخ چیخ کر علامہ صاحب سے معافی مانگ رہا تھا کہ میرے بچے کو نہ جلائیں' علامہ صاحب نے اس تنور کا ڈھکنا رکھ کر زنجیر سے باندھ دیا۔

اس ماہ مئی کے رسالے میں آپ نے 2 وظیفے فرمائے ہیں ایک تو سورہ والضحیٰ کی آیت ہے۔ بہت زور آور ہے اور ایک موتی مسجد کے نفل ۔ ایک دن خواب میں میں نے دیکھا کہ علامہ صاحب یونے جنات کو وعظ فرما رہے ہیں اور وہ مجھے دیکھ کر غصہ ہوئے مجھے نہیں پتہ کہ وہ کیوں غصہ ہوئے۔ موتی محل کے ایک چمکتے ہوئے ستون کے پاس میں نے نفل پڑھے اور جب میں اللہ سے فریاد کر کے رو رہی تھی تو اور لوگ بھی میرے ساتھ رو رہے تھے پھر فجر کی اذان ہوئی اور میری آنکھ کھل گئی۔ پچھلے مہینے مراقبے کے دوران بِسۡمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ جب میں مراقبہ کر رہی تھی تو کائنات کہیں کھو گئی اور ایک آنکھ ساری کائنات پر چھا گئی جو نہ جھپک رہی تھی اور نہ بند ہو رہی تھی اس نے

ساری کائنات کو اپنے حصار میں لیا تھا میں ڈر کر واپس لوٹ آئی۔ 15 مئی پچھلی رات میں عشاء کے بعد اپنے معمول کے مطابق سورہ اخلاص پڑھنا شروع کیا تو میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ صحابی بابا لمبے لیٹے ہوئے تھے ان پر سورہ اخلاص کی پھوار جب پڑی تو انہوں نے آنکھیں کھولی اور فرمایا اس کا دامن مضبوطی سے پکڑو میں نے کہا کس کا ایک طرف ایک بزرگ ایک غار نما ٹیلے کی طرف جا رہے تھے۔ صحابی بابا کہنے لگے اُس کا۔۔۔ اپنے مرشد کا۔۔۔ میں نے کہا میرا تو کوئی مرشد نہیں ہے۔ کہنے لگے یہ ہے نا۔۔ میں اُن دونوں سے فریاد کرتی ہوں کہ میرے بیٹوں کیلئے دعا کریں تو وہ اپنی انگلی کو اپنے زبان سے تر کر کے دونوں کے منہ میں ڈالتے ہیں۔

15 سال پہلے میں ایک بہت پرہیز گار بزرگ جو چلنے پھرنے سے قاصر تھے لوگ دور دور سے ان سے دعا کیلئے آتے ان کو میں نے یہ والا خواب بھی سنایا اور دوسرا خواب میں دیکھتی ہوں کہ زرد پھولوں کا بڑا سا گلدستہ مجھے کوئی پکڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ جنت کے ہیں ان بزرگ کا نام عزیز الرحمن صاحب تھا انہوں نے کہا جزاک اللہ۔ اس کے بعد میں نے دو حج اور 6 عمرے کیے میرا سبب کہاں سے بنا میں نہ سمجھ سکی میں طواف کرتے ہوئے بہت روتی ہوں کہ اللہ یہ ان بزرگ کی دعا ہے میں نے ان سے حج کی خواہش ظاہر کی تھی یا اللہ تیرا کرم ہے۔ محترم حکیم صاحب! مجھے دعاؤں سے نوازیں آپ سے ملنے کے بعد میری عجیب حالت ہے زبان بند منہ بند لوگ بول رہے ہیں لیکن میرا دل کبھی اللہ کی گردان تو کبھی آپ کے عبقری میں چھوٹے چھوٹے وظائف یا کوئی سورۃ ہر وقت دل بولتا رہتا ہے کبھی بہت بے چین ہوتی ہوں تو کبھی دل ٹھہر جاتا ہے میرے لیے دعا کریں اور میرے چاروں بچوں کے لئے بھی دعا کیجئے' مشکور ہونگی۔ (ف۔گ)

OOOOO

جنات کا پیدائشی دوست

جی چاہتا ہے کچھ باتیں حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کی کرلوں' زندگی کی خبر نہیں جو ملا ہے لوٹانا چاہتا ہوں اپنے ساتھ کچھ لے کر جانا نہیں چاہتا' ویسے بھی مومن کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ ادھار ہوتا ہے ادھار کو لوٹانا مومن کے مزاج کا حصہ ہے۔

ایک پرانی اور کالی رات میرے سامنے ہے جب میں اپنے مکان کی چھت پر بیٹھا اسم ذات کا ذکر کررہا تھا سردی کے دن تھے اور سخت سردی پڑ رہی تھی' میں نے ایک کمبل اوڑھا ہوا تھا لیکن میں پسینہ پسینہ تھا اچانک مجھے احساس ہوا کہ میرے قریب کسی نے آکر اپنا گھٹنا لگا دیا اور سلام کیا۔ ہلکا سا خوف ہوا لیکن پھر ایک اطمینان ہوگیا۔۔۔ دیکھا تو ایک خضر صورت درویش بیٹھے ہیں مصافحہ ہوا میں نے پوچھا آپ؟ فرمانے لگے لوگ مجھے خضر (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کہتے ہیں یہ ان سے میری سب سے پہلی ملاقات تھی۔ میں سمجھتا ہوں یہ لفظ اسم ذات یعنی اللہ جو میں نے لاکھوں کروڑوں مرتبہ کیا' یہ اس کی برکات ہیں۔ اس کی برکات تو مجھے بہت ملیں وہ پھر کبھی عرض کروں گا لیکن اس کی ایک برکت یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے میں نے بہت پایا بہت حاصل کیا ہے ایک چیز جو کہ گزشتہ صفحات میں آپ مسلسل پڑھ رہے ہیں وہ یَاقَهَّارُ ہے۔ آج میں یَاقَهَّارُ کے روحانی و نورانی فوائد حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی بتانا چاہتا ہوں ایک بار فرمانے لگے:۔

''جو شخص اس کو بکثرت پڑھے گا جتنا بڑے سے بڑا گناہ ہو اور وہ اس گناہ سے چھٹکارا پانا چاہتا ہو' جتنی بڑی سے بڑی برائی ہو' نشہ ہو' کوئی عادت بد ہو' کوئی عیب اور

وہ اس عیب سے چھٹکارا پانا چاہتا ہوں وہ بلا تعداد اس کو مستقل پڑھے۔ جتنا زیادہ تعداد میں پڑھے گا اتنا فائدہ ہوگا۔ لاکھوں سے زیادہ پڑھے' بس ہر وقت پڑھتے ہوئے یہ تصور یعنی جس چیز سے چھٹکارا پانا چاہتا ہے اس کا تصور...... وہ نہیں پڑھ رہا تو اس کی طرف سے کوئی اور پڑھے لیکن بات ہے پڑھنے کی...... چند بار پڑھ کر چھوڑ دینا۔ ایسا نہ ہو یہ بات مسلسل تجربات میں آئی ہے کہ اس کو مسلسل پڑھنے سے گوہر مقصود ضرور ملا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے ہیروئن چھوٹتے دیکھی' بدکاری سے نفرت دیکھی' جھوٹ گناہوں سے نفرت دیکھی' ایک نہیں بے شمار' بے شمار نہیں اور بے شمار لوگوں کو اسم یَا قَہَّارُ سے متقی ولی' اور اللہ کا دوست بنتے دیکھا۔ اللہ کی دوستی اور اللہ تعالیٰ کا قرب اور اللہ کی محبت یَا قَہَّارُ کے سامنے ایک انوکھا راز ہے۔ میں نے ایک صاحب کو یہ پڑھنے کیلئے بتایا کہنے لگے میں نے دن دیکھا نہ رات' صبح دیکھی نہ شام' نیند دیکھی نہ جاگنا ہر صورت یَاقَہَّارُ پڑھتا چلا گیا' لاکھوں کی تعداد میں یَا قَہَّارُ پڑھا۔ میں وہ تھا جو کماتا تھا جوئے پر لگا دیتا تھا پھر جو بچتا تھا شراب میں لگا دیتا تھا اور بدکاری پر لگاتا تھا۔ میں نے اپنی زندگی میں اس سے بڑا لفظ کہیں پایا ہی نہیں...... کہیں دیکھا ہی نہیں۔ اب رات کو سوتا ہوں تو تہجد کے وقت مخصوص مہک اور خوشبو ہوتی ہے جو میرے بدن کو لپیٹ لیتی ہے اور مسرور ہوں کہ ایک خوشبو مجھے تہجد کیلئے اٹھا دیتی ہے پھر تہجد کے بعد سوتا ہوں تو وہی خوشبو مجھے نماز فجر کیلئے اٹھا دیتی ہے اسی طرح میرے دن رات گزر رہے ہیں۔

مجھے وہ وقت بھی یاد تھا جب میں عید کی نماز تک نہیں پڑھا کرتا تھا' جمعہ تو دور کی بات ہے۔ جب مجھے اللہ کے نام سے شناسائی نہیں تھی۔ میں بھٹکا ہوا تھا الجھا ہوا تھا' ڈوبا تھا' گمراہ تھا۔ اسم یَا قَہَّارُ نے مجھے اللہ تک پہنچانے میں بہت مدد کی۔ قارئین! ویران گھروں اور اجڑی زندگیوں کیلئے اسم یَاقَہَّارُ کے اندر بہت تاثیر اور طاقت ہے اس کے اندر تقویٰ ہے' عظمت ہے' اخلاص ہے' للّٰہیت ہے' تہجد ہے' نماز کا خشوع ہے'

قرآن سے محبت ہے' عشق مصطفی ہے' عشق صحابہ اہل بیت ہے' عشق اولیاء ہے' صالحین سے محبت ہے' یہ کوئی شے نہیں عجیب شے ہے۔

اپنی نسلوں کیلئے پڑھ سکتے ہیں' ایک چھوٹی سی بات کہتا چلا جاتا ہوں اس کی وضاحت نہیں کروں گا۔ بس آگے آپ خود سمجھ لیں کہ جب بھی میاں بیوی ملاقات کا ارادہ کریں دونوں ملاقات سے پہلے بکثرت اسم یَاقَھَّارُ پڑھیں۔ اولاد صالح ہوگی' بے عیب ہوگی' اندھی کانی لولی لنگڑی' اپاہج' ناکارہ' بیوقوف' پاگل' دیوانی' بدشکل نہیں ہوگی۔

جہاں حسن ظاہر ہوگا' وہاں حسن باطن بھی ہوگا' خوبصورتی جہاں اندر کی ہوگی وہاں باہر کی بھی ہوگی' بچے میں تقویٰ اخلاص' خلوص نیکی' امانت' خیرخواہی' دریادلی' سخاوت اور محبت کے آثار نمایاں ہوں گے۔ ویسے بھی میاں بیوی جب ملیں ان الفاظ کو تھوڑا یا زیادہ اس سے پہلے پڑھ لیا کریں۔

شیطانی عمل دخل نہیں ہوتا۔ بیماریاں نہیں ہوتیں' حتیٰ کہ آپس میں نفرت نہیں ہوتی۔ میں نے گھریلو جھگڑوں کے کئی لوگوں کو یہ بتایا کہ میاں بیوی جب بھی ملیں تھوڑا یا زیادہ اسم یاقہار ضرور پڑھ لیا کریں۔ اس وقت وضو ہے یا نہیں اس کی کوئی شرط نہیں۔ پھر اس کی برکات کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں بہت کمال کی چیز ہے۔ یہ ایک راز تھا جو دل کی دنیا میں بسا ہوا تھا جو مجھے ملا تھا سو آپ تک لوٹا دیا۔

عبقری جنات بھی پڑھتے ہیں

نامعلوم کیوں مجھے یاقہار کے وظیفے سے اتنی زیادہ محبت ہے دراصل یہ محبت اس کے فائدے کی وجہ سے ہے۔ اس کا فائدہ اتنا زیادہ ہے کہ میں تو میں جنات بھی حیران ہیں' اللہ پاک کے اس نام میں جہاں تقویٰ' طہارت' گناہوں سے بچنے کا اکسیر عمل ہے وہاں جادو' اثرات اور خود شریر جنات سے بچنے کیلئے ایک ناقابل یقین ہتھیار کا کام دیتا ہے۔ جب سے یاقہار کے فوائد میں نے بتانے شروع کیے اس دن سے جہاں نیک اور صالح جنات میں ایک خوشی کی لہر دوڑی وہاں شریر اور شیطان

جنات بہت پریشان ہیں...... چونکہ میری تحریر عبقری میں چھپتی ہے اور پھر یہ عبقری انسانوں کے علاوہ جنات بھی بہت زیادہ پڑھتے ہیں اور جنات ان تحریروں کو بہت توجہ سے لیتے ہیں۔

انسانوں کی موتی مسجد آمد اور بونے جنات کا استقبال

ابھی پچھلے دنوں ایک جن سے ملاقات ہوئی کہنے لگے کہ میں ایک بات سے بہت پریشان ہوں۔۔۔۔۔ میں نے پوچھا وہ کیا؟ کہا بات یہ ہے کہ آپ نے جب سے یا قہار کے فوائد بتائے ہیں اور شاہی قلعے کی موتی مسجد کا عمل بتایا ہے اس سے جہاں شاہی قلعے کے بونے جنات کو خوشی پہنچی ہے وہاں شاہی قلعے کے اس کونے میں جو کونا شاہی محلہ یعنی ہیرا منڈی کی طرف لگتا ہے وہاں کالے اور خبیث جنات کا بہت قیام ہے اور وہ خبیث موتی مسجد میں آنے والوں کو ناپسند کرتے ہیں' وہ ان کا راستہ نہیں روک سکتے کیونکہ موتی مسجد میں آنے والے نیک جنات ہر موتی مسجد میں آنے والے فرد کا استقبال کرتے ہیں اور ان کی حفاظت کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض لوگوں کے واقعات سامنے آئے ہیں کہ موتی مسجد میں آنے والے لوگوں کو جنات نے گھر پہنچایا انہیں کھانے مہیا کیے' انہیں سواری مہیا کی' حتیٰ کہ ان کے مسائل اور مشکلات کے حل میں ان کا ساتھ دیا۔

شریر جنات کی پریشانی

وہ جن کہنے لگا ان کالی اور شیطانی چیزوں کو بہت پریشانی ہے' تو میں نے ان سے پوچھا کہ آخر انہیں کیا پریشانی ہے؟ کہنے لگے کہ ایک تو وہ موتی مسجد کے نوافل سے بہت خائف ہیں کیونکہ وہ نوافل خبیث جنات کے سامنے دیوار بن جاتے ہیں اور وہ کسی قسم کی جادو' بندش کے عمل کو نہیں کر سکتے اور ہر بندش اور جادو میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ جادو ٹوٹ جاتا ہے دوسرا وہ شریر جنات ہر آنے والے فرد جو ہیرا منڈی کا رخ کرتا تھا اس کو گناہوں کی راہوں پر چلاتے تھے بلکہ ہیرا منڈی میں

سارے کالے اور شریر جنات ہر وقت دندناتے پھرتے ہیں اور ان کا عمل دخل صدیوں سے ہے۔ انہوں نے شاہی قلعے کے اس کونے کو جس طرف اب شاہی قلعے کے بیت الخلا بنے ہوئے ہیں اس کونے کی طرف انہوں نے اپنا اڈا قائم کیا ہوا ہے اور وہ وہاں سے پورے شاہی محلہ یعنی ہیرا منڈی کو کنٹرول کرتے ہیں' وہاں آنے والے ہر فرد کے اندر فسق و فجور اور گناہوں کی طرف آمادہ کرتے ہیں اور اسے وہاں کی گندگی کو سجا کر دکھاتے ہیں۔

فوڈسٹریٹ اور خبیث جنات کی خوشیاں

مجھے اس جن نے بتایا کہ جب سے وہاں فوڈ سٹریٹ بنی ہے اس دن سے شاہی محلے کے خبیث جنات کی خوشیاں اور زیادہ ہوگئی ہیں کہ انہیں کھانے پینے کو ملے گا اور جو بھی وہاں کھانے کو آئے گا اسے گناہوں کا زہر' ظلمت کا زہر اور معصیت کا زہر بھی ساتھ دیں گے' اس جن نے ایک انوکھا انکشاف کیا کہ کالے اور خبیث جنات کے پاس ایک گر ہوتا ہے کہ جب انسان کھانے بیٹھتا ہے اور وہ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھے یا بسم اللہ وعلی برکات اللہ نہ پڑھے تو وہ اس کھانے میں اپنے جسم کے پسینے کی نحوست ڈال دیتا ہے یا جسم کی اوپر کی میل ڈال دیتا ہے' انسان وہ کھانا کھا رہا ہوتا ہے لیکن اس کو کوئی فرق نظر نہیں آ رہا ہوتا لیکن وہ کھانا ایک انوکھا زہر بن چکا ہوتا ہے' انوکھی بربادی بن چکی ہوتی ہے اور وہ انوکھا زہر اس بندے کے اندر جہاں انوکھی بیماریاں پیدا کرتا ہے اور لاعلاج بیماریوں کا ذریعہ بنتا ہے وہاں وہ کھانا اس بندے کا ذہن گناہوں اور عیاشیوں کی طرف لاتا ہے۔ نماز' تسبیح' روزہ' درود شریف' قرآن پاک کی تلاوت حتیٰ کہ اللہ اور اللہ والوں سے اس کے دل میں نفرت پیدا کرتا ہے۔ یہ ان جنات کا خاص کمال ہے۔

بونے جنات کی انوکھی محبت

میں حیران ہو کر اس جن کی باتیں سن رہا تھا کہ اسی دوران شاہی قلعے کے بونے

جنات میرے پاس آئے' کچھ تحائف لائے اور کہنے لگے آپ نے عبقری رسالے میں کیا لکھ دیا؟ میں نے پوچھا کیا؟ کہا کہ ہمارا انکشاف اور ہماری ملاقاتیں آپ نے بیان کر دیں' کہنے لگے اس سے ہمیں آپ سے کوئی ناراضگی نہیں بلکہ ہم آپ کا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں کہ صدیوں پرانی ویران موتی مسجد ایسے آباد ہوئی کہ ہم بہت خوش ہیں کیونکہ ہم اس مسجد کو پانچ وقت آباد کیے ہوئے ہیں' ایک مضبوط جماعت مستقل اس میں ذکر و مراقبہ و اعتکاف میں بیٹھتی ہے اور ہر وقت موتی مسجد میں ہم بونے جنات کی جماعت تین عمل کرتی رہتی ہے۔ رات کے پہلے پہر میں ایک جماعت مسلسل مراقبہ کرتی ہے' وہ جماعت مراقبہ اور دعا کے بعد چلی جاتی ہے جو کہ لاکھوں بونوں کی شکل میں مشتمل ہوتی ہے' دوسری جماعت جو کہ لاکھوں بونوں کی تعداد پر مشتمل ہوتی ہے' آ کر نفل اور ذکر کرتے ہیں' پھر نماز فجر پڑھتے ہیں اور نماز فجر سے لیکر اشراق تک وہ مسلسل ذکر کرتے ہیں اور درود شریف کا ذکر بہت زیادہ کرتے ہیں۔ پھر وہ جماعت چلی جاتی ہے پھر ایک جماعت اشراق کے بعد آتی ہے جو کہ لاکھوں جنات پر مشتمل ہوتی ہے وہ جماعت آ کر وہاں مسلسل قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہے اور ہزاروں قرآن روزانہ ختم کرتی ہیں' ظہر تک یہ جماعت رہتی ہے' ظہر کے بعد ایک اور جماعت آتی ہے جو کہ وہاں آ کر قصیدہ بردہ شریف پڑھتی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجتی ہے اور یہ جماعت مغرب تک رہتی ہے اور پھر اسی طرح دوسری جماعت کی ڈیوٹی شروع ہو جاتی ہے' صدیوں سے یہ روایت جاری ہے۔

موتی مسجد کب سے قائم ہے؟

جب سے یہ موتی مسجد بنی ہے' ایک بونے جن نے مجھے عجیب بات بتائی کہ شاہی قلعے سے پہلے بھی ہم یہاں آباد تھے شاہی قلعہ تو ابھی کل کی بات ہے کہ بنا ہے' میں حیران ہوا۔۔۔کل کی بات ہے؟؟؟ کہا ہاں! چند صدیوں کی ہی تو بات ہے' یہاں ٹیلے ہوتے تھے اور ان ٹیلوں سے پہلے یہاں دریائے راوی بہتا تھا پھر دریائے راوی نے اپنا راستہ

بدلا اور دور چلا گیا۔ دریا نے اپنا رخ بدلا تو ہم یہاں آباد ہو گئے ہماری ہماری نسلیں یہیں آباد ہوئیں اور اب بھی آباد ہیں' صدیوں زندگیاں گزار کر یہیں فوت ہو گئیں۔

بونے جنات کا اصول

ہمارے ہاں ایک اصول ہے جو بھی ہمارے پاس آتا ہے ہم اس کی مہمان نوازی ضرور کرتے ہیں' اس کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں' یا تو ہم اس کی کسی مشکل میں اس کا ساتھ دیتے ہیں یا اگر اس پر کوئی جادو اثرات بندش ہوتے ہیں تو اس کیلئے ہمارے پاس موتی مسجد میں بہت بوڑھے بابے ہیں وہ اس پر دم کر دیتے ہیں' اس کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے اور انسان کو اس کا احساس ہی نہیں ہوتا یا پھر اگر اس کی کوئی الجھن' گھریلو مشکل کسی بھی قسم کی ہو اس کی دعا بھی کرتے ہیں اور اس کے ساتھ چل پڑتے ہیں۔

واقعی قارئین! موتی مسجد ہزاروں لاکھوں لوگ گئے اور ان میں سے بے شمار لوگوں کی اطلاعات مجھے جنات کے ذریعہ ملیں کہ ان کے ساتھ ایسا ہوا ہے اور وہ نیک بونے جنات نے ان کے ساتھ ایسی مدد اور محبت کی ہے۔ وہی بوڑھا بونا جن مجھے کہنے لگا کہ موتی مسجد سے پہلے بھی یہاں مسجد ہوتی تھی یہاں ایک ٹیلہ تھا جسے ہم نے مسجد بنایا جس وقت قلعہ بننے لگا تو نقشے کے مطابق یہ جگہ بادشاہ کے دیوان عام کیلئے مقرر ہوئی تو خواب میں ہم نے بادشاہ کو بتایا کہ یہ جگہ دیوان عام کیلئے مقرر نہ کرے ورنہ نقصان اٹھائے گا اور یہ مسجد ہے اور مسجد قیامت تک مسجد ہی رہتی ہے ہم مسجد ہی میں رہتے ہیں اور مسجد کو ہی پسند کرتے ہیں' بادشاہ نے ہمارے اشارے سے یہاں مسجد کی تعمیر کا حکم دیا' پہلے کچھ تعمیر ہوئی تھی اس کو توڑ دیا گیا اور یہاں خوبصورت مسجد بنائی گئی وہ دن اور آج کا دن ہے ہم نے اس مسجد کو اپنی مسجد سمجھا ہے اس مسجد کو ہم خوشبوؤں کی دھونیاں دیتے ہیں' جو شاید انسانوں کو سمجھ نہ آئے' جیسے انسان ہمیں نہیں دیکھ سکتے اسی طرح انسان ہماری خدمت کو بھی نہیں دیکھ سکتے' ہم مسلسل اس مسجد کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔

موتی مسجد میں ختم القرآن

رمضان میں اس مسجد میں مصلّہ ہوتا ہے لاکھوں جنات موجود ہوتے ہیں۔ قارئین! میں ان کی بات سن رہا تھا تو مجھے یاد آیا کہ چند سال پہلے میں رمضان میں ختم القرآن کی دعا کیلئے گیا تھا' ختم القرآن 23 کی رات کو ہوا تو مجھے بونے جنات نے بلایا تھا اور میں ان کی دعا کیلئے گیا تھا اور ماشاء اللہ بہت نیک جنات' بہت زیادہ قرآن پڑھنے والے' ان میں جو حافظ تھے ان کا نام شمس تھا۔ ترکی طرز پر قرآن پڑھتے تھے۔ دراصل وہ ترکی کے ایک بہت بڑے جامعہ میں پڑھتے رہے ہیں' وہیں اسی طرز پر قرآن پڑھا اور اسی طرز پر قرآن کو سیکھا اور ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ پڑھا۔ میں ان کی آخری سورتیں سن رہا تھا چونکہ میں اپنی تراویح پڑھ کے گیا تھا اس لیے میں ان کی تراویح میں بھی شامل ہو گیا' ختم القرآن کے بعد میں نے مختصر سی تقریباً آدھ پونا گھنٹہ کی تقریر کی اس مختصر سی تقریر میں جن معارف کو میں نے کھولا ان میں ایک چیز خاص طور پر یہ تھی کہ اللہ پاک نے زندگی ایک دی ہے پھر نہیں ملے گی' جوانی ایک دی ہے پھر نہیں ملے گی' سانس گنے ہوئے ہیں لہٰذا انہیں قرآن کی محبت کے ساتھ گزارو' ہر وہ شخص جو قرآن کی محبت اور قرآن سے الفت رکھے گا اللہ پاک اسے خیر و عافیت سے نواز دے گا۔ بہر حال میں نے قرآن کے کمالات کے بارے میں ان سے گفتگو کی۔

سب کو حیران کر دینے والی آیت

وہ سب یہ بات سن کر حیران رہ گئے کہ جب میں نے ایک بات کہی کہ جب انسان اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ (التکویر 1 تا 4) جب یہ آیتیں پڑھتا ہے تو اللہ کی رحمتیں اتنی متوجہ ہوتی ہیں اتنی متوجہ ہوتی ہیں کہ اللہ کی رحمت اس بندے کو گھیر لیتی ہیں اور صالح فرشتے اس بندے پر رحمت کے پھول نچھاور کرتے ہیں کیونکہ اس میں اللہ پاک نے مسلسل قسم اٹھائی ہے۔ میں نے ان جنات کو بتایا کہ جن آیات میں

اللہ نے قسم اٹھائی ہو وہ آیات تکالیف' پریشانیوں کو دور کرنے کیلئے' گھریلو الجھنوں کو حل کرنے کیلئے اگر پڑھی جائیں تو وہ قسم والی آیات بہت کارگر اور بہت مفید ہیں' طاق اعداد میں پڑھ سکتے ہیں تین دفعہ' سات دفعہ' گیارہ دفعہ.......

مذکورہ آیت اور قبر سے آواز

جب میں نے یہ آیات بتائیں تو ایک جن نے زور سے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا۔ بہت دیر کے بعد اس کو ہوش آیا' اس دوران میں نے اپنی تقریر جاری رکھی' ہوش میں آنے کے بعد میرے قدموں میں گر گیا اور لوٹنے پوٹنے لگا میں نے اس کو تھپکی دی اس کے بعد وہ میرے ہاتھ چومنے لگا اور زور زور سے رونے لگا اور کہنے لگا کہ آپ نے میری ایک مشکل حل کر دی' میں نے کہا کیسے؟ کہا کہ میں احرام مصر میں صحرا گردی کر رہا تھا' وہاں میں نے غیب سے ایک قبر سے آواز سنی تھی کہ وہ آیات جن میں اللہ نے قسم اٹھائی ہے وہ آیات حل المشکلات کیلئے آخری اور پرتاثیر ہیں' اس دن سے لے کر آج تک میں اس بات کا متلاشی تھا کہ مجھے اس کا وجود اور ثبوت کیسے ملے گا ؟؟؟ تو آج مجھے آپ سے یہ بات ملی۔ یہ بات سنے ہوئے مجھے ستاسی سال ہو گئے ہیں ستاسی سال کے بعد علامہ صاحب میں نے آپ کے منہ سے یہ بات سنی ہے اور میں حیران ہوں کہ واقعی یہ بات بہت عجیب ہے۔

انسانی شکل میں جن عامل

پھر وہ جن کہنے لگا کہ میں نے وہ آیات جس میں اللہ نے قسم اٹھائی ہو' وہ قرآن پاک سے اکٹھی کیں اور اکٹھی کرنے کے بعد ان کو طاق عدد میں صبح و شام پڑھنا شروع کر دیا' کہا کہ میرے اتنے مسئلے حل ہوئے کہ میں آپ کو بیان کرنا چاہوں تو صبح سے شام اور پھر شام سے صبح اور صبح سے پھر شام دنوں کے دن گزر جائیں یہ واقعات میں آپ کو بتا نہیں سکتے۔ پھر اس جن نے ایک بتائی کہا کہ میں بہت عرصہ مصر کے ایک دور افتادہ دیہات میں انسانی شکل میں پیر اور عامل بن کے مخلوق کی خدمت کرتا رہا'

میں کسی سے کچھ نہیں لیتا تھا بس جو بھی آتا ان آیات کو دم کر کے انہیں دے دیتا اور مخلوق خدا کو فیض اور نفع پہنچتا اور مخلوق خدا کو اتنا فیض اور نفع پہنچا کہ لوگ دور دور سے میرے پاس آنے لگے حتیٰ کہ ہجوم اور مصروفیت سے میں اکتا گیا آخر تنگ آکر میں نے واپس اپنے وطن کی راہ لی اور واپس آگیا۔

بیٹیوں کی شادی کا مسئلہ کس نے حل کروایا

مجھے آج ان باتوں سے وہ سارا تجربہ وہ سارا مشاہدہ وہ سارا ثبوت یاد آ گیا۔ مجھے خوشی ہوئی کہ چلو اس جن نے اپنے مشاہدات بھی بتا دیئے اور میری بات کی تصدیق بھی کر دی۔

ایک بونے جن نے ایک بات بتائی کہنے لگے کہ جب سے آپ نے موتی مسجد کا بتایا تو کراچی سے دو بوڑھے میاں بیوی یہاں آئے ان کی بیٹیوں کی شادی کا مسئلہ تھا اور وہ بہت پریشان تھے بیٹیوں کے بال سفید ہو گئے تھے' کسی بھی طرح رشتہ نہیں ہوتا تھا اور زندگی کے دن رات یونہی مایوسی میں گزر رہے تھے ہر صبح ایک نئی امید اور ہر شام حسرت و یاس میں چلی جاتی وہ پریشان تھے کہ آخر کیا ہوگا؟ عبقری میں آپ کا مضمون پڑھ کر وہ آئے تو روتے روتے موتی مسجد میں ان کی ہچکی بندھ گئی' ہمیں ان کے مسائل کی چونکہ خبر ہو گئی اس لیے ہم ان کے ساتھ چلے گئے۔ وہ ٹرین سے چونکہ کراچی پہنچے' ہم ان سے پہلے کراچی پہنچ گئے اور ان کے گھر پہنچ کر ان کے گھر کے ایک کونے کے اندر کچھ ایسے تعویذ دبے ہوئے تھے جن کا تعلق رشتوں کی بندش سے تھا ہم نے ان کو نکالا اور جا کر سمندر میں ڈال دیا جب سمندر میں ڈالا تو ان کی وہ چیزیں ختم ہو گئیں تو جب وہ گھر پہنچے تو رشتے والے ان کی طرف رجوع کرنے لگے۔ تین بیٹیاں تھیں جن میں سے ایک کی شادی ہو گئی' ایک کا رشتہ طے ہو گیا ہے اور تیسری کیلئے رشتے آرہے ہیں۔

ہمیں تو موتی مسجد سے عشق ہے

میں نے ان جنات کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے میرا مضمون پڑھنے والے قارئین

کی مدد کی۔ وہ بونے جنات کہنے لگے ہمیں تو موتی مسجد سے عشق ہے' ہمیں موتی مسجد محبت اور پیار ہے' ہم تو ہر آنے والے کو اپنا مہمان سمجھتے ہیں اور ہر آنے والا ہمارا دوست اور ہمارا مخلص ساتھی ہوتا ہے' ایسے ایسے لوگ آئے جن کے پاس وسائل کم تھے' مسائل زیادہ تھے ہم نے ان کے گھر جا کر مدد کی' بعض لوگوں کے شیاطین جنات سے ہم نے خود لڑائی کی اور ان جنات کو ختم کیا' بعض لوگوں کے جادو ختم کیے اور بعض لوگوں کی آپس میں صلح کروائی' نفرتیں اور دل کے کینے ختم کیے' ان کے دل کی دنیا آباد ہوئی' بعض لوگ اپنی اولاد کی نافرمانی سے پریشانی ہو کر آئے ان کے ساتھ ہم خود گئے اور اولاد کو نافرمان بنانے کیلئے جو خبیث جناتی چیزیں مسلط تھیں اور جو انہیں ہر وقت منفی سوچ دیتی تھیں' انہیں مثبت طریقوں اور نیکی کی راستوں سے ہٹاتی تھیں ان سے ہم نے جنگ کی اور انہیں دور کیا اور ان نوجوان بیٹے اور بیٹیوں کو ہم نے اپنی روحانی نظر سے پاک کیا اور ان کے اوپر روحانی دمکیے اور واپس آ گئے۔ میں حیرت سے ان نیک جنات کی کارگزاری سن رہا تھا اور مجھے اچھا لگا کہ اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے مخلوق خدا کو موتی مسجد تک پہنچانے کا ذریعہ بنایا۔

ایک بددعا۔۔۔اور نسلیں برباد

ایک جن نے بتایا یعنی بونے جن نے کہ ایک جوڑا ہمارے پاس موتی مسجد میں آیا میں نے انہیں ٹوکا کہ ہمارے پاس سے کیا مراد ہے؟؟؟ تو کہنے لگا کہ ابھی تو ہم نے آپ سے کہا ہے کہ موتی مسجد میں آنے والا ہر شخص ہمارا مہمان ہوتا ہے۔۔ ہمارے پاس ایک جوڑا آیا ان کے ہاں اولاد نہیں تھی' انہیں شک تھا کہ ان کے اوپر کسی نے جادو کیا ہے حالانکہ ان پر جادو نہیں تھا اور نہ ہی ان کے اوپر جنات کا اثر تھا۔ دراصل ان کے پیچھے ایک بددعا تعاقب کر رہی تھی اور وہ بددعا یہ تھی کہ ان کے دادا نے ایک فقیر کو ستایا تھا اور اس کی توہین کی تھی اور ان کے گھر کے اندر ایک خاتون کام کرتی تھی اس خاتون کو انہوں نے بری طرح جھڑکا تھا اور بہت زیادہ سزا دی تھی جبکہ ان کی غلطی

بہت تھوڑی تھی' اس کے دل سے دکھی آہ نکلی اور آہ یہ نکلی کہ تیری نسلیں کبھی آباد نہ رہیں اور واقعی ایسا ہوا ان کی اولاد یا تو پیدا ہوتے ہی مرجاتی تھی یا پھر اس کی اولاد ہوتی ہی نہیں تھی تو ہم نے ان کی بددعا کا ازالہ یہ کیا کہ ان کے مال میں سے بہت سا حصہ صدقہ کیا اور وہ صدقہ اس خاتون کو جو کہ بہت عرصہ پہلے فوت ہوگئی تھی اور جس کی بددعا لگی تھی اس کی روح کو پہنچایا۔ مزید قرآن پاک سے مخصوص آیات ہم نے ان پر دم کیں اور جب وہ گھر پہنچے تو ہفتے بعد ہی اس خاتون کو امید ہوگئی اور اب وہ خاتون امید سے ہے۔

میری خوشی ومسرت

میں ان کی باتیں سن رہا تھا اور خوشی بھی ہورہی تھی اور مسرت بھی...... حتیٰ کہ خوشی اور مسرت سے میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ بونے جنات بہت سارے تھے میں نے ان سے پوچھا کوئی اور بات سنائیں کہ مجھے آپ کی باتوں سے دلی سکون مل رہا ہے کہ مخلوق خدا کی مشکلیں ٹلیں۔

موتی مسجد سے چوری کرنیوالے کا انجام

کہنے لگے یہاں کچھ لوگ جائے نماز جھاڑو اور کچھ چیزیں چھوڑ کر گئے پھر کچھ لوگوں نے انہیں اٹھا کر بیچنا شروع کر دیا' جس جس نے بھی یہ کام کیا یعنی چیزیں بیچیں ہم نے انہیں سزائیں دی' کسی کے بیٹے کو نقصان پہنچایا' کسی کے گھر کو نقصان پہنچایا' کسی کا حادثہ کرایا' کسی کی ہڈی تڑوادی اور کسی کے گھر کے اندر لڑائی کروادی' کسی کو مالی کسی کو جانی بہت نقصان پہنچایا کیونکہ یہ کام وہ تھا جو کہ مسجد کا تھا اور یہ ہماری محبوب مسجد' ہماری مسجد سے کوئی چیز چوری کرے تو ہم اسے پرسکون نہیں دیکھ سکتے وہ یقیناً پریشان ہوگا اور اسے پریشان ہونا بھی چاہیے۔ ہم نے جی بھر کر انہیں پریشان کیا۔

بونے جنات کی دعائیں

یہاں جو عبادت کرنے آئے اور خلوص سے آئے ہم نے جی بھر کر ان کیلئے

دعائیں کیں' کچھ کی مدد کی' ورنہ سب کو دعاؤں کے ساتھ بھیجا اور سب کو ہم نے روحانی دم کیا' ہر آنے والا شخص یہاں سے خالی نہیں گیا' ہاں وہ شخص جس کے اندر یقین نہیں وہ ضرور خالی جائے گا کیونکہ ہر شخص یہاں یقین کی خیرات پاتا ہے' اللہ بھی یقین والوں کے ساتھ ہے بے یقین کے ساتھ تو خود رب بھی نہیں ہے' ہم نے یقین کی دنیا میں ان لوگوں کو دیکھا ہے۔ جنات بتا رہے تھے کہ بعض لوگ موتی مسجد میں ایسے آئے جو تین تین دن یہاں ٹھہرے' صبح آتے تھے شام کو چلے جاتے تھے' پھر اگلی صبح آتے تھے بعض ایسے ہیں جو سات سات دن ٹھہرے' بعض ایسے جو دو دو تین تین ہفتے ٹھہرے اور یہاں مسلسل عبادت' اعمال اور وہ نوافل جو آپ نے بتائے تھے کرتے رہتے تھے اور وہ پا کر گئے۔ بعض لوگ چونکہ جلدی میں ہوتے ہیں اور تسلی سے عبادت نہیں کرتے اس لیے انہیں مراد نہیں ملتی۔ جو تسلی سے وہ نفل پڑھے اور بار بار یہ عمل کرے وہ جلدی یا دیر سے۔۔۔۔ دراصل دیر اس لیے ہوتی ہے ان کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں' ان کی پریشانیاں اس لیے ہوتی ہیں یا ان کے اوپر جادو سخت ہوتا ہے' بندشیں سخت ہوتی ہیں' یا ان کے پیچھے کوئی بددعا تعاقب کر رہی ہوتی ہے اس لیے دیر لگتی ہے جو عمل کو متواتر کرتا رہے اور جو عمل میں تواتر کرے اسے دیر نہیں لگتی' پریشانیاں اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں' مصیبتیں دور کرا کے بہت خوشگوار ہلکا پھلکا موتی مسجد سے نکلتا ہے۔

اسم یاقہار۔۔۔اور خبیث جنات کا شکوہ

میں نے ایک بونے جن سے پوچھا یاقہار کے کوئی تجربات آپ کے مشاہدے میں آئے ہوں۔

کہنے لگے جب سے آپ نے یَاقَهَّارُ کا بتایا ہے اور وہ لوگ جو عبقری پڑھتے ہیں۔ وہ یاقہار پڑھتے ہوئے جب بھی شاہی قلعے میں آتے ہیں تو اس شاہی قلعے کے شاہی محلے یعنی ہیرا منڈی کے جس کونے کا میں نے پہلے تذکرہ کیا اس کونے کے وہ جنات جو بیت الخلا کی طرف رہتے ہیں وہ بہت پریشان ہیں اور ان کے کئی جنات مر گئے ہیں

ان کے گھروں کو آگ لگ گئی ہے وہ ہمارے پاس آئے اور کہا کہ آپ علامہ صاحب کو روکیں کہ علامہ صاحب لوگوں کو یَاقَھَّارُ نہ پڑھنے دیں ہم علامہ صاحب کو نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ ان کے گرد مضبوط روحانی قلعہ ہے' ان کی نسلوں کی بھی حفاظت رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ کیونکہ ان کی نسلوں کے گرد بھی روحانی قلعہ ہے لیکن ہمارے تو گھر اجڑ گئے برباد ہو گئے تو وہ بونا جن مجھ سے کہنے لگا کہ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگوں کو تنگ کرنا چھوڑ دو کہنے لگا کہ شرارت تو ہمارے خمیر میں ہے ہم کیسے تنگ کرنا چھوڑ دیں؟

انسان و جنات کیلئے خیر کا ذریعہ

میں نے ان سے کہا تم مسلمان ہو جاؤ' کہا ہم مسلمان نہیں ہو سکتے' میں نے ان میں سے کئی لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی اور شاہی محلے کے کئی ہندو اور عیسائی جنات مسلمان ہو گئے' بہت سوں پر محنت جاری ہے ۔ واقعی یا قہار کا پڑھنا جہاں انسان کے تقویٰ و تربیت کا ذریعہ بنتا ہے وہاں جنات کیلئے بھی ہدایت اور خیر کا ایک ذریعہ بنتا ہے جنات بھی اس کو مانتے ہیں جنات بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں یہ ایک مختصر نشست کا تذکرہ تھا جو میں نے جنات کے ساتھ کی۔

لاہور شہر کے نیچے ایک اور آباد شہر.......!!!

ایک بات بتانا میں بھول گیا وہ یہ ہے کہ شاہی قلعہ کے اردگرد کچھ ایسے راز اور بھی ہیں جو کبھی میں آپ بتاؤں گا ان رازوں کا تعلق اللہ کی قدرت سے ہے جس جگہ شاہی قلعہ بنا ہے یہاں پہلے اونچے اونچے ٹیلے ہوتے تھے اور ویسے بھی پرانا شہر تمام ان پرانے ٹیلوں پر بنا ہوا تھا۔ انوکھی بات یہ ہے کہ ان ٹیلوں کے نیچے صدیوں اور ہزاروں سال پہلے بہت پرانا شہر آباد تھا' قدرت خدا کی وہ شہر ختم ہو گیا' پھر اللہ کا نظام کہ اللہ نے اپنی طاقت و قوت سے مٹی کو حکم دیا اور پھر یہاں بہت بڑے بڑے ٹیلے بن گئے ان ٹیلوں کے نیچے یعنی شاہی قلعہ کے نیچے اور پورے پرانے لاہور شہر کے نیچے ایک بہت بڑا اور بہت پرانا شہر ہے جس کی اپنی ایک مخصوص تہذیب اور تمدن اور

جس کے اندر اپنا ایک مخصوص نظام ہے اور وہاں بھی ایک مخلوق آباد ہے جو انسان نہیں اور جنات بھی نہیں وہ اور مخلوق ہے جو صرف اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے..... میں یعنی علامہ لاہوتی بھی اس کائنات کے رازوں کو تھوڑا سا پا سکا ہوں زیادہ نہیں پا سکا اور زیادہ پانے کی کوشش کر ہی نہیں سکتا کیونکہ وہاں کا نظام صرف اور صرف اللہ کے امر کے ساتھ چلتا ہے جس طرح آسمانوں کے اوپر مخلوق ہے' زمین کے اوپر مخلوق ہے' زمین کے نیچے بھی مخلوق ہے زمین کے نیچے بھی کائنات ہے اور وہ اللہ کے امر میں ہے اللہ جس طرح چاہ رہا اس طرح ہو رہا۔ اللہ نے اپنا نظام اپنے چند بندوں کیلئے کھولا ہے ہر بندہ اس نظام کو پہنچ نہیں سکتا اگر ہر بندہ اس نظام کو پہنچ جائے تو کائنات کا راز راز نہ رہے کیونکہ یہ راز اب سب کے بس کا کام نہیں ویسے بھی روح کی دنیا پر اسرار دنیا لاہوتی دنیا' ملکوتی دنیا' جبروتی دنیا' ناسوتی دنیا اور ارواح کی دنیا یہ کائنات کے پوشیدہ رازوں میں سے ایک راز ہے' اس دنیا کو پہنچنے کیلئے ایک لمبی منزل ہے' ایک عظیم شخص کا ہاتھ ہونا پھر اس کی مسلسل اتباع ہونا' پھر اس کے ساتھ مسلسل رابطہ ہونا اس کے بغیر ایسا ممکن نہیں کیونکہ میں نے بہت سے اللہ والوں کی اور نیک جنات کی مسلسل صحبت اٹھائی ہے اب بھی ان نیک جنات جو کہ بچپن سے میرے ساتھ ہیں اور اب بھی وہ نیک جنات مسلسل مجھے اپنے ساتھ لیکر چلتے ہیں۔

قدم قدم پر میری رہبری کرتے ہیں اور قدم قدم پر مجھ سے محبت اور پیار کرتے ہیں اور قدم قدم پر میرے ساتھ اپنی محبت اور پیار کا تعلق جگاتے ہیں میں بعض اوقات ان لوگوں کو مشکور ہوتا ہوں کہ وہ نیک جنات مجھے اپنے شاہی اڑن جہازوں میں لیکر چلتے ہیں جو کہ گدھ نما پرندے کے طرز پر بڑے بڑے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض اوقات مجھے اپنے ساتھیوں میں بلاتے ہیں' قرآن کی محفل میں بلاتے ہیں' نکاحوں میں بلاتے ہیں' ولیموں میں بلاتے ہیں زندگی میری ان ہی کے ساتھ مسلسل گزر رہی ہے۔ میں آپ کے سامنے کن کن رازوں سے پردہ اٹھاؤں' بہر حال

کچھ راز ایسے ہوتے ہیں جن کا اظہار کر دیتا ہوں کچھ راز ایسے ہوتے ہیں جن کا اظہار نہیں کر سکتا جتنا ہوتا ہے آپ کو بتا دیتا ہوں' بہت کچھ نہیں بتا سکتا اور بتانا بھی نہیں چاہیے کہ میرے پڑھنے والے یہی برداشت نہیں کر سکتے اور بعض اس کو ڈھکوسلہ دھوکہ اور فریب کہتے ہیں لیکن اکثریت ایسی ہے جو اس سے فائدہ حاصل کرتی ہے جو اس سے استفادہ حاصل کرتی ہے اور جو اس سے فیض پاتی ہے۔ کتنے لاکھوں ایسے ہیں جن کی مشکلات ٹلیں' کتنے لاکھوں ایسے ہیں کہ جنکی پریشانیاں دور ہوئیں' کتنے ایسے ہیں کہ میرے کالم کو پڑھ کر ان کے گھر شاد و آباد ہوئے' انکی ویرانیاں دور ہوئیں' ان کے چہرے پر مسکراہٹیں اور شادمانیاں آئیں' ان کی زندگی کی پریشانیاں دور ہوئیں' ان کے مسائل حل ہوئے' میں خوش ہوتا ہوں' میں مطمئن ہوتا ہوں۔ مجھے دل کے اندر سکون ملتا ہے کہ میری وجہ سے لوگ خوشیاں پا رہے دکھ دور ہو رہے غم دور ہو گئے' مسائل حل ہو رہے' میں یہی چاہتا ہوں اور یہی میرے دل کی آواز ہے۔

علامہ لاہوتی کا قارئین سے وعدہ

دوستو! میری زندگی کی خبر نہیں لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں جتنا بھی ہو سکا آپ کو دوں گا جتنا بھی ہے وہ آپ کا ہے لیکن مجبور ہوں بعض کائنات کے ایسے راز ہیں جو کہ میں آپ کو نہیں بتا سکتا کہ مجھے حکم نہیں کیونکہ اگر وہ بتاتا ہوں تو کائنات کے رازوں میں خلل آتا ہے میں ایسا نہیں کر سکتا۔ لیکن جتنا زیادہ سے زیادہ ہوگا میں بتاتا رہوں گا۔

قارئین سے معذرت خواہ ہوں

میں نے پچھلے دنوں ایک بات کہی اور لکھی تھی کہ ایک جن ایک کلام پڑھ کر عورتوں کو اٹھا لیتا تھا اور ہر کسی کو اپنی طرف مائل کر لیتا تھا جب سے یہ چیز لکھی اس وقت سے مسلسل میری طرف لوگوں کی پیغامات آنا شروع ہوئے کہ وہ اسم ہمیں بتایا جائے ہم اسے ہرگز ناجائز استعمال نہیں کریں گے اس سلسلے میں میں ایک بات بتاؤں کہ

انسان بہت کمزور اور نادان ہے وہ بہت جلد اپنے وعدے توڑ دیتا ہے' انسان نے تو اللہ سے وعدہ کیا وہ توڑ دیا تھا' انسان سے وعدہ کیسے پورا کر سکتا ہے اور بعض چیزیں ایسی ہیں جو انسان کو گناہ اور غلطیوں کی طرف مائل کر دیتی ہیں اس لیے میری کوشش ہوتی ہے کہ ایسی چیزیں بتاؤں جو نیکی کی طرف' عبادت کی طرف' للّٰہیت کی طرف' اخلاص کی طرف اور اللہ کی محبت کی طرف مائل کر دے۔ اس لیے میں ایسی چیزوں کو بتانے سے آپ سب قارئین سے معذرت خواہ ہوں اور براہ مہربانی اس کیلئے اصرار بھی مت کیجئے گا۔

چڑیا گھر کا شیر میرا دیوانہ ہو گیا

کہ وہ آیت یا وہ لفظ یا وہ ورد اگر میں آپ کو بتا دوں کہ اس کا فوری اثر ہے' اس کا اثر تو میں نے یہ بھی دیکھا کہ بہت پرانی بات ہے کہ ایک دفعہ جب میں ابھی بچہ تھا یعنی نوعمر تھا تو ایک چڑیا گھر میں گیا' وہاں شیر کے پنجرے کے پاس گیا جہاں ایک شیر بیٹھا ہوا تھا' میرے دل میں آیا کہ اس شیر میں میری محبت پیدا ہو سکتی ہے' میں نے وہ پڑھا اور پڑھ کے شیر کے پنجرے کے اندر اپنا پورا بازو ڈال دیا' شیر اپنے پنجرے کے دوسرے حصے سے دوڑتا ہوا آیا اور میرے بازو کو اپنی زبان سے چاٹنا شروع کر دیا' وہاں اور بھی لوگ تھے جو چڑیا گھر دیکھنے آئے تھے' ان میں چیخ و پکار شروع ہو گئی' میں وہ ورد پڑھ رہا تھا اور شیر کے سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا اس کے سر کے بال میرے ہاتھوں کے نیچے تھے اور وہ پلٹ پلٹ کر میرا ہاتھ چاٹتا' اپنا منہ پھیرتا' میرے ہاتھوں پر اپنی آنکھیں پھیرتا' اس کی دم ہل رہی تھی' اس کا جسم محبت میں تھر تھرا رہا تھا۔

میں نے کہا اے خالق کائنات! تو نے اپنے ان کائنات کے پوشیدہ رازوں میں ایسی قوت رکھی ہے کہ یہ انسان کو چیرنے اور پھاڑنے والا جانور پل میں دوست کیسے بن جاتا ہے' دوست نہیں بلکہ غلام بن جاتا ہے اور ایسا غلام بن جاتا ہے جو اس کو شاید کوئی سوچنے پر بھی نہ مانے لیکن دیکھنے والوں نے دیکھا۔ تقریباً دس پندرہ منٹ سے

زیادہ میں اس کے ساتھ رہا' اتنی ہی دیر میں شیرنی آ گئی اب شیر کی کوشش ہو کہ وہ میرا ہاتھ چاٹے' شیرنی کی کوشش ہو کہ وہ میرا ہاتھ چومے' تو میں نے دوسرا ہاتھ بھی پنجرے کی سلاخوں کے اندر ڈال دیا' شیرنی نے دوسرا ہاتھ چومنا اور چاٹنا شروع کر دیا' حتیٰ کہ اس نے میرا ہاتھ اپنے منہ میں لیا اور نرم نرم ہونٹوں کے ساتھ زبان میں لینا شروع کیا کہ میرا ہاتھ اس کے لعاب سے بھر گیا' میں ان سے محبت کرتا رہا پڑھتا رہا' اس کے بعد میں نے دونوں ہاتھ باہر نکالنے کی کوشش کی تو شیرنی نے میرا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے اور ہلکے ہلکے دانتوں سے پکڑ لیا' جس سے مجھے تکلیف نہیں پہنچی اور یہ اس بات کی علامت تھی کہ آپ ہمیں چھوڑ کر کیوں جا رہے ہیں؟ لیکن میں نے ان سے کہا نہیں مجھے جانا ہے آپ چھوڑ دیں اور میں نے آہستگی سے ان کے منہ سے اور پنجرے سے ہاتھ نکال لیے اس کے بعد وہ ہاتھ میں نے دھو لیے۔

میں نے ان دونوں شیروں کو دیکھا ان کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ پنجرے کی سلاخوں کو توڑ دیں اور آ کر میرے جسم سے لپٹ جائیں اور میرے پاؤں چاٹنا شروع کر دیں وہ دیوانگی کے انداز میں اور پاگل پن کے انداز میں پنجرے کے اندر چکر کاٹ رہے تھے جب میں ذرا دور ہوا تو میں نے ان کی آنکھوں میں تیرتے ہوئے آنسو دیکھے کہ خود ان کے آنسوؤں سے میرے بھی آنسو آ گئے۔ وہ محبت کے آنسو وہ جدائی کے آنسو' وہ دلفریبی کے آنسو تھے جو آنسو ان کی آنکھوں میں میں نے خود دیکھے۔ مجھے احساس ہوا کہ اللہ کے نام میں محبت ہے اللہ کے کلام میں محبت ہے' دلوں کی نفرت' دلوں کا بغض' وحشیانہ پن' خونخواری اللہ چاہے تو ختم کر دے' اللہ نہ چاہے تو ختم نہ کرے۔

ایسی چیز ہرگز نہیں دونگا

قارئین! میری زندگی اللہ کے کلام کے کمالات اور مشاہدات سے بھری ہوئی ہے بس آپ کو کبھی کبھی جب بیٹھتا ہوں باتیں بتاتا چلا جاتا ہوں تو بات میں سے بات نکلتی چلی جاتی ہے اور باتوں میں سے بھی بات نکلتی ہے تو اس میں سے انوکھے واقعات.

میرے منہ سے نکلتے چلے جاتے ہیں۔ یہ واقعات اس لیے بتائے ہیں کہ وہ الفاظ جو جن پڑھتا تھا وہ بہت پہلے مجھے کسی دوسرے جن نے بھی بتائے تھے اس سے بھی پہلے مجھے صحابی جن نے بھی یہ بات بتائی تھی اور اس جن نے بھی بتائی اور وہی الفاظ ہیں مختصر سے۔ لیکن میں کیا کروں ان لفظوں کا اظہار نہیں کرسکتا۔ اسے میرا بغض نہ سمجھیے گا بلکہ احتیاط سمجھیے گا احتیاط بہت ضروری ہے کیونکہ یہ زندگی احتیاطوں کے ساتھ گزاری جائے تو اس میں خیر زیادہ ہوگی مجھے آپ کی دلچسپی اور محبت کا احساس ہے لیکن میں ایسی چیز ہرگز نہیں دوں گا جو آپ کی دنیا و آخرت کو برباد کردے یا وہ چیز کسی کی عزت یا عصمت کے نقصان کا ذریعہ بنے یا کسی کا گھر اجاڑنے کا ذریعہ بنے بس آپ کو میں نے جو اعمال دیئے اور جو ذکر اور تسبیحات دیں اس کی ہمیشہ سب کو اجازت دیا کرتا ہوں۔

میرے تحفے سنبھال کر رکھنا

میں نے یا قہار کے عمل دیئے آپ کو نفل کا عمل دیا اور پھر ان آیات کا عمل دیا جن آیات میں اللہ پاک نے قسم اٹھائی ہے کہ وہ آیات مشکلات اور پریشانیوں کیلئے ایک بحر بیکراں ہے یہ ساری چیزیں میں آپ کو تحفے دیا کرتا ہوں آئندہ بھی تحفے دوں گا میرے تحفے سنبھال کر رکھنا زندگی میں نہیں نسلوں میں کام آئیں گے اور آرہے ہیں۔ لوگ شاد و آباد ہو رہے ہیں مجھے عبقری کے ذریعے وہ خطوط ملتے رہتے ہیں جو لوگ لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں اس عمل سے کیا نفع پہنچا۔

جانوروں کو اعمال کا ہدیہ۔۔۔اور نتائج

میں نے پچھلی کئی نشستوں پہلے جانوروں کو اعمال کا ہدیہ کرنے کے بارے میں کہا تھا ایک نہیں دو نہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگوں نے اس عمل کو آزمایا اور ایسے ایسے انوکھے مشاہدات مجھ تک پہنچے جو میں آپ کے سامنے اگر بیان کردوں یا تو آپ مجھے دیوانہ کہیں گے یا پھر جھوٹا کہیں گے۔ لیکن مجھے یقین ہے میرا

کالم پڑھنے والوں کی اکثریت نہیں بلکہ سو فیصد ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اسے یقین کی طاقت سے اور محبت اور پورے خلوص سے پڑھتے ہیں۔ جانوروں کو عمل کا ہدیہ دینے سے ان کے دلوں میں ایسی محبت پیدا ہوتی ہے کہ وہ آپ کیلئے دعاؤں میں لگ جاتے ہیں وہ بے زبان ہوتا ہے' وہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے' اس لیے قیامت کے دن ان کا حساب و کتاب نہیں ہوگا اور اللہ پاک ان کو ختم فرمادیں گے' جانوروں کو مسلسل اعمال کا ہدیہ پہلی نشست میں میں نے آپ کو ایک مخصوص عمل دیا تھا لیکن آج میں کہہ رہا ہوں آپ ایک تسبیح درودشریف کی پڑھ کر ہدیہ کر سکتے ہیں' آپ تین دفعہ درود شریف پڑھ کر ہدیہ کر سکتے ہیں' آپ تین دفعہ سورۂ اخلاص ہدیہ کر سکتے ہیں' آپ تین دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ہدیہ کر سکتے ہیں' آپ گیارہ دفعہ پہلا کلمہ طیب پڑھ کر ہدیہ کر سکتے ہیں' کرتے رہیں۔

بکری شریف ہوگئی

ایک صاحب نے بتایا ان کے گھر میں بکریاں تھیں اور ایک بکری باقی سب بکریوں کو مارتی تھی' حتیٰ کہ اس نے ایک بکری کی آنکھ میں سینگ مارا اور اس کی آنکھ ہمیشہ کیلئے ختم ہوگئی۔ یہ میری والدہ کی بکری تھی' سب بہن بھائی اس بکری کو نہ چاہتے ہوئے بھی رکھنے پر مجبور تھے کیونکہ والدہ کی تھی' کئی دفعہ مشورہ بھی ہوا کہ اس کو بیچ دیا جائے یا ذبح کر دیا جائے لیکن کوئی بھی اس پر آمادہ نہیں ہوا۔ آخر کار ہم نے اس بکری کو اعمال کا ہدیہ کرنا شروع کر دیا کچھ ہی عرصے کے بعد اس بکری کے اندر کی وہ صفت ختم ہوگئی' اور اس کے اندر شرافت' ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ پیدا ہوگیا۔

بلیاں چوزوں کی حفاظت کرتی ہیں

کہنے لگے کہ ہمارے گھر میں بلیاں اور مرغیاں بھی تھیں یہ بات پہاڑی بستی کے ایک شخص نے بتائی جب سے آپ کا کالم پڑھا ہم نے بلیوں کو اعمال کا ہدیہ کرنا شروع

کر دیا اور مسلسل کرتے رہے اور اب یہ عالم ہے کہ وہ بلیاں مرغیوں کی' چوزوں کی اور انڈوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ ہم بلیوں کو روٹی کے ٹکڑے ڈال دیتے ہیں وہ روٹی کھا کر اپنا گزارا کر لیتی ہیں' وہ مرغیوں کو اور مرغی کے بچوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتیں اور ہمارا گھر اب پرسکون ہو گیا ہے۔ حتیٰ کہ ایک رات ایسا ہوا کہ گیدڑ مرغیاں پکڑنے کیلئے رات کو آئے تو بلیوں نے گیدڑوں کا مقابلہ کیا دو تین بلیاں زخمی بھی ہوئیں ایک بلی کا کان بھی گیدڑ نے چباڈالا لیکن بلیوں نے گیدڑوں کو مرغیوں تک نہیں پہنچنے دیا' ہم مسلسل اپنی بلیوں کو اعمال کا ہدیہ کرتے رہتے ہیں اور بلیاں ہم سے زیادہ مانوس ہو گئی ہیں اب جگہ جگہ پاخانہ نہیں کرتیں' ہمارے دودھ میں منہ نہیں ڈالتیں' پانی کے برتنوں میں منہ نہیں ڈالتیں بلکہ دور بیٹھ کر میاؤں میاؤں کرتی رہتی ہیں یعنی اس بات کا اظہار کرتی ہیں کہ آپ ہمیں جتنی قیمتی چیزیں دے رہے ہیں آخر ہم کیوں آپ کا نقصان کریں۔ ہم آپ کا نفع چاہیں گے اعمال کا ہدیہ جانوروں کیلئے ان کے نقصان سے بچنے کیلئے بہت فائدہ مند ہے

بیل نے ضد چھوڑ دی

ایک صاحب بتانے لگے کہ میں ان پڑھ آدمی ہوں میرا ایک بیل ہے' روزانہ مزدوری کیلئے اس کو ریڑھے میں جود کر لیجاتا ہوں بعض اوقات بیل ضد کرتا ہے' چلتا نہیں اور رک جاتا ہے یا بعض اوقات جان بوجھ کر ایسی جگہ ریڑھی کو مار دے گا کہ جہاں ریڑھی کا نقصان ہو جائے۔

بتانے لگے مجھے پڑوس کی خاتون نے کہا کہ چاچا اس بیل کو اعمال کا ہدیہ کر مجھے تو صرف کلمہ آتا تھا میں سارا دن کلمہ پڑھ پڑھ کر بیل کے دل کا تصور کر کے پھونکتا رہتا تھا اور دل میں خیال کرتا تھا کہ اے میرے ساتھی بیل! تجھے میں کلمہ تحفہ دیتا ہوں بس یہ تصور کرتا رہتا تھا۔ کہنے لگے کہ اس تحفے کے بعد یہ ہوا کہ اس بیل کے مزاج میں تبدیلیاں آنا شروع ہو گئیں پہلے وہ لوگوں کو مارتا تھا اس نے مارنا چھوڑ دیا' پہلے وہ ضد

کرتا تھا وہ ضد اس نے ختم کردی اور پہلے وہ اپنی مرضی کے مطابق چلتا تھا' دائیں بائیں ریڑھی سے نقصان کرتا تھا اب نہیں کرتا بلکہ اس کے اندر میں نے بہت سی خوبیاں پانی شروع کردی ہیں اب وہ اپنے دوسرے اور جانوروں کے ساتھ جو چھوٹے جانور اور ایک گائے میں نے گھر رکھی ہوئی ہے ان سب کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اس سے پہلے سب کو مارتا تھا اکثر کھرلی میں اکیلا کھاتا تھا کسی کو کھانے نہیں دیتا تھا اب صرف اپنے آگے سے کھاتا ہے۔ اس کی اطاعت' اس کی فرمانبرداری اس کی نرم مزاجی سے میں حیران ہوں...... وہ چاچا کہنے لگا کہ اب تو میں ساری زندگی اس بیل کو اپنے ساتھ رکھوں تو کوئی مشقت نہیں۔ یہ بیل میری مان مان کر چلتا ہے اور چاچے نے مزید کہا کہ جب سے میں نے کلمہ پڑھنا شروع کیا ہے' میرے رزق میں برکت ہے اور غیب سے گاہک ملتے ہیں' تھوڑا وقت مزدوری میں لگاتا ہوں اور زیادہ رزق مل جاتا ہے پہلے سارا دن تھکتا تھا اور روٹی نہیں پوری ہوتی تھی اب گھر میں رزق کی فراوانی ہے گھر میں عیش و برکت ہے۔ ایک نہیں جانوروں کو ہدیہ کرنے کے ہزاروں واقعات میرے سامنے ہیں جو آپ کو سناتا چلا جاؤں اور آپ کے رونگٹے کھڑے ہوتے چلے جائیں۔

قبرستان میں بیتی زندگی کے انوکھے واقعات

قارئین! آج آپ کو قبروں اور قبرستان میں بیتی زندگی کے وہ انوکھے واقعات سناؤں مجھے یقین ہے بلکہ سو فیصد یقین ہے کہ میری باتیں بعض لوگوں کیلئے ایک من گھڑت قصے کہانیوں سے بھر کر نہیں ہوں گی یا پھر اتنا کہ شاید ایسا ہوتا ہوگا...... یا وہ لوگ جو مجھ پر کچھ اعتماد کرتے ہیں تو وہ کہتے ہوں گے ہاں دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کے ساتھ یہ واقعات بیتتے ہیں۔

یقین کی دنیا کو پانے والے بہت کم لوگ ہیں جو یہ مانتے ہوں گے کہ نہیں یہ حقیقت ہے......!!! اور علامہ لاہوتی پراسراری حقائق ہی کو بیان کرتے ہیں یہ سمجھ

بہت کم لوگوں کو ہے۔

ایک بات کا تجربہ میرا بھی ہے جس کو یہ بات سمجھ آ گئی وہ کائنات کے بہت حیرت انگیز اسرار پا جاتا ہیں جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے مجھے عبقری کے ذریعے بے شمار خطوط مشاہدات' واقعات ملتے رہتے ہیں کہ کتنے لوگوں نے میرے کالم کو پڑھ کر ایسے ایسے حیرت انگیز مسائل سے چھٹکارا پایا ہے کہ جس کی الجھنیں ان کی نسلوں کو تار تار کر چکی تھیں اور نسلیں مایوس ہو چکی تھیں کہ یہ مشکلات اور مسائل اب کبھی ہم سے جا نہیں سکتے ہم تو مر سکتے ہیں یہ مسائل کبھی نہیں مر سکتے۔

قصے کہانیاں، انوکھی باتیں، من گھڑت افسانے نہیں ہیں

میں مطمئن ہوں کہ قارئین تک جو چیزیں پہنچا رہا ہوں وہ صرف قصے کہانیاں انوکھی باتیں انہونے قصے یا من گھڑت افسانے نہیں ہیں بلکہ قدرت کے وہ سربستہ راز ہیں جو اللہ پاک جل شانہٗ جس پر چاہے کھول دے اور جس پر چاہے بند کر دے۔ میں نے اس کبھی اپنا کمال نہیں سمجھا اسے محض اپنے رب کا کمال سمجھا ہے اور رب کی عطا سمجھی ہے کہ یہ کمالات میرے اللہ نے مجھ پر کھولے میں نے اپنے آپ کو کبھی اس کا اہل نہیں سمجھا۔

قبرستان صرف مٹی کے ڈھیروں کا نام نہیں بلکہ روحوں اور جنات کے گہرے مسکن کا نام ہے۔ وہاں روحوں کا بھی ڈیرہ ہے اور جنات کا بھی مسکن ہوتا ہے۔ جنات ! قبرستانوں میں بہت رہتے ہیں یہ صرف قبرستانوں میں نہیں بلکہ ہر جگہ' ہر درخت' ہر پانی کی جگہ' ہر خشکی کی جگہ ہر آباد گھر' ہر ویران گھر' ہر جگہ رہتے ہیں' نیک بھی ہوتے ہیں بد بھی ہوتے ہیں' سخی بھی ہوتے ہیں بخیل بھی ہوتے ہیں' رحم دل بھی ہوتے ہیں اور ظالم بھی۔ چونکہ میرا واسطہ سالہا سال سے اولیاء جنات کے ساتھ ہے اور صحابہ جنات کے ساتھ ہے۔ صحابہ جنات کی ملاقات کے بعد میں نے تابعی اور تبع تابعی جنات سے بھی بہت ملاقاتیں کی ہیں اور اس واسطے نے مجھے جنات کی زندگی پر بہت گہرا مطالعہ کرنے کا موقع دیا ہے اور میں جنات کی زندگی کے بہت قریب گیا

ہوں۔اس سے پہلے مجھے خبر نہیں تھی کہ جنات کی خوراک کیا ہے؟اس سے پہلے مجھے معلوم نہیں تھا کہ جنات رہتے کہاں ہیں؟ جنات میں تولید اور ازدواجی تعلقات کیا اور کیسے ہوتے ہیں؟ یہ باتیں اس وقت کھلیں جب انسانوں کی جنات کے ساتھ شادیاں یعنی انسان مرد اور جننی عورت کی شادی پھر ان کی اولادیں۔۔۔۔یوں واقعات تہہ در تہہ مجھ پر کھلنے لگے۔

ایک دفعہ مجھے صحابی بابا نے گیارہ دن کا سورۂ مزمل کا ایک چلہ قبرستان میں کرایا تھا۔ سردی کی کہرآلود راتیں تھیں میں نے قبرستان کے ویرانے میں دو کفن نما چادریں پہنیں اور اوپر ایک موٹا کمبل اوڑھے ایک قبر کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا۔ بہت بوسیدہ پرانی قبر اور قبرستان کا وہ کونہ جہاں شاید ہفتوں بھی کسی انسان کا گزر نہ ہو' ہاں کتے' نیولے' گوہ' سانپ' بچھو اور جنگلی جانور عام ہوتے ہیں۔

قبر دو حصوں میں کھل گئی

میں کونے میں بیٹھا سورۃ مزمل کی آیت اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا (مزمل ۷) اس کا تکرار کر کے سورۃ مزمل پوری کر رہا تھا مجھے سورۂ مزمل تین سو تیرہ دفعہ پڑھنی تھی اور میرے اردگرد تیز نئی چھریاں گڑی ہوئی تھیں جس کا میں نے کڑا دیا ہوا تھا' صحابی بابا میری نگرانی پر تھے' مجھے گیارہ دن قبرستان میں رہنا تھا اور صرف نماز عشاء کے بعد یہ عمل شروع کرنا تھا اور نماز فجر تک اس عمل کو مکمل کرنا ضروری تھا۔ یہ ایک سخت عمل تھا جس میں مسلسل مجاہدہ' قربانی اور تلخی تھی۔

میں سارے پرہیز کر کے یعنی ترک جلالی' ترک جمالی' ترک حیوانات' ترک شہوات یہ عملیات کی دنیا کے وہ پرہیز ہیں نہ ہر بندہ یہ کرے اور نہ ہی یہ ہر بندے کے بس میں ہے اس لیے اس بحث میں نہ پڑیے گا۔ میں نے محسوس کیا کہ قبر دو حصوں میں کھل گئی آہستہ آہستہ کھلی جیسے کوئی محل کے گیٹ کے دو بڑے دروازے کھلتے ہیں۔

قبر میں اتر جاؤ

اس کے اندر کی ساری حقیقت مجھے نظر آنے لگی قبر کے اندر سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں مجھے کسی نادیدہ طاقت نے حکم دیا کہ اس میں اتر جاؤ میں اٹھا اور اس میں اترنا شروع کیا۔ قبر ایک کھلے میدان کا منظر دے رہی تھی' میں سیڑھیوں میں اترا تو مجھے ایک ویران کھلا میدان نظر آیا۔ اردگرد پرانے محلات' پرانے مکانات' کچھ پرانی بارہ دریاں تھیں۔ کہیں نہریں بہہ رہی تھیں' کہیں چشمے پھوٹ رہے تھے لیکن سبزہ کم تھا ویرانی وحشت زیادہ تھی میں ایک طرف چلنا شروع ہو گیا لیکن انوکھی بات یہ ہے کہ میں اپنی زمین پر سردی چھوڑ کر آیا تھا لیکن مجھے یہاں گرمی محسوس ہوئی میں واپس پلٹا اپنے موٹے کمبل کو سیڑھیوں کے قریب رکھ کے اس خیال سے کہ واپس جاتے ہوئے اسے پھر لیتا جاؤں گا' میں چلا جا رہا تھا میری منزل کوئی نہیں تھی' بس ایک طاقت مجھے چلا رہی تھی آگے ایک مکان جو بہت بڑا محل نما تھا وہاں پہنچا جب میں وہاں پہنچا تو کسی نے میرا نام پکارا کہ وہ آپ کا مہمان آیا ہوا ہے۔

قبر کے اندر سبزہ ہی سبزہ

دروازہ خود بخود کھلا کھولنے والا نظر نہ آیا میں اندر داخل ہوا تو اندر سبزہ ہی سبزہ تھا حسن و جمال کا آخری عکس تھا' فوارے' چشمے' خوبصورت پھول' جگہ جگہ بیٹھنے کیلئے سونے اور چاندی کی کرسیاں اور بنچیں تھیں۔ میں نے ایک جگہ سے پھول توڑا اس کی خوشبو سونگھی خوشبو کیا تھی جس نے مجھے مدہوش کر دیا میں نے ایک چشمے کا پانی پیا دونوں ہاتھوں کے چلو بھر کر چہرے پر چھینٹے مارے مجھے اپنے ہاتھوں سے اس کے بعد کئی ہفتے خوشبو آتی رہی اس کے بعد کئی دنوں تک میں کچھ کھا سکا نہ پی سکا' میرا جسم تروتازہ ہوتا تھا اور مجھے بھوک پیاس نہیں لگتی تھی۔

بونے نما لوگوں کا زیر زمین ہجوم

میں ایک چاندی کے سفید خوبصورت نقش و نگار سے مرصع بنچ پر بیٹھ گیا اور میں

مسلسل سورۃ مزمل پڑھ رہا تھا اسی دوران دروازے کھلے اور چھوٹے چھوٹے ایک بالشت سے کم یا اس سے کچھ تھوڑا زیادہ بونے نما لوگ میری طرف دوڑ کر آنے لگے وہ سب میری طرف دوڑ رہے تھے ہر کسی کے ہاتھ میں پھول تھا اور ایک شخص کے ہاتھ میں چراغ تھا باقی سب کے ہاتھ میں پھول تھے ان کی باریک آوازیں استقبال کا منظر پیش کر رہی تھیں' وہ دور سے دوڑتے ہوئے آرہے تھے ان کے قدم چھوٹے ان کے جسم اور ٹانگیں چھوٹی لیکن رفتار سانپ کی رفتار سے کہیں زیادہ اور پھرتی چیتے سے کہیں زیادہ اور آواز میں تیزی بجلی کی کڑک کی طرح تھی۔

ہم زمین کے نیچے رہتے ہیں

وہ قریب آئے مجھے کوئی خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا اور میں محسوس کر رہا تھا یہ سب میرے دوست ہیں وہ کہنے لگے ہم آپ کے دوست ہیں آپ ہماری نگری میں آئے ہیں میں نے کہا اس نگری کا نام کیا ہے کہا ہمارے مطابق تو اور نام ہے لیکن آپ اسے زمینی نگری پکارا کریں۔ ہم زمین کے نیچے رہتے ہیں۔ میں نے پوچھا زمین کے نیچے بھی نگری ہے کہا! ہاں زمین کے نیچے بہت نگر ہیں اور بہت عالم ہیں بہت کو تو ہم جانتے ہیں اور کتنے ایسے بھی ہیں جو ہم نہیں جانتے ان کا علم صرف اللہ کے پاس ہے میں حیران ان کی باتیں سن رہا تھا میرے پاس پھولوں کا ڈھیر لگ گیا۔

روحانی چراغ کا تحفہ

آخر میں ایک بونے نے مجھے چراغ دیا میں نے پوچھا یہ کیوں دیا؟ کہا یہ زندگی میں آپ کے کام آئے گا اور پھر پھونک مار کر اس کو بجھا دیا کہا اس کو بجھانا بھی پھونک مار کے ہے اور جلانا بھی پھونک مار کے ہے ہاں جب جلانا تو یہ آیت پڑھ لینا اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (النور 35) جب بھی یہ آیت پڑھیں گے یہ چراغ خود بخود جل جائیگا۔

چراغ کے فوائد

میں نے اس آیت کے اور فوائد پوچھے' کہا بہت زیادہ ہیں' میں نے کہا بیان کریں۔ کہا جس کا دل بے رونق ہو' گناہوں سے کالا ہو گیا ہو' بدکاریوں سے سیاہ ہو گیا ہو' اللہ کی نافرمانیاں کر کے بخشش کی امید نہ ہو اور وہ چاہتا ہے کہ اس کا دل نورانی ہو جائے اور وہ اس آیت کو ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ' سوتے اور اٹھتے وقت بھی گیارہ مرتبہ پڑھے اور جب بھی کوئی چیز کھائے یا پیے اس آیت کو تین مرتبہ پڑھ لیا کرے' اس کے دل کی اجڑی زندگی آباد ہو جائے گی اور کوئی دیر نہیں لگے گی کہ وہ زمانے اور وقت کے ولیوں میں اس کا شمار ہو جائے گا۔ میں حیران ہوا اس چھوٹی سی آیت کے یہ فائدے۔۔۔! کہنے لگے ہاں اس کے بعد اور فوائد بھی ہیں۔ وہ چراغ والا جن کہنے لگا میں دراصل ان تمام جنات کا سردار ہوں۔

ہم زمین کے نیچے رہتے ہیں ہماری غذائیں پھلوں اور سبزیوں کی جڑیں ہوتی ہیں جو ہمیں زمین کے نیچے ہی مل جاتی ہیں۔ اس آیت کا کمال یہ بھی ہے کہ جس کی آنکھوں کا نور روز بروز ختم ہو رہا ہو وہ بھی اسی تعداد میں روز پڑھنا شروع کر دے آنکھوں کا نور روز بروز بڑھتا چلا جائے گا عینک بھی اتر سکتی ہے اگر یقین' مستقل مزاجی اور تحمل کیساتھ کچھ عرصہ پڑھ لے تو۔۔۔۔ اور جو کشف لینا چاہتا ہے' سینوں کے راز اور بھید جاننا چاہتا ہے' کشف القبور یا کشف الصدور پانا چاہتا ہے وہ اس آیت سے اسی تعداد کے ساتھ استفادہ کرے اگر اس کا دل پاکیزہ ہوگا تو بہت جلد اس آیت کا اثر ہوتا ہے ورنہ جیسا دل ویسا اثر ہوتا ضرور ہے۔

کہیں خزانہ دفن ہونے کا شک ہے کہ خزانہ نہیں مل رہا اس آیت کو درج بالا تعداد سے اگر تمام لوگ پڑھنا شروع کر دیں تو خزانے کے بارے میں خواب میں معلومات مل سکتی ہیں۔ آپ جنات کو دیکھنا چاہتے ہیں اور جاگتی آنکھوں کے ساتھ دیکھنا چاہتے ہیں اس آیت کو اسی تعداد کے ساتھ پڑھیں بس شرط ہے دل جتنا پاکیزہ ہوا اتنا اس کی

تاثیر بڑھتی چلی جائے گی۔

اس چراغ والے بونے جن نے اس کے اور بھی کمالات بتائے جس کی لمبی تفصیلات ہیں۔ مجھے چراغ دیتے ہوئے کہنے لگے اس میں کبھی تیل نہ ڈالیے گا اس میں ایک طلسماتی تیل ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ میں نے پوچھا اس چراغ کا فائدہ کیا ہے کہا اس چراغ کو جلا کر آپ بیٹھیں گے تو آپ کو بھولے ہوئے الفاظ بھی یاد آئیں گے مدہم تحریر بھی نمایاں ہوجائے گی۔ آپ کی آنکھیں اور دماغ نہیں تھکے گا چاہے جتنا لکھ لیں اگر اس چراغ کو جلا کر تسبیح پڑھیں گے تو ایک دن میں آپ چاہیں تو پانچ لاکھ کلمہ پڑھ لیں دن بھی نہیں گزرے گا اور کلمہ کی رفتار بھی تیز ہوگی اور نہ آپ تھکیں گے اور نہ جسم اور منہ میں خشکی پیدا ہوگی۔ آپ جب بھی چاہیں اس چراغ کو جلائیں قبرستان میں جس قبر کے ساتھ رکھ دیں وہ آپ کو اپنی اصل حقیقت ساری زندگی موت کے بعد کی ساری حقیقت سو فیصد صحیح بتائے گا۔ کسی کے گھر میں جنات ہیں اور جنات نے اس کو تنگ کیا ہوا بس اس گھر میں جا کر اس چراغ کو جلائیں بس جلاتے ہوئے یہی آیت پڑھنی ہے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (النور 35) اور اس آیت کو پڑھ کر پھونک ماریں گے چراغ فوراً جل جائے گا۔

بس اس گھر میں اس چراغ کو جلانا ہے۔ اس کے جلتے ہی وہ جنات اگر نیک ہیں تو اپنی شرارت سے باز آجائیں گے اگر بدکار ہیں تو توبہ کرلیں گے اگر زیادہ ہٹ دھرمی کریں گے تو فوراً جل جائیں گے ان کے جلنے کی نشانی یہ ہوگی کہ چراغ کی بتی میں تھرتھراہٹ پیدا ہوگی اور ان کے توبہ کرنے کی نشانی یہ ہوگی کہ چراغ کی بتی تیز سے ہلکی ہوجائے گی۔ چراغ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جس کو اپنا دوست بنانا چاہتے ہو اس کا نام لے کر چراغ جلا دو بس وہ آپ کے بغیر بیقرار ہوجائے گا اور جب تک چراغ جلتا رہے گا وہ بیقرار رہے گا لیکن اگر اس کو ناجائز میں کیا تو ٹھیک تین دن کے بعد آپ کی موت آجائے گی۔

اگلا فائدہ اس سے بھی حیرت انگیز بتایا آپ چاہتے ہیں کہ کوئی شخص چاہے وہ غریب ہے' بادشاہ ہے' رئیس ہے یا امیر ہے وہ آپ کو اپنے پاس بلوائے اس کا نام لیکر تین دفعہ پہلے اس چراغ پر پھونک ماریں پھر اس آیت کو پڑھ کر اس چراغ پر پھونک ماریں اس کے جلتے ہی وہ شخص آپ کی ملاقات کیلئے بے قرار ہو جائے گا اور جب تک آپ سے ملاقات نہ کرلے گا اور آپ سے ملاقات کی تدبیر اور ترکیب وہ خود نکالے گا آپ کو کہنے کی ضرورت نہیں۔

چراغ کی حفاظت

اور بھی اس چراغ کے بہت کمالات بتائے۔ بس ایک چیز خاص طور پر بتائی کہ اس چراغ کی حفاظت ضرور کیجئے گا کوئی انسان اگر اٹھالے گا تو اس کو تو نفع نہیں ہوگا لیکن اگر کسی کامل عامل جن کو پتہ چل گیا تو وہ ضرور اس کو اٹھا کر لے جاسکتا ہے کیونکہ اس چراغ کی حفاظت ہم صرف آپ کو دے رہے ہیں اور آپ کے پیچھے صحابی بابا کے کمالات اور توجہات ہیں اس لیے کہ آپ ہماری نگری میں آئے ہیں ہم آپ کو کچھ تحفہ دیے بغیر نہیں بھیج سکتے۔

ہم آدم علیہ السلام سے پہلے کے ہیں

میں نے ان کو کہا آپ کتنے عرصے سے یہاں رہتے ہیں کہا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے ہم اسی نگری میں رہتے ہیں اور یہی زمینی نگری ہمارا آشیانہ ہے۔

میں نے پوچھا آپ کو جاننے اور پانے کیلئے کوئی نشانیاں اگر آپ بتا سکتے ہیں۔۔۔ کہنے لگے ہم بتاتے ہیں لیکن وعدہ کریں کہ آپ کسی کو نہیں بتائیں گے میں نے کہا میں یہ وعدہ نہیں کرسکتا یہ میرے مزاج اور طبیعت میں نہیں کہ میں کسی کو نہ بتاؤں' کوئی کام کی چیز مجھے ملے اور اللہ کے بندوں کو ان کے کانوں تک میں چیز نہ پہنچاؤں یہ میرے بس میں نہیں لیکن میں آپ سے منت کر کے درخواست کرتا ہوں

اب آپ نے بتا ہی دیا ہے تو مجھے ضرور اس کا بتائیں۔

زیر زمین مخلوق سے ملنے کا راز

کہنے لگے ٹھیک ہے آپ جانیں آپ کا کام۔۔۔ہم آپ سے تو نہیں چھپا سکتے اگر آپ کبھی چراغ لیکر نہ آئیں اور ایسے ہی قبرستان میں آجائیں تو لفظ ''بدوح'' جس کی مجھے انہوں نے خاص تعداد بتائی یہ پڑھیں اگر نو چندی کی راتیں ہوں تو آپ کو سہولت رہے گی اگر تاریک راتیں ہوں تو بھی ہم آپ سے ملاقات کریں گے۔ کسی نا اہل کو اس کی تعداد نہ بتائیں کیونکہ یہ لفظ جنات کا لفظ ہے اور یہ حب کیلئے' تسخیر کیلئے اور جنات کو غلام بنانے کیلئے یا پھر اپنا دوست بنانے کیلئے' مہمات کیلئے' مشکلات کیلئے' مسائل کے حل کیلئے' پریشانیوں کے دور کرنے کیلئے یہ ہم ایک دوسرے کو بتاتے رہتے ہیں۔ بس آپ آکر یہی لفظ کہیں اور اسی لفظ کو یقین' طاقت اور دھیان سے پڑھیں اور اسی کو پڑھتے ہی قبر کے تمام پردے ہٹ جائیں گے اور ہم آپ سے ملاقات کریں گے۔

آیۃ الکرسی' سورۂ اخلاص اور قبرستان

ایک اور نشانی بتائی جب بھی آپ قبرستان آئیں۔ دائیں دروازے کی طرف سے ضرور آئیں' آپ سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے آئیں وہ قبرستان والوں کو بھی گفٹ کریں اور ہمیں بھی جتنا زیادہ پڑھتے ہوئے آئیں گے اتنا اس کی تاثیر اور طاقت ملے گی اور ہم آپ سے جلدی ملاقات کریں گے کیونکہ قبرستان والوں کو اور ہمیں آیۃ الکرسی اور سورۂ اخلاص سے بہت محبت ہے۔ جب بھی کوئی شخص قبرستان والوں کو آیۃ الکرسی جتنی دفعہ چاہے اور سورۂ اخلاص بھی جتنی دفعہ چاہے پڑھ کر بخشتا ہے تو قبرستان والوں کو ان اعمال سے جتنی ٹھنڈک پہنچتی ہے شاید کسی بھی عمل سے نہ پہنچتی ہو اور اسی طرح ہم بھی اس عمل کی وجہ سے بہت مسرور اور خوش ہوتے ہیں اور سورۂ اخلاص کے پڑھنے والوں سے ہم جلدی ملاقات کرنے کیلئے خود تڑپتے اور بے چین ہوتے ہیں۔

میں نے ان سے واپسی کی اجازت چاہی کہنے لگے آپ ہماری نگری میں پہلی دفعہ آئے ہیں صحابی بابا نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم اس نگری کے راز و نیاز آپ کو بتائیں ابھی بہت کچھ بتانا ہے میں نے کہا مجھے دیر ہو رہی ہے آپ فی الحال مجھے جانے دیں میں پھر کبھی آؤں گا کیونکہ آپ نے اپنے آنے کے سارے راستے اور کوڈ مجھے بتا دیئے ہیں میں ان سے اجازت لے کر آگے بڑھا اور وہ چراغ والے بونے جن اور دوسرے بونے جنات مجھے سیڑھیوں تک چھوڑنے آئے۔

یہ کیا تھا؟ کیا ہوا؟ کیسے ہوا؟

میں اپنے اندازے کے مطابق وہاں سات آٹھ گھنٹے سے زیادہ رہا ہوں گا لیکن میں نے کمبل اوڑھ کر جب سیڑھیوں پر قدم رکھا تو مجھے وہی وقت ملا' وہی ملا جہاں چھوڑ کر گیا تھا اس راز سے اب بھی حیران ہوں کہ یاالٰہی! یہ کیا راز ہے؟ کیا وقت تھم جاتا ہے؟ کیا گھڑیاں رک جاتی ہیں؟ یا وہاں کا نظام وقت سے سہارا نہیں لیتا؟ یا وہاں کے وقت کی ترتیب اور ہے؟ آپ یقین جانیے اس چیز کی مجھے ابھی تک خود سمجھ نہیں آئی یہ کیا تھا؟ کیا ہوا؟ کیسے ہوا؟ یہ سوال میرے اندر بہت عرصہ چبھتا رہا۔

آپ ہماری نگری میں کیسے؟؟؟

ایک دن نامعلوم مجھے کیا سوجھی' میں وہ چراغ لے کر اسی قبر پر گیا (جہاں میں نے سورۂ مزمل کا چلہ کیا تھا)۔ میں نے وہاں مخصوص الفاظ پڑھے اور پھر اس آیت اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا (مزمل ۷) کو پڑھ کر پھونک ماری پھونک مارتے ہی قبر گیٹ کی طرح کھلی اور اس کے اندر سیڑھیاں نظر آئیں میں اندر چلا گیا۔ اب میری منزل کا مجھے علم تھا' میں سیدھا اس گیٹ پر گیا پھر وہی شناسا سی آواز آئی۔ میرا نام لیا گیا اور گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا' اس کو کھولنے والا اب بھی مجھے نظر نہ آیا۔ میں حیران ہوتا ہوا اندر چلا گیا۔ دور سے مجھے ہاتھوں میں گلدستے لیے بہت سے بونے جنات نظر آئے اور ان سب سے آگے سردار بونے جن کے ہاتھوں میں بڑا پھول تھا' اس بار چراغ نہیں

تھا' وہ میری طرف بڑھتے چلے آرہے تھے' ہر جن کا چہرہ خوشی سے معمور اور ہر جن کے دل میں میرے لیے محبت کے جذبات موجزن تھے۔ مجھے کہنے لگے زہے نصیب! آپ ہماری نگری میں کیسے آگئے؟ ہم تو بہت مدت سے انتظار کررہے تھے' بہت دیر کے بعد تشریف لائے ہیں۔ میں کہنے لگا دراصل مجھے ایک چیز کھینچ کر یہاں لائی ہے وہ یہ ہے کہ اس دن میں آپ کے پاس گھنٹوں رہا لیکن جب واپس زمین کی دنیا پر گیا تو جو اوپر کی زندگی میں میں وقت چھوڑ کر آیا تھا اس وقت بھی وہی تھا۔۔۔

یہ اللہ کا راز ہے اللہ ہی جانتا ہے

وہ سب مسکرا دیئے۔ کہنے لگے آپ کی زمینی دنیا وقت' زمانہ اور مکان کی قید میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ قید ہمارے لیے نہیں رکھی' ہم اس قید سے ناآشنا ہیں اور نہ ہمیں اس کی کوئی فکر ہے۔ کہنے لگے ہماری دنیا اور ہے' ہمارا سورج' ہمارا چاند' ہمارے آسمان اور ہیں' ہماری شکل اور ہے جس شکل میں ہمیں آپ نظر آرہے ہیں یہ ہماری شکل نہیں وہ آپ پہچان نہیں سکتے۔ صرف آپ کو دکھانے کیلئے ہم نے یہ روپ دھارا ہے۔ ہماری زبان اور ہے' ہم آپ سے اردو زبان میں بات کررہے یہ ہماری زبان نہیں ہے۔ کہنے لگے آپ ہمارے پاس ایک سال بھی رہ جاتے تو آپ کے پاس پھر بھی وقت وہی ہوتا جو چھوڑ کر آئے ہیں۔ میں نے کہا ایسا کیوں ہے؟ کہا یہ ہمیں خبر نہیں۔۔۔ یہ اللہ کا راز ہے' اللہ ہی جانتا ہے۔۔۔ ہمیں بس اتنی خبر ہے کہ جب انسان اس نگری میں آتا ہے تو اوپر کی دنیا کا زمینی نظام اس کیلئے ٹھہر جاتا ہے اور اس کے آنے کا انتظار کرتا ہے جب وہ آتا ہے تو جس منٹ کو وہاں چھوڑ کر آیا تھا وہ منٹ وہی رہ جاتا ہے وہ منٹ اس کے آنے کے بعد آگے چلتا ہے۔

ہم ایک پراسرار مخلوق ہیں

میں حیران ان کی باتیں سن رہا تھا میں نے کہا مجھے سو فیصد تسلی نہیں ہوئی میرا مسئلہ

حل نہیں ہوا۔ مجھے اس کا کوئی اور حل بتائیں۔ کہنے لگے کہ اگر مزید کوئی بات پوچھنی ہے تو صحابی بابا سے پوچھئے' جو علم ان کو ہے ہمیں بھی نہیں۔ میں نے ان سے پوچھا آپ کیا کھاتے ہیں؟ کہنے لگے جو انسان اور جانور کھاتے ہیں وہ ہم نہیں کھاتے' ہمارا رہنا' رسم و رواج اور ہیں' ہم وہ مخلوق ہیں جو کبھی رب کی نافرمانی نہیں کرتے' ہمارا رب بھی اللہ ہے' جو تمہارا نبی ہے ہمارا نبی بھی وہی ہے ہم زندگی کے دن رات کچھ اور گزارتے ہیں آپ کو بتائیں بھی تو آپ کو سمجھ نہیں آئے گی ہم ایک پراسرار مخلوق ہیں یہاں پر صرف ہم نہیں رہتے' ہم جیسی اور بہت سی مخلوقات رہتی ہیں جو صرف اللہ کے احاطہ علم میں ہے۔ ہمیں تو خود بہت ساری مخلوقات کا علم بھی نہیں۔

مجھے ان جنات سے شرم آ گئی

میں نے پوچھا آپ کا چاند کون سا ہے؟ کہنے لگے وہ نہیں جو آپ کا ہے اور سورج وہ نہیں جو آپ کا ہے۔ اس اللہ کے پاس ایک چاند نہیں اس کے پاس بے شمار چاند ہیں' اللہ بہت طاقتور ہے' اس کے پاس بے شمار سورج ہیں۔ اس کی طاقت اور قوت کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ وہ طاقت اور قوت میں لازوال ہے' ہم نہ جانتے ہیں اور نہ پہچانتے ہیں مگر اللہ ہے اور اللہ اپنی قوت اور طاقت کیساتھ ہے۔ ان کے لہجے میں اللہ کی ذات اور قوت کا اتنا اعتماد تھا کہ مجھے جھرجھری آ گئی اور شرم بھی آ گئی کہ میں انسان ہو کر اللہ کی ذات پر اتنا یقین نہیں کرتا یہ اللہ کی دوسری مخلوق ہو کر اللہ کی ذات پر اتنا یقین کرتے ہیں۔ مجھے اپنے سوالات کا مکمل جواب تو نہ ملا تاہم کچھ آگاہی ہو گئی' میں اپنے دل میں سوچتا رہا کہ اسی لیے انسان کا علم ناقص ہے اور اللہ کا علم کامل ہے جو اللہ کے پاس ہے وہ سب کچھ تیرے پاس آ جائے تو رب تو رب نہ ہوا نا.... اللہ' اللہ ہے اس کا علم لازوال ہے' اس کی معلومات باکمال ہیں' وہ وہ جانتا ہے جو میں نہیں جانتا۔ یہ باتیں سوچ کر مجھے تسلی ہو گئی۔ میں واپس پلٹا۔

بیوہ کی اپنے شوہر سے ملاقات

میں نے اپنا چراغ اٹھایا جو کہ میں نے سیڑھیوں کے ساتھ رکھ دیا تھا جب میں قبر سے باہر آیا تو کچھ دور ایک بوڑھی ماں اور ایک جوان جو کہ شاید اس کا بیٹا تھا' ایک قبر کے پاس بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے قریب جا کر پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ وہ بوڑھی عورت کہنے لگے یہ میرے شوہر کی قبر ہے اور یہ میرا بیٹا ہے۔ ہمارا ساڑھے چھیالیس سال کا ساتھ تھا۔ پچھلے دنوں میرا شوہر فوت ہو گیا۔ اس کو بیٹھی رو رہی ہوں۔ ساتھ چھوٹ گیا' محبتیں اور پیار ختم ہو گیا اب تو پھر ملاقات قیامت کے دن ہو سکتی ہے' اب تو جدائیاں ہی جدائیاں ہیں اور کیا ہو سکتا ہے۔

میں نے کہا آپ اپنے شوہر سے باتیں کرنا چاہتی ہیں؟ مجھے حیران کن نظروں سے دیکھ کر کہنے لگی ایسا ممکن ہے؟ میں نے کہا ہاں! وہ عورت کہنے لگی اگر ایسا ہو جائے تو میں آپ کی احسان مند رہوں گی۔ میں نے اس کے شوہر کا نام پوچھ کر تین دفعہ اس کا نام پکارا چراغ پر آیت پڑھ کر پھونک ماری تو اچانک قبر کے اندر سے سلام کی آواز آئی۔ اس عورت نے جواب دیا اور چیخ کر کہنے لگی یہی میرے شوہر ہیں' رونے لگی' چیخ و پکار کرنے لگی' آپ سامنے کیوں نہیں آتے؟ وہ کہنے لگے ہم اس جہاں سے اب چلے گئے ہیں۔ کہنے لگی آہ! آپ ہمیں تنہا چھوڑ گئے' اس کے شوہر کی روح کہنے لگی تنہائی اس جہاں میں ہر شخص کا مقدر ہے' عنقریب تم بھی آجاؤ گی' میں تمہارے انتظار میں ہوں' وہ عورت کہنے لگی کیا آپ مجھے اپنی شکل نہیں دکھا سکتے۔

مجھے صلہ رحمی نے بچالیا

بیوہ کہنے لگی آپ کو قبر میں کس چیز نے کام دیا۔ روح کہنے لگی بہت سے بہن بھائی اور رشتے دار مجھ سے ناراض تھے' میری کسی غلطی یا غلط فہمی کی وجہ سے لیکن میں ان کی خدمت کرتا رہا' ان کی ناراضگی سے درگزر کرتا رہا' میں ان کی مالی مدد بھی کرتا رہا'

بیماریوں میں ان کو پوچھتا بھی رہا' ان کی زیادتیوں کو برداشت بھی کرتا رہا اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا رہا...... کرتا رہا...... کرتا رہا...... اسی دوران مجھے موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس صلہ رحمی' اس مالی خدمت' ان کی زیادتی اور ظلم کو برداشت کرنے کے صلے میں مجھے معاف کیا۔ اب میرے سرہانے دو فرشتے بیٹھے رہتے ہیں جو سدا میرا دل بہلاتے ہیں' مجھ سے محبت کرتے ہیں' مجھ سے پیار کرتے ہیں مجھے تو اب گھر بھی یاد نہیں آتا اور وہ دنیا تو مجھے اب بہت بری لگتی ہے۔ ہاں! ایک حسرت دل میں ہے اے کاش! اپنے غریب رشتے داروں کو میں پوچھتا' غریب پڑوسیوں کا خیال کرتا' غمزدہ لوگوں کی میں دل جوئی کرتا' پریشان لوگوں کو میں سنبھالتا اور ہر وقت ان کا ساتھ دیتا...... یہی کمی رہ گئی اور یہ کمی نہ ہوتی تو آج میرا مقام اور اونچا ہوتا۔

میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ......

مجھ سے اونچا مقام والے بھی یہاں ہیں' میں بہت سے لوگوں سے نیچے مقام پر ہوں لیکن میری بخشش ہوئی ہے تو ان اعمال کی وجہ سے ہوئی ہے اور میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں' خیال کرنا اپنے رشتے داروں کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ان سے روٹھ نہ جانا اگر وہ روٹھ بھی گئے ہیں تو چھوٹا بن کر انہیں مناتی رہنا اور ان کے ساتھ محبت' پیار' دل جوئی کرتی رہنا' میں نے اس موت کے بعد کی زندگی میں جتنا بڑا اجر صلہ رحمی کرنے والوں کا دیکھا ہے اتنا بڑا اجر میں نے آج تک کسی اور کا نہیں دیکھا......

اس حقیقت کو لوگ نہیں سمجھ سکتے

قبروں کے حالات میں کیا بیان کروں' قبریں تو بہت بڑی حقیقتیں آشکار کرتی ہیں اور ایسی حقیقتیں اگر بیان کر دی جائیں تو سننے والے انہیں افسانہ یا کہانی سمجھ بیٹھیں گے۔ پچھلے دنوں میں ایک قبر پر گیا تو جاتے ہی میں نے مراقبہ کیا اور صحابی بابا کے بتائے ہوئے اعمال اور بعض اوقات تو میں مراقبہ اور اعمال بھی نہیں کرتا۔ میرے پاس

یا تو وہ چراغ ہوتا ہے یا پھر چراغ کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔ میری روحوں سے ملاقات ایسے ہوتی جیسے کسی کی زندہ بندے سے ملاقات ہوتی ہے اور میں جا کر ان سے باتیں شروع کر دیتا ہوں بعض اوقات مجمع میں یا میرے ساتھ اگر کوئی چار آدمی ہوں اور میں باتیں کر رہا ہوتا ہوں' ان چار آدمیوں کو خبر نہیں ہوتی کیونکہ روح کی باتیں زبان سے نہیں ہوتیں دل سے ہوتی ہیں اور دل ایک پورا پیغام روح تک پہنچاتا ہے' روح اس پیغام کو وصول کرتی ہے۔ اس کی حقیقت لوگ نہیں سمجھ سکتے۔

367 سال پرانے مُردے سے دلچسپ ملاقات

ایک واقعہ میں بیان کرتا ہوں۔ ایک دن میں ٹھٹھہ کے مشہور قبرستان مکلی میں بیٹھا ہوا تھا' ایک دور ویرانے میں جہاں ہفتوں بھی اگر کوئی بیٹھا رہے...... سوائے درندوں اور جانوروں کے...... انسان کا وہاں گزر بھی نہیں ہوسکتا۔ نامعلوم میرے جی میں کیا آیا میں نے ایک قدیم قبر میں موجود مردے سے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ قبر والے نے مجھے جو انوکھی کہانی بتائی میں لرز اٹھا اس میں عبرت بھی تھی' نصیحت بھی اور وظائف بھی......

قارئین! آج آپ کو وہ انوکھی کہانی سناتا ہوں جو مجھے صاحب قبر نے سنائی...... کہنے لگے مجھے مرے ہوئے 367 سال ہو گئے ہیں' میری قبر کا وجود ختم ہو گیا' میں زمین کا نشان بن گیا' میری ہڈیاں تک ختم ہو گئیں' لیکن برزخ کا انوکھا اور بظاہر ناقابل یقین نظام اللہ کے ہاں چل رہا ہے۔ میں ایک بادشاہ کے وزیر کا مشیر تھا' اس کی بادشاہت پورے برصغیر میں پھیلی ہوئی تھی بلکہ افغانستان بھی اس میں شامل تھا' بادشاہ کا وزیر مسلسل مجھ سے رابطے میں رہتا اور مشورہ کرتا جب بھی اسے کوئی ناممکن مسئلہ ہو جاتا میں اسے تدبیر بتاتا' دن رات گزرتے رہے۔ بادشاہ کو بڑھاپا آ گیا' بادشاہ نے سوچا کہ اپنا کوئی ولی عہد بنایا جائے۔ بیٹا بڑا تھا لیکن ذہنی معذور تھا اس سے چھوٹا بیٹا ساڑھے تین سال کا تھا۔ اسی دن رات کی کشمکش میں بادشاہ پریشان سے پریشان ہوتا

چلا گیا۔ آخر کار اس نے وزیر کو بلایا کہ میں ولی عہد کا انتخاب کیسے کروں؟ تو وزیر نے اس کا حل تلاش کرنے کیلئے بادشاہ سے دس دن مانگے۔ بادشاہ کا مزاج تھا کہ اگر اسے کوئی ناممکن کو ممکن بنا کر نہیں دیتا تھا تو بادشاہ اس شخص کو طرح طرح کی سزائیں دیتا اور بعض اوقات اسے قتل بھی کرا دیتا تھا۔ اب وزیر پریشان کہ اس ناممکن کو ممکن میں کیسے بناؤں؟ ایک بیٹا معذور اور دوسرا بہت چھوٹا تھا' اب بادشاہ کی جو شرائط تھیں ولی عہد ہونے کیلئے کس بندے پر فٹ آتی ہیں؟ میں کیسے پوری کروں؟ اسی کشمکش میں ایک رات میں سویا ہوا تھا وزیر کا قاصد آیا اور کہا کہ وزیر نے مجھے بلایا۔

اگر بادشاہ نے مجھے ذلیل کر دیا تو۔۔۔۔

میں جب وزیر کے پاس گیا تو وہ بہت پریشان تھا اور وزیر زاروقطار رو رہا تھا کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں' ساری زندگی میں نے عزت ووقار سے گزاری ہے اگر بادشاہ نے مجھے ذلیل کر دیا تو زمین پر رہنا میرے لیے محال ہو جائے گا' اس سے بہتر ہے کہ میں زمین کے نیچے چلا جاؤں۔ میں ان کی باتیں سنتا رہا میں نے انہیں تسلی دی کہ کوئی مسئلہ ناممکن نہیں' آپ مایوس نہ ہوں' میں اس کا حل نکال کر آپ کو دیتا ہوں۔ میں نے اس کے حل کیلئے تین دن مانگے میں رات کو سویا نہیں مجھے جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تھی تو میں دو نفل پڑھتا اور ان دو نفل میں مسلسل سورۂ اخلاص کی تکرار کرتا' یعنی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص معہ تسمیہ پڑھنا شروع کر دیتا' مجھے تعداد کا علم نہیں ہوتا تھا اور میں گھنٹوں اس کو پڑھتا رہتا' پانچ سو آٹھ سو ایک ہزار مرتبہ پڑھتا جاتا جب بہت زیادہ میں تھک جاتا پھر رکوع سجدے کے بعد دوسری رکعت میں بھی اسی طرح پڑھتا۔ میں پڑھتا رہا۔ پڑھتا رہا پڑھتا رہا ایک رات پڑھ کر تھک ہار کر سو گیا' اسی طرح دوسری رات بھی پڑھا اور پھر تیسری رات بھی گھنٹوں پڑھتا رہا اور تھک ہار کر سو گیا۔ پھر میں نے خواب میں دیکھا بہت زیادہ پانی ہے جیسے کہ سمندر ہو اس پانی کے اندر راستہ بنا اور میں راستے میں اتر گیا' بہت نیچے سمندر میں راستے میں ایک دروازہ نظر

آیا' میں نے وہ دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے آواز آئی کون ہے؟ چونکہ میرا نام ہشام ہے تو میں نے کہا ہشام...... بولے کس لیے آئے ہو؟ میں نے کہا مجھے کوئی مشکل ہے' اس کا حل لینا ہے۔ دروازہ کھولا تو اندر جگہ جگہ کارپٹ بچھے ہوئے تھے' انوکھے راستے' انوکھی زندگی میں بہت حیران ہوا ہر طرف نگہبان ہاتھوں میں برچھے اور تلواریں لیکر کھڑے ہوئے تھے' جگہ جگہ عود کی' عنبر کی دھونیاں تھیں' خوشبو ہر طرف پھیل رہی تھیں ایک تخت پر شاہ جنات بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے دربان نے بتایا "یہ شاہ جنات ہیں۔" میں نے جا کر انہیں سلام عرض کیا اور ادب سے وزیر کا مسئلہ بیان کیا کہ میرا مالک بادشاہ کا وزیر ہے' وہ ایک مسئلہ کیلئے بہت پریشان ہے کیا آپ کیلئے ممکن ہے کہ آپ اس کا حل دے سکیں ایک باوقار اور گرجدار آواز شاہ جنات کی نکلی اور کہنے لگے۔

شاہ جنات سے ملا وظیفہ خاص

وزیر کو کہو کہ سورۂ کہف پارہ نمبر 15 کی آیت نمبر 10 رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل حاجت کی نیت سے اور استخارے کی نیت سے سوتے وقت پڑھیں اور پھر یہ آیت ایک سو ایک دفعہ اول و آخر سات دفعہ درود شریف ابراہیمی پڑھیں اور سوتے وقت تک مسلسل اسی آیت کو پڑھتے رہیں اور جس مقصد کیلئے استخارہ کرنا ہے اپنے اس مقصد کا خوب خوب تصور کریں۔ ایک دن' تین دن' پانچ دن' سات دن یا گیارہ دن میں اللہ پاک کی طرف سے کسی نہ کسی شکل میں' خواب میں' انسانی کی شکل میں یا گمان یا تصور کی کیفیت میں ہاں اور نہ کا جواب مل جائیگا۔

اور اپنے وزیر سے کہو کہ اگر وہ اس مشکل کا اور زیادہ مکمل حل چاہتا ہے تو باجرہ' چاول اور شکر ہم وزن لیکر قبرستان میں یا دریا کے کنارے چیونٹیوں اور کیڑے مکوڑوں کے بلوں پر روزانہ خود ڈال آئے یا کوئی ایسا ذمہ دار آدمی ہو جس کے ذریعے ان کی خوراک روزانہ پہنچائے۔ میں نے سلام کیا ان کا شکریہ ادا کیا اور واپس پلٹا وہ دربان

مجھے واپس اسی دروازے پر چھوڑ کر گیا میں جب باہر آیا تو پانی واپس مل گیا۔

تیسری رات ہی حقیقت واضح ہو گئی

میری آنکھ کھل گئی میں حیران ہوا اور وہی آیت میری زبان پر تھی یعنی سورۂ کہف کی آیت۔ میں اسی وقت اٹھا میں نے وزیر کا دروازہ کھٹکھٹانے کیلئے اس کے دربان سے عرض کیا۔ دربان نے اسی وقت وزیر کی خواب گاہ تک پہنچایا۔ وہ اچانک رات کے آخری پہر دیکھ کر حیران ہو گیا۔ میں نے اسے جا کر یہ سارا خواب من و عن سنا دیا۔ وزیر کو کچھ تسلی ہوئی' مجھے کہنے لگا تم بھی میری طرف سے یہ کرو اور میں بھی کرتا ہوں دوسری رات میں نے بھی وہی استخارے کا عمل شروع کر دیا اور اس نے بھی کیا۔ مجھے تو تیسری رات حقیقت واضح ہو گئی اور وزیر کو آٹھویں رات وہی کا وہی حکم جو مجھے ملا تھا اسے بھی مل گیا۔ ہاں میں نے اتنا کیا کہ وزیر کو نہیں بتایا اور اس کو لکھ کر دے دیا اور واضح عرض کیا کہ اس کاغذ کو نہ کھولیے گا' جب آپ کے استخارے کی حقیقت واضح ہو جائے تو پھر مجھے بتا دیجئے گا' آٹھویں رات وزیر کو ایک حکم ملا کہ بادشاہ سے کہو کہ اپنے بڑے بیٹے کو ولی عہد بنائے اور اپنی رعایا میں سے ستر صالحین ایسے چنے جو نہایت مخلصین ہوں اور ان کو تمام اخرجات دیں اور دینے کے بعد ان سے کہیں کہ وہ اپنی ہر نماز کی ہر رکعت میں آخری چھ سورتیں پڑھیں اور روزانہ سو رکعت ایسی پڑھیں کہ جس کی ہر رکعت میں آخری چھ سورتیں معہ تسمیہ لازم پڑھیں۔ اگر بڑھاپا یا کمزوری کی وجہ سے کھڑے نہیں ہو سکتے تو بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھیں۔

استخارے کا کامیاب ترین عمل

ان کا بیٹا تندرست ہو جائے گا اور بادشاہ خود بھی اپنی نماز اور ہر رکعت میں آخری چھ سورتیں پڑھے بادشاہ کے حرم کی خواتین بھی یہی پڑھیں۔ ایک سو تیس دن یہ عمل کیا

جائے بادشاہ کا بیٹا بالکل تندرست ہو جائے گا اور مملکت کو سنبھالنے کا اس کے اندر ملکہ ہوگا اور اس کا دماغ' دل' جسم نہایت صحتمند ہو کر اس قابل ہوگا کہ حکومت کی بھاگ دوڑ اپنے ہاتھ میں لے سکے۔ بادشاہ بہت خوش تھا اس نے مجھے قیمتی انعامات واعزازات سے نوازا میں بہت خوش تھا کہ بادشاہ کا مسئلہ حل ہو گیا اور اس سے کہیں زیادہ مجھے خوشی ہوئی کہ مجھے استخارے کا نہایت کامیاب ترین عمل مل گیا۔

مکلی کے قبرستان کی وہ میت جس کا نام ہشام تھا۔ مزید بولا کہ میں نے اس استخارے کو سینکڑوں نہیں ہزاروں لوگوں کو بتایا وہ ایسے کہ مفتی وقت کو میں نے یہ سارا خواب اور یہ ساری کیفیت بتائی وہ بھی خوش ہوئے انہوں نے لوگوں کو بتانا شروع کیا جس شخص کو بھی یہ استخارہ بتایا گیا اس کو ہر حقیقت واضح ہو جاتی تھی یا خواب کے ذریعے کوئی شخص اس کو حقیقت بتاتا تھا یا پھر خیالات وگمان یا نیند سے اٹھنے کے بعد اس کو ساری حقیقت دل میں واضح ہو جاتی۔

میت کی بیٹی کے رشتے کا مسئلہ

ایک دفعہ میری بیٹی کے رشتے کا مسئلہ تھا چونکہ میں بادشاہ کے وزیر کا نہایت قابل اعتماد ساتھی تھا۔

خود بادشاہ اکثر مجھ سے باتیں پوچھتا تھا اور میری باتدبیر باتوں سے بہت خوش ہوتا تھا اور میں سمجھتا ہوں میرے تدبر کے پیچھے بھی ایک عمل تھا وہ یہ تھا کہ میں خوشبو بکثرت استعمال کرتا' سفید لباس پہنتا اور ہر وقت باوضو رہتا اور ہر نماز کے بعد سانس روک کر گیارہ دفعہ یَارَحْمٰنُ پڑھتا۔

اصحاب کہف کا استخارہ

ایک اہم بات جو اس سے بھی کہیں زیادہ اہم ہے میں نے ہمیشہ مشکوک اور حرام مال کھانے میں بہت احتیاط کی ہے جب بھی مجھے کوئی مشکوک مال ملا میں نے سوکھی

روکھی کھانے پر گزارا کرلیا لیکن مشکوک مال کھانے سے میں نے ہمیشہ گریز کیا اس کا فضل یہی ہوا کہ میرے تمام وظائف پر تاثیر ہو جاتے تھے۔ چونکہ میرے پاس مال' عزت' شہرت' دولت اور وقار تھا لہٰذا ہر طرف سے بیٹی کے رشتے آنا شروع ہو گئے اب میں پریشان کہ کہاں رشتہ کروں اور کہاں نہ کروں؟ دونوں میاں بیوی فکرمند تھے کچھ ماہ مشوروں میں لگے رہے ایک دن خیال آیا کہ ساری دنیا کو میں استخارے کا بتاتا ہوں تو کیوں نہ ہم میاں بیوی یہی استخارہ کریں جس کا نام میں نے اصحاب کہف کا استخارہ رکھا ہوا تھا۔

تو میں نے بیوی سے کہا اصحاب کہف کا استخارہ کرتے ہیں بس چند ہی دنوں میں ہمیں خواب میں واضح اشارہ ملا کہ فلاں بستی میں ایک مسجد ہے وہاں ایک جوان چٹائی لپیٹ کر سویا ہوا ہے کہ اس کے پاس اوڑھنے کیلئے کوئی گرم چادر یا کمبل نہیں ہے اس سے اپنی بیٹی کی شادی کردو۔ میں نے یہ بات جب بیوی سے کہی تو کہنے لگی کہ یہی استخارہ مجھے بھی ملا۔ حیران ہوا کہ اتنا مال و دولت اور پھر ایسے بندے کے بارے میں استخارہ۔۔۔ مجھے یقین نہ آیا۔ میں نے پھر استخارہ کرنے کی ٹھان لی پھر استخارہ مسلسل کرتا رہا اور مسلسل واضح طور پر اسی طرف بار بار اشارہ ملتا رہا' آخر کار میں نے اللہ کی طرف سے واضح حکم سمجھ کر اس کی طرف جانے کا ارادہ کیا بلکہ میں ڈر گیا کہ اگر میں نے یہ بات نہ مانی تو کہیں مجھ پر عذاب اور بلا نازل نہ ہو جائے۔

فقیر سے وزیر کی بیٹی کی شادی

میں جب گیا تو دانستہ رات کو گیا جب وہاں پہنچا تو ایک جوان کو دیکھا کہ وہ چٹائی لپیٹ کر سویا ہوا تھا۔ میں نے جا کر اس کو اٹھایا اور اس کا نام پوچھا تو اس نے مجھے اپنا نام مالک بتایا میں نے پوچھا کیا کرتے ہو؟ کہا مسجد کی خدمت کرتا ہوں' لوگ روکھی سوکھی دے دیتے ہیں' کھا لیتا ہوں' میں نے کہا کوئی وارث ہے؟ کہا ماں باپ بچپن میں فوت ہو گئے تھے رشتے داروں نے کفالت نہیں کی' باپ ایک غریب کسان تھا

بس طلب علم کیلئے نکل پڑا۔ اس کی گفتگو کا وقار اس کے چہرے پر علم اور تقویٰ کا نور...... ان تمام چیزوں نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میں نے اس سے پوچھا تیری شادی نہیں ہوئی؟ کہنے لگا: مجھے کون رشتہ دے گا؟ میں نے کہا اگر میں دے دوں تو...... بے فکری سے کہنے لگا اگر اللہ کو منظور ہوا تو ہو جائے گا۔ میں نے کہا آپ میرے ساتھ چلیں گے؟ کہنے لگا نہیں میں نے فجر کی نماز پڑھانی ہے ہاں اگر آپ فجر کی نماز کے بعد کہیں گے تو چلا چلوں گا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔

رات کا آخری پہر حال احوال لیتے ہوئے گزر گیا۔ صبح فجر کی نماز کے بعد میں اس کو لے کر آیا...... جب اس نے میرا محل دیکھا تو پوچھا آپ کون ہیں؟ میں نے کہا میں بادشاہ کے وزیر کا مصاحب ہوں۔ کہنے لگا آپ مجھے کیوں لائے ہیں؟ میں نے کہا میں اپنی بیٹی کی شادی تم سے کرنا چاہتا ہوں۔ کہنے لگا آپ نے میرا انتخاب کیوں کیا؟ میں نے اسے استخارے کے عمل کا بتایا۔

وہ رونے لگ گیا کہنے لگا میں کھانے پینے کے مسائل میں اور زندگی کے مسائل میں بہت پریشان تھا' میں مسلسل چالیس راتوں سے ایک عمل کر رہا ہوں اور اس نے وہی عمل بتایا جو میں اپنی مشکلات میں کرتا تھا یعنی سورت اخلاص کو اپنی نفل نماز میں مسلسل پڑھنا اور گھنٹوں پڑھنا میں نے پوچھا یہ عمل تجھے کس نے بتایا تھا؟ کہنے لگا ایک دفعہ ایک فقیر آیا تھا...... میں کھانا کھا رہا تھا...... مجھے کہنے لگا یہ سارا کھانا مجھے دے دے...... میں نے اسے دے دیا...... وہ خوش ہوا اور مجھے سینے سے لگایا اور میری پیشانی کو بوسہ دیا اور مجھے یہ عمل بتایا اور کہنے لگا میں تیری پیشانی پر بہت بڑا بخت دیکھ رہا ہوں اور میرا نام خضر ہے مجھے تیرے کھانے کی حاجت نہیں' اللہ تجھے اس سے بھی اچھے اچھے کھانے کھلائے گا۔ بس اس دن سے میں یہ نفل مسلسل پڑھ رہا ہوں اور جس رات آپ نے مجھے اٹھایا وہ چالیسویں رات تھی۔ میں اس سے یہ باتیں کر ہی رہا تھا تو بادشاہ کی طرف سے مجھے خادم نے آ کر بتایا کہ بادشاہ کا بیٹا تندرست ہو گیا اور بالکل

صحتمند ہو گیا ہے۔ آج ہی اس کے غسل صحت یابی کی تقریب ہے۔ آپ کو بھی بادشاہ نے مدعو کیا ہے میں اچانک آخری چھ سورتوں کے کمالات پر چونک پڑا اور پھر میں نے اس کو خود کئی بیماریوں میں پڑھا۔ مخلصین مجھے ستر تو نہ مل سکے جتنے زیادہ مل سکے اس کے ذریعے سے میں نے پڑھوایا اور خود بھی پڑھا واقعی فائدہ ہوا۔

آخر کار اس جوان کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی ۔ وہ جوان ایسا بخت والا تھا کہ میرے گھر میں مال و دولت' نعمتیں' عزت' شان و شوکت کی فراوانی شروع ہو گئی اور بادشاہ نے مجھے خود وزیر کا درجہ دے دیا اور میرے پاس عزت د چیزیں اتنی زیادہ تھیں کہ میں حیران ہوا اور مجھے ایک بات کا احساس ہوا کہ کسی کی غربت اور فقر و فاقہ پر نہیں اصل نصیب اور مقدر پر فیصلے ہوتے ہیں۔

شاہی قلعہ لاہور کے جنات کا دعوت نامہ

ابھی کچھ دن پہلے شاہی قلعہ لاہور کے جنات کا دعوت نامہ موصول ہوا جس میں دنیا بھر کے بڑے بڑے اولیاء جنات' صالحین جنات اور صحابی جنات بھی شامل ہو رہے تھے' ان کا دعوت نامہ جب مجھے موصول ہوا اس میں جو بات خاص طور پر جو لکھی گئی تھی وہ یہ لکھی گئی تھی کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ وہاں ایک تقریر کریں جس کا موضوع ہے ''حفاظت کی دیوار'' ان کی تقریر کے موضوع کو پڑھ کر میں خود حیران ہوا کہ جنات کو حفاظت کی دیوار کی کیا ضرورت وہ تو بہت طاقتور ہیں' ان کو اس کی کیا ایسی پڑی ہے کہ وہ بار بار اس کیلئے تقاضا کر رہے ہیں۔ بار بار تقاضا اس لیے کہہ رہا ہوں کہ دعوت نامے کے بعد بار بار ان کے مزید پیغام بھی آئے کہ آپ اپنی حاضری کو یقینی بنائیں اور ہمیں ضرور وقت دیں۔ ہم آپ کی اس گفتگو کو سننا چاہتے ہیں بلکہ جو بات انہوں نے خاص طور پر کہی کہ ہمارے بعض اولیاء جنات بہت دور سے آرہے ہیں جنہوں نے آپ کا تذکرہ تو سنا ہے لیکن آپ کو دیکھا نہیں تو ان کی چاہت ہے کہ ہمیں ان کی تقریر ضرور سنائیں۔

بوڑھے باورچی جن کا اصرار

کیونکہ میں نے اس ''جنات کے پیدائشی دوست'' کی پہلی اقساط میں بوڑھے باورچی جن کا تذکرہ کیا تھا جو کہ ایک شادی کی تقریب میں مجھے ملا اور وہ ملاقات اچانک ہوئی اس کے بعد اس سے میرا تعلق بڑھا' دوستی بڑھی اور میں ان کے قریب تر ہوتا گیا اور وہ میرے قریب تر ہوتے گئے اس پیغام میں ان باورچی جن کا بھی اصرار ساتھ تھا کہ وہ بھی آرہے ہیں اور کئی ماہ ہوئے ملاقات نہیں ہوئی لہٰذا آپ کا آنا ضروری ہے۔

یہ نشست رات سوا گیارہ بجے سے لیکر صبح سوا چار بجے تک ہونی تھی۔ ٹھیک سوا گیارہ بجے جنات کی مخصوص سواری ایک بہت بڑی گدھ کی شکل میں یا اس کو چیل کی شکل کہوں جس کے ہر طرف پر ہی پر تھی اور انہی پروں سے گدیاں اور انہی پروں سے چھت اور انہی پروں سے پورا کیبن بنایا گیا تھا جس میں چار آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ گدھ آکر رکی میں اس میں سوار ہوا اور اس کا ایک دروازہ کھلا جو بعد میں بند ہوگیا۔ کیونکہ گدھ نما سواری جس رفتار سے چلتی ہے وہ یقیناً کوئی تیز رفتار سے تیز رفتار راکٹ یا جہاز بھی اس کا مقابلہ نہ کرسکے بس میں بیٹھا اور چند لمحوں بعد ہی وہ گدھ نیچے اتری اور میں لمحوں میں شاہی قلعے پہنچ گیا۔

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی سجدہ گاہ اور ولایت

اس دفعہ تقریب شاہی قلعے کی موتی مسجد کے اندر تھی' اور ایک بات کا مجھے وہاں جاکر احساس ہوا کہ جب سے میں نے موتی مسجد کا انکشاف کیا ہے انسان تو انسان جنات بھی اس میں بہت زیادہ آتے ہیں اور جنات کی وہاں حاضری کی تعداد اتنی زیادہ ہے' اتنی زیادہ ہے کہ شاہی قلعے میں رہنے والے جنات خود حیران ہیں کہ ہم نے صدیوں سے موتی مسجد کو آباد کیا ہوا ہے لیکن جب سے آپ نے اس کا اعلان کیا

ہے تو پوری دنیا سے جنات آ کر یہاں عبادت کر رہے ہیں اور نفل پڑھ رہے ہیں۔ ایک جن کہنے لگے جو کہ شاہی قلعے کے جنات کے دربان ہیں وہ کہنے لگے کہ ایک بوڑھا جن مجھے ملا اس کی بوڑھی بیوی اور ساتھ بچے پوتے پوتیاں۔ بہت بڑی فیملی تھی وہ یہاں آئے۔ موتی مسجد سے باہر نکل کر وہ رو رہے تھے مجھے دیکھ کر وہ خاموش ہو گئے اور مجھے کچھ گفٹ دیا۔ میں نے ان کے رونے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ ہم نے جس جگہ سجدہ کیا تھا اس جگہ ایک وقت تھا یہ موتی مسجد کی جگہ ایک بہت پرانی مسجد تھی اور اس پرانی مسجد میں حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے سجدے کیے اور برصغیر کے تین سو بیاسی اولیاء کرام نے اس جگہ سجدے کیے اور جس نے بھی یہاں سجدہ کیا اس نے ولایت پائی۔ وہ جگہ ایسی مقرب ہوگئی ہے اللہ کے ہاں قبول ہوگئی ہے ان کے سجدے آہ وزاری کی وجہ سے وہ کہنے لگے کہ میرے پاس ایک علم ہے کہ جو بھی چیز ہو خود بولتی ہے جب میں نے وہاں سجدہ کیا تو وہ جگہ بولی تو ایسا خوش قسمت جن ہے کیسا خوش قسمت جن ہے کہ آج اس جگہ سجدہ دے رہا ہے۔

موتی مسجد میں موجود جگہ کی انوکھی کہانی

جہاں بڑے بڑے اولیائے کرام نے سجدے دیئے اور ولایت کے اعلیٰ مقام پر پہنچے۔ یعنی موتی مسجد کی اس جگہ نے اپنی ایک انوکھی کہانی سنائی۔ وہ جگہ کہنے لگی کہ ایک ڈاکو مغل حکمران اکبر بادشاہ کے دور میں قید کیا گیا' بہت عرصہ وہ قید رہا اسے طوق وزنجیر پہنائے گئے' بہت عرصہ قید رہنے کے بعد آخر اس کو بڑے قیدیوں کا نگران بنا دیا گیا' ڈاکو کبھی کبھی رات کی تنہائیوں میں موتی مسجد میں آ کر عبادت کرتا تھا' اسے کچھ نہیں آتا تھا بس وہ سجدے میں پڑ کر ''اللہ اللہ'' کرتا تھا کیونکہ اس دور میں موتی مسجد میں عام بندہ داخل نہیں ہو سکتا تھا یہ صرف بادشاہوں اور شہنشاہوں کیلئے تھی' ہاں! جمعہ کے دن بادشاہ رعایا کے ساتھ اس میں جمعہ پڑھتا تھا۔ رعایا سے مراد جو بادشاہ کے خاص بڑے بڑے مصاحب تھے۔

درویش کا سینہ پر ہاتھ لگانا تھا کہ......

وہ زمین کہنے لگی کہ اس ڈاکو نے (جس کو قید تھی) جب یہاں سجدہ کیا اور بس اللہ اللہ کہتا رہا اللہ اللہ کہتے کہتے زمین کی برکت ایسی تھی کہ جہاں اس کی پیشانی لگی اور اس پر اس کے آنسو گرے' اور وہ اللہ اللہ کہتا رہا اس کی برکت سے اس کی قید چند دنوں میں ہی ختم ہوگئی' پھر جب وہ قید سے اور شاہی قلعے سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک درویش اپنے گدھے پر جا رہے تھے۔ اس ڈاکو نے آواز دی اور کہا کہ میری جیب خالی ہے میں ہوں تو برا اور آپ اچھے ہیں کیا آپ اپنی جیب سے کچھ میری جیب میں ڈال دیں گے؟ تو وہ بزرگ کہنے لگے ہاں کیوں نہیں۔۔۔انہوں نے چند سکے میری جیب میں ڈال دیئے...... وہ سکے لے کر میں آگے گیا تو بزرگوں نے فرمایا کہ ادھر آؤ میری بات سنو! جب میں ان کے قریب گیا تو انہوں نے اپنے گریبان کو کھولا اور اپنے دل کے اوپر ہاتھ لگایا...... ایسا لگا کہ جیسے گریبان کھلتے ہی ان کا سینہ چاک ہو گیا اور ان کا دل جیب کی شکل بن گیا...... انہوں نے دل میں ہاتھ ڈالا اور میرے دل کے اندر کوئی چیز ڈال دی۔ اپنے سینے سے ہاتھ نکال کر میرے سینے میں ڈال دی مجھے محسوس ہوا کہ میرے سینے میں کوئی چیز گئی ہے۔ دل میں ہلکی سی چبھن ہوئی اور فرمانے لگے جا ...... ان سجدوں کی برکت سے جو تم نے کیے تھے اللہ نے تیرے دل کو نورانی بنا دیا اب تیرا دل تو ڈھل چکا' لے اس میں جو نور اللہ کی معرفت سے ہمیں ملا تھا لے وہ نور ہم نے تجھے دے دیا۔ میں ان کی بات سن کر وہیں ٹھہر گیا' میرے قدم ہل نہ سکے' وہ بزرگ اپنے گدھے پر سوار ہوئے اور چل دیئے۔ میں انہیں دیکھتا رہا اور وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

پل میں زمین و آسمان بدل گئے

کہنے لگے میں واپس پلٹا اور میں نے دربانوں سے کہا مجھے واپس جیل جانا ہے وہ

حیران کہ اتنے سالہا سال کی قید کے بعد تجھے خلاصی ملی' لوگ جیلوں سے خلاصی چاہتے ہیں تم واپس آنا چاہتے ہو؟ کہا کہ اصل میں مجھے جیل مقصود نہیں' اصل مجھے موتی مسجد مطلوب ہے' جہاں سے مجھے یہ محبت ملی' کہا پل پل میرا دل اللہ اللہ کہہ رہا ہے' زمین کے پردے ہٹ گئے' جنات انسانوں کی طرح نظر آنے لگے' فرشتوں کا نور نظر آنے لگا' رحمت اوپر سے اترتی نظر آنے لگی' عذاب اترتا نظر آنے لگا' ہر چیز بول بول کر مجھے اپنا نام بتاتی تھی' اپنا کام بتاتی تھی اپنا ذکر بتاتی تھی۔ ہر جانور کی بولی مجھے سمجھ آنے لگی اور زمین کے نقشے' آسمان کے نقشے بدل گئے' میرا دل خود اللہ کی طرف مائل ہوا' آنکھیں ہر وقت تر رہنے لگیں' جسم ہر وقت عبادت کی طرف متوجہ ہونے لگا اور میرے انگ انگ اور روئے روئے سے اللہ کی محبت نکلنے لگی' میں جس جگہ عبادت کرتا تھا اس جگہ کی آواز اور اس کی سمجھ مجھے آنے لگی' پھر تو یہ عالم ہو گیا کہ وہ دل میں نور کیا پڑا اور موتی مسجد کے سجدے مجھے کیا ملے کہ بس پھر تو یہ تھا کہ جب میں نماز کیلئے کھڑا ہوتا تھا تو پھر نماز مجھے خود بخود آ گئی' مجھے تلاوت خود بخود آ گئی' میں نے کسی سے کچھ نہیں سیکھا' عبادت بھی مل گئی' تلاوت بھی مل گئی' تسبیح بھی مل گئی' سجدے بھی مل گئے' میں حیران ہوا اور مجھے احساس ہوا کہ اللہ پاک کا قرب مجھے مل گیا اور اللہ کا ذکر مجھے مل گیا اسی قرب اور تسبیح میں میرے دن رات گزرنے لگے' مجھے دربانوں نے اندر نہ جانے دیا' بس میں باہر بیٹھا روتا رہتا تھا' گری پڑی کوئی روٹی مجھے مل جاتی تھی۔ یہ بات آخر بادشاہ تک پہنچی کہ فلاں جو ڈاکو تھا اس کا حال یہ ہو گیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ بس مجھے موتی مسجد کی دربانی دے دو' بادشاہ کو عجیب احساس ہوا' شاید قبولیت کی گھڑی تھی' بادشاہ نے مجھے بلوایا اور بلوا کر پوچھا تو کیا چاہتا ہے۔۔۔؟

تو میں نے انہیں سارے حالات بتا دیئے کہ میں کس طرح موتی مسجد میں گیا اور موتی مسجد کی وہ مخصوص جگہ جس کی صرف اولیاء کو خبر ہے اس جگہ پر قدرتی میرا سجدہ ہو گیا

میں رات کو چھپ چھپا کر جاتا تھا' قیدیوں کا میں نگران بن گیا تھا۔ بس اس سجدے کی برکت سے خلاصی ہوگئی آپ کو ترس آ گیا اور آپ نے مجھے آزاد کر دیا۔ میں باہر نکلا تو کسی درویش نے مجھے سکے دیئے اور جاتے جاتے واپس آئے اور اپنے دل کی جیب سے نور نکال کر میرے دل میں ڈال دیا بس اس دن سے میری زندگی بدل گئی' میری دنیا بدل گئی' میری نظریں بدل گئیں' میری سوچیں بدل گئیں' میرے جذبے بدل گئے' میرا اٹھنا بیٹھنا سونا اور جاگنا بدل گیا' میرے دن اور رات بدل گئے۔

بادشاہ کو خزانہ کیسے ملا؟

بادشاہ نے کہا" کیسے مانیں کہ تیرے دن اور رات بدل گئے" تو میں نے فوراً کہا "بادشاہ سلامت! آپ جس جگہ بیٹھے ہیں آپ کے قدموں کے چار ہاتھ بائیں طرف ایک بہت بڑا خزانہ دفن ہے اور وہ خزانہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اگر خزانہ نہ ملا تو آپ تلوار سے میرا سر قلم کر دیں آپ کو اختیار ہے۔"

بادشاہ نے فوراً خدام بلوائے اور خدام بلا کر اس جگہ کو کھودا اس جگہ بہت بڑے قیمتی پتھر لگے ہوئے تھے' بادشاہ کا محل تھا اور بادشاہ کا خاص کمرہ تھا اس کو کھودنا بہت مشکل تھا آخر کاریگر لوگ بلوائے گئے' انہوں نے وہ ٹائلیں ہٹائیں' ٹائلیں ہٹا کر وہاں کھودنا شروع کیا بس تھوڑا ہی کھودا تھا تو وہاں ان کی کدال کسی سخت چیز سے ٹکرائی تو وہ کہنے لگے کہ آگے کوئی سخت دھات کی چیز ہے۔ بادشاہ کی آنکھوں میں چمک آئی اور بادشاہ کہنے لگا اس کو مزید کھودو...... دیکھا تو ایک تانبے کا بہت مضبوط برتن تھا جس کا منہ تانبے کے ڈھکن سے بند تھا اور انہوں نے جب اس کو مزید کھولا تو اس کے اندر ہیرے' جواہرات تھے...... سونا اور چاندی تھی ...... اس کی چمک اتنی تھی کہ بادشاہ کا کمرہ روشن ہو گیا' بادشاہ نے کہا کہ بس اسے ڈھانپ دو مت کھولو۔ وہ تمام کاریگر چلے گئے' آناً فاناً یہ کام ہوئے اور آناً فاناً میں اتنا بڑا خزانہ بادشاہ کو مل گیا۔ موتی مسجد کی

میں دو شرائط نہیں مانتا

بادشاہ تو حیران رہ گیا کہ اتنا بڑا خزانہ مجھے مل گیا' اس نے اس سابقہ ڈاکو اور موجودہ ولی کو سامنے بٹھایا' سامنے بٹھا کر اس کا اعزاز و اکرام کیا اور کہا ٹھیک ہے۔ آج سے تجھے شاہی دسترخوان سے کھانا ملے گا' دو شاہی خادم مستقل تیری خدمت کریں گے اور تو موتی مسجد کی خدمت کیا کر۔

اس بندہ خدا نے بادشاہ کی خدمت میں جھک کر عرض کیا' بادشاہ سلامت! میں یہ دو شرائط نہیں مانتا۔ مجھے عام خدام کے دفتر سے کھانا ملے اور مجھے کوئی خادم نہ ملے' بس کہیں کسی کونے میں رہنے کی جگہ مل جائے مجھے اور کچھ نہیں چاہیے' بادشاہ نے اس کی یہ خواہش مجبوراً قبول کر لی اور وہ ساری زندگی موتی مسجد کی خدمت کرتا رہا' اس نے اس سجدہ گاہ کو نہیں چھوڑا جو کہ سجدہ گاہ موتی مسجد میں مخصوص سجدہ گاہ ہے۔

اس جگہ میں بھی سجدہ کرتا ہوں تو۔۔۔۔

قارئین! میں خود وہاں کئی دفعہ گیا اور اس جگہ سجدے کیے جب بھی میں وہاں سجدہ کرتا ہوں مجھے انوکھا سرور محسوس ہوتا ہے بلکہ میں پچھلے ہفتے وہاں گیا تو وہاں جا کر میں نے دو نفل پڑھے دو نفل کے سجدے میں جب میں گیا تو زمین کی تہیں ہٹ گئیں تو زمین کے نیچے مجھے کائنات کا ایک انوکھا نظام نظر آنے لگا جو شاید میں لفظوں میں اگر بیان کروں تو مخلوق خدا میری باتوں کو مبالغہ سمجھے۔ افسانہ یا داستان سمجھے لیکن میں کروں تو کیا کروں۔ جو آنکھیں میری کھلی ہوئی ہیں اگر آپ کی کھل جائیں تو آپ اس واقعہ کو سچ مانیں۔ افسوس! میری باتیں کسی کو سمجھ کیسے آسکتی ہیں ؟ میں اس دربان کی یہ بات سن رہا تھا تو سنتے سنتے مجھے احساس ہوا میں اس سے باتیں کرتا چلا جاؤں۔ میں اس سے باتیں سنتا رہا' سنتا رہا

جگہ خاص پر سجدے کا کمال

میں اس کی باتیں غور سے سن رہا تھا اور حیران ہو رہا تھا۔ مجھے احساس ہوا کہ واقعی موتی مسجد کا انکشاف کر کے میں نے مخلوق خدا کے ساتھ سو فیصد بھلا کیا جہاں انسانوں کو بہت فائدہ ہو رہا وہاں جنات کی دنیا میں ہلچل مچی ہوئی ہے۔ مجھے شاہی قلعے کے کئی جنات نے یہ مبارک باد پیش کی کہ ان کے خود کے مسائل حل ہوئے' ان کی مشکلات دور ہوئیں' ان کی زندگیوں میں ایسی انوکھی روشنی آئی۔ وہ جنات کہنے لگے آپ ہمیں سجدے کی وہ جگہ دکھائیں' جس جگہ کے سجدے پر وہ کمال ملتا ہے' میں نے ان سے کہا جگہ تو میں دکھا دوں گا پہلے جگہ کا اپنے آپ کو اہل تو بناؤ..... کہنے لگے اگر آپ ہمیں جگہ دکھا دیں گے تو شاید اس جگہ کی برکت سے ہم اہل ہو جائیں پھر اس کی مثال دی کہ جس طرح انہوں نے اس ڈاکو کا واقعہ سنایا کیا وہ اہل تھا ... ؟؟؟

روحانیت کا سمندر موتی مسجد سے ملا

میں مسکرا دیا میں نے کہا واقعی وہ اہل نہیں تھا' بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جو کہ نااہل انسان کو اہل بناتی ہیں' وہاں اللہ کی خصوصی رحمت متوجہ ہوتی ہے وہ رحمت ہی انسان کو اہل بناتی ہے۔ خیر میں موتی مسجد پہنچا میں نے کہا اگر خود اچانک آ ہی گیا ہوں تو میں بھی وہیں جا کر نفل پڑھ لوں' ویسے بھی وہ رات کا وقت تھا اس وقت ہماری باتیں ہوتے ہوتے تقریباً رات کے ساڑھے بارہ بج چکے تھے۔ میں نے وہاں تہجد کی نیت کر کے نفل پڑھے۔ بہت سرور ملا بہت سکون ملا' انوکھی محبت' انوکھا پیار ملا' انوکھا روحانیت کا ایک سمندر ملا' میں بڑی دیر تک سجدے میں پڑا رہا' آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ جنات میرا انتظار کر رہے تھے اُدھر تقریب میں مسلسل مہمان آ رہے تھے۔ ہماری تقریب رات ایک بجے کے بعد شروع ہوئی تھی' میں نفل پڑھتا رہا پھر دعا کی' ان کو وہ جگہ بتائی۔

ڈاکو کی موت کیسے آئی؟؟؟

اس کے بعد میں واپس آیا تو اس ڈاکو کو جو کہ اکبر بادشاہ کے دور کا ڈاکو تھا بعد میں اللہ کا ولی تھا' کے بارے میں سوچتا رہا' میں نے اس جن سے پوچھا اس ڈاکو کے نام کا کچھ پتہ ہے؟ جن کہنے لگا: پہلے نام کی تو کوئی خبر نہیں بعد کا نام خود بادشاہ اکبر نے اپنے نام کی نسبت کے ساتھ اصغر رکھ دیا تھا اور اس کو اصغر خادم بولتے تھے۔ وہ چونکہ مسجد کی خدمت کرتا رہتا تھا اس کو اصغر خادم کہتے تھے۔ ایک دفعہ اصغر خادم کی موت کا وقت قریب آیا تو کہنے لگا مجھے موتی مسجد میں لے چلو میں مسجد میں مرنا چاہتا ہوں پھر اس جگہ لے آئے وہ بہت عرصے سے بیمار تھا لیکن مسجد میں خدمت کیلئے اس کو خادم پکڑ کر لے آتے تھے وہ آتا تھا اور اپنے کانپتے ہاتھوں سے جھاڑو دیتا اور کانپتے ہاتھوں سے دعا مانگتا تھا۔ خدام اس کو اٹھا کر اس سجدے والی جگہ پر لے گئے اور سجدے کی جگہ پر اس کا سر رکھ دیا اور وہ بلک بلک کر رونے لگا۔ ''اے اللہ! میرے دن سیاہ تھے' میرے صبح وشام سیاہ تھے لیکن اپنے گھر کی برکت سے اے اللہ تو نے میرے دل کو دھو دیا اور تیرے گھر کی برکت سے مجھے درویش مل گیا جنہوں نے تیری محبت کا نور جو انہوں نے زندگی کے مجاہدوں اور مشقتوں سے حاصل کیا تھا مجھے دے دیا' اے اللہ میں تیرے پاس آرہا ہوں تو میرے ساتھ وہ معاملہ فرما جو ماں اپنے بچے کے ساتھ کرتی ہے اور مجھے تیری رحمت کی امید ہے '' یہ کہتے ہوئے وہ رو رہا تھا اور سر بار بار پٹخ رہا تھا۔ اس کے آنسوؤں اور سسکیوں سے مسجد دہل رہی تھی اور آنسوؤں سے زمین تر ہو رہی تھی آخر کار اس نے تین دفعہ اللہ کہا اور اس کی روح پرواز کر گئی۔

اکبر بادشاہ بلک بلک کر رو پڑا

بادشاہ تک جب یہ اطلاع پہنچی کہ اصغر خادم فوت ہو گیا ہے تو بادشاہ اس طرف آیا جس جگہ اس کی میت پڑی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے گئے تھے

اور انگوٹھے باندھ دیئے گئے تھے' بادشاہ نے اس کی میت کو دیکھا...... اکبر بادشاہ بہت حوصلے والا اور بہت طاقتور مزاج رکھتا تھا لیکن اس کو دیکھ کر بلک بلک کر رونے لگا۔ کہنے لگا یہ کیسا شخص تھا جس شخص کی وجہ سے مجھے ایک نہیں کئی خزانے ملے اور خود مجھے احساس ہوا کہ میں ہندووانہ ذہن رکھتا تھا اور مشرکانہ رسمیں کرتا تھا۔ اس شخص (اصغر خادم) کی وجہ سے مجھے بہت زیادہ روحانیت ملی اور قرب ملا مجھے احساس ہوا کہ شاید اللہ مجھے (اکبر) کو معاف کر دے' اللہ ہمایوں کو معاف کر دے' پھر اپنا شجرہ بیان کر کے اکبر مسلسل روتا رہا اس کے بعد وزراء آئے انہوں نے بادشاہ کو سنبھالا اور لے گئے...... بادشاہ نے اس کا جنازہ خود پڑھا۔ بادشاہ اس کو اکثر یاد کرتا رہتا تھا۔ اس کی روحانیت بہت عرصہ مسجد میں رہی۔ پھر جن مجھے مزید بتانے لگے کہ اس کے بعد ایک بوڑھے جن نے اس مسجد کی خدمت سنبھال لی اب چالیس جنات مسلسل مسجد کی خدمت کرتے ہیں اور یہ سلسلہ صدیوں سے چلا آ رہا ہے۔ کبھی بھی موتی مسجد کی خدمت کم نہیں ہوئی انسان آئیں یا نہ آئیں لیکن موتی مسجد کی خدمت ہمیشہ ہوتی رہے گی اور موتی مسجد کی خدمت ہمیشہ بہت زیادہ برکتوں کے ساتھ چلتی رہے گی۔

اللہ پاک نے بہت برکتیں عطا فرمائیں اور جنات کی بہت سی مشکلات حل ہوئیں۔

جنات کبھی بے پردہ نہیں ہوتے

ہم ان باتوں کو کر ہی رہے تھے کہ اچانک پیغام آیا کہ تقریب سج گئی ہے اور آپ کا انتظار ہو رہا ہے جب میں تقریب میں پہنچا تو ہر طرف کرسیاں بچھی ہوئی تھیں اور پہلے تو ان کا پروگرام اس تقریب کو موتی مسجد میں کرنے کا تھا جب ہجوم زیادہ ہو گیا تو موتی مسجد میں خاص حضرات نے نفل پڑھے پھر میدان میں آ گئے' وہاں جنات کا بہت زیادہ ہجوم تھا ہر طرف کرسیاں بچھی ہوئی تھیں ہر طرف جنات کی چہل پہل تھی۔ ایک جو چیز میں نے خاص طور پر محسوس کی اور آپ انسانوں کو بتانا چاہتا ہوں جنات عورتیں کبھی بے پردہ نہیں ہوتیں' حتیٰ کہ حیران کن بات ہے کہ کافر جنات بھی کبھی بے

پردہ نہیں ہوتے۔ کافر جنات عورتیں بھی بے پردہ نہیں ہوتیں چونکہ یہ مخلوق انسانوں سے بہت پہلے کی ہے اور حضرت عزرائیل علیہ الصلوۃ والسلام جو زبان بولتے ہیں وہی زبان بولتی ہے اوران کے اندر مذہب پختہ ہوتا ہے۔

مدینہ منورہ سے آئے جن کی تلاوت

تھوڑی دیر قرآن پاک کی تلاوت ہوئی اور سورۂ یٰسین کا پہلا رکوع ایک قاری جن نے پڑھا جو کہ مدینہ منورہ سے آیا ہوا تھا۔ تلاوت کے بعد مجھے بلایا گیا' میں سٹیج پر بیٹھا' سونے اور چاندی کے پتھر لگے ہوئے تھے ہر طرف مخمل بچھا ہوا تھا اور ہر شخص متوجہ تھا۔ اس ساری تقریر میں میں نے حفاظت کے حصار کے متعلق جو گفتگو کی اس ساری گفتگو کو میں اب آپ کو کیا بتاؤں۔۔۔ وہ گفتگو تقریباً سوا چار گھنٹے کی گفتگو تھی اور اس طویل وقت کا پتا ہی نہ چلا۔ تقریب جہاں سوا چار بجے ختم ہونی تھی' وہ بہت دیر تک چلتی رہی حتیٰ کہ فجر کی اذان کا وقت ہو گیا اور فجر کی اذان شروع ہو گئی۔

تو اس کے بعد دعا کرائی گئی اور دعا کے بعد فجر کی سنتیں پڑھیں' سنتوں کے بعد میں نے وہاں جماعت کرائی۔ جنات کی صفوں کی صفیں تھیں۔ ان سب جنات نے باجماعت نماز پڑھی۔ فجر کی دعا کے بعد پھر مزید مختلف تقریبات چلتی رہیں۔۔۔ لیکن میں ان سے اجازت لیکر واپس آیا۔ چیل نما سواری نے مجھے اٹھایا اور لمحوں میں مجھے میرے گھر پہنچا دیا۔ یہ تقریب تھی جو میں نے بیان کی۔ میں نے وہاں حفاظت اور حصار پر کیا بیان کیا وہ مختصر سا آپ کو بتانا چاہوں گا اس سے کو آپ روحانی فائدہ ہوگا۔

شریر جنات سے حفاظت کا خاص الخاص عمل

کیونکہ یہ ان کی ضرورت ہے' اس لیے کہ آگ سے بنی ہوئی مخلوق کے اندر شرارت بہت زیادہ ہے وہ جنات مسلمان ہوں یا کافر اگر مسلمان بعض پختہ مسلمان ہوتے ہیں ان کا مزاج شرارت کا نہیں ہوتا لیکن بعض ایسے جنات ہوتے ہیں کہ جو مسلمان تو ہوتے ہیں لیکن کمزور ایمان والے ہوتے ہیں وہ بھی بعض اوقات

شرارت اور نقصان پہنچا جاتے ہیں۔ ہر طرح کی حفاظت کیلئے ایک عمل ان کی خدمت میں پیش کیا۔ وہ عمل یہ بتایا کہ آپ رات کے بارہ بجے کے بعد یعنی آدھی رات کے بعد آپ دو رکعات نفل پڑھیں' نیت کرلیں حفاظت کی' حفاظت کی نیت کر کے دو نفل پڑھیں دو نفل پڑھنے کے بعد پھر آپ ایک دفعہ آیۃ الکرسی پڑھیں' پہلے تین دفعہ درود ابراہیمی پڑھیں پھر ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھیں جب پہنچیں ولا یودہ حفظھما وھو العلی العظیم۔ اس کی بہت زیادہ تکرار کریں۔۔۔ بہت زیادہ اس کی تکرار کریں۔۔۔ اور اس کی تکرار کرتے جائیں۔۔۔ کرتے جائیں۔۔۔ اتنے وجدان سے تکرار کریں کہ آپ کو پسینہ آجائے آپ کا جسم شرابور ہوجائے اور حفاظت کے نظام کا تصور کرتے ہوئے اس کی تکرار کرتے جائیں۔ولا یودہ حفظھما وھو العلی العظیم...ولا یودہ حفظھما وھو العلی العظیم...ولا یودہ حفظھما وھو العلی العظیم...ولا یودہ حفظھما وھو العلی العظیم......اسے مسلسل دھراتے جائیں دھراتے جائیں جب یہ تکرار اتنا ہوجائے اتنا ہوجائے کہ آپ کو احساس ہو کہ اللہ کا نظام آپ کے ساتھ ہو گیا ہے تو اس وقت رک جائیں' پھر آپ سجدے میں چلے جائیں اور سجدے میں جا کر پھر اس کی تکرار کریں پھر سجدے میں جا کر اتنی تکرار کریں۔۔۔ اتنی تکرار کرتے ہوئے آپ کا جسم پھر پسینہ پسینہ ہوجائے اور پھر آپ سجدے سے اٹھیں پھر ولا یودہ حفظھما وھو العلی العظیم...... کی تکرار کریں بہت دیر تک تکرار کرتے رہیں' کرتے رہیں' کرتے رہیں' کرتے رہیں۔

حتیٰ کہ آپ تھک جائیں پھر دوسرے سجدے میں چلے جائیں پھر اس کی بہت دیر تک تکرار کریں' اس کے بعد اپنے پاس تیل' شہد اور پانی کی بوتل رکھی ہوئی ہو' اس پانی میں اگر زم زم کا پانی اور بارش کا پانی شامل ہو تو اور بھی اچھی بات ہے' ورنہ ویسے ہی دم کردیں اور جہاں جہاں کی حفاظت کرنی ہے وہ جان ہے' اولاد ہے' دکان ہے' مکان

ہے' سواری ہے اس کا تصور کر کے حصار کر دیں اور یہ عمل میں نے ان کے سامنے بیان کیا اور اس کے بڑے بڑے کمالات میں نے جنات کے سامنے بیان کیے۔

جنات بہت حیران ہوئے' بہت حیران... تقریب کے بعد نماز فجر جب میں نے پڑھ لی تو ایک جن مجھے راستے میں ملا جب میں سواری پر بیٹھ رہا تھا' وہ اس سواری کا خادم تھا یعنی راستے سے مسلسل جنات مجھ سے مصافحہ کرنا چاہتے تھے اب لاکھوں جنات سے میں کیسے کر سکتا تھا تو ان کے گارڈ جنات مجھے راستہ سے نکال کر لا رہے تھے۔

جن کا حیران کن خواب

راستے میں چلتے چلتے ایک جن نے مجھے بتایا (میں نہیں جانتا کہ وہ کون تھا کوئی زیادہ عمر کا بھی نہیں تھا) اس نے مجھے بتایا کہ یہ عمل آپ نے لوگوں کو بتایا ہے یہ عمل ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا اور سوتے ہوئے میں یاعلیم یاخبیر کثرت سے پڑھتے پڑھتے سو گیا اور روزانہ رات کو جب بھی میں پڑھتے ہوئے سوتا ہوں' اس کے بہت مجھے کمالات ملے۔ کہنے لگے کہ روزانہ رات کو بلاتعداد کثرت سے پڑھ کر میں سو گیا تو خواب میں کسی آواز دینے والے نے ایک عمل بتایا اور فرمایا کہ اگر سات سمندر کی مخلوق نقصان دینے کیلئے آجائیں تو کبھی بھی تجھے نقصان نہیں دے سکے گی۔

سخت کالے جادو سے چھٹکارا

اور خود بھی پھر کہنے لگے کہ میری کچھ جنات کے ساتھ دشمنی ہو گئی' وہ مجھے نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ انہوں نے مجھ پر جادو بہت زیادہ کیا اور وہ جادو ایسا ہوا کہ میں بہت زیادہ بیمار ہوتا چلا گیا اور بیماری ایسی بنی کہ کہیں سے کوئی علاج ہی نہیں ہوتا تھا آخر میں ایک جن عامل کے پاس گیا تو اس نے مجھے کہا کہ فلاں جنات نے تجھ پر جادو کیا ہوا ہے اور سخت ترین جادو کیا ہوا ہے اور ایسا جادو کیا ہوا ہے کہ تجھے اس جادو نے دوہرا کر دیا ہے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں تو

کہنے لگے کہ انہوں نے مجھے کچھ عمل بتایا لیکن مجھے فائدہ نہیں ہوا میں بیمار ہوتا گیا گھر میں رزق کی کمی' جھگڑے' پریشانیاں مصیبتیں' ایک سے نکلتا دوسری' دوسری سے نکلتا تیسری...... اسی طرح میری زندگی کے دن رات پریشان سے پریشان تر ہوتے چلے گئے...... میں انہی پریشانیوں میں اور زیادہ پریشان ہوتا چلا گیا...... تو آخرکار یہ میں یہ ذکر کرتے کرتے یاعلیم یاخبیر سو گیا اور مسلسل میں نے کہیں سے سنا تھا جو شخص رات کو سوتے ہوئے یہ بلاتعداد کثرت سے پڑھے گا اللہ پاک اس کے دل میں وہ چیز جس کا وہ حل چاہتا ہے ضرور ڈال دے گا تو خواب سے مجھے آیۃ الکرسی کی حفاظت والا عمل ملا اور میں یہ عمل مسلسل کرتا رہا کرتا رہا میں نے اکتالیس رات یہ عمل کیا۔

آج میں آپ کے سامنے بالکل تندرست ہوں اس عمل کے کرنے سے میرے جسم سے آگ سی نکلی' شعلے نکلے اور میرا جسم ٹھنڈا ہوتا گیا پرسکون ہوتا تھا' طبیعت کے اندر ہر وقت جو بے چینی ہوتی تھی وہ سمٹتی چلی گئی رزق بڑھتا گیا' زندگی میں برکت ہوتی گئی' پریشانیاں ہٹتی گئیں اور میں پرسکون ہو گیا۔

جن کی خوبصورتی اور جوانی کا راز

میں حیران...... میں نے کہا سبحان اللہ آپ کو یہ عمل پہلے سے مل چکا ہے۔ اس کو مبارک باد دی کہ اس عمل کی مجھے ایک مزید تصدیق مل گئی۔ میں نے اس سے یہ بات پوچھی کہ آپ کی عمر کتنی ہے......؟ کہنے لگے میری عمر 322 سال ہے...... میں نے کہا آپ تو اس سے بھی کم عمر کے نظر آتے ہیں۔ کہنے لگا وہ بھی اسی عمل کی برکت ہے' وقت سے پہلے بڑھاپے نے مجھے گھیر لیا تھا' میں زیادہ عمر کا نہیں ہوں بس اس عمل کو میں کرتا گیا مجھے ایسے احساس ہوا جیسے کوئی طاقت ہے جس نے میرے اندر قوتیں ڈال دی ہیں اور میرا وجود' میرا جسم خوبصورت سے خوبصورت ہوتا گیا۔

جنات کی بیٹیوں کے رشتوں کے مسائل

اسی دوران میں جب سواری میں بیٹھا تو کہیں سے ایک جن بھاگتا ہوا آیا اور میرے پاؤں پڑ گیا اور کہنے لگا کہ بیٹیاں بہت زیادہ ہیں رشتے نہیں ہوتے' رشتوں کی کوئی ترتیب بنا دیں۔ ان کے محافظ جنات نے اسے پکڑ کر کھینچا پتا نہیں کیسے حصار توڑ کر آ گیا؟ (کیونکہ اگر میں ہر کسی سے ملنا شروع کر دوں تو ہر کسی سے میں نہیں مل سکتا) اسے وہ کھینچ رہے تھے میں نے کہا ٹھیک ہے اسے چھوڑ دو میں اس کو بتا دیتا ہوں۔ فلاں وقت میرے پاس آ جائے۔ میں نے اسے وقت بتا دیا کہ فلاں وقت میرے پاس آ جانا۔

بیٹیوں کی شادیوں کیلئے لاجواب عمل

وہ میرے پاس آیا تو میں نے اسے پوچھا کہ تجھے قرآن پاک آتا ہے۔ کہنے لگے میں قرآن پڑھا ہوا نہیں ہوں' میں نے اس سے پوچھا گھر میں کوئی قرآن پڑھا ہوا ہے؟ کہنے لگا: ساری بیٹیاں قرآن پڑھی ہوئی ہیں۔ میں نے کہا ایسا کریں سب بیٹیوں سے کہیں سورۃ آل عمران کی پہلی تین آیات تین سو انیس بار اول و آخر سات دفعہ درود شریف صبح و شام پڑھیں یہ کچھ عرصہ مستقل پڑھیں' کچھ ماہ مستقل پڑھیں' کچھ ماہ مستقل پڑھنے سے انشاء اللہ ان کے مسائل حل ہو جائیں گے۔

جننی اور انسان کا عشق اور شادی

لیکن اس نے ایک اور بات کہی اس نے کہا کہ میری ایک بہن ہے اس بہن کا ایک انسان سے تعلق ہوا' پہلے تو وہ ایسے ہی تعلق میں رہے پھر اس انسان کا کسی اللہ والے سے قرب ہو گیا' اس انسان نے کہا میں تیرے ساتھ ایسے تعلق نہیں رکھ سکتا۔ جو وقت گزرا اس پر میں استغفار کرتا ہوں' توبہ کرتا ہوں' تو بھی توبہ کر ہمیں نکاح کرنا چاہیے پھر دونوں نے نکاح کر لیا اب ان کے ماشاء اللہ بچے ہیں' ان کے بھی

شادیوں کے مسائل ہیں تو میں نے ان سے کہا آپ ایسا کریں اس انسان کو کہیں کہ مجھے مل لیں کہنے لگا میں خود لے کر آجاؤں تو............وہ انسان اس کی جن بیوی اور یہ خادم جن............ یہ جن جو شاہی قلعے میں مجھے ملا تھا وہ بھی میرے پاس آ گیا۔ میں نے ان سے پوچھا آپ کا تعلق کیسے بنا......؟ کیا ایک دوسرے کو پہلے جانتے تھے' کہا نہیں جی یہ انسان میں جن......تو میں نے کہا کیسے تعلق ہوا؟ تو وہ خاتون بولی: اس داستان کی ابتدا مجھ سے ہوئی ہے' یہ شخص خوبصورت تھا' میں ایک دن پڑھنے جا رہی تھی' میں جوان ہوں' میں پڑھنے جا رہی تھی' تو یہ اپنے بالوں کو سنوار رہا تھا' میں وہاں ٹھہر گئی اور اس کو دیکھتی رہ گئی' دیکھتے دیکھتے مجھے اچھا لگا' پھر میں اس کے خوابوں میں آنا شروع ہو گئی اور خوابوں میں یہ بعض اوقات ناپاک ہو جاتا تھا۔

اسے پہلے تو پتہ نہ چلا پھر اسے احساس ہوا کہ کوئی چیز آتی ہے......تو پھر میں نے اس سے باتیں کرنا شروع کر دیں' ہمارا آپس میں محبت پیار ہو گیا' میرے گھر والوں کو اس کا علم نہیں تھا...... میں پڑھنے جاتی تھی اور راستے میں اس کے پاس آجاتی تھی' پھر ایک وقت ایسا ہوا کہ ہم ایک دوسرے کا انتظار کرتے تھے اور ایک دوسرے کو بہت چاہتے تھے' پھر یہ ایک اللہ والے کے پاس چلا گیا۔ ان سے اس کو دین کی رغبت ہوئی ایک دن مجھ سے کہنے لگا کہ میرے پاس مت آیا کرو' میں رو پڑی کہ تیرے بغیر میں نہیں جی سکتی' کہا کہ ایک شکل ہو سکتی ہے تو مجھ سے نکاح کر لے ورنہ ہم ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے اور اس اللہ والے نے مجھے حفاظت کا ایک حصار بتایا کہ اگر کوئی جن قریب آئے تو یہ پڑھو تو جن جل جائے گا اگر میں یہ پڑھ لوں گا اور تو جل جائے گی اس کی سختی اور چہرے کی سنجیدگی دیکھ کر مجھے رونا آیا میں روتی رہی کہ مجھے نہ چھوڑو ...... کہنے لگا: مجھے بھی تجھ سے محبت ہے پیار ہے تیرے بغیر واقعی میں نہیں جی سکتا کیا کروں......؟ موت آخرت میرے سامنے ہے۔ آخر کار میں نے اس سے کہا کہ ٹھیک ہے تم اپنے گھر والوں سے بات کرو اور میں اپنے گھر والوں سے بات کرتی

ہوں وہ نہیں مانیں گے۔ آخر کار اس نے حیلوں سے اپنے گھر والوں کو منایا۔ پھر ہماری شادی ہوگئی' ہمارا نکاح پڑھایا گیا جس وقت ہماری شادی ہوئی میں انسانی شکل میں تھی' ایک محلے کے قاضی تھے جنہیں ہم قاضی صاحب کہتے تھے' دو انسان بھی موجود تھے ہمارا نکاح ہوگیا جو انسان موجود تھے انہیں خبر نہیں تھی کہ یہ جن ہے' بس انہیں اتنی خبر تھی کہ یہ لڑکا لڑکی آپس میں نکاح کر رہے ہیں۔ میری بیوی بہت خوبصورت ہے اس کا حسن و جمال میں نہیں بتا سکتا۔ بیچ میں اس انسان نے مجھے بتایا۔۔۔تو میں نے انہیں کہا آپ چپ ہو جائیں میں ان سے بات کرلوں۔

تو وہ جن عورت بولی اولاد ہونا شروع ہوئی' اب اولاد کا میں کیا کروں؟ انسان مجھ سے نہیں لیتے' وہ کہتے ہیں یہ جن کی اولاد ہے' جن نہیں لیتے کہ یہ انسان کی اولاد ہے۔

میں مسکرا دیا کہ ایسے کیس میرے پاس اکثر آتے رہتے ہیں اس سے پہلے بھی میں عبقری کے قارئین کو اس طرح کے واقعات سنا چکا ہوں آپ پریشان نہ ہوں انشاء اللہ آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جنات شکریہ ادا کرنے آئے

میں نے انہیں سورۂ آل عمران کی وہی پہلی تین آیات تین سو انیس دفعہ اول و آخر سات دفعہ درود شریف پڑھنے کا عرض کیا اور ان کیلئے میں نے کہا میں آپ کیلئے خود دعا بھی کروں گا عمل بھی کروں گا آپ کے بچوں کے رشتے ہو جائیں گے ابھی دو دن پہلے مجھے وہ صاحب ملنے آئے جس کی جننی کے ساتھ شادی تھی کہنے لگے کہ جی چونکہ بچے جنات ہیں ان کی انسانوں سے شادی ہو نہیں سکتی تھی لیکن اب تین بچوں کے رشتے طے ہو گئے ہیں آپ ہماری شادی میں ضرور آئیں میں نے ان سے آنے کی معذرت کی کیونکہ مصروفیت کی بنیاد پر میں زیادہ تقاریب میں نہیں جا سکتا۔ وہ خوش تھے کہ ہمارے رشتے طے ہو گئے ہیں اور ہمیں بہت بہت سکون ملا ہے وہ شکریہ ادا کرنے آئے تھے۔

جنات میں لڑائیاں جھگڑے سب سے زیادہ

جنات کی دنیا میں ایک چیز جو دیکھنے کو ملی ہے وہ یہ ہے کہ ان کا آپس میں جادو حسد جھگڑے لڑائیاں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چیز پر اتنی لڑائی ہوتی ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور پھر آپس میں صلح صفائی کرانے کیلئے بعض اوقات تو سالہا سال وقت لگ جاتا ہے لیکن ان کی صلح صفائی نہیں ہو پاتی لیکن ان میں بعض ایسے ولی بھی ہیں' ایسے نیک صالح بھی ہیں جو لڑائی کے نام سے بھی گھبراتے ہیں اور ان کیلئے لڑائی ایک بہت بری چیز ہے اور وہ ہر پل' ہر سانس' نیکی کے مزاج میں لگے رہتے ہیں' ان کی طبیعت میں ہر وقت نیکی ہے' اللہ کا تعلق ہے' ذکر ہے' اعمال ہیں' میں نے ایسے جنات بھی دیکھے ہیں جو مخلوق کی خیر خواہی کو بہت زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں مخلوق کی خیر خواہی کا مزاج ہے حالانکہ اکثر جنات مخلوق کی خیر خواہی تو کیا بلکہ مخلوق کو نقصان پہنچانے کا ہر وقت فکر کرتے ہیں۔

خدمت خلق سے طبیعتوں میں سکون

جانور ہوں' انسان ہوں حتیٰ کہ جنات ہوں اللہ کی مخلوق جو بھی جس شکل میں ہیں اس کو نقصان پہنچاتے ہیں اور انہیں سکون ملتا ہے لیکن ایسے بھی جنات بہت دیکھے ہیں جن کی طبیعت میں نیکی سے سکون ملتا ہے' عبادت سے سکون ملتا ہے' لوگوں کی خدمت کرنے سے سکون ملتا ہے' خدمت خلق سے ان کی طبیعت کے اندر ایک خوشی کی لہر ہوتی ہے اور مجھے خود بتاتے ہیں کہ آج ہم نے فلاں جگہ یہ کیا' فلاں جگہ فلاں بندے کی خدمت کی اس سے انہیں جو سکون اور راحت ملتی ہے وہ خود بتاتے ہیں اور ان کی طبیعتوں میں راحت اور سکون اس وقت ملتا ہے جب وہ کسی کی خدمت کرتے ہیں۔

میرا معمول

ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے میں اپنے گھر میں بالکل فارغ بیٹھا تھا' کوئی کام نہیں

تھا' جی میں آیا چلو میں درود پاک کی تسبیح پڑھ لیتا ہوں' میں نے تسبیح پڑھنا شروع کی' پھر مجھے مزہ آ گیا...... میں نے اور تسبیحات پڑھنی شروع کیں ۔ تسبیحات پڑھتے پڑھتے میرے دل میں خیال آیا کہ کیوں نا ...... میں کسی غریب کی خدمت ہی کردوں۔ کیونکہ مجھے غریب لوگوں کی خدمت سے بہت سکون ملتا ہے اور مزہ ملتا ہے۔ میں اٹھا اور رکشے میں بیٹھا...... اور دور ایک علاقے میں چلا گیا' وہاں ایک غریب کا گھر تھا' رکشے سے اتر کر کچھ دیر چلتا رہا...... اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اس نے اندر سے آواز دی...... میں نے جواب دیا۔ وہ نکلا تو دیکھ کر حیران اور خوش ہوا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں اس کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ اس نے دروازہ کھولا میں اندر بیٹھا تو مجھے فوراً کھانے پینے کے بارے میں پوچھنے لگا۔ میں نے کہا: میں صرف سادہ پانی پیوں گا...... پانی لایا...... تو مجھ سے پوچھنے لگا آپ کیسے آئے ......؟؟؟ میں نے کہا: میرے جی میں آیا کہ میں آپ کی کوئی خدمت کر دوں...... !!!اور آپ کا کوئی مسئلہ حل ہو جائے اور آپ کی مشکلات میں میں آپ کا ساتھی بن جاؤں۔

یہ لفظ لکھو جن تمہارے پاس

کہنے لگا اگر آپ میری خدمت کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی ایک ایسا جن دے دیں یا کسی ایک ایسے نیک جن سے میرا تعارف کروا دیں جو وقتاً فوقتاً میری خدمت کرے یا پھر میں اسے کوئی کام یا مجبوری ہو تو اسے بلا لیا کروں۔ لیکن آپ جتنے فوائد کی اجازت دیں گے میں اتنے ہی اس سے حاصل کروں گا۔ آپ تھوڑی اجازت دیں گے تو میں تھوڑا فائدہ حاصل کروں گا آپ زیادہ اجازت دیں گے تو میں زیادہ فائدہ حاصل کروں گا۔ اس کی بات سن کر کیونکہ میں نے اسے ضرورت مند سمجھا ہوا تھا تو فوراً میرے دل میں خیال آیا کہ اس کی تمنا درست ہے کیونکہ ہر شخص ان چیزوں کا اہل بھی نہیں ہوتا اور ہر شخص کو یہ مطالبہ کرنا اچھا بھی نہیں لگتا تو اس کے اس مطالبے میں میں نے اس سے کہا ٹھیک ہے۔ آپ صرف ایک کام کرنا۔ میں نے ایک پین اٹھایا اور

ایک لفظ اس کو سکھایا۔ کاغذ پر یہ لفظ لکھنا بس جب یہ لفظ لکھو گے تو وہ جن فوراً تمہارے پاس آجائے گا اور اسے جو خدمت کہو گے وہ کرے گا۔ شکل اس کی نظر نہیں آئے گی ہوا کی سرسراہٹ سی محسوس ہوگی اگر کبھی شکل اس کی دیکھنا چاہو گے تو تمہارے پاس اپنی اصلی حالت میں نہیں آئے گا تاکہ کہیں تم خوف زدہ نہ ہو جاؤ۔ وہ صرف اور صرف بلی کی شکل میں آجائے گا۔

میرے سامنے تجربہ

میں نے اس کو وہ عمل سکھایا اس کے گھر بیٹھا دعا دی۔ غریب آدمی تھا' اس کے گھر بیٹھ کر مجھے بہت سکون مل رہا تھا۔ میں کچھ دیر اس کے گھر مزید بیٹھا رہا۔ مجھے کہنے لگے کہ جی اگر آپ کے سامنے میں یہ کر دوں تو کیا مناسب رہے گا۔ میں نے کہا بالکل ٹھیک...... تجربہ ہو جائے گا۔

اس نے اپنے ہاتھوں سے وہی لفظ لکھے کاغذ پر تو فوراً ہوا کی سرسراہٹ محسوس ہوئی تو تھوڑا سا خوفزدہ ہوا تو میں نے اس سے کہا کہ دوستوں کے آنے پر خوفزدہ نہیں ہوا کرتے۔ آپ کا دوست ہے اور اس کے بعد وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گیا تو ان دونوں کا آپس میں میں نے تعارف کروا دیا اور اس کے بعد اسے واپس بھیج دیا۔

دوست جن کے مشاہدات

مجھے وہ غریب آدمی وقتاً فوقتاً ملتا ہے اور اس دوست جن کا حال بتاتا رہتا ہے۔ اس کے بقول وہ شخص اکثر جب بھی آتا ہے کوئی نہ کوئی ذکر کر رہا ہوتا ہے' کوئی نہ کوئی تسبیح کر رہا ہوتا ہے اور جب بھی آتا ہے اللہ والوں کی باتیں کرتا ہے۔

نیک لوگوں کی باتیں کرتا ہے بعض اوقات مجھے کوئی کام نہیں ہوتا میں نیک لوگوں کی باتیں سننے کیلئے اسے بلا لیتا ہوں۔ ایک دفعہ میں نے اس سے پوچھا کہ میں آپ کو بلا لیتا ہوں آپ کے مشاغل میں میں حائل تو نہیں ہوتا تو کہنے لگا کہ نہیں......! آپ میرے مشاغل میں حائل نہیں ہوتے اور مجھے آپ کے بلانے سے خوشی ہوتی ہے۔

مجھے خوشی ہوئی اس بات کی کہ اس نے میرے اس بلانے کو اچھا محسوس کیا برا محسوس نہیں کیا۔ میرے پاس مزید بیٹھا رہا مختلف اللہ والوں صالحین کی باتیں بتاتا رہتا ہے مجھے خوشی ہوتی ہے۔ وہ غریب آدمی کہنے لگا کہ ایک دفعہ اس نیک جن نے مجھے ایک اللہ والی کا واقعہ سنایا۔ واقعہ یہ سنایا کہ میں ایک دفعہ جا رہا تھا اور میری عادت ہے کہ میں جنازے پڑھتا ہوں تو وہ نیک جن کہنے لگا کہ میری عادت ہے کہ میں انسان میتیں ہوں یا جنات میتیں ہوں میں جنازے ضرور پڑھتا ہوں۔

ایک نصاب کلمہ بخشش کی وجہ

کبھی بھی کہیں گزر رہا ہوں کسی میت کو دیکھتا ہوں تو میری کوشش ہوتی ہے کہ میں اس کا جنازہ پڑھوں میں نے جب بھی کسی مسلمان میت کا جنازہ پڑھا' وہ انسان ہو یا جن ہو مجھے روحانی سکون ملتا ہے اور بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ اگر میں محسوس کرتا ہوں اس میت کو کچھ میری روحانی ضرورت ہے تو میں نے کلمہ کے نصاب بے شمار پڑھے ہوئے ہیں یعنی میں ستر ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھ لیتا ہوں تو اسے ایک نصاب بخش دیتا ہوں میری صدیوں زندگی ہے۔ اس صدیوں زندگی میں میں نے ہزاروں سے زیادہ نصاب ستر ہزار کلمے کے پڑھے ہیں اور میں نے جس کو بھی ستر ہزار کلمہ بخشا ہے اس کے اندر بخشش کے آثار اور بخشش کی علامات دیکھی ہیں۔ وہ نیک جن اپنی بات کی مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہنے لگا کہ ہمارے ایک استاد ہوتے تھے۔ وہ استاد جو بھی طالب علم ان سے فارغ ہوتا اسے ایک نصیحت کرتے اور فرماتے دیکھ اگر تو اپنی زندگی کے مسائل اور مشکلات میں کامیابی چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ تو آخرت میں بھی کامیاب ہو جائے اور بخشش کا سامان ہو جائے اور مشکلات حل ہو جائیں اور پریشانیاں دور ہو جائیں اور قیامت کی رسوائی سے بچ جائے' تیرا خاتمہ ایمان پر ہو اور تجھے بخشش مل جائے تو تو اپنے لیے بھی اور اپنے دوستوں کے لیے بھی کلمے کے نصاب پڑھ لینا۔

بعض اوقات ایسا وقت آتا ہے کہ کسی دوست کو ضرورت ہوتی ہے اس کے پاس کچھ نہیں ہوتا اسے کلمے کا نصاب بخش دینا۔ بس اسی دن سے میں نے یہ بات اپنے دامن میں باندھ لی ہے۔ جب بھی میں کسی میت کو دیکھتا ہوں اس کو ضرورت ہوتی ہے تو میں اس کو کلمے کا ایک نصاب بخش دیتا ہوں۔ وہ نیک جن مزید کہنے لگا کہ ایک دفعہ کی بات ہے کہ میں انڈیا کے ایک شہر سے گزر رہا تھا۔ اپنے کسی ملنے والے کے پاس جا رہا تھا۔ ایک جنازہ دیکھا جس میں مختصر سے آدمی تھے۔ میں نے کہا یا تو یہ کوئی پردیسی مسافر ہے یا کوئی غریب آدمی ہے' میں فوراً اس کے جنازے میں شامل ہوا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ ایک ایسی بوڑھی خاتون کا جنازہ ہے جس کا تقسیم ہندو پاک میں سارا خاندان اجڑ گیا تھا' لٹ گیا تھا اور کچھ نہیں بچا تھا' یہ اکیلی رہ گئی تھی۔ میں نے اس کا جنازہ پڑھا تو مجھے محسوس ہوا کہ اس کو بخشش کیلئے کچھ سہارے کی ضرورت ہے۔ میرے پاس ستر ہزار کلمے کا نصاب تھا' میں نے ستر ہزار کلمہ اس کو بخش دیا اور میں حسب معمول پھر چلا گیا' رات کو میں نے خواب دیکھا اور انوکھا خواب دیکھا۔ خواب یہ دیکھا کہ ایک بہت بڑا حوض ہے اور اس میں میٹھا پانی ہے اور ایک بہت حسین و جمیل خاتون ہے جو اس حوض میں پیالے بھر بھر کر لوگوں کو پلا رہی ہے۔ میں نے کسی سے پوچھا یہ کون خاتون ہے؟ کہا کہ ایک اللہ والی ہے ابھی ابھی دنیا سے برزخ کی طرف آئی ہے۔ اللہ نے اس کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ لوگوں کو میٹھا پانی پلاتی رہے۔ میں نے کہا کہ شاید مجھے دے یا نہ دے......!!! لیکن دور سے اس خاتون کی خود آواز آئی کہ آؤ میں آپ کا انتظار کر رہی تھی......!!! کہ یہ جو کچھ ملا ہے مجھے آپ کی وجہ سے ملا ہے۔ میں حیران ہوا کہ میں تو اس کو جانتا نہیں......!!!

لوگوں کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کا اجر

میں اس کے قریب گیا تو جا کر دیکھا تو کہنے لگی: نہیں پہچانا......؟؟؟ میں نے کہا

نہیں ! کہنے لگی: وہی تو ہوں جس کو تم نے ستر ہزار کلمے کا نصاب بخشا تھا۔ میں حیران ہوگیا۔ وہ کہنی لگی کہ میرے پاس نیکیاں نہیں تھیں اور میں بہت..... بہت..... بُری حالت میں فوت ہوئی تھی۔ میرے سب وارث تقسیم ہند کے وقت ختم ہوگئے تھے۔ اس وقت میں جوان تھی' خوبصورت تھی' پہلے تو کچھ عرصہ میں بالکل درست اور نیکی کی طرف چلتی رہی۔ پھر مجھ سے کچھ غلطیاں ہوئیں۔ پھر میں ان غلطیوں کی عادی بن گئی اور میں غلطیوں کی طرف مسلسل مائل ہونے لگی..... حتیٰ کہ میرا بڑھاپا آ گیا اور ان غلطیوں کی وجہ سے لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ اس لیے میرے جنازے پر کوئی بھی نہیں آیا اور میرے اوپر موت کی بہت سختی آئی تھی لیکن اللہ پاک نے آپ کو کہیں سے بھیج دیا اور اللہ نے مجھے مرنے کے بعد بتایا کہ اے! گنہگار بندی تو جانتی ہے کہ ہم نے اس جن کے دل میں تجھے ستر ہزار کلمہ پڑھ کر دینے کا کیوں ڈالا؟ ہمارے پاس تیری ایک نیکی تھی' وہ نیکی یہ تھی تو لوگوں کی غلطیوں پر پردہ ڈالتی تھی اور کہتی کہ اے اللہ! میں تو خود اس سے بڑی غلط ہوں' میں تو خود اس سے بڑی ناپاک ہوں اس لیے لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈال کر انہیں اچھالتی نہیں تھی بلکہ ان سے درگزر کرتی تھی۔ بس تیری یہ نیکی ہمیں پسند آئی اور اس نیکی کی وجہ سے ہم نے تیرا بخشش کا سامان کیا او آج ہم نے تجھے بخش دیا اور پھر مجھے اللہ پاک نے فرمایا میری بندی دنیا میں کوئی بھی بندہ ہو مرد ہو یا عورت ہو' انسان ہو یا جن ہو وہ میرے بندوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرتا ہے' ان کے پردے رکھتا ہے تو میں کسی بھی شکل میں اس بندے کو معاف نہ کروں یہ میری رحمت کو گوارا نہیں' میں کوئی نہ کوئی راستہ اس کی بخشش کا نکالتا ہوں کیونکہ ساری زندگی اس نے میرے بندوں کی پردہ پوشی کی ہے تو اگر میں اس بندے کو نہیں بخشوں گا تو قیامت میں اس کی پردہ دری ہوگی' وہ سارے لوگوں کے سامنے رسوا ہوگا اور فرشتے اس کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈالیں گے تو میری رحمت سے

یہ گوارا نہیں کہ میں اس کی پردہ پوشی نہ کروں۔ لہٰذا جو میرے بندوں کی پردہ پوشی میں لگا رہتا ہے میں موت کے وقت کوئی نہ کوئی شکل اس کے لیے بناتا ہوں کہ اس کی بخشش کا کوئی سامان ہو جاتا ہے تو وہ حوض سے پیالہ پلانے والے خاتون کہنے لگی یہ سب کچھ تیری وجہ سے مجھے ملا ہے۔ آ...... میں تجھے پانی پلاؤں جب اس نے مجھے پانی پلایا ایسا لذیذ اور میٹھا اور شیریں پانی تھا جو زندگی بھر آج تک میں نے کبھی پیا تو پیا' چکھا تو چکھا ذائقہ سونگھا تو سونگھا کبھی سنا تک بھی نہیں تھا......!!!

نصاب اللہ کے ہاں پہنچ رہا ہے

میں نے کہا ایک پیالہ اور پلاؤ اس نے کہا سارا حوض تو پی جا میں تجھے پلاؤں گی۔ میں نے کئی پیالے پیے ہر پیالہ پیتا تھا مجھے ڈکار آتی تھی اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے خوشی ہوئی کہ میرے کلمے کے ستر ہزار دفعہ پڑھے نصاب اللہ کے ہاں پہنچ رہے ہیں۔ وہ غریب آدمی کہنے لگا: میں نے اس نیک جن سے پوچھا کہ ستر ہزار دفعہ کلمے کا نصاب پڑھا کیسے جاتا ہے؟۔ کہنے لگا کہ سارا دن وضو بے وضو پڑھتے رہیں اٹھتے بیٹھتے' چاہیں تو ایک دفعہ بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ...... پڑھتے رہیں۔ سو دو سو کے بعد محمد الرسول اللہ پڑھ لیں۔ اسی طرح ستر ہزار دفعہ کلمہ پورا کرنا ہے اور پھر کہنے لگے کہ وہ نیک جن کہنے لگا کہ یہ تو میری زندگی میں بہت واقعات ہیں کہ میں نے لوگوں کو پڑھ کر دیا ہو اور مجھے خواب نہ آئے ہوں۔ سب کے خواب نہیں آتے لیکن میں نے اپنی اس صدیوں پرانی زندگی میں بے شمار لوگوں کی بخشش کے آثار دیکھے ہیں اور میں نے یہاں تک دیکھا کہ ایسے لوگ کہ موت کے وقت جن کے منہ کالے ہو گئے تھے اور ایسے لوگ جن کا جنازہ پڑھنے سے ساتھ کی آبادی والوں نے انکار کر دیا تھا اور وہ معاشرے پر بوجھ تھے اور اتنے برے تھے لیکن میں نے تجربہ کیا کہ جس کو میں نے ستر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھ کر دیا اور اس کو بخشا اللہ نے اس کی مغفرت

فرمادی اور اللہ نے اس کی بخشش کردی۔ یہ عمل بہت طاقتور ہے۔

کیا میں اس قابل ہوں......؟؟؟

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ہمارے ایک جن... جن کے مزاج میں نیکی کی طبیعت نہیں تھی۔ دن رات مزاج اور طبیعت میں بس ایک ہی دھن تھی اور گناہ' موسیقی اور اس طرح کی زندگی میں دن رات گزرے۔ موت سے پہلے مجھے بلوایا۔ بوڑھے ہوگئے تھے کہنے لگے مجھے پتا چلا ہے کہ آپ لوگوں کو اعمال پڑھ پڑھ کر دیتے ہیں اور خاص طور پر کلمہ دیتے ہیں۔ کیا میں اس قابل ہوں ...؟؟؟ کہ مجھے کچھ کلمے کا ہدیہ مل جائے۔ میں نے کہا بالکل ٹھیک ہے' میں تو بن مانگے دیتا ہوں آپ نے مانگا تو آپ کو ضرور دوں گا۔ وہ نیک جن کہنے لگے کہ میں نے انہیں ایک کلمے کا نصاب بخش دیا۔ چند دنوں کے بعد وہ فوت ہوئے تو کلمہ پڑھ کر فوت ہوئے۔ مجھے اطلاع ملی خوشی ہوئی' ان کے جنازے میں شرکت تو نہ کرسکا۔ کچھ عرصے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ وہ گنہگار کچھ زیادہ ہی ہیں لہٰذا مجھے مزید کلمے کے دو نصاب... ستر ستر ہزار کے بخش دینے چاہئیں تو میں نے انہیں ستر ہزار کے مزید دو نصاب بخش دیئے۔

جنت میں میری پذیرائی

ایک رات میں نے خواب دیکھا ایک بڑا محل بہت ہی خوبصورت ہے بالکل سفید محل... میں اس کی سیڑھیاں چڑھ رہا ہوں' سیڑھیاں ہیں کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہیں لیکن ہر سیڑھی ایسی خوبصورت ہے کہ میں سیڑھیاں چڑھتے تھک نہیں رہا بلکہ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں اور سیڑھیاں چڑھوں۔ اتنی دیر میں مجھے دائیں طرف سے آواز آتی ہے کہ اب بس کرو ہم آپ کا انتظار کررہے ہیں۔ میں حیران ہوا ادھر ادھر نظر دوڑائی مجھے کوئی نظر تو نہ آیا۔ میں مزید سیڑھیاں چڑھتا گیا پھر آواز آئی کہ بس کرو ہم آپ کا انتظار کررہے ہیں۔ میں مزید اوپر چڑھا تو ایک بہت بڑا ہال آگیا

اور اس ہال میں جب میں پہنچا تو ہر طرف کرسیاں لگی ہوئی تھیں جیسے کوئی محفل ہے خوبصورت لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور قطار اندر قطار سب کے سروں پر تاج رکھے ہوئے تھے۔ انوکھی خوشبوئیں آرہی تھیں اوران کے تاجوں سے انوکھی کرنیں نکل رہی تھیں۔ میں انہیں دیکھ کر حیران ہو ہی رہا تھا کہ ان میں سے ایک شخص ایک خالی کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ یہ کرسی آپ کی ہے آپ اس پر بیٹھیں۔ میں خاموشی سے بیٹھ گیا اور حیران ہوا کہ یہ کون ہے؟ یہ جگہ کون سی ہے؟ اور میں اس محفل میں اتنی پذیرائی کیوں پارہا ہوں؟ مجھے سمجھ نہ آئی۔

آپ امیر محفل ہیں

میں خاموش بیٹھ گیا میری عادت ہے کہ جب میں خاموش بیٹھتا ہوں تو فوراً تسبیح نکال کر میں درود شریف پڑھنا شروع کر دیتا ہوں اور کلمہ پڑھنے کیلئے میں نے ایک وقت مقرر کیا ہوا ہے۔ اللہ کا فضل ہے کہ میری کلمے کی رفتار اتنی زیادہ ہے کہ اس مقررہ وقت کے اندر میں ستر ہزار کا ایک نصاب مکمل کر لیتا ہوں۔ باقی اوقات سارا دن میں درود شریف پڑھتا ہوں۔ درود شریف پڑھنا شروع ہو گیا' درود شریف پڑھتے پڑھتے اعلان ہوا کہ آج آپ اس محفل کے امیر محفل ہیں۔ یعنی اس محفل کی صدارت آپ کے پاس ہے۔ میں نے ساتھ والے سے پوچھا یہ کونسی جگہ ہے؟ فرمایا: یہ جنت ہے میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ جتنے لوگ بیٹھے ہیں یہ وہ ہیں جنہیں آج تک آپ نے پڑھ کر کلمہ بخشا ہے۔ اور میں نے کہا یہ مزید دائیں بائیں کون کھڑے ہیں؟ فرمایا: کہ نیک اولیاء صالحین کی روحیں جو آپ کا استقبال کر رہی ہیں اور جتنے لوگوں کو آپ نے کلمہ پڑھ کر بخشا ہے اور جتنا ان سب کو درجہ ملا ہے اتنا اکیلا آپ کو ملا ہے۔

اور آپ ان سب سے اونچے اس لیے ہیں کہ سب کے درجے اکٹھے ہو کر ایک بڑا درجہ آپ نے پایا ہے۔ لہٰذا آج یہ سب آپ کو سلام کریں گے اور آپ کا شکریہ ادا

کریں گے۔ آج یہ تقریب اس لیے مقرر کی گئی۔ میں حیران بیٹھا تھا سب میرے قریب آتے' سلام کرتے' شکریہ ادا کرتے اور جا رہے تھے۔ بڑی دیر تک... کیونکہ صدیوں میں نے بے شمار لوگوں کو کلمہ پڑھ کر دیا تھا اور مجھے تو یاد بھی نہیں کہ کتنے لوگوں کو میں نے دیا' بس میں پڑھتا جاتا ہوں اور اللہ کی مخلوق کو بانٹتا جاتا ہوں۔

میں آخری انسان ہوں!!!

آخر میں ایک شخص مجھے ملے۔ کہنے لگے میں آخری انسان ہوں' میں نے اللہ سے اجازت لی تھی کہ میں آپ سے کچھ بات کر سکوں اور میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مخلوق خدا کو پڑھ کر بخشنے کا عمل آپ کبھی نہ چھوڑنا۔ آپ کو علم نہیں ہے کہ ان سب کی جتنی جنت ہے ان سب کی جنت سے زیادہ بڑی جنت صرف آپ کی ہے اور ان سب کے جتنے درجے ہیں ان سب سے بڑے درجے صرف آپ کے ہیں اور آپ ان سب کے سردار ہیں۔

بس صرف قیامت کا انتظار ہے ایک جھنڈا آپ کے پاس ہوگا اور وہ جھنڈا لے کر آپ چل رہے ہوں گے یہ پیچھے ہوں گے آپ آگے ہوں گے۔ فرشتے آپ کا استقبال کریں گے۔ جنت کا داروغہ رضوان آپ کا انتظار اور استقبال کرے گا اور جنت میں وہ مقامات اور کمالات آپ پائیں گے جو کبھی سوچے اور سنے بھی نہیں ہوں گے۔

مرنے سے پہلے اور بعد ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی

لہٰذا میرے دوست ... آپ میرے محسن ہیں۔ میں ایک انجان انسان ہوں آپ ایک جگہ جنازہ پڑھ رہے تھے تو آپ نے مجھے ستر ہزار کلمے کا ہدیہ کیا تھا۔ لہٰذا یہ عمل نہ چھوڑنا اس عمل کی وجہ سے آپ کو بہت کمالات ملیں گے۔ لہٰذا اس نیک جنتی روح نے اگلی بات جو بتائی وہ یہ تھی کہا کہ دنیا والوں کو میرا ایک پیغام دے دینا کہ جس ستر ہزار کلمہ پڑھنے سے مرنے کے بعد کی ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی سے کامیابی مل جاتی

ہے اور ہمیشہ کی زندگی کے مسائل حل ہوجاتے ہیں کیا اس ستر ہزار کا کلمہ پڑھنے سے مرنے سے پہلے کی زندگی کے مسائل حل نہیں ہوں گے؟ آخر کیوں نہیں ہوں گے؟ اس ستر ہزار کلمے کی وجہ سے مرنے کے بعد والی زندگی کے جہاں مسائل ہوتے ہیں وہاں مرنے کے پہلے کی زندگی کے مسائل بھی حل ہوتے ہیں۔

مردے کا زندہ انسانوں کو پیغام

زندہ انسانوں کو میرا پیغام مزید دے دینا آپ کو کوئی مسئلہ ہو مشکل ہو آپ ستر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھو اور اللہ سے عرض کرو کہ اللہ تیرے نیک لوگوں سے یہ سنا ہے کہ مرنے کے بعد کے مسائل حل ہوتے ہیں۔ اے اللہ! ایک کلمے کی ایک چھوٹی سی پرچی ترازو میں رکھی جائے گی تو ترازو میں رکھنے سے وہ ترازو بھاری ہوجائے گا اور وہ ترازو جھک جائے گا اور انسان کے گناہ تھوڑے ہوجائیں گے یا اللہ میں یہ کلمہ اس لیے پڑھ رہا ہوں کہ میرے مسائل اور مشکلات کا ترازو بہت بھاری ہے میرے گناہوں کی وجہ سے...... میری نافرمانی کی وجہ سے...... لیکن تیری رحمت کا ترازو اس سے بہت زیادہ وزنی ہے۔ لہٰذا اس کلمے کی وجہ سے مشکلات اور مسائل حل ہوتے ہیں۔

ہر پریشانی اور مسئلہ کا حل

وہ نیک جن کہتے ہیں کہ میں نے اس پیغام کی وجہ سے انسانوں اور جنات کو یہ بتانا شروع کردیا ہے کہ جس کی بھی کوئی مشکل ہو مسائل ہوں کسی بھی قسم کا دنیا کا کوئی مسئلہ ہو اور ایسا مسئلہ ہو کہ جو ہمارے بس میں نہ ہو جو کسی بھی طرح حل نہ ہو رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ستر ہزار کا ایک نصاب' دو نصاب تین نصاب پانچ نصاب مسلسل پڑھتا جائے۔ اس کا کوئی مسئلہ مسئلہ نہیں رہے گا۔ اس کی کوئی مشکل مشکل نہیں رہے گی۔ اور اس کی پریشانی پریشانی نہیں رہے گی اور اس کے مسائل ایسے حل ہوں گے کہ اس نے کبھی سوچا تک نہیں ہوگا اور زندگی کے مسئلے اور پریشانیاں اس کی دور ہوجائیں گی۔

وہ نیک جن مزید کہنے لگا کہ میں نے جس جس کو یہ عمل بتایا اس کے مسئلے حل ہوئے اس کی پریشانی حل ہوئی اور اس کی زندگی کے وہ مسئلے حل ہوئے جس کی کوئی حد نہیں۔

کیا آپ سے بھی برکت روٹھ گئی ہے???

پھر اس جن نے مجھے تین واقعے سنائے کہنے لگا کہ جنات میں سے ہمارا ایک ساتھی تھا وہ دن رات محنت کوشش کرتا محنت مزدوری کرتا' پھر مزدوری سے کاروبار میں آ گیا لیکن اس کے مسائل حل ہونے میں نہیں آ رہے تھے معلوم یہ ہوتا تھا کہ اس سے برکت نام کی چیز روٹھ گئی ہے۔ لوگوں نے اسے کہا تیرے اوپر جادو ہوا ہے تو وہ جادو کے توڑ کیلئے انسان عاملوں کے پاس بھی گیا جنات عاملوں کے پاس بھی گیا لیکن کہیں سے بھی اس کے جادو کا کوئی حل نہ ہوا۔ آخر کار وہ مایوس ہو کر پریشان ہو کر بیٹھ گیا۔

اتنی برکت ملی کہ لوگ حیران......!!!

مجھے پتہ چلا تو میں اس کے پاس گیا اور صرف اس کو سمجھانے کے لیے گیا اور اسے کہا کہ اگر تو اپنے مسائل کا سو فیصد حل چاہتا ہے تو بس ایک کام تو کر لے اور وہ کام یہ ہے کہ تو دن رات کلمہ پڑھ اور ایک نصاب دو نصاب تین نصاب کلمے کے پورے کر پھر دیکھ تیرے مسئلے کیسے حل ہوتے ہیں؟ پھر دیکھ تیری مشکل کیسے حل ہوتی ہے؟ انشاء اللہ تیرے مسئلے ایسے حل ہوں گے کہ تو نے کبھی سوچے بھی نہیں ہوں گے۔ اس نے میرا شکریہ ادا کیا اور شکریہ ادا کرنے کے بعد کہنے لگا کہ میں انشاء اللہ ضرور کلمہ پڑھوں گا اور اس کو ضرور اپنی زندگی کا معمول بناؤں گا وہ کہنے لگا کہ میں نے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا ایک نصاب' دو نصاب' تین نصاب..... میرے حالات بہتر ہونا شروع ہو گئے' میری مشکلات حل ہونا شروع ہو گئیں اور میں بندشوں اور مسائل اور مشکلات سے نکلنا شروع ہو گیا بس اس کے بعد میرے حالات اتنے بہتر ہو گئے کہ خود لوگ حیران تھے کہ اس کے حالات بہتر ہوئے تو کیسے ہوئے؟ اور کہا کہ میں اس دن سے آج تک یہی

کلمے والا عمل کر رہا ہوں اب عالم یہ ہے کہ میرا روز کا لنگر چلتا ہے جس میں ساڑھے تین ہزار بندے کھاتے ہیں' غریب مسکین' انسان بھی جنات بھی......اور اللہ پاک مجھے دے رہا ہے۔

جننی کا واقعہ پڑھیے اور چونک جائیے

اس نے دوسرا واقعہ اس ستر ہزار کلمے کی برکت کا اور سنایا۔ وہ بھی اپنے جنات کے گروہ میں سے ہی سنایا۔ کہنے لگے میری پھوپی زاد جوانی ہی میں بیوہ ہو گئیں ان کا شوہر قتل ہو گیا ہمارے ہاں بڑی بڑی عدالتیں لگتی ہیں اور قتل کا بدلہ ہمیشہ ہی قتل ہی ہوتا ہے۔ لیکن ان کے مجرم اور قاتل پکڑے نہ جاسکے ایک دکھ یہ دوسرا دکھ یہ کہ ان کے مقتول شوہر نے کوئی مال و دولت کوئی چیزیں حتیٰ کہ گھر کھانے پینے کا سامان تک نہیں چھوڑا تھا کیونکہ وہ خود ہی عیال دار غریب تھے' بچے زیادہ تھے اور تیسرا دکھ یہ ہے کہ ان کے اوپر بہت سخت جادو تھا جو کہ مسلسل چل رہا تھا یہ تینوں مسائل ان کے بڑھتے چلے گئے' مسائل تو پہلے بھی تھے لیکن شوہر کے قتل ہونے کے بعد یہ اور بڑھ گئے اور زندگی انہی مسائل اور مشکلات میں الجھنا شروع ہو گئی۔ انہوں نے اس کے حل کیلئے بہت کوشش کی بہت محنت کی لیکن حل نہ ہو سکا۔ نہ ہی قاتل پکڑے گئے نہ جادو ٹوٹا اور نہ کوئی ان کے روزگار کا سلسلہ بہتر ہوا۔ دن رات یہی کشمکش رہی اور دن رات یہی الجھنیں رہیں اور اسی کشمکش اور الجھنوں میں ان کی صبح و شام گزرتے چلے گئے۔

کلمہ پڑھیں تینوں کام ہو جائینگے

وہ نیک جن ایک ٹھنڈی سانس لے کر بولا کہ جب میں ان کے پاس گیا تو ان کے گھر کی حالت کو دیکھا تو مجھے بہت حیرت ہوئی اتنی غربت اور تنگدستی ......میری آنکھوں میں آنسو آگئے اور ایک بات کا احساس مجھے ہوا کہ میں نے کیوں ان کے مسائل میں توجہ نہ کی۔ بس یہی بات میرے اندر گھومتی رہی۔ میں نے ان سے کہا ایسا

ہے کہ آپ سب کچھ چھوڑ دیں بس...... دن رات کلمہ پڑھیں اور ستر ہزار کلمے کے کئی نصاب کریں۔ آپ کے تینوں کام ہو جائیں گے قاتل بھی پکڑا جائے گا اور اس کو واقعی سزا ہو گی جادو بھی ٹوٹ جائیں گے رزق کے دروازے بھی ضرور کھلیں گے۔ کیونکہ انہوں نے میرے کئی واقعات دیکھے ہوئے تھے اور زندگی کے کئی مسائل اور مشکلات میں انہوں نے میری باتوں کو آزمایا ہوا تھا تو انہیں میری بات پر یقین آیا اور وہ کہنے لگیں سو فیصد ٹھیک ہے ہم آپ کی بات مانیں گی میں انہیں کہہ کر چلا آیا دن اور رات اپنے وقت کے مطابق گزرتے گئے۔ دن ہفتوں میں' اور ہفتے مہینوں میں بدل گئے کچھ مہینوں کے بعد ان کی طرف سے مجھے کچھ ہدیہ آیا جس میں کئی بہترین کھانے پینے کی چیزیں تھیں۔ وہ چیزیں بتا رہی تھیں کہ ان کے حالات بدل گئے ہیں اور ان کے نقشے بدل گئے ہیں۔

کلمہ کے ورد نے سب بدل دیا

میں ان چیزوں کو دیکھ کر بہت حیران ہوا اور ایسا حیران ہوا کہ میں فوراً انکے گھر چلا گیا۔ گھر جا کر دیکھا تو ان کے حالات بہت بدلے ہوئے' رزق کی فراوانی' گھر میں غربت کا نشان نہ تھا جو کچھ عرصہ پہلے میں نے حالات دیکھے تھے وہ حالات بہت بہتر ہو گئے۔ کہنے لگیں ایک بہت بڑا قاضی دیوا اپنے منصب پر آیا تھا تو اس نے آتے ہی پرانے مقدمات کو دیکھا تو پرانے مقدمات میں میرے شوہر کے قاتل کو سرفہرست رکھ لیا اور اس نے اس کے قاتلوں کو پھر گرفتار کر لیا ہے اور انہوں نے اس قتل کا فیصلہ کر لیا ہے عنقریب اس قاتل کو قتل کر دیا جائے گا اور دوسرا جادو اتنے تیزی سے ٹوٹے ہیں کہ ہم حیران ہیں اور تیسرا رزق کی فراوانی کے اللہ نے غیب سے دروازے کھولنے شروع کر دیئے ہیں ہم نے گٹھلیاں رکھی ہوئی ہیں روزانہ سارے گھر والے مل کر اس کو بیٹھ کر پڑھتے ہیں اللہ پاک نے رزق کے دروازے کھول دیئے ہیں برکت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور میں خود حیران ہوں کہ اللہ نے میرے ساتھ اتنی کریمی

فرمائی کہ میں خود اس قابل نہ تھا۔

کلمہ کے ورد اور زچگی کی تکلیف بالکل ختم

تیسرا واقعہ اس نیک جن نے ایک انسان کا سنایا کہنے لگے میں ایک پہاڑی علاقے میں جا رہا تھا تو وہاں میں گزرا تو ایک جھونپڑی سے رونے کی آواز آ رہی تھی تو میں نے قریب جا کر دیکھا تو ایک خاتون ہے جس کے زچگی کی کیفیت ہے اور وہ بار بار کچھ کھانے پینے کو مانگ رہی ہے لیکن ان کے گھر میں کھانے کیلئے کچھ نہیں تھا اور وہ زچگی کی تکلیف' بھوک کی تکلیف اور کچھ بیمار بھی تھی وہ بے چاری ان تکلیفوں سے گزر رہی تھی اور ادھر شوہر سخت مزاج تھا تکلیفیں چار ہو گئیں۔ مجھے ترس آیا...... حالانکہ میں نے قریب قریب بہت جنات دیکھے جو وہاں موجود تھے لیکن ان کو اس کی تکلیف کا احساس نہ ہوا میں تو راہ چلتا مسافر تھا مجھے ان کی تکلیفوں کا احساس ہوا اور مجھے آگے جانے سے اس احساس نے روک دیا میں پریشان حال یا اللہ میں کیا کروں...... فوراً ہی قریب کچھ میلوں کے فاصلے پر ایک جگہ دودھ کی دکان تھی' وہاں سے گرم گرم دودھ میں نے لیا اور ایک انسان کی شکل میں جا کر ان کا دروازہ کھٹکھٹایا اور انہیں میٹھا ڈالا ہوا گرم گرم دودھ دیا۔ اور ساتھ میں جلیبیاں لایا وہ میں نے دودھ میں پہلے ہی بھگو دیں تھیں اور انہیں دودھ جلیبیاں دیں وہ مائی بہت خوش ہوئیں انہوں نے دودھ جلیبیاں کھائیں پھر میں نے ان کیلئے مسلسل کلمہ پڑھنا شروع کر دیا اس نے بھی کلمہ پڑھا اس کی برکت سے زچگی میں بھی سہولت ہو گئی' صحت و تندرستی ہو گئی' اور طبیعت بھی بہتر ہو گئی' وہ مجھے دعائیں دینے لگی میں ایک بوڑھے درویش بزرگ کی شکل میں گیا تھا۔

میں آپ کی مدد کروں گا

وہ کہنے لگی کہ آپ کہاں سے آئے ہیں میں نے فرضی اپنی جگہ بتا دی وہ بہت حیران ہو گئی' کہنے لگی آپ تو ہمارے لیے رحمت کا فرشتہ بن کر آئے ہیں میں نے اس

خاتون کو تاکید کہ وہ سارا دن وضو بے وضو حتیٰ کہ پاک ناپاک بس کلمہ ہی پڑھتی رہے اس کے نصاب پڑھنے کی ترکیب میں نے بتادی ان کو میں نے تسلی دی تین بچے ان کے پہلے تھے' جن کے اندر میں نے بھوک افلاس' غربت' تنگدستی دیکھی اور ان کی بھوک افلاس اور تنگدستی کو بہت زیادہ محسوس کیا اور حیران اس بات پر ہوا کہ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے قریب ہی ان کے رشتے دار رہتے تھے جو سو فیصد کھاتے پیتے تھے انہوں نے آج تک ان کا خیال ہی نہ کیا۔

یہ ساری باتیں میں اس غریب آدمی سے سن رہا تھا جو مجھے اس نیک جن کی ملاقات کے احوال بتارہا تھا وہ غریب آدمی کہنے لگا میں نے جب اس کی یہ بات سنی تو مجھے خود اپنے رشتے داروں کی ساری باتیں سمجھ آنا شروع ہوئیں کہ میرے رشتے داروں نے میرے ساتھ کیا کیا تھا اور میرے رشتے داروں نے میرے حالات میں مجھے ہرگز نہیں پوچھا تھا میں اسی کشمکش میں تھا کہ میرے ساتھ کیا ہوا اور آئندہ کیا ہوگا۔ تو وہ نیک جن پھر بولا کہ وہ غریب لوگ کہنے لگے کہ ہمارے قریب کے رشتے داروں نے ہمیں کبھی نہیں پوچھا آپ دور کے مسافر' پردیسی' بزرگ بوڑھے آپ کو تو خود ضرورت ہے خدمت کی آپ نے خود ہماری اتنی خدمت کی۔ نیک جن نے کہا نہیں نہیں میں تو آپ کا ساتھ دوں گا کچھ بڑے نوٹ نکال کر میں نے انہیں گفٹ کیے اور کہا اس سے اپنی ضرورتیں پوری کرو اور ان نوٹوں پر میں نے کلمہ مسلسل پڑھا ہوا ہے تو انشاء اللہ اسمیں برکت بھی ہوگی یہ دے کر چلا آیا۔

گھر میں سکون' چین' خوشحالی

بہت زمانہ گزر گیا ایک دفعہ پھر میں وہاں سے گزر رہا تھا تو مجھے احساس ہوا کہ یہی ایک جھونپڑی تھی جہاں بچے کی ولادت کے سلسلے میں ایک واقعہ ہوا تھا اور میں نے انہیں دودھ جلیبیاں دی تھیں تو وہ کہنے لگے کہ میں وہاں سے گزرا تو میں نے ان کے حال دیکھے کہ بہت اچھا حال ہے۔ شوہر کے ساتھ بیوی کا رویہ اچھا اور بیوی کے ساتھ

شوہر کا رویہ اچھا۔ گھر میں سکون، چین، خوشحالی کے آثار تھے میں نے پھر اسی بزرگ کا روپ دھارا ان کا دروازہ کھٹکھٹایا دروازہ ان کے بیٹے نے کھولا جو بڑا ہو گیا تھا۔ اس نے گھر جا کر بتایا تو وہ خاتون دیکھ کر حیران ہوئی اور بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا اور گھر میں لے گئیں شوہر بھی اندر بیٹھا ہوا تھا بڑی محبت سے کھڑا ہو کر ملا۔

ہمارا رونا خوشحالی' شکر اور نعمتوں کا ہے

میرے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا اور رونے لگے...... میں نے ان کے رونے کا سبب پوچھا کہنے لگے دراصل ہمارا رونا پہلے پریشانی کا تھا غربت کا تھا' تنگدستی کا تھا اب ہمارا رونا خوشحالی کا ہے' شکر کا ہے اور نعمتوں کے اظہار کا ہے کہ اللہ پاک نے ہمارے اوپر اتنی نعمتوں کی بارش کر دی ہے کہ ہم خود حیران ہیں اور ہمارے اوپر نعمتوں کا اللہ پاک نے حیرت انگیز کرم کر دیا ہے اور وہ نعمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ میں خود حیران ہوں۔ وہ نعمتیں میرے اوپر مسلسل برس رہی ہیں اور اللہ کی رحمت بھی برس رہی ہے۔ اس نعمت پر اب میرے آنسو ہیں...... میں انکے گھر تھوڑی دیر بیٹھا اور اس کے بعد خوش خوش میں واپس آیا کہ میں اگر ان کے گھر نہ ٹھہرتا انہیں کلمے کا نصاب نہ بتاتا تو آج ان کی یہ خوشحال زندگی نہ دیکھ پاتا۔

واقعی کلمے کے اندر بہت طاقت ہے

اس خاتون کے وہ آنسو وہ غربت کی حالت' وہ زندگی کے مسائل اور مشکلات اور آج...... سکھ، خوشحالی کی یہ کیفیت...... میں خود حیران...... اور پریشان رہا کہ یا اللہ تیرا کتنا کرم ہے تو اپنے بندوں پر اپنے کلمے کی برکت سے کتنا فضل فرماتا ہے وہ غریب شخص مجھے کہنے لگا کہ یہ تین واقعات مجھے اس نیک جن نے بتائے اور اس نیک جن نے مزید بھی بہت سے واقعات بتائے جو میں بھول گیا۔ واقعی کلمے کے نصاب کے اندر بہت طاقت اور تاثیر ہے۔

فالوس جن سے عجیب ملاقات

کلمے کے یہ کمالات سن کر میرے دل میں آیا کہ میں کیوں نہ اس جن سے ملوں جس جن کی ڈیوٹی میں نے اس غریب آدمی کے لیے لگائی تھی دراصل میرے بے شمار خدام جنات ہیں ہر جن سے ملنے کی انفرادی ملاقات کرنے کا وقت نہیں ملتا لیکن جب یہ کلمے کے فضائل سنے تو مجھے ایک شوق پیدا ہوا۔ تو میں نے اس غریب آدمی سے کہا کہ میں آپ کے گھر کبھی آؤں گا تو وہ اس نیک جن کو بلائیں گے اور پھر وہ اس سے باتیں کریں گے۔ میں وہاں سے واپس آ گیا پھر اپنی زندگی کے مشاغل میں مصروف ہو گیا وہ غریب آدمی بار بار میرے پاس آتا اور کہتا کہ جی آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ آئیں گے لیکن آپ آئے نہیں میں اسے...... ہر بار یہی کہتا کہ ہاں ضرور آؤں گا۔ دل میں خیال آتا کہ وقت نکال کر ضرور جاؤں لیکن ہر دفعہ مصروفیت آڑے آجاتی ایک دن جمعہ کی نماز پڑھ کر میں اس غریب آدمی کے گھر چلا گیا ایک طرف علیحدہ بیٹھ گئے میں نے جن کو حاضر کیا وہ جن آیا..... بہت خوش ہوا کہ آپ نے مجھے بلا لیا۔ دور سے آپ کی ملاقات ہوئی تھی آپ کی باتیں سننے کا موقع تو ملا تھا لیکن اتنا قریب سے ملاقات کا موقع مل نہیں سکا تو اس لیے آج مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نے مجھے ملاقات کے قابل سمجھا اور میں آپ سے ملاقات کر رہا ہوں میں نے اس جن سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اس نے کہا جی میرا نام "فالوس" ہے۔ میں نے کہا تم کیا کرتے ہو؟ کہا میں اجناس کا کاروبار کرتا ہوں' اجناس کا کاروبار کرنا میرے شعبے میں شامل ہے' چاول' گندم' دالیں' چینی وغیرہ کا کاروبار کرتا ہوں۔

رزق میں وسعت اور برکت کا عجیب ٹوٹکہ

میں نے اس سے پوچھا کہ اجناس کے کاروبار میں آپ کو کیا فائدہ ہوتا ہے کہنے لگا کہ میں اگر کاروبار ایمانداری کروں تو فائدہ ہوتا ہے ایمانداری نہ کروں تو فائدہ نہیں ہوتا

اور پھر کہنے لگا کہ میں نے زندگی میں تجربہ کیا ہے کہ جب بھی میں نے اناج کے کاروبار میں تول میں کمی کرنے کوشش کی ہے اللہ نے اسی وقت بدلہ لے لیا ہے میں حیران ہوا کہ بدلہ کیسے؟ کہا یا تو بچہ بیمار ہوا یا کوئی نقصان ہو گیا یا کوئی تکلیف ہو گئی یا میرا اتنا ہی نقصان ہو گیا جتنا میں نے دھوکہ کیا تھا اسی طرح میں زندگی میں آگے بڑھتا چلا گیا ایک وقت مجھے خیال آیا کہ مجھے کسی بھی حال میں کسی سے دھوکہ اور نقصان نہیں کرنا چاہیے لہٰذا اس دن سے میں نے فیصلہ کر لیا تھا بس وہ فیصلہ کرنا ہی تھا میرے رزق میں برکت اور وسعت ہونا شروع ہوئی اور میں آگے سے آگے بڑھنا شروع ہوا۔ پھر کیا تھا دروازے برکت کے' خیر کے' رحمت کے کھل گئے' میں غیب سے مالا مال ہونا شروع ہو گیا۔

مجھے آج اس بزرگ کی یادوں نے ستا دیا

میں نے اس نیک جن فالوس سے کہا کہ فالوس! یہ بتاؤ تمہیں پھرنے پھرانے کا مزاج کیسے پیدا ہوا؟ کہنے لگے کہ آج سے کوئی پانچ سو تاسٹھ سال پہلے کی بات ہے کہ میں ایک بزرگ جو کہ برما کے پہاڑوں میں رہتے تھے ان کی خدمت میں آیا جایا کرتا تھا تو ان کی خدمت میں مجھے بہت کچھ ملا فالوس جن کا ٹھنڈا سانس نکل گیا اور آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہوئے کہنے لگا کہ مجھے آج اس بزرگ کی یادوں نے ستا دیا اور اس بزرگ کی یادیں آنا شروع ہو گئیں۔ میں نے اس سے پوچھا ان بزرگوں کی کوئی باتیں سنائیں کوئی وظیفہ دیا ہو' کوئی نصیحت کی ہو' کوئی انہوں نے عمل کی بات کی ہو تو بتاؤ...... وہ کہنے لگے ضرور میں ان کی باتیں آپ کو ضرور بتاؤں گا۔ آپ میرے آقا ہیں اور میں آپ کا مرید ہوں...... تو یقیناً ان کی باتوں سے آپ کو نفع تو نہیں ہوگا میرا سبق تازہ ہو جائے گا۔

جنات کو عاجز کرنے والا عمل

کہنے لگا ان کے کچھ واقعات آپ کو سناتا ہوں ایک تو انہوں نے مجھے نصیحت کی تھی

کہ ہر وقت سچ بولنا' دوسری نصیحت کی تھی کہ سرمہ ضرور لگانا ہے' اور تیسری نصیحت کی تھی کہ مسواک ضرور کرنی ہے اور چوتھی نصیحت کی تھی کہ سونے سے پہلے آیۃ الکرسی تین بار سورۂ فاتحہ اور چاروں قل تین تین بار ضرور پڑھ کر سونا ہے اور کہنے لگے کہ جو شخص یہ عمل تین تین بار کر کے سوئے گا ہم جنات عاجز آجاتے ہیں اس کو تکلیف دینے کیلئے حتیٰ کہ پڑھ کر سارے گھر کا حصار کرلے گا تو سارا گھر اللہ کی حفاظت میں آجائے گا اور تمام جنات کچھ بھی نہیں کر سکیں گے اور تمام جنات عاجز آجائیں گے۔

صدقہ کرنے کا صحیح وقت

پھر خود کہنے لگا کہ انہوں نے ایک نصیحت مجھے کی تھی کہ صدقہ کرتے رہنا اپنے مال سے اور صدقہ فجر کے بعد کرنا' کچھ پیسے' روپے یا کوئی کھانے کی چیز یا کوئی اناج...... فجر کے بعد سجدہ کرنا (یعنی اشراق کے نوافل) اس سے نفع زیادہ ہوتا ہے سارے دن کی بلائیں مصیبتیں اور تکلیفیں ٹلتی ہیں اور سارا دن کی پریشانیاں اور مسائل حل ہوتے ہیں۔

شان و شوکت حاصل کرنے کا گر

پھر ایک اور نصیحت فرمائی کہ اگر تم چاہتے ہو کہ سدا اللہ کی رحمت تمہارے اوپر متوجہ رہے تو یتیموں کے ساتھ اور ایسے بے بسوں' بے کسوں بے سہاروں کے ساتھ احسان کرنا جن کو لوگ دھتکارتے ہوں یا لوگ کم نظر یا چھوٹی نظر میں دیکھتے ہوں ان کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرنا اور پھر فرمایا کہ ایسے جو معاشرے کے گرے پڑے حقیر لوگ ہوں اگر کوئی تقریب میں محفل میں' جہاں امراء ہوں اور ایسے لوگ ہوں جو مالدار ہوں لیکن ایسے لوگوں کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوں تو ان کو وہاں اہمیت دے دینا اللہ وہ عزتیں دے گا تم کبھی سنبھال نہیں سکو گے' اللہ تمہیں وہ شان و شوکت دے گا کبھی سوچا بھی نہ ہوگا اللہ تمہیں وہ مال و دولت دے گا سنبھال نہیں سکو گا یہ ان کی نصیحتیں تھیں۔ قالوس کہنے لگا کہ مزید ایک خاص نصیحت جو اس برما کے درویش نے کی تھی وہ

یہ بھی کہ دیکھ! کبھی کسی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھنا' چاہے وہ جتنا بھی برا ہو نا معلوم اس کا خاتمہ ایمان پر ہو جائے...... پھر اس بزرگ نے فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی کے سالہا سال ایک تجربہ کیا ہے کہ ایک گناہ گار انسان کو اس کے گناہ، بدکاری، سیاہ کاری اتنا نقصان نہیں پہنچاتی جتنا کسی نیک آدمی کو حقارت کی نگاہ کھا جاتی ہے۔

دلائل الخیرات سے ملیں گیارہ نعمتیں

میں نے اس جن سے پوچھا کہ جب سے میں نے تمہاری اس غریب آدمی کی خدمت پر ڈیوٹی لگائی ہے تمہیں کیا محسوس ہوا' کہنے لگا کہ میرا تو پہلے ہی جذبہ خدمت کا تھا' لیکن آپ کی ڈیوٹی لگانے کے بعد میرے دل میں خوشی' راحت ہے کہ مجھے آپ نے اس قابل سمجھا کہ میں اس کی خدمت کروں...... اور واقعی مجھے اس غریب کی خدمت کر کے خوشی کا احساس ہوتا ہے۔ میں نے کہا کچھ اور بات سنا تو کہنے لگا کہ اس برما والے بزرگ کے پاس ایک کتاب دیکھی وہ روزانہ اس کتاب کو پڑھتے تھے اور پھر اس کتاب پر غلاف چڑھا کر اس کو رکھ دیتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے پوچھا کہ حضور یہ کتاب کیا ہے فرمانے لگے یہ دلائل الخیرات ہے اور یہ وہ عظیم کتاب ہے جس کو میں روزانہ پڑھتا ہوں۔ جن بزرگوں نے مجھے دی تھی انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے اس کے پڑھنے والوں کو ہمیشہ گیارہ نعمتیں ملتی دیکھی ہیں جو شخص روزانہ دلائل الخیرات پڑھے گا اس کو گیارہ نعمتیں ملیں گی۔ ایک تو مرنے سے پہلے ضرور بالضرور اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی' دوسری بات اس کا فائدہ یہ ہے کہ اس کو ضرور اتباع سنت نصیب ہوگی اور تیسرا فائدہ اس کا دل اور چہرہ نورانی ہوگا اور چوتھا فائدہ یہ ہے کہ اس کے رزق میں بے بہا برکت ہوگی اور پانچواں فائدہ ہے کہ اس کو اللہ پاک ایسی بڑی لاعلاج بیماریوں سے ہمیشہ بچائے گا جس میں لوگ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے ہیں اور چھٹا فائدہ یہ ہے کہ اللہ پاک اس کے دل کی وہ مرادیں پوری کرے گا جس کو

لوگ چاہتے چاہتے ساری زندگی موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں اور ساتواں فائدہ یہ ہے کہ اللہ پاک اس کو انبیاء کرام کی زیارت اور انبیاء کرام کی دعاؤں میں شامل فرمائیں گے اور آٹھواں فائدہ یہ ہے کہ اللہ اس کی اولاد میں سے ولی پیدا کریں گے اور نواں فائدہ یہ ہے کہ اللہ اس کو ذلت کی موت سے بچائیں دسواں فائدہ یہ ہے کہ اللہ پاک اس کو قرضوں سے بچائیں اور اگر قرض ہو تو قرض ختم ہو کر اس پر رزق بارش کی طرح برسے گی اور گیارہواں فائدہ یہ کہ اللہ جل شانہٗ اس کی نسلوں کی ذلت و رسوائی سے پریشانیوں اور تکلیفوں سے حفاظت فرمائیں گے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ حضور اگر آپ مجھے اجازت دے دیں تو کیا میں یہ دلائل الخیرات پڑھا کروں......؟؟؟

روزانہ دیدار نبوی ﷺ کیجئے

تو فرمانے لگے کہ ہاں تمہیں اجازت ہے تم جس کو اجازت دو اس کو بھی اجازت ہے۔ اس دلائل الخیرات کو پڑھتے ہوئے آج مجھے بہت سال ہو گئے ہیں میں نے وہ دلائل الخیرات کبھی نہیں چھوڑی......روزانہ دلائل الخیرات پڑھتا ہوں... اور روزانہ دلائل الخیرات کا سبق جب تک نہ پڑھوں مجھے نیند نہیں آتی مجھے دلائل الخیرات پڑھتے پڑھتے بہت فیض ملا میں نے اس جن سے پوچھا فالوس......! یہ تو انہوں نے فائدے بتائے تم بتاؤ کہ دلائل الخیرات کے تمہیں کیا فائدے ہوئے تو کہنے لگا کہ دلائل الخیرات کے مجھے بہت فائدے ہوئے وہ اس سے بھی زیادہ انوکھے ہیں کہنے لگا میں دلائل الخیرات پڑھتے پڑھتے جس دن بھی سویا ہوں کسی نہ کسی نبی کی زیارت مجھے ہوئی ہے یا پھر مجھے دل کا نور محسوس ہوا ہے۔

آسمانوں کی سیر روحوں سے ملاقات

کبھی مجھے پہلے آسمان کی کبھی دوسرے آسمان کی سیر ہوتی ہے اور اللہ اپنے قدرتی

مناظر دکھاتے ہیں۔ پھر کہا کہ جو شخص دلائل الخیرات پڑھ کر اپنی والدہ والد یا کسی عزیز کی روح کو بخش دے اللہ پاک اس کی قبر میں نور داخل فرمائیں گے اور اس کی قبر سے عذاب اللہ پاک دور فرمادیں گے اور پھر کہنے لگا میں نے دلائل الخیرات سے رزق میں برکت پائی ہے' عزت پائی ہے' شان و شوکت پائی ہے فرمایا لاعلاج بیماریوں سے دوری پائی ہے۔

پریشانیوں سے چھٹکارا

دلائل الخیرات سے میں نے اللہ پاک کی محبت پائی ہے' اللہ کا نور ملا ہے' اللہ کا تعلق پایا ہے' جس دن سے میں نے دلائل الخیرات پڑھنی شروع کی ہے' مخلوق میری عزت کرتی ہے اور میرا احترام کرتی ہے' اور مخلوق کے دل میں میری پذیرائی ہے اور مخلوق کے دل میں اللہ نے میرا اکرام ڈال دیا ہے۔ فرمانے لگے کہ میں نے دلائل الخیرات کو بہت زیادہ دنیا کے مسائل میں دنیا کی مشکلات میں اور دنیا کی پریشانیوں میں بہت زیادہ بہتر پایا ہے۔

حضرت خواجہ اویس قرنی رحمہ اللہ سے ملاقات کا سفرنامہ

بہت عرصہ ہوگیا ہے کہ میری چاہت تھی کہ حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کروں ان سے ملاقات کروں...... اس کی ایک وجہ جہاں ان کے مناقب ہیں احادیث میں ان کا تذکرہ ہے وہاں ایک واقعہ بھی ہے۔ ہوا یہ کہ ایک دفعہ ایک بزرگ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے فرمانے لگے کہ کبھی حضرت خواجہ اویس قرنی سے ملاقات کی آپ نے......؟ میں نے کہا بس چاہت تو بہت ہے' خواہش بھی بہت ہے۔ فرمانے لگے اچھا آنکھیں بند کرو ہم آپ کو ابھی زیارت کرواتے ہیں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے میں ابھی روحانیت میں پہلا قدم رکھ رہا تھا' میں نے آنکھیں بند کیں...... ایک منظر دیکھا اور منظر بہت انوکھا تھا۔

انوکھا راستہ' انوکھی منزل

منظر یہ تھا کہ دور پرے ایک راستہ ہے میں اس پر چلتا جا رہا ہوں' راستے کے دائیں بائیں ہر طرف پتھر ہے' ویرانہ ہے' کبھی مجھے جنگلی جانور دوڑتے بھاگتے نظر آتے ہیں' کبھی سانپ نظر آتے ہیں...... ایک غار تھی اس میں مجھے کچھ شیر نظر آئے ان کے بچے کھیلتے ہوئے نظر آئے لیکن میرے دل کچھ کوئی خوف نہیں۔ میں پیدل چلتا جا رہا ہوں سخت گرمی ہے' مجھے پسینہ آ رہا ہے' ایک دو دفعہ پتھر سے مجھے ٹھوکر بھی لگی گرتے گرتے بچا لیکن ایک منزل ہے جس کی طرف میں کشاں کشاں چلا جا رہا ہوں اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آگے مجھے منزل ملنے والی ہے۔ انوکھی منزل پر پہنچنے والا ہوں۔ اسی جذبے کو لیے میں آگے بڑھتا چلا گیا...... آگے بڑھتا چلا گیا......

بوڑھے بابا جی اور مسلسل ذکر

آگے ایک بوڑھے بابا جی بیٹھے لکڑی کی ایک بڑی تسبیح لیے مسلسل ایک ذکر کر رہے ہیں اور وہ مجھے ذکر محسوس تو ہوا لیکن نامعلوم سا محسوس ہوا...... میں حیران ہوا...... کہ وہ اپنی خودی میں بے خود ہیں' انہیں دنیا جہان کی کسی چیز کی کوئی خبر نہیں وہ دنیا جہاں سے بالکل مدہوش کسی چیز سے انہیں کوئی سروکار نہیں بس وہ مسلسل ذکر کر رہے کر رہے...... اور تسبیح پڑھ رہے...... ہر پل ہر سانس اسی پر لگے ہوئے...... اور مسلسل ذکر تسبیح کر رہے...... آنکھیں بند ہیں اور انہیں اللہ کی یاد میں ایسی مشغولی ہے کہ میرے کھڑے ہونے کا انہیں احساس بھی نہ ہوا...... اور مجھے بھی تھوڑی دیر میں ان کے ذکر میں مزا آنا شروع ہو گیا اور میں یہ بھول گیا کہ میں نے کہاں جانا تھا' ان کے نیچے ایک پرانا کپڑے کا موٹا مصلہ بچھا ہوا تھا جو کہ جگہ جگہ سے گھس چکا تھا اور یہ اس بات کی دلیل تھی کہ یہ بہت استعمال ہوتا ہے۔ ان کے سفید بال شانوں تک بکھرے ہوئے تھے اور سفید پرانا کپڑا جو کہ کچھ میلا لباس تھا' وہ انہوں نے پہنا ہوا تھا لیکن ان کے

انگ انگ اور روئے روئے سے خوشبو آرہی تھی۔

ان کے ذکر نے مجھے مدہوش کر دیا

مجھے ان کی خوشبو اور اس ذکر سے مدہوشی سی ہونا شروع ہوگئی اور میں محسوس کر رہا تھا کہ مجھے اس ذکر سے بہت لذت مل رہی ہے بہت سرور مل رہا اور بہت چاشنی مل رہی...... میں نے بھی وہ ذکر ساتھ کرنا شروع کر دیا۔ بہت دیر میں بھی ذکر کرتا رہا۔ آخر کار اس مدہوشی میں بیٹھ گیا اور کچھ دیر کے بعد پہلے اکڑوں بیٹھا پھر تھوڑی دیر کے بعد دوزانوں بیٹھ گیا اور دوزانوں بیٹھنے کے بعد آخر کار میں مدہوشی کے عالم میں سجدے کی حالت میں چلا گیا اور میں بھی وہی ذکر کرنے لگا۔ نامعلوم کتنی دیر ہوگئی کہ میں ذکر کر رہا تھا کہ کسی نے میری پیٹھ پر تھپکی دی اور مجھے آواز دی کہ باباجی اٹھو! تو میں نے سر اٹھایا تو وہی درویش تھے' چہرہ نورانی' آنکھیں لال اور ان کی سانسوں سے خوشبو آرہی تھی۔ میں حیران......!!! ان کے قریب پہنچا میں نے جا کر ان کو عرض کیا کہ آپ کیا ذکر کر رہے ہیں؟؟؟ کہ اس ذکر نے مجھے اتنا مدہوش کر دیا......

اللہ کو پانے کا گر

فرمانے لگے کہ میں نے اللہ سے دوستی لگانے کا فیصلہ کیا اور اللہ پاک نے فرمایا کہ اے میرے بندے اگر تو مجھ سے دوستی کرنا چاہتا ہے تو پھر میں جیسے کہوں ویسے کر...... تو میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اے میرے اللہ میں تیرے قریب آنا چاہتا ہوں تو جو مجھے کہے گا میں وہ کروں گا۔ لہٰذا میں نے یہ ذکر کرنا شروع کر دیا جو مجھے ایک بزرگ نے دیا تھا' میں روزانہ چند گھنٹے یہیں ویرانے میں آکر بیٹھتا ہوں' ساتھ قریبی بستی ہے اس نے انگلی کی تو مجھے دور سے اس کی بستی نظر آنا شروع ہوگی۔ میں وہاں رہتا ہوں۔ کپڑا بننے کا کام کرتا ہوں' اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اللہ کو پانا ہے۔ اس بزرگ نے مجھے اللہ کو پانے کا یہ گر دیا۔

کائنات کے انوکھے لفظ

جب سے میں نے یہ ذکر کرنا شروع کیا۔ کائنات کی ساری چیزیں آنکھوں کے سامنے نظر آنا شروع ہوگئیں اور میں حیران ہوں...... کہ یہ لفظ کیا تھے' یہ تو کائنات کے یہ انوکھے راز ہیں۔ ...اب سارا دن میں ویسے بھی اٹھتے بیٹھتے پڑھتا ہوں لیکن چند گھنٹے میں اس کو دنیا و مافیہا بھول کر اور وجدان کی کیفیت میں پڑھتا ہوں اور وہ لفظ ہیں يَالَطِيْفُ يَاعَلِيْمُ يَاخَبِيْرُ..... بس انہی کو پڑھتا ہوں۔

ساری کائنات میرے ساتھ ذکر کرتی ہے

اور جب میں پڑھنے بیٹھتا ہوں تو جنت آراستہ ہوکر میرے سامنے آجاتی ہے اور جنت کی نعمتیں میرے سامنے آجاتی ہے اور جہنم کی ہولناکیاں میرے سامنے آجاتی ہیں لیکن مجھے کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ بعض اوقات تو جب میں یہ پڑھ رہا ہوتا ہوں تو میرے ساتھ جنگل کے درندے شیر' بچھو' سانپ' لومڑیاں' بھیڑیئے' گیدڑ اور انوکھے جانور جو آج تک میں نے دیکھے نا سنے.... میرے اردگرد آجاتے ہیں اور وہ بھی آکر یہی ذکر کرنا شروع کردیتے ہیں اور اس ذکر کی لذت اتنی ہے کہ میں بھول نہیں سکتا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ سارا دن یہی ذکر کرتا رہوں کیونکہ میرے مرشد کا حکم ہے کہ میں یہ ذکر کروں۔

کیا آپ کو بھی یہ ذکر دیدوں......؟؟؟

میں ان کی باتوں کو سننے میں مدہوش تھا کہ میرا کندھا پکڑ کر کہنے لگے کہ اگر آپ کو بھی میں یہ ذکر دے دوں۔ میں نے ان سے کہاہاں... یہ ذکر تو میں نے پہلے سنا بھی تھا پڑھا بھی تھا لیکن جو اس کے کمالات آپ مجھے بتا رہے ہیں یہ کمالات آج تک میں نے نہ سنے تھے نہ پڑھے ہیں۔ فرمانے لگے آپ نے اس کے کمالات کیا سنے کیا پڑھے.....تو میں نے ان سے عرض کیا کہ میں نے تو اس کے کمالات میں دنیا کی

مشکلات' دنیا کے مسائل' غم' تکلیفیں' پریشانیاں' دکھ' ان مسائل کے لیے میں نے اس کو سنا...... فرمانے لگے نہیں......!!! یہ فائدے تو اس ذکر کے سامنے بہت تھوڑے ہیں۔

حیران کن مشاہدات

ان فائدوں کی مثال تو یہ ہے کہ سمندر سے آپ نے ایک چلو پانی بھر لیا باقی تو سمندر کا فائدہ تو نہ اٹھایا تو اگر آپ سو فیصد سمندر کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو ایک وقت مقرر کر لیں چاہے آپ پہلے تھوڑا تھوڑا وقت دینا شروع کر دیں تو پھر بیٹھ کر اس کو بغیر تسبیح اٹھائے وجدان کے ساتھ دل ہی دل میں یَالَطِیْفُ' یَاعَلِیْمُ' یَاخَبِیْرُ اس کو پڑھنا شروع کر دیں۔ روزانہ پڑھتے رہیں' باوضو بیٹھیں قبلہ رخ بیٹھیں اس کو پڑھنا شروع کر دیں۔ اگر کبھی وقت جو مقرر ہے اور جو جگہ مقرر ہے اس میں کمی بیشی ہو جائے تو بھی کوئی حرج نہیں وقت بدل بھی سکتا ہے جگہ بدل بھی سکتی ہے لیکن اس کو پڑھنا نہ چھوڑیں اور پڑھتے رہیں پڑھتے رہیں۔

جنت' فرشتوں' جنات کو کھلی آنکھوں سے دیکھیں

آپ کے اس اسم کے پڑھنے سے آپ کے اوپر جو راز کھلیں گے وہ میں بتاتا ہوں:۔ سب سے پہلے تو یہ راز کھلے گا کہ اللہ پاک آپ کو جنت میں اپنا مقام دکھا دے گا اور دوسرا یہ راز کھلے گا کہ فرشتوں کو آپ اپنی آنکھوں سے دیکھنا شروع کر دیں گے اور تیسرا یہ راز کھلے گا کہ جنات کو آنکھوں سے دیکھیں گے ان کے گھر دیکھنے لگیں گے' ان کے بچے دیکھنے لگیں گے' ان کا کھانا اور پینا نظر آنے لگے گا' ان کا اٹھنا ان کا بیٹھنا' ان کے پیشے' ان کی محبتیں دیکھیں گے' ان کے جھگڑے' ان کا سلوک' انکی راہیں دیکھیں گی' انسانوں کو کیسے تنگ کرتے ہیں...... ستاتے ہیں...... یہ دیکھیں گے۔ انسانوں کی مدد کیسے کرتے ہیں یہ دیکھیں گے' محبت کرنے...... نفرت کرنے کے انداز' رہنے' سہنے کے انداز' جینے' مرنے کے انداز' مرتے کیسے ہیں' جنازے کیسے ہوتے ہیں اور دفن کیسے ہوتے ہیں' غذائیں کیسے

لیتے ہیں' کیسے کھاتے ہیں' گھروں سے چوریاں کیسے کرتے ہیں' لوگوں سے جھینا جھپٹی کیسے کرتے ہیں۔ آپ یہ سب چیزیں آنکھوں سے دیکھیں گے۔

کشف القبور حاصل کریں

پھر اس کو آپ اگر مزید مستقل پڑھنا شروع کر دیں لیکن ......!!! جلدی نہ کیجئے گا۔ یہ لفظ بہت عرصہ پڑھنے کے بعد اپنے راز و نیاز دیتے ہیں تو پھر آپ کے اوپر ایک اور کائنات کا در کھلے گا وہ یہ کہ آپ کو کشف القبور شروع ہو جائے گا۔ قبر میں حالات کیسے ہوتے ہیں' موت کے حالات کیسے ہیں' زندگی کے حالات کیسے ہیں' قبر کی زندگی کیسی ہے' قبر کا نظام کیسا ہے' قبر کے اندر کھانا پینا' قبر کے اندر کی زندگی' روشنی اندھیرا' قبر سرخ ہوتی ہے' قبر سفید ہوتی ہے' قبر نورانی ہوتی ہے' قبر کالی ہوتی ہے' یہ چیزیں کھلنا شروع ہو جائیں گی۔ پھر آپ کسی قبر پر جائیں اگر آپ نے اس کو مستقل بہت عرصہ پورے وجدان کے ساتھ بہت وقت لگا کر پڑھا ہوا ہے تو چند دفعہ پڑھنے سے آنکھیں بند کرتے ہی قبر کے حالات آپ کے سامنے کھلنا شروع ہو جائیں گے۔

تین اسماء سے لوگوں کے دل پڑھیں

پھر ایک اور فائدہ آپ پر کھلے گا آپ لوگوں کے دل پڑھنا شروع کر دیں گے۔ اس کے دل میں میرے بارے میں کیا رائے ہے' اس کے دل میں میرے بارے میں نفرت ہے' محبت ہے' وہ کیا سوچ رہا ہے' اس کی جیب میں کتنے پیسے ہیں' اس کے گھر کے حالات کیسے ہیں' اس کی زندگی بری ہے اس کی زندگی اچھی ہے' وہ مائل با کرم ہے یا آپ کیلئے انتقامی جذبہ سوچ رہا ہے۔ وہ کیسا ہے کس طرح ہے یہ سوچنا شروع کر دیں گے اور یہ دیکھنا شروع کر دیں گے۔

لوگوں کے مقدروں کے بارے میں جانیے

پھر کچھ عرصے کے بعد اس کے حالات آپ پر کھلیں گے تو لوگوں کے مقدروں

کے بارے میں اللہ آپ پر سے پردے ہٹا دے گا۔ اس شخص کا مستقبل کیسا ہے یہ آنے والا وقت کیسے رہے گا' پچھلی زندگی کیسی گزاری...... اچھی گزاری' بری گزاری...... کسی وقت میں اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا' فلاں وقت میں یہ کس موڑ پر سے گزر رہا تھا...... اس کا فلاں وقت اچھا گزرا' برا گزرا' اس کی زندگی کے دن رات اچھے گزرے...... بُرے گزرے...... یہ سب آپ کے سامنے آنا شروع ہو جائیں گے۔

پرندوں' جانوروں کی بولیاں سمجھئے

زندگی ان حالات کے ساتھ آپ پر گزرنا شروع ہو جائے گی۔ پھر اس کو آپ مستقل توجہ دھیان کے ساتھ پڑھیں تو آپ کے سامنے ایک اور حال آئے گا وہ یہ حال یہ آئے گا کہ پرندوں کی بولیاں آپ کو سمجھ آنا شروع ہو جائیں گی...... پرندے کیا بولتے ہیں...... جانور کیا بولتے ہیں وہ کیا سوچتے ہیں......

پرندے پیشن گوئیاں کرتے ہیں

آپ کو اتنا بتا دوں بابا جی......!!! ایک ٹھنڈا...... سانس لے کر میری طرف منہ کر کے بولے اور میرے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے ہاتھ سے کھینچا اور اپنی پیشانی میری پیشانی کے ساتھ لگا کر خوب رگڑا اتنا کہ مجھے جلن محسوس ہوئی اور ان کے اندر کا سارا نور میرے اندر منتقل ہونے لگا اور وہ نور اب تک میرے اندر موجود ہے۔ ٹھنڈا سانس لے کر بولے کہ پرندے پیغام دیتے ہیں' پرندے آنے والے حالات بتاتے ہیں' پرندے حادثات کی پیشن گوئیاں کرتے ہیں' پرندے صبح و شام کی زندگی کو بدلتا بتاتے ہیں پھر پرندے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر احوال بتاتے ہیں' پھر آپ کے اندر وہ چیز کھلنا شروع ہو جائے گی۔ پرندوں کی بولیاں' پرندوں کی آوازیں' پرندوں کے پیغامات' پرندوں کی زندگی کھلنا شروع ہو جائے گی۔

دفن خزانے اپنی آنکھوں سے دیکھیں

اگر آپ یَالَطِیْفُ، یَاعَلِیْمُ، یَاخَبِیْرُ کو اور زیادہ پڑھیں گے اور طاقتور انداز سے پڑھیں گے تو پھر آپ کے اوپر ایک اور کائنات کھلے گی' کائنات کے خزانے' زمین کے مخفی خزانے' کھنڈرات کے اندر خزانے' گھروں کے اندر دفن پوشیدہ سب کھلنا شروع ہو جائیں گے پھر آپ کو کائنات کے خزانے نظر آنا شروع ہو جائیں گے۔ زمین کے نیچے کیا ہے' زمین کے اوپر کیا ہے' پہاڑوں کے اندر کیا ہے' سمندر کے اندر کیا ہے' یہ نظر آنا شروع ہو جائے گا' آپ آنکھوں سے دیکھنا شروع ہو جائیں گے کہ اس کے اندر خزانہ کیا ہے سب کچھ نظر آنا شروع ہو جائے گا۔

مدینہ میں دفن خزانے ہی خزانے

باباجی نے مجھے بتایا کہ میں ایک دفعہ حج کے سفر پر گیا اور زندگی میں میں نے ایک ہی حج کیا ہے بڑی چاہتوں اور مرادوں کے بعد۔ باباجی فرمانے لگے کہ یہ آج سے کوئی پچاس سال پہلے کی بات ہے میں مدینہ منورہ میں ایک پرانی عمارت میں ٹھہرا میں نے آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اردگرد سارے خزانے ہی خزانے دفن ہیں' خزانے بہت زیادہ ہیں' جنات بھی بہت زیادہ ہیں' اور مدینہ میں انوارات بھی بہت زیادہ ہیں تو فرمایا کہ ان کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا لیکن مجھے اجازت نہیں تھی کہ ان میں سے کسی خزانے کو لے سکوں۔

کیا میں مدینہ میں خزانے لینے آیا تھا......؟؟؟

لہٰذا میری آنکھیں دیکھ تو رہی تھیں میں ان کو لے نہیں سکتا تھا پھر مجھے اجازت ملی کہ جس خزانے کو آپ نے لینا ہے لے لیں ...لہٰذا میں ایک خزانے کے قریب گیا لیکن مجھے پھر ایک احساس ہوا اور وہ احساس یہ ہوا کہ میں یہاں کیا لینے آیا ہوں ؟؟؟ میں تو یہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت لینے آیا ہوں مجھے

اس خزانے کی کیا ضرورت ہے' لہٰذا میں نے اس خزانے کو چھوڑ دیا۔

گناہوں کا تعصب ختم

بابا جی نے اپنا پہلو بدلا اور اپنے دونوں ہاتھ پیچھے لگائے اور اپنی گفتگو کا سلسلہ پھر شروع کیا کہ اگر اس کے فائدے اور کھولنا شروع کروں تو تم حیران رہ جاؤ گے اس کے فائدوں میں اس کے کمالات میں ولایت ہے' برکت ہے' انوارات ہیں اور اللہ کی محبت ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر پل زیارت ہے' حالت بیداری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انوارات اور محبتیں ہیں آپ کا جسم پاکیزہ ہوجائے گا' روح پاکیزہ ہوجائے گی۔ دل پاکیزہ ہوجائے گا' گناہوں سے نفرت ہوگی' بدنظری سے نفرت ہوگی' گناہوں کا تعصب ختم ہوجائے گا' دل کی دنیا بدل جائے گی' من کی دنیا بدل جائے گی' روح کی دنیا بدل جائے گی۔ احساسات کی دنیا بدل جائے گی' حقائق کی دنیا بدل جائے گی' زندگی کے دن رات بدل جائیں گے۔

اچھا اب میں چلتا ہوں......!!!

میں حیران......!!! ان کی باتیں سن رہا تھا سنتے سنتے پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمانے لگے' اچھا چلتا ہوں میں نے اپنے گھر جا کر اپنی بکریوں کو گھاس ڈالنا ہے۔ میں ان سے مصافحہ کر کے پھر چل پڑا۔

حضرت خواجہ اویس قرنی رحمہ اللہ سے ملاقات

آگے چلتا گیا پھر وہی پتھر' پھر وہی ویرانے اور سفر بہت لمبا...... میں چل رہا تھا اور چلتے چلتے، چلتے چلتے دور...... مجھے محسوس ہوا کوئی سبزہ سا ہے لیکن ہے بہت دور...... میرے شوق کے قدم تھے جو اٹھتے ہی چلے گئے اور میں اس شوق کے قدموں میں آگے بڑھتا ہی چلا گیا...... جب آگے بڑھتا گیا...... بڑھتا گیا...... بڑھتا گیا...... تو مجھے محسوس ہوا کہ اب میری منزل کچھ قریب ہے اور اپنی منزل کو قریب پا کر مجھے

بڑی خوشی ہوئی میں اس منزل کے قریب پہنچا۔۔ جب منزل کے قریب پہنچا تو مجھے کچھ لوگ نظر آئے۔ کچھ جھاڑو دے رہے تھے' کچھ پھولوں کی خدمت کر رہے تھے' میں ان سے پوچھا کہ میں نے حضرت خواجہ اویس قرنی رحمہ اللہ کی زیارت کرنی ہے۔ ایک نے اشارہ کیا وہ سامنے سرخ رنگ کا تجھے قبہ نظر آرہا ہے وہاں چلا جا میں جب آگے گیا تو میں راستہ بھول گیا۔ ایک طرف ایک صاحب کو دیکھا وہ بیٹھے کچھ ذکر کر رہے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ میں نے حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرنی ہے۔ تو مجھے فرمانے لگے کہ آپ وہاں سامنے چلے جائیں۔ میں وہاں چلا گیا میں جب وہاں گیا تو دیکھا کہ ایک نور ہے۔ ایک بہت بڑا محل ہے اور اس کا فاصلہ اتنا لمبا ہے کہ جتنا سفر میں طے کر کے آیا تھا۔ میں حیران ہوا کہ اب میں کیسے جاؤں گا تھوڑی ہی دیر میں ایک سواری نظر آئی اور سواری کے نچلے پاؤں جانور کے تھے اور اوپر ایسے جیسے کہ سیٹیں لگی ہوئیں ہوں۔ وہ میرے قریب آئی اور آواز آئی کہ اس میں بیٹھ جاؤ' میں اس میں بیٹھ گیا وہ سواری بہت تیزی سے چلنا شروع ہوئی چند ہی لمحوں میں اس دروازے پر جا کر اس نے مجھے چھوڑا۔ دربان نے مجھے کہا آیئے آیئے آپ کا انتظار ہو رہا ہے میں آگے گیا تو ہر طرف نور ہی نور' فانوس' گلدان' قالین اور قیمتی پتھروں کی بنی ہوئی کرسیوں پر لوگ بیٹھے ہیں' چہل پہل ہے اور نامعلوم کیا کر رہے ہیں ہر بندہ کسی کام میں مشغول ہے۔

حضرت خواجہ اویس قرنی رحمہ اللہ میرے سامنے

میں مناظر کو دیکھتا ہوا آگے گیا جب آگے گیا تو آگے ایک بہت بڑی ہستی سر پر تاج رکھا ہوا خوبصورت چہرہ' خوبصورت ڈاڑھی' سفید لباس خوشبو ایسی کہ انسان مدہوش ہو جائے' آگے بڑھ کر مجھے اپنے سینے سے لگایا۔۔ بہت دیر تک سینے سے لگا رہا اور ان کے سینے سے لگنے کے احساسات ابھی تک مجھے یاد ہیں اور ابھی بھی میں جب وہ احساس بیان کر رہا ہوں تو میری آنکھیں وہ منظر دیکھ رہی ہیں اور اس منظر کے

اندر جو خوشبو' جو سکون، جو نور، جو چین' جو محبت، جو چاشنی تھی وہ میں بیان نہیں کرسکتا کچھ دیر کے بعد اپنے ساتھ تخت پر بٹھالیا اور بیٹھتے ہی فرمایا' **یا لطیف یا علیم یاخبیر** کمالات سن لیے...... میں حیران ہوا کہ ان کو کیسے پتہ چل گیا؟ فرمایا وہ ہمارا شاگرد ہے' اس ورد کی ہم نے اسے اجازت دی ہوئی ہے۔

یالطیف، یاعلیم، یاخبیر کی خصوصی اجازت

ہمیں اس ورد کی اجازت حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے۔ اس ورد کے جو وظیفے انہوں نے بتائے ابھی ہم نے اس کو تھوڑے سے کمالات بتائے ہیں اور اس نے تھوڑا سا کیا ہے اور تھوڑے سے کمالات جو اس پر کھلے ہیں وہی آپ کو بتائے ہیں بتایا کہ سات سمندر' سات آسمان اور ساتوں کائنات کے طبق اگر بڑھ کر اس کے فائدے کے اکٹھے کیے جائیں تو بھی اس ذکر کرنے والے کو اس کے فائدے کم ہو نہیں سکتے۔ میں حیران ہوا اور شیخ کے چہرے کو دیکھا اور شیخ کے انوارات سے پریشان حیران تھا۔ فرمانے لگے یَالَطِيْفُ' يَاعَلِيْمُ' يَاخَبِيْرُ کی میں آپ کو خصوصی اجازت دیتا ہوں اور آپ جس کو اجازت دو اس کو بھی اجازت دیتا ہوں۔

کائنات کے خزانوں کی کنجی

اس کے اندر نور ہے' اس میں دنیا ہے' اس میں کائنات ہے' اس میں رزق ہے، برکت ہے' شفا ہے' دشمن کے شر سے حفاظت ہے' ہر ناممکن کو ممکن کرنے کی تاثیر اور طاقت ہے' کائنات کے خزانے اور ان کی کنجیاں ہیں پھر میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ واقعی یہ کائنات کی کنجی ہے۔ یہ تینوں الفاظ کائنات کی کنجی ہے پھر ایسے ہاتھ کیا فرمایا ہر کنجی کے تین دندانے ہوتے ہیں اور یہی تینوں الفاظ يَالَطِيْفُ ایک دندانا' يَاعَلِيْمُ دوسرا دندانا اور اور يَاخَبِيْرُ تیسرا دندانا یہ تینوں دندانے ہیں۔

خاص ملاقات کا خاص تحفہ

آپ کو میرے پاس بھیجا گیا ہے تو میں آپ کو یہی تین الفاظ تحفے میں دیتا ہوں۔

ہم نے خاص آپ کی ملاقات کرائی کیونکہ ہم نے یہ تحفہ دینا اور اس کے فائدے آپ کے سامنے کھلوائے تھے۔ اس کو پڑھتے رہو کائنات کی نورانیت آپ کے ساتھ ہوگی' اللہ کی محبت آپ کے ساتھ ہوگی وجود مظاہر بن جائے گا اور نورانی دنیا میں آپ شاہسوار ہوں گے۔

رجال الغیب بنانے والا وظیفہ

پھر اگلی بات فرمائی دیکھو ایک راز بتا رہا ہوں اس کی وضاحت نہیں کروں گا ان لفظوں کو لاکھوں کروڑوں پڑھنے والا اور ان لفظوں کے اندر کھو جانے والا رجال الغیب میں سے ہو جائے گا۔ بس اس سے اگلا لفظ میں نہیں کہتا رجال الغیب کو آپ سمجھتے ہیں۔ قطب بھی بنتے ہیں' ابدال بھی بنتے ہیں ان میں غوث بھی بنتے ہیں ان میں ساری کائنات کے نظام چلانے والے انہی میں سے بنتے ہیں میں بہت دیر بیٹھا حضرت خواجہ اویس قرنی کی زیارت' بہترین کھانے' مشروبات کا انتظام کیا گیا۔ خدام نے بہترین کھانے دیئے۔ شیخ نے خود بیٹھ کر میرے ساتھ کھایا۔ بہت دیر بیٹھا۔ پھر فرمانے لگے ٹھیک ہے آپ کو دیر ہو رہی ہے آپ کو اجازت ہے۔

حضرت خواجہ اویس قرنی رحمہ اللہ کے محل سے واپسی

میں واپس آیا تو وہی سواری جو موجود تھی وہ میرے پاس آئی اور پھر مجھے سارے صحراؤں کو عبور کراتے ہوئے جہاں سے میں چلا تھا وہاں آیا بس ایسے آیا ہی تو اتنی تھوڑی دیر میں ان بزرگوں نے فرمایا کہ آنکھیں کھولو اور جب میں نے آنکھیں کھولیں تو ان کو مسکراتا ہوا دیکھ کر میں حیران ہوا کہ میں کہاں تھا۔ ...؟؟؟

کیا میں وہاں تین دن رہا......؟؟؟

فرمانے لگے حضرت خواجہ اویس قرنی رحمہ اللہ کی زیارت کر لی۔ ...؟؟؟ تو میں نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا زیارت تو کر لی لیکن بہت تھوڑی سی ۔ فرمایا: پتا ہے تم

کتنی دیر وہاں رہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا: تمہیں پتہ نہیں تین دن تم وہاں رہے۔ آج پتہ کرو کون سا دن ہے اور واقعی جب میں نے پتہ کیا تو تین دن گزر گئے تھے..... لیکن مجھے یقین نہ آئے کہ میں تین دن وہاں رہا۔ دنیا کا وقت اتنی تیزی سے گزر گیا اور وہ وقت وہاں ایسے بس آج بھی مجھے وہ عجیب سی بات لگتی ہے۔

روحوں سے براہ راست فیض پائیں

قارئین! اس یَالَطِیۡفُ یَاعَلِیۡمُ یَاخَبِیۡرُ کی آپ سب کو اجازت ہے۔ انوکھا نظام ہے اور اس عمل کے اندر یَالَطِیۡفُ یَاعَلِیۡمُ یَاخَبِیۡرُ کے عمل کے اندر ارواح سے براہ راست فیض پانے کا عمل ہے۔ آپ روحوں سے فیض پا سکتے ہیں ہاں...... اگر آپ اس کو مسلسل پڑھ رہے ہیں تو جس صاحب مزار کے پاس' تربت کے پاس جائیں اور یہ پڑھنا شروع کر دیں لیکن شرط یہ ہے کہ پہلے بہت ہی زیادہ عرصہ ایک خاص وقت میں پڑھیں' جتنا وقت بڑھاتے جائیں گے' جتنا وجدان بڑھاتے جائیں گے' جتنی توجہ بڑھاتے جائیں اور جتنا اس کے اندر ڈوب جانا بڑھاتے جائیں گے اتنا اس کی تاثیر ملنا شروع ہو جائے گی۔ پھر آپ روحوں سے فیض پائیں گے۔

امام بخاری رحمہ اللہ سے براہ راست احادیث پوچھیے

ایک بہت بڑے عالم فرمانے لگے کہ بعض اوقات احادیث کے بارے میں مجھے خیال ہوتا ہے کہ اس حدیث کی سند مضبوط ہے یا کمزور...... تو میں نے عرض کیا کہ آپ امام بخاری سے خود پوچھ لیں تو پھر میں نے انہیں یہ عمل بتایا۔ انہوں نے عمل کیا اور کہنے لگے مجھے تو کچھ محسوس نہیں ہوا میں کہا عمل تو کیا لیکن اس کی تاثیر نہیں ملی' اس عمل کو اس انداز سے کرو جس انداز سے کرنا ہے' اس طاقت سے کرو جس طاقت سے کرنا ہے۔ اس یقین سے کرو جس یقین سے کرنا ہے پھر وہ ڈوب گئے بہت عرصہ تک اس کو پڑھتے رہے۔ ایک دفعہ فرمایا رات کو امام بخاری رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی ہے' مجھے

انہوں نے ساری حدیثیں بیان کی ہیں میں نے ان سے عرض کیا کہ شیخ اگر آئندہ ملاقات کا شوق ہو تو پھر کیسے؟ فرمایا یہی عمل کیا کرو اور پڑھتے پڑھتے سوجایا کرو ہم رات کو آپ کو مل کر آپ کے سارے مسائل حل کر دیا کریں گے۔ اب فرمایا جس محدث مفکر سے میں نے ملاقات کرنی ہو جس محدث مفکر سے مجھے ملنا ہو میں بس پڑھ کر سوتا ہوں بس اسی سے میری ملاقات ہو جاتی ہے۔

اپنے مردہ والدین سے روزانہ ملاقات

کتنوں کی بات بتاؤں ایک مرتبہ ایک بہت کاریگر مستری تھے لوہے کے کام کے وہ پل بھر میں ایک کسی چیز کو دیکھتے تو اسی چیز کی نقل بنا لیتے تھے لیکن جو نقل ہوتی تھی وہ اتنی مضبوط اور اتنی طاقتور ہوتی تھی کہ اصل سے زیادہ کارآمد ہوتی تھی۔ وہ فوت ہو گئے ان کا بیٹا آیا اور کہا کہ ابا جی سے میں اپنی نااہلی کی وجہ سے وہ فن اتنا نا پا سکا جتنا مجھے پانا ہے۔ میرے والد صاحب ایک پرزہ بنایا کرتے تھے ایک بہت بڑی مل کا... اس میں بچت بھی زیادہ تھی۔ والد صاحب میری منت کرتے رہتے تھے کہ بیٹا یہ کام سیکھ لو اب والد صاحب فوت ہو گئے اب مجھے وہ بنانا تو آتا نہیں تھوڑا بہت آتا بھی ہے لیکن اس طرح نہیں جس طرح وہ بناتے تھے۔ کیا کوئی ایسا عمل ہے کہ والد صاحب سے میں ڈائریکٹ سیکھ لوں؟۔ میں نے کہا لیکن آپ کو اس پر محنت زیادہ کرنا پڑے گی۔

کہنے لگے مجھے آپ جتنے لمبے چلے کہیں میں وہ چلے کروں گا لیکن مجھے آپ وہ عمل ضرور دیں۔ میں نے اسے یہی یالطیف، یاعلیم یاخبیر کا عمل دے دیا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ نے یہ عمل کرنا ہے اگر آپ کوشش کر لیں تو پھر آپ کو یہ حاصل ہو سکتی ہے۔ انہوں نے دیوانگی کی حد تک کوشش کی۔ اس وظیفے کو پڑھتا رہا پڑھتا رہا اور بہت یقین سے پڑھتا رہا۔ بہت عرصہ پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ خوش خوش آیا کہنے لگا والد صاحب سے ملاقات ہوئی ہے فرمانے لگے تجھے ہم نے کہا تھا نا کہ سیکھ لے... چلو اب تم نے یہ لفظ سیکھ لیے ہیں یہ لفظ اس سے

زیادہ طاقت ور ہے اور پھر انہوں نے مجھے خواب ہی میں اس پرزہ کے بنانے کی ساری ترکیب بتائی اور کہا کہ میں نے اٹھ کر وہ بنایا اور اسی طرح بنا اور بہت خوبصورت بنا۔ وہ بہت خوش تھا اور کہنے لگا کہ میں تو اب والد صاحب سے جو چیز ہو فوراً پوچھ لیتا ہوں اور وہ حاصل ہو جاتی ہے۔

گزشتہ صدی کے طبیبوں سے براہ راست نسخے پوچھے

کئی طبیب ایسے تھے انہوں نے پرانے حکیموں سے نسخے پوچھے...... کئی لوگ ایسے تھے جو سینے کے راز لے کر چلے گئے اس عمل کے ذریعے انہوں نے پوچھ لیے۔ عمل کیا ہے کائنات کی ایک چابی ہے۔ جیسے اس بابا جی نے مجھے بتایا تھا کہ یہ ایک کائنات کی چابی ہے اور یہ اس کے تین دندانے ہیں۔ آپ یقین جانیے یہ انوکھا عمل ہے۔

حضرت بابا فرید شکر گنج رحمہ اللہ سے ملاقات

اولیاء سے راز پانے کیلئے اولیاء سے فیض پانے کیلئے ...... میں ایک دفعہ خود گیا حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تربت پر۔ میں نے وہاں جا کر ساتھ مسجد حاجات وہاں جا کر نفل پڑھے اور نفل پڑھنے کے بعد شیخ کی تربت پر گیا کچھ اللہ کا نام پڑھ کر ان کی خدمت میں ہدیہ کیا۔ پھر مسجد حاجات میں بیٹھ کر میں نے یَالَطِیۡفُ، یَاعَلِیۡمُ، یَاخَبِیۡرُ کا مراقبہ کیا بس تھوڑی ہی دیر مراقبہ کیا تھا تو شیخ سامنے آ گئے تو میں نے سلام عرض کیا۔ فرمانے لگے: کیا چاہتے ہیں؟ تو میں نے عرض کیا شیخ کچھ شفقت فرما دیں' مسافر پردیسی آیا ہوں تو آپ کچھ اللہ کا نام عطا فرما دیں۔ فرمانے لگے جو پڑھ رہے ہو اس سے بڑا اللہ کا نام نہ مجھے ملا ہے نہ آپ کو کہیں ملے گا۔ اس کے پڑھنے کو نہیں چھوڑنا اور جو کچھ پڑھ رہے ہو اس میں بڑی طاقت ہے۔

جو چاہتے ہو...... یہی لفظ ہیں

پھر خود ہی بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے کہ ان لفظوں سے میں نے خود

کشف پایا ہے ان لفظوں سے میں نے ولایت کے اعلیٰ درجات پائے ہیں اوران لفظوں کے اندر میں نے کائنات کے راز پائے ہیں۔ فرمایا اگر تم آسمانوں کے راز جاننا چاہتے ہو تو یہی لفظ ہیں۔ تقویری علوم کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں اور عالم مالکوت کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' عالم جبروت کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' کیمیا کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' غیمیا کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' ادیمیا کے راز جاننا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' فضاؤں میں اڑنا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' فضاؤں کو اپنے کنٹرول میں لینا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں۔ جنات سے تعلق دوستی چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' جنات کو دیکھنا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' جنات کی دنیا میں کھونا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' روحوں سے فائدہ پانا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' مشکلات ختم کرنا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' رزق کی بارش چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' مقدمات میں کامیابی چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' بیماری سے شفاء یابی چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' اولاد کی نافرمانی سے دور ہونا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں۔

گھر کے اندر سکون چاہتے ہو یہی لفظ ہیں۔

شادی نہیں ہوئی شادی میں کامیابی چاہتے ہو یا شادی چاہتے ہو یہی لفظ ہیں۔

گھر کے اندر بندشیں رکاوٹیں جھگڑے ہیں ان کو ختم کرنا چاہتے ہو تو یہی لفظ ہیں۔ میاں بیوی کی محبت یہی لفظ ہے۔ کوئی منزل پانا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں' دل کی مرادوں کو حاصل کرنا چاہتے ہو یہی لفظ ہیں۔

اور شیخ حضرت خواجہ اویس قرنی رحمہ اللہ نے مجھے رخسار پر بوسہ دیا آج بھی اسی جگہ میں خوشبو محسوس کرتا ہوں۔ جاؤ ان تین لفظوں کو یعنی یالطیف یاعلیم یا خبیر کی۔ آپ کو ہم نے عطا کر دیا اور اس لفظ کے نور کی نورانیت کے سمندر کے سمندر ہم نے آپ کو دے دیئے۔ میں بہت خوش ہوا میں نے ان سمندروں کو اپنے سینے میں سمو لیا اور شیخ سے اجازت چاہی۔ وہ میری شیخ سے ملاقات ایک لازوال ملاقات تھی اور میں بہت خوش خوش واپس آیا۔

جنات کی دعوت

میرے جی میں آیا کہ حضرت خواجہ اویس قرنی رحمہ اللہ کی ملاقات کا یہ سارا سفر میں اپنے جنات دوستوں کو بتاؤں۔ حاجی صاحب' صحابی بابا کی' عبدالسلام کی' باورچی بابا جن کی' اور بھی بہت سارے جنات' ٹھٹھہ کی جیل کے محافظ جنات اور بے شمار جنات...... ان سب کی میں نے دعوت کی اور ان کو اپنے پاس بلایا جب میں نے ان کو اپنے پاس بلایا اور انہیں وہ ساری حقیقت بتائی جو حقیقت مجھے بابا نے آنکھیں بند کرنے کے بعد مجھے دیکھائیں پھر اس درویش سے ملاقات جو یَالَطِیْفُ' یَاعَلِیْمُ' یَاخَبِیْرُ وجدان کی حالت میں پڑھنا۔ پھر حضرت خواجہ اویس قرنی رحمہ اللہ سے ملاقات۔ یہ ساری ملاقاتیں میں نے ان جنات کے آگے بیان کیں۔ بہت خوش ہوئے... ان میں ایک جن بیٹھے تھے جو خود بہت بڑے عامل کامل تھے' حدیث کا علم' فقہ کا علم' نجوم کا علم' ستاروں کا علم ان سے بڑا ثانی جنات کے مطابق کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ اجازت چاہنے لگے کہ میں کچھ عرض کروں... میں نے ان سے عرض کیا کہ میں اپنی بات مکمل کرلوں اس کے بعد آپ ضرور بتایئے گا۔

محدث جن کی حضرت خواجہ اویس قرنی رحمہ اللہ سے ملاقات

جب میں نے اپنی بات مکمل کرلی...... تو وہ بولے کہ دراصل بات یہ ہے جس طرح آپ نے ملاقات کی اسی طرح میں نے ایک دفعہ حضرت خواجہ اویس قرنی رحمہ اللہ کی زیارت کی اور ملاقات کی تو میں نے ان سے عرض کیا آپ نے زیارت اور ملاقات خواب کے ذریعے کی یا روح کے ذریعے۔ فرمایا نہیں میں نے حقیقتاً ان کی زیارت کی اور ساتھ ہی صحابی بابا بول اٹھے میں نے بھی حقیقتاً ان کی زیارت کی تھی۔ میرے سامنے وہ منظر اب بھی ہے جب انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور فراق میں اپنے سارے دانت توڑ دیئے تھے' میرے سامنے وہ منظر یاد ہے جب وہ حج کرنے کیلئے

آئے صحابہ کرام نے ان سے دعاؤں کی درخواست کی۔ فرمایا اس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔ تو اس محدث جن نے جو ان سے ملاقات کی حقیقت بیان کی وہ میں آپ کو آج تفصیل سے سنانا چاہ رہا ہوں تا کہ آپ کو بھی فائدہ ہو۔

محدث جن کی تجارت اور انوکھا واقعہ

معزز جن کہنے لگے کہ ہوا یہ کہ میں وہاں کھجوروں کا کام کرتا تھا' شام' یمن' بصرہ اور اردگرد کے اطراف میں کھجوروں کا کام کرتا تھا۔ بنو نجار کے ساتھ قافلے کے ساتھ میرا آنا جانا ہوتا تھا میں انسانی شکل میں ان کے ساتھ کاروبار کرتا تھا۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذہب پر تھا اور جو پاکیزہ مذہب ان کا تھا وہی میرا تھا جبکہ اس وقت ہر طرف بت پرستی اور شرک پرستی کی وبا عام تھی اور ہمارے جنات اس بت پرستی اور شرک پرستی کی وباء میں انسانوں سے کہیں زیادہ پہلے بھی تھے اب بھی ہیں۔ کہنے لگے میرے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا اور واقعہ یہ پیش آیا کہ ایک دن میں خیبر کے مقام پر اپنی کھجوروں کی تجارت کرنے کیلئے جا رہا تھا' وہاں ایک سردار رہتا تھا یہودیوں کا بہت بڑا سردار تھا لیکن امانت اور دیانتداری میں بے مثل و مثال تھا۔ میں نے اس کے ساتھ کھجوروں کا کاروبار کیا اور کھجوروں کے کاروبار میں مجھے بہت زیادہ نفع ملا اور دینار بہت زیادہ ملے۔ اتنے دینار ملے کہ تین خچر اس دینار سے بھر گئے۔

یاقادر یانافع صرف چالیس بار پڑھیے

مجھے خطرہ یہ تھا کہ راستے میں لٹیرے اور قزاق بہت زیادہ ہیں۔ میرے یہ دینار کہیں چھین نہ لیں تو میں نے حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش کیا اور ان سے اس بارے میں پوچھا کہ اس کا کیا حل کروں؟ تو وہ کہنے لگے یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں' ایک کاغذ کے اوپر چالیس بار یَاقَادِرُ یَانَافِعُ لکھ کر ان دینار کے ہر بورے میں ڈال دو اور آپ مسلسل یَاقَادِرُ یَانَافِعُ یا صرف چالیس دفعہ پڑھ لیں میں ان کے لفظ

سن کر حیران ہوا۔ وہ جن کہنے لگا کہ میں نے اپنے ہر توڑے میں چالیس بار یَاقَادِرُ یَانَافِعُ لکھ کر ڈال دیا اور مسلسل پڑھتا گیا۔ میں وہ خچر پر بورے لاد کر آرہا تھا کیونکہ میں انسانوں کے قافلوں کے ساتھ تھا اور انسانوں کا روپ دھارا ہوا تھا میں چاہتا تو بحیثیت جن اسے پل بھر میں کہیں سے کہیں منتقل کر سکتا تھا لیکن مجھے انسانوں کے ساتھ ہی تجارت کرنی تھی اور ان کے ساتھ ہی رہنا تھا ایک جگہ ہم پہنچے ایک وادی تھی اس میں ہر طرف اونٹ چر رہے تھے ہم نے وہاں اپنا قافلہ ایک چشمے کے قریب ٹھہرایا عین دوپہر کا وقت تھا موسم ٹھنڈا تھا گرم نہیں تھا ہم نے چشمے سے پانی پیا' گرم گرم پانی چشمے سے نکل رہا تھا' اپنے جانوروں کو پانی پلایا' ہر شخص نے اپنا توشہ دان کھولا اور اس میں سے اپنا کھانا کھانے لگا۔ کھانا کھا کر میں اپنے خچروں سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا کچھ لوگوں کے پاس اونٹ کچھ کے پاس خچر تھے۔

میں ڈاکوؤں کو نظر ہی نہ آیا

اسی اثناء میں مجھے دور سے گھوڑوں کے دوڑنے کی آوازیں آئیں' میں دہل گیا اور دیکھا تو تلواریں لہراتے ہوئے تیرہ کے قریب لوگ تھے جو کہ دور سے مجھے ڈاکو اور قزاق معلوم ہوئے میں پریشانی میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ میں نے یَاقَادِرُ یَانَافِعُ پڑھنا شروع کر دیا۔ وہ محدث جن کہنے لگے کہ جب میں یَاقَادِرُ یَانَافِعُ پڑھ رہا تھا تو مجھے ایک عجیب تسلی محسوس ہوئی اور عجیب سکون سا محسوس ہوا۔ میں نے محسوس کیا کہ میری دعوت پر جتنے بھی جنات آئے ہوئے تھے وہ دم بخود اس محدث جن کی بات کو سن رہے تھے۔

کہنے لگے: کہ جب میں نے وہ پڑھنا شروع کیا تو مجھے ایک عجیب تسلی اور سکون محسوس ہوا تو جب میں تسلی اور سکون کے انداز میں پڑھتا گیا...... تو وہ آئے اور تلوار چلانا شروع کر دی ہمارے قافلے کے تین آدمیوں کو انہوں نے قتل کر دیا باقیوں کو باندھ دیا سب کے مال اسباب اور سواریاں چھین لیں' جب میری طرف متوجہ ہوتے تو محسوس ہوتا کہ کوئی طاقتور چیز انہیں اس طرح آنے سے روکتی ہے اور میں حیران اور خاموشی سے میں

اسی طرف ٹیک لگا کر پڑھتا رہا...... پڑھتا رہا...... ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے میں انہیں نظر ہی نہیں آ رہا اور وہ اپنا کام کر کے چلے گئے۔ چیخ و پکار تھی اور ہر طرف دھول ہی دھول اور دھواں تھا اور جانوروں کی تکلیف' انسانوں کی تکلیف اور سب کا مال و اسباب لوٹ کر چلے گئے۔ جن کی سواریاں اچھی تھیں وہ بھی ساتھ لے گئے۔ میں پڑھتا رہا... ان کے جانے کے بعد میں اٹھا اور اپنے تینوں خچروں کو اپنے ساتھ لیا اور میں چل پڑا۔

آخر تم نے کیا چیز پڑھی......؟؟؟

میں منزل پر پہنچ گیا جب منزل پر پہنچا تو لوگوں نے باقی قافلے کے احوال مجھ سے پوچھے میں نے باقی قافلے کے احوال بتائے کہ ان کے ساتھ بہت برا ہوا اور لوگ مجھ سے پوچھنے لگے کہ آپ کیسے بچ گئے؟ سنا تو ہے کہ وہاں کے قزاق کسی کو معاف نہیں کرتے کسی کو نہیں چھوڑتے آپ کو کیسے معاف کر دیا؟ اور آپ کو کیسے چھوڑ دیا...... کہنے لگے بس! میں ایک چیز پڑھ رہا تھا جو کہ مجھے حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے بتائی تھی اور اس ملاقات میں انہوں نے تحفہ دیا تھا تو لوگوں نے پوچھا وہ کیا چیز تھی فرمایا وہ چیز تھی یَاقَادِرُ یَانَافِعُ۔

مزید واقعات جلد سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

اور قسط وار ماہنامہ عبقری میں پڑھیں۔

ملحوظہ:

علامہ لاہوتی پراسراری دامت فیوضہم کے بیان فرمودہ تمام اعمال

کی، تمام احباب کیلئے اجازت عام ہے۔ خود بھی کر سکتے ہیں...!

اور آگے بھی بیان کر سکتے ہیں۔ (از مرتب)

صبح ادب

میری عمر شب و روز کی رفتار سے قدم ملائے چل رہی تھی مگر عزائم میں دھیما پن نام کو نہیں تھا ہر قدم پر ایک نئی حدت اور جذبہ محسوس کرتا تھا ہر چند کہ دن بھر کی مشقت سے جسم ٹوٹ جاتا تھا مگر وقت سے پہلے میری بیداری کبھی غنودگی نے مس نہیں کیا کبھی کبھی جب کوئی لایعنی گفتگو کرتا یا جھوٹے سچے قصے بیان کرنے لگتا تو طبعیت اکتا جاتی اور اپنے ذہن وخیال کے سامنے ایسا محسوس کرتا جیسے پہاڑوں کے نشیبوں میں بادل کلبلا رہے ہیں اس وقت میری پلکیں ٹھنڈک سے بوجھل ہو جاتیں اور میں آنکھیں بند کر لیتا مگر برقرار رہتی اور خواب کے دائرے وسیع نہ ہوتے۔ بعض اوقات زمانے کے عوامی قافلے سے نکل کر میری روح اکیلی ہو گئی اور مجھے اپنی مزنل کے نقش ونگار بھی نظر نہ آئے مگر بالکل اسی طرح جیسے کہرے میں ٹیلے کا درخت مگر میں سوچ سوچ کے رہ جاتا تھا جیسے ایک قیدی رہائی کے دن گنتا ہو، جب میں مسجدوں کو ویران، ناداروں کو پریشان اور پسماندہ طبقے کے نوجوانوں کو علم سے کورا دیکھتا تو معاشرے پر تشدد کا ارادہ جاگ اٹھتا جس کو سوچتا شاید قابل معافی ہو لیکن تبلیغ واصلاح کرنا موت کو للکارنا تھا۔

ہر چند کہ مجھ پر میر معاشی حالات کی گرفت قدرے ڈھیلی پڑ رہی تھی لیکن میں غریبوں اور ناداروں پر تشدد نہیں دیکھ سکتا تھا جب کوئی نوجوان مجھ سے سوالی ہوتا تو میں زمین میں گڑ جاتا، میں نے اپنے حالات کو دیکھ کر جسمانی گرسنگی اور جنسی وحشت کے نکیل ڈال رکھی تھی جو آزاد ہوتی ہے تو روحوں کو بھی بدراہ کر دیتی ہے غالباً اسی کا اثر تھا کہ بعض وقت مجھے اسرار حیات کی گتھیاں سلجھتی نظر آتی تھیں اور تقدیر کے عقدے نرم پڑتے دکھائی دیتے تھے کبھی کبھی تو میں راتوں کو اپنے مصنوعی وجود میں بھی گم ہو جاتا جو میرے برتر خیالات وتصورات کا مرکز تھا مگر ابھی میری غم سے دبی ہوئی آواز کانپتے قلم میں شاید علم آشنائی نے جنم نہیں لیا تھا مگر عمل کی اٹھان میں صبح ادب کے رنگ وروغن مکمل

ہور ہے تھے۔ کبھی تو چلتے چلتے مجھے ایک اجنبی خوشبو محسوس کر جاتی کہ میرا رواں رواں معطر ہو جاتا جیسے میری روح پر عطر کھنڈ گیا۔ یہ سانحہ کبھی کبھی اب تک روحانی مسرت سے سرشار کر جاتا ہے اور وہ لمحہ میرے لیے دنیا کی ہر دولت سے قیمتی ہوتا ہے۔

مردہ غائب :۔

میرٹھ شہر سے باہر کی طرف ایک محلہ ''ابو کا مقبرہ'' ہے یہ مقبرہ کبھی تو جنگ کے پہلو میں قبرستان کا جزو ہوگا، لیکن اب آبادی نے بڑھ کے اسے ساتھ لگالیا ہے اور وہ میرٹھ کا اچھا گنجان حصہ ہے جیسے عموماً آبادیاں قبرستان کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

اسی محلے میں ایک بڑا ہی نیک سیرت درزی رہتا تھا اگر چہ درزی کے ساتھ نیک کا لفظ بڑا ہی انمول، بے جوڑ قسم کا پیوند ہے لیکن میں نے اپنی عمر میں بعض درزیوں کو بڑا ہی متقی و پرہیز گار اور سر بر اخلاق پایا ہے۔ جن میں ماسٹر عبدالغفور جس کا ذکر میں اپنی اسی کتاب کی پہلی جلد میں کر چکا ہوں، اس کے علاوہ ماسٹر محمد ظفر جو آج کل راولپنڈی میں ہیں اور آزادی ملک سے پہلے گورداسپور میں تھے اور ان کے پاس امرتسر تک کے گاہک جاتے تھے، راولپنڈی ہی میں ایک صاحب آغا نورالدین درانی ہیں ان کی تعریف بھی میں نے اکثر لوگوں سے سنی ہے اور دیکھنے کے لیے ان کے ایک دوست سید ہمایوں شفیق کے ساتھ راولپنڈی بھی گیا ہوں اور مجھے لوگوں کی بات سچ سی معلوم ہوئی۔

اسی طرح میرٹھ والا درزی بھی بھلا آدمی، روزہ نماز کے علاوہ اس کے دن مزدوری اور راتیں عبادت میں گزرتی تھیں شہر میں جہاں قوالی یا میلاد شریف ہوتا اس میں یہ ضرور جاتا اور ساری ساری رات حق، ہو کے ہنگامے میں گزار دیتا آخر آخر میں تو وہ باقاعدہ صوفی ہو گیا تھا اور محفل سماع میں اس پر صوفیاء جیسی کیفیت بھی طاری ہو جاتی تھی، وہ گھنٹوں حال کی کیفیت میں رہتا اور اس کے حال کے لئے عام صوفیوں کی طرح ہارمونیم اور ڈھولک ضروری نہیں تھی، مزے کی بات یہ ہے کہ اسے میلاد کی محفل

میں نعت خوانی سے بھی یہ کیفیت طاری ہو جاتی تھی، وہ پہروں روتا رہتا اور پھر بے ہوش ہو جاتا تھا۔ اسی بات پر اس کے جاننے والے سب لوگ اس کا احترام کرتے تھے، ایک دفعہ رات کے دو بجے محفل میلاد ختم ہوئی اور وہ وہاں سے ایک عجیب و غریب کیفیت میں سرشار گھر کی طرف آ رہا تھا، جب وہ کمبوہ دروازے آیا تو اس نے دیکھا کہ ایک جنازہ آ رہا ہے مگر اسے تین آدمی اٹھائے ہوئے ہیں دو آگے کے دو پایوں پر اور ایک پیچھے! یہ دیکھ کر اس پر تو ایک دوسرا ہی عالم طاری ہو گیا اس نے ازارہ ہمدردی لپک کر پچھلے ایک پائے کو کندھے پر لے لیا اور چلنے لگا، قبرستان وہاں سے زیادہ دور نہیں تھا چنانچہ دس پندرہ منٹ میں قبرستان پہنچ گئے، ساری رات کی چاندنی تھی اور اتنی رات کا سناٹا جہاں اتقا کے جذبے کو تسکین دے رہا تھا وہیں جنگل کی سفید خاموشی ایک خوف سا بھی پیدا کر رہی تھی۔

انہوں نے جنازہ ایک نئی کھدی ہوئی قبر پر جا کے رکھ دیا اور درزی سے بصد منت کہا کہ براہ کرم اسے قبر میں بھی آپ ہی اتاریں یہ فرط خلوص میں قبر میں اتر گیا اور ان تینوں نے مردے کو اس کے ہاتھوں قبر کی تہ تک پہنچا دیا وہ مرید کو قبر کے سپرد کر کے باہر آنے لگا تو انہوں نے کہا بھائی میت کے بند بھی تو کھول دو، وہ بند کھولنے کیلئے جھکا تو اس نے دیکھا کہ مردہ غائب اور قبر خالی! یہ گھبرا کے باہر آیا تو وہ تینوں بھی غائب تھے، اس نے چاندنی میں بڑی دور تک نظر دوڑائی، کہیں کسی کا دور دور تک پتہ نہ لگا، اس نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش گیا اور پھر صبح تک وہیں سرراہ پڑا رہا۔

جب دن چڑھا اور راستے چلنے لگے تو لوگوں نے اسے بے ہوش دیکھ کر ہسپتال پہنچا دیا وہ ایک ماہ اسی طرح بے ہوش رہا، ایک ماہ کے بعد اسے ہوش آیا تو اس نے واقعہ بیان کیا! سننے والے حیران رہ گئے۔

فیض الحسن اسی طرح کام پر جانے لگا اور اس کا قوالی و میلاد کا شوق پھر ہرا ہو گیا لیکن اب یہ عشاء کی نماز کے بعد فوراً گھر آجایا کرتا تھا دن گزرتے گئے، تین چار ماہ کے بعد

محلے میں ایک میت ہوگئی اور ہمسائیگی کے خیال سے اسے بھی ہمراہ قبرستان جانا پڑا لوگوں نے میت کھدی ہوئی قبر کی مٹی پر رکھدی اور یہ وہیں قبر کے پاس کچھ پڑھنے کے لیے بیٹھ گیا اسے پڑھتے ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ ہوا ایک تیز جھونکا اور میت کی چادر اڑ کر اس کے سر پر آپڑی، چادر کا اوپر آنا تھا کہ اس کے منہ سے ایک چیخ نکلی اور پھر بے ہوش ہو گیا حاضرین میں سے کسی نے کسی مرض کا دورہ سمجھا کسی نے اتفاق بتایا غرض کہ جتنے منہ اتنی باتیں سب نے مل جل کر اسے ہسپتال داخل کرا دیا، پندرہ دن میں اسے ہوش آیا اور آنکھ کھولتے ہی اس نے پانی مانگا، پانی کا حلق میں اترنا تھا کہ اس نے آنکھیں بند کرلیں اور دم دے دیا۔ میری آج تک سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کوئی مرض تھا یا انہیں تیوں کا کام تھا جو میت اٹھائے لا رہے تھے یا خوف تھا جو برداشت نہ ہو سکا۔

نیاز احمد مرحوم:۔

میں جن دنوں کلکتے میں تھا وہیں کلکتے میں ایک ہندو پروفیسر تھے جسے لوگ صاحب باطن بتاتے تھے اور اس کی جھڑکیاں دینے کے باوجود معتقدین کی تعداد بڑھتی ہی جارہی تھی میں نے کئی بار ان سے ملنا چاہا مگر محرومی نے میرا پیچھا نہ چھوڑا اور میں لاہور آ گیا۔

عرصہ کے بعد جب لاہور میں نیاز احمد صاحب سی ایس پی سی ملاقات ہوئی تو یہ بھی ایک دن بات آ گئی اور میں نے اس پروفیسر کا ذکر دیا نیاز احمد صاحب نے کہا وہ افواہ بڑی حد تک درست ہے میں ہندو پروفیسر سے ملا ہوں وہ صاحب باطن تو معلوم نہیں تھا نہیں لیکن ٹیلی پیتھی میں اس کی مشق و مزاولت بیحد کمال ضرور تھی۔

ایک دن پروفیسر صاحب کے یہاں ''دل را بہ دل رہیست'' کے موضع پر بات چل پڑی۔ پروفیسر صاحب نے کہا اپنے دل کی بات یا اپنے منہ کے بول دوسرے شخص تک پہنچا دینا کوئی بات نہیں خواہ وہ کتنی ہی مسافت پر کیوں نہ ہو۔ ان دونوں کی اہلیہ دار جلنگ گئی ہوئی تھی ۔ میں نے کہا کیا آپ اپنے الفاظ میں اہلیہ کو یہاں سے

دارجلنگ پہنچا سکتے ہیں؟ پروفیسر صاحب نے جواب دیا کیوں نہیں؟

میں نے کہا جو ہم کہیں گے وہی الفاظ چاہئیں نہ کہ آپ کے الفاظ'' وہ بولے جی ہاں جو آپ فرمائیں۔''

میں نے کہا یونہی ایک اوٹ پٹانگ اور غیر مربوط سا فقرہ کہہ دیا اور کہا کہ دارجلنگ میں اپنی اہلیہ کو پہنچا دیں۔

پروفیسر بولے مجھے صرف دو منٹ کی تنہائی درکار ہے۔

میں نے انہیں ایک غسل خانے میں بند کر دیا اور چاروں طرف خوب اچھی طرح دیکھ لیا مبادا کوئی ٹیلیفون، ریڈیو اور کوئی آواز سانی کی مشین لگی ہو۔

مشکل سے دو ڈھائی منٹ ہوئے ہوں گے کہ وہ دروازہ کھول کر باہر آ گئے اور بولے لیجیے جو آپ نے کہا تھا کہہ دیا۔

میں نے اسی وقت دارجلنگ کال کی اور ان کی اہلیہ سے پوچھا پروفیسر صاحب نے آپ سے کیا کہا ہے انہوں نے میرا فقرہ دہرا دیا اور کہنے لگیں یہ کیا قصہ ہے میں بالکل نہیں سمجھتی۔ میں نے جواباً کہہ دیا آپ کو فکر کی ضرورت نہیں یہ ہمارا اور پروفیسر صاحب کا معاملہ ہے مگر صاحب میں تو حیران رہ گیا۔

جب پروفیسر صاحب سے دریافت کیا کہ جناب معاملہ کیا ہے یہ آپ نے کیا طلسم باندھ رکھا ہے انہوں نے جواب دیا تو کچھ بھی نہیں تل اوٹ پہاڑ والی بات ہے لیکن اس علم کے بعد جیسے میں ہندو نہیں ایسے ہی آپ مسلمان نہیں رہیں گے۔ بس اس قصے کو یونہی رہنے دیں۔ حقائق کی رسوائی سے سزا کا امکان بھی روشن ہو جاتا ہے۔

کچھ دنوں بعد پروفیسر صاحب کی صاحبزادی کا انتقال ہو گا ہم کئی دوست تعزیت کے لئے گئے تو انہوں نے کہا بھائی اس کی ماں کو پرساد دے کر ڈھارس بندھاؤ میں تو اس سے ملتا رہتا ہوں وہ بلا ناغہ میرے پاس آتی جاتی رہتی ہے۔

نیاز احمد نے اس پروفیسر کا نام بھی بتایا تھا۔ افسوس کہ مجھے یاد نہیں رہا نیاز احمد بڑی

خوبیوں کے انسان تھے وہ علمی ادبی کی قدر بھی کرتے تھے اور غالباً امداد بھی انہیں موقع موقع کے ہزار با شعار یاد تھے اور جو شعر ان کے حافظے میں تھا اس میں کوئی نہ کوئی بات ضرور تھی۔ ان کی یادداشت کے ذخیرے میں صرف قدیم اساتذہ ہی کے اشعار نہیں تھے بلکہ موجودہ دور کی شاعری سے بھی وہ متاثر تھے اور نئے شعراء کے بہت سے اشعار انہیں ازبر تھے۔

جب وہ حیدرآباد میں کمشنر تھے تو ہر سال ایک مشاعرہ ان کا معمول تھا اور اس میں شعراء کی اچھی خاصی تعداد شامل تھی۔ پبلک مشاعرے کے بعد ایک مخصوص نشست نیاز احمد کے گھر پر بھی ہوتی تھی۔ وہیں نشست میں پہلی بار مجھے معلوم ہوا کہ ان کے بھائی شعیب صاحب بھی شعر کہتے ہیں اور جو غزل انہوں نے سنائی وہ معمولی نہیں تھی۔

یہاں مشاعرے کا غالباً تیسرا سال تھا اور چند شاعروں کو دوسرے روز بورے والا کے مشاعرے میں شریک ہونا تھا جن میں راقم الحروف بھی تھا۔ ہم نے پبلک مشاعرے میں غزل پڑھ کر ان سے اجازت چاہی تو نیاز صاحب اس پر جزبز ہو گئے اور مشاعرے کے سیکرٹری سے کہلوا دیا کہ نجی نشست کے بعد مصارف ملیں گے۔ میں نے کہاں جناب ہم مصارف سفر کیلئے وعدہ غلط نہیں کر سکتے۔ چنانچہ فیض احمد فیض شور علیگ اور راقم الحروف اسی وقت اٹھ کر اسٹیشن چلے آئے اور دوسرے دن بورے والا مشاعرے میں شامل ہوئے۔ میں نے گھر آ کر نیاز احمد صاحب کو ایک تلخ لہجے میں خط لکھا جس میں ان کی کمشنری کو خوب گھسیٹا انہوں نے میرے خط کا جواب تو نہیں دیا لیکن بیگم سمیت غریب خانے میں آئے اور مجھ سے معافی چاہی میں نے انہیں سینے سے لپٹا لیا اور کہا ہم تم اس نیاز احمد کے جاں نثار ہیں کمشنر کے نہیں اس سے میری نظر میں ان کا مقام اور بھی بلند ہو گیا اور میں نے محسوس کیا کہ خوشامدی لوگ اس نوکر شاہی مخلوق کو غلط راستے پر ڈال دیتے ہیں ورنہ ان میں تمام کے تمام لوگ برے نہیں ہوتے بلکہ بڑے بڑے جوہر قابل چھپے پڑے ہیں مصطفی زیدی مرحوم بھی انہیں میں سے

ایک تھا میں نے بہت کم ایسے ذہین اور انسان شناس لوگ دیکھے ہیں۔

ایک مہوس:۔

مختلف مشاعروں میں سیدہ اختر حیدر آبادی سے ملاقات ہوتی رہتی تھی اس لیے وہ مجھے اور میں اسے اچھی طرح جاننے پہچاننے لگے تھے کوئی بڑا مشاعرہ ایسا نہیں تھا جس میں اختر حیدر آبادی صاحبہ حصہ نہ لیتی ہوں اس کے قیام و کلام سے سب متاثر تھے وہ نجی نشستوں میں بڑی آزاد خیالی سے بات چیت کرتی تھی اور بعض بعض اوقات تو شاعروں کو ایسے ایسے جواب دیتی کہ وہ ہونٹ چاٹتے رہ جاتے اور سوچنے لگتے کہ اگر عورتوں کو اس کی آزادی مل گئی تو مردوں کو ٹھکانا کہاں رہے گا۔ الغرض وہ شاعری کے ساتھ سوسائٹی کی نبض شناس بھی تھی اور پھر اس کا انداز کلام ایسا تھا کہ تالیوں سے مشاعرہ گاہیں گونجنے لگتی تھیں۔

بنگلور میں ایک مشاعرہ غالباً اسی خاتون کے ایما و اہتمام سے منعقد ہوا اور میں مہمان کے طور پر خاں صاحب عبدالغنی کے حصے میں آیا۔ خان صاحب عبدالغنی عمر کے لحاظ سے پچپیں ساٹھ سال کے پیٹے میں تھے سر پر بڑی سی پگڑی اونچی شلوار اور سادہ سا کوٹ ان کا لباس تھا حالانکہ ان کے نوکروں کی تنخواہیں ہزاروں تک پہنچتی تھیں۔ وہ بڑی بڑی چھاونیوں میں افواج کی کینٹینوں کے ٹھیکیدار تھے۔ بڑے امیر کبیر مگر نہایت سادہ اور شریف انسان انہوں نے چار بنگلے کرائے پر تو لیے ہوئے تھے مگر اپنا چار کڑی کا جھونپڑا تک نہیں بنوا سکے تھے۔

جب ان سے تنہائی میں گفتگو ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہ تو بڑے صاحب کمال انسان ہیں وہ سیروں کی مقدار میں سونا بناتے تھے اور پتھروں کو مختلف رنگ دیتے تھے انہوں نے مجھے وہ رنگ بھی دکھائے جن سے وہ مرد، عقیق، نیلم، لہسنیا وغیرہ بناتے تھے۔ انکے بنائے ہوئے رنگ پتھروں کے دل و جگر میں اترے تھے نظر آتے تھے۔

میں نے ان سے عرض کی خان صاحب جب آپ کے پاس یہ کمال موجود ہے تو یہ

ٹھیکیداری کا قلادہ گلے میں کیوں ڈال رکھا ہے انہوں نے جواب میں کہا میاں احسان دانش میں نے کبھی ایک پیسے کا بھی سونا فروخت نہیں کیا۔ کیونکہ وہ سونا اصل سونا نہیں سونے کے رنگ اور نرمی سے ملتی جلتی ایک اور دھات بن جاتی ہے اور میں اس سے انگریزی قسم کے زیورات بنوا کر اس میں اپنے بنائے ہوئے نگینے جڑواتا ہوں اور پھر وہ بڑے بڑے افسران کی بیویوں کو پیش کرتا ہوں اور وہ دیکھنے میں لاکھوں کی قیمت کے معلوم ہوتے ہیں اس کی وجہ سے وہ مجھے اچھے اور منافع بخش کام دیتے ہیں۔ جن سے مجھے اچھا خاصا فائدہ ہوتا ہے لوگوں کو عام خیال یہی ہے کہ میں کیمیا گر ہوں لیکن اس بات میں کوئی حقیقت نہیں اصل بات وہی ہے جو میں نے بیان کی ہے۔ البتہ بہت سی دھاتوں کا کشتہ کرنا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے ایک اور فن بھی ہے لیکن اس میں بڑی محنت پڑی ہے موجودہ کیمیا گری کے لئے تو میں نے دو آدمی کونے چھاننے کیلئے رکھے ہوئے ہیں وہ سب کام کر لیتے ہیں اس سے زیادہ کی مجھے ضرورت بھی نہیں۔ میں نے کہا جناب اگر کل آپ کو ٹھیلے ملنا بند ہو جائیں اور گوشت وغیرہ کی سپلائی کا شکار نہ ملے تو کیا ہوگا۔ خان صاحب نے بڑے اعتماد کے لہجے میں کہا۔ میرا خدا تو کہیں نہیں گیا اور مجھے ان تمام کاموں سے اچھا کام بھی آتا ہے جس کے متعلق میں کہہ چکا ہوں کہ اس میں محنت زیادہ کرنا ہوتی ہے مجھے جب زیادہ رقم درکار ہوتی ہے تو میں وہی کرتا ہوں۔

میں: وہ کیا فن ہے صاحب فرمائیے!

خان صاحب: میں بمبئی یا جے پور جا کر ہیرے کی کان پر سے اترا ہوا چورا یا غبار لے کر آتا ہوں اور اسے ایک خاص ترکیب سے آنچ دے کر ہیرا بنا لیتا ہوں اور فروخت کر لیتا ہوں اس میں کوئی دھوکا یا بے ایمانی بھی نہیں اور کام بھی ہو جاتا ہے۔

میں: ایسے ایسے قیمتی فن آپ نے کہاں سے حاصل کیے ہیں!

خان صاحب: مختلف فن مختلف طریقوں سے لیے ہیں پہلے پہل میں نے ایک آدمی سے سنا کہ فلاں صراف کہ وہاں کوئی ایک تولہ چاندی روز فروخت کرتا ہے میں نے اس سے حصول فن کی ترکیب یہ کی کہ چھ ماشے سونا روز اسی دکان پر فروخت کرنے لگا۔ صرف اس کیمیا گر سے ذکر کیا کہ آپ ایک تولہ چاندی روز لاتے ہیں اور ایک شخص چھ ماشے سونا روز بنا کر بیچ جاتا ہے۔ اس نے اسی وقت سے میری تلاش شروع کردی اور چار پانچ روز کی تگ ودو میں مجھ سے آملا اور بصد منت اپنی آروز کا اظہار کیا میں نے جواب دیا کہ کہ پہلے اپنا نسخہ بتائیں اور میرے ہاتھ سے ایک تولہ چاندی بنوا بھی دی پھر میں نے بھی سچ سچ کہہ دیا کہ میں تو آپ کا نسخہ معلوم کرنے کے لے چھ ماشے سونا روز فروخت کرتا تھا آپ کا شکریہ آپ کا نسخہ ہے تو درست مگر اس میں محنت زیادہ اور معاوضہ کم ہے اس لیے یہ نسخہ میرے کام کا نہیں۔

اس کے بعد خان صاحب اٹھے اور قلمی کتاب اٹھا لائے مجھے دیتے ہوئے کہا اس کتاب میں ہر قسم کا سونا بنانے کی ترکیبیں درج ہیں اور سب درست ہیں میں اسی کتاب سے کام کرتا ہوں۔

وہ کتاب پالی زبان میں تھی جو میرے پلے تو نہیں پڑتی تھی لیکن خان صاحب اسے سمجھتے تھے انہوں نے مجھے آتے ہوئے کئی کشتے عنایت فرمائے تھے جو غالباً اب تک میرے پاس موجود ہیں لیکن یہ یاد نہیں رہا کہ وہ کن کن امراض کے لئے ہیں اس لیے بیکار ہیں۔

میں نے خان صاحب سے ذکر کیا میرے والد صاحب کو بھی یہ جنون تھا اور ان کا کہنا تھا کہ اصل سونا نہیں بنتا کیونکہ یہ دھات مرکب نہیں مفرد ہے جو سونا بنانے کا دعویٰ کرتا ہے وہ غلط ہے خان صاحب نے کہا انہوں نے اپنی جگہ درست کہا ہے میں نے

بھی عرض کیا کر دیا کہ میرا سونا خالص سونا نہیں ہے اس لیے بازار کے قابل نہیں۔
خان صاحب سے دوبارہ ملنے کی آرزو ہی رہی مگر ملاقات نہ ہو سکی وہ ایک سچا اور بے لوث قسم کا درویش منش تھا اس سے سیکڑوں غریبوں اور ناداروں کو امداد ملتی تھی۔
میری نظر سے کئی مہوس گزرے لیکن خان صاحب عبدالغنی جیسا بھا انسان پھر نظر نہیں پڑا۔ وہ امیر اور دولت مند ہونے کے باوصف سیدھی سادی زندگی رکھتا تھا اور اس کا تمام کاروبار اختر حیدر آبادی سنبھالتی تھی نہ جانے کی روحوں میں کون سی شے زنجیریں ڈالے ہوئے تھی حالانکہ دونوں کی طبعیوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔
ابھی چھ ماہ سے زیادہ نہیں ہوئے کہ ایک شخص حکیم جراغ نامی میرے مکان کی پشت پر دہلی مسلم ہوٹل میں آ کر اترا اس کیساتھ بیوی بچے بھی تھے اس کے متعلق لوگوں میں کیمیا گری کی افواہ ہے لیکن مجھے ان لوگوں کا نہ جانے کیوں یقین نہیں آتا شاید اس لیے کہ یہ سونا بننا میرے یقین سے باہر کی بات ہے۔ جو اس قسم کے تماشے دکھاتے ہیں میں انہیں شعبدے سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ دوسرے روز میرے ایک شاسا اقبال احمد صدیقی بوکھلائے ہوئے میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میاں آپ کو پچھواڑے والے ہوٹل میں ایک بڑا باکمال انسان آیا ہے۔ میں نے پوچھا کون ہے کیا کمال رکھتا ہے؟ فرمانے لگے میری موجودگی میں اس نے اپنے دوست ایک وکیل کو جو اس کے مقدمات کے پیروی کرتا ہے کہا کہ جاؤ بازار سے کوئی لوہے کی کیل لے آؤ وہ بازار گیا اور ایک بڑی ٹوپی اور دار کیل لے آیا۔ حکیم صاحب نے اسے انگیٹھی پر رکھ کر سرخ کیا اور ذرا سی اکیسر ڈال کر سونے کی بنا دی اور بازار میں فروخت کیلئے بھیج دی۔
ایک ملاقات میں میں نے حکیم صاحب سے کہا کہ جناب یہ شعبدہ ہے تو خوب مگر میں ابھی شیو کیلئے بلیڈ لایا ہوں ایک بلیڈ سونا بنا دیجئے اس نے کہا جناب مجھے امتحان دینے کی ضرورت نہیں لیکن لائیے اسے انگیٹھی میں رکھیے میں نے ایک بلیڈ اپنے ہاتھ سے انگیٹھی میں آگ پر رکھ دیا جب وہ سرخ ہو گیا تو حیم صاحب نے خشخاش کے

برابرا کسیر ڈال دی اور بلیڈ سونے کا ہو گیا دیکھیے سونا ہے یا نہیں؟

میں نے دیکھا تو بلیڈ سونے کا تھا لیکن مجھے پھر بھی یقین نہیں آیا اور میں جناب اقبال صدیقی کی طرف سے بدگمان ہو گیا اور جب میں نے اپنی بدگمانی کا اظہار کیا تو انہوں نے فن کیمیا گری پر تقریباً پون گھنٹہ تقریر کی اور آخر میں کہا کہ ایمان تو میرا بھی یہی تھا جو آپ کہہ رہے ہیں لیکن میں اپنے مشاہدہ کو کیسے غلط سمجھ لوں یہ کوئی خواب تو نہیں بے داری کا واقعہ ہے۔ میں اس شخص کا پیچھا ضرور کروں گا اور آپ کے اس کے صحیح حالات بتاؤں گا اس کے باوصف میری بدگمانی دور نہیں ہوئی اور میں ان کے آخری فقرے کو بھی اس ک ایک کڑی خیال کرتا رہا۔

ہفتے عشرے کے بعد اقبال صاحب تشریف لائے اور کہنے لگے سنئے جناب اس شخص پر تو کئی لوگوں نے مقدمے دائر کر رکھے ہیں کسی نے سونا بنانے کیلئے پانچ سو روپے دیئے کسی نے سات سو کسی نے ہزار اور حکیم صاحب ہر جگہ سے روپیہ لے کر فرار ہو گئے۔ کسی کو سونا بنا کر نہیں دیا۔ حیرت ہے کہ ایسا باکمال مہوس اور اس قسم کے مقدمات! نہ جانے کیا چکر ہے یہ! اسی تحقیق و تفتیش میں اقبال صدیقی صاحب حج کو چلے گئے۔ واپس ہوئے تو ان کی جستجو کا انجام معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کن منزلوں میں ہیں اور میں کہاں تک کامیابی ہوئی۔

اقبال صاحب شاعر بھی ہیں اور بہت اچھا شعر کہتے ہیں اور شاعرہ سے زیادہ میں انہیں ایک اچھا مسلمان خیال کرتا ہوں۔ کبھی کبھی وہ تبلیغ کے سلسلے میں مجھے بھی رگید دیتے ہیں اور میں سر جھکائے سنتا رہتا ہوں۔ خدا ان کے نیک اعمال اور تبلیغ کی سعی کو قبول فرمائے آمین۔ ثم آمین۔

عزیز الرحمٰن:۔

میرے یہاں آنے والے لوگوں میں عزیز الرحمان بھی ہے یہ نوجوان بی اے کے امتحان کی نجی طور پر تیاری کر رہا ہے لیکن اسے دست شناسی کی ایسی چٹیک لگی ہے کہ وہ ایک اور نوجوان کو ساتھ لیے دن بھر لوگوں کے ہاتھ پڑھتا اور ہاتھوں کے نشان لیتا پھرتا ہے۔ اس کا ہمراہی اس کا شاگرد بھی ہے۔ اور محرر بھی چنانچہ جو عزیز الرحمان کہتا جاتا ہے

وہ لکھتا جاتا ہے جب اس کام سے فراغت ملتی ہے تو شاگرد رشید زکر واذکار چھوڑ کر بات کا رخ سیاست اور آزاد خیال کی طرف موڑ دیتا ہے اور پھر پہروں اپنا تھیتھلا علم دوسروں پر تھوپنے کی کوشش کرتا ہے مگر اس بحث وتحیث میں عزیز الرحمان حصہ نہیں لیتا. جیسے اس کا مضمون سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ میں نے ایک دن اس سے پوچھا کہ عزیز تم اس ملحدانہ بحث میں حصہ کیوں نہیں لیتے جب کہ تم استاد اور شاگرد بھی کہلاتے ہوئے، عزیز الرحمان نے کہا جناب اول تو غریب الوطن ہوں دوسرے طالب علم اور پھر ایک دو ٹیوشن بھی پڑھاتا ہوں جس سے گزر ہوتی ہے میرے بوڑھے والدین ہیں اور جوان بہن بہ ایں حالات اتنی جرات وہمت کہاں کہ خدا رسول ﷺ کی مخالفت کر کے دنیا کو بھی دشمن بنالوں مجھے تو میرے گھر کا ماحول ہی گھن کی طرح کھا رہا ہے۔

میں دل ہی میں کڑھ رہا تھا کہ قدرت مجھے یہ دلخراش مناظر کب تک دکھائے گی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا میں کوئی سکھی نہیں ہر شخص سینے میں کوئی نہ کوئی سلگتا ہوا زخم لیے پھرتا ہے اور پھر حساس لوگوں کے لئے تو دنیا قدم قدم پر جہنم کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اس دن سے مجھے عزیز الرحمان کے چہرے پر غم کی کونپلیں سی پھوٹتی دکھائی دینے لگیں نہ جانے یہ مرا احساس تھا یا اس کا کرب ارتقا کی رفتار سے بڑھ رہا تھا مجھے اس کے چہرے پر کبھی کبھی مردہ کھیت اور بیمار کیاری کا گمان گزرنے لگا تھا۔ ایک دن جب میں نے اسے بہت اداس پایا تو بڑے ہی پیار سے اس کی اداسی کا سبب دریافت کیا اس نے میری بات سن کر آنکھیں جھکا لیں میرے سینے میں میرا کرب اور بھی سنسنانے لگا میرا خیال تھا کہ میں نے اس کا حال پوچھ کر غلطی کی نہ جانے اور کتنے لوگ اس کی خاموشی کے پھوڑے کو چھیڑتے ہوں گے لیکن اس نے بڑی آہستگی اور نرمی سے اتنا کہا کوئی خاص بات نہیں آج میرے دونوں ٹیوشن ختم ہو گئے۔ کیونکہ امتحان ہو چکے ہیں میں تلاش میں ہوں اللہ تعالیٰ مالک ہے اس کے بعد وہ اٹھ کر چلا گیا سات آٹھ دن نہ آیا میں روز سوچتا تھا کہ خدا جانے عزیز الرحمان پر کیا بنی ہے کہ آیا نہیں۔

ہفتہ عشرہ کے بعد ایک دن وہ اچانک آ گیا اس کا چہرہ ستا ہوا تھا ایک ڈستی ہوئی اداسی اس کے خدوخال کو اور بھی ڈبوئے دے رہی تھی پھر جو میری نظر پڑی تو اس کی کلائی سے ذرا اوپر ایک سفید پٹی بندھی تھی میں نے پوچھا عزیز یہ یہ پٹی کیسی باندھی ہوئی ہے کیا ہوا ہے! میں نے سوال کے جواب کیلئے جب اس کی طرف دیکھا تو اس کی پتلیوں پر آنسو پھر چکے تھے جیسے بارش کے بعد آئینے۔ میں نے استفسار کے دستپنے سے اس کے سکوت اور اداسی کے الاؤ کو پھر کرید کرا تو اس نے نظر جھکائے جھکائے کہا مجھے اب تک کوئی ٹیوشن نہیں مل سکی اور تب سے میرے والدین اور بہن نے کچھ نہیں کھایا۔ میں نے ہسپتال جا کر اپنا دو بوتل خون فروخت کرایا اور گھر والوں کے لیے خورد ونوش کا سامان دے کر آ رہا ہوں۔ یہ پٹی بھی اسی ڈاکٹر نے باندھ دی تھی او کہا تھا کہ اگر اور رقم درکار وہ تو بلا تکلف چلے آنا آج کل ہمیں جوان خون کی ضرورت ہے۔

ان کا یہ بیان سن کر میرا تو سر چکرانے لگا اور دل بھر آیا، آنسو چھپانے کو میں غسل خانے میں چلا گیا اور پھر چائے کیلئے نیچے اتر گیا چائے کا آرڈر دے کر آیا تو عزیز الرحمان ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ کا سہارا لگائے بیٹھا تھا جیسے وہ اپنے احساس غم کی دھار پر انگلی پھیر کر اپنی توقعات کو خود زخمی کر رہا ہو۔

وہ شرما شرمی چائے پی کر زینے سے اتر گیا مجھے حیرت تھی کہ یہ عجیب پامسٹ ہے کہ اپنی تقدیر سے بے خبر ہے اور لوگوں کو زائچے بناتا پھرتا ہے۔ اس موجودہ معاشرے نے ایسا رخ اختیار کر رکھا ہے کہ تعلیم یافتہ نوجوان زیادہ پریشان ہیں کیونکہ آج کل علم طالب علموں پر معیشت کے دروازے نہیں کھولتا اور رحم و انصاف کے دریچوں کے کھٹکے چڑھے ہوئے ہیں۔ اس اخلاق ماضی کی چیز ہو ہو کر رہ گیا اور ہماری درسگاہیں حصول معاش کی تعلیم سے خود بھی بے بہرہ یں اس سرزمین میں اب ان لوگوں کو پیداوار نہیں جو اپنے جسموں کے مرہم سے قوم کی سطح کے زخم بھرا کرتے ہیں۔ (بحوالہ، کتاب۔ جہان دگر (احسان دانش)

اولیاء اللہ کے محیر العقول واقعات وکرامات

یاد رہے کہ کرامات اولیاء اللہ سے ایسے ہی صادر ہوتی ہے۔ جیسے رسولوں سے معجزات۔ یعنی کرامت اس چیز کا نام ہے جو نبی کے معجزہ کے مشابہ ہو یا بعینہٖ ویسا ہی ہو۔ استدراج بھی کرامت کا ایک نمونہ ہے جس طرح کرامت ولی اللہ سے ظاہر ہوتی ہے ویسے ہی استدراج سادھو یا جوگی سے صادر ہوتا ہے کرامت صرف نبیوں کے متبعین سے صادر ہوتی ہے اور استدراج غیر متبعین سے اور جو ان میں فرق ہے وہ اہل علم ہی سمجھتے ہیں دوسرے لوگ بغیر مشاہدہ کے فرق معلوم نہیں کر سکتے اگر ولی اللہ اور کسی سادھو جوگی کا مقابلہ شروع ہو جائے تو دین حق کا غلبہ ہوتا ہے۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام کا ساحروں سے مقابلہ ہوا یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے کئی نیک لوگوں کا غیر مذہب والوں سے مقابلہ ہوا۔ خداوند کریم نے دین حق کو ہی غلبہ دیا۔

جنات حقیقت نہ کہ افسانہ

سورہ احقاف کی آیت نمبر 29 کی تفسیر میں جنوں کے وجود پر روشنی ڈالتے ہیں۔

تجربات کی روشنی میں معلوم ہو گیا ہے کہ جنات ایک مستتر اور نظر نہ آنے والی مخلوق ہے اب خود یورپ نے جو دانش و عقل کا سب سے زیادہ مدعی ہے۔ جنات کے وجود کو تسلیم کر لیا ہے۔ بلکہ انکے وظائف اور اعمال تک کو معلوم کر لیا ہے جدید تحقیقات یہ ہیں کہ جن ایک لطیف ذی روح مخلوق ہے جس کا وزن ہے۔ سوچتی اور سمجھتی ہے اور جس کی قوتیں اور حواس انسان سے زیادہ تیز اور بڑھ کر ہیں وہ دیکھی نہیں جا سکتی البتہ جب وہ عام مادی اشیاء کو اپنے ارادوں کی تکمیل کے لیے استعمال کرتی ہے تو اس وقت اس کے وجود کا پتہ چلتا ہے۔ یہ تاویل کہ جن انسان ہی کی ایک صنف کا نام ہے نہ صرف واقعات کے اعتبار سے بھی غلط ہے اور اصل میں یہ نتیجہ ہے ایک طرح کی مرعوبیت اور شوق اجتہاد کا۔

حضرت مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ سورۂ جن کی تفسیر میں جنوں کے وجود پر جدید انداز سے دلائل پیش کرتے ہیں۔

جنات' تاویل اور شہاب ثاقب:

اولاً حکمائے یونان کے متقدمین نے جنات کا انکار کیا اور بعد میں یورپ زدہ حضرات نے اس ضمن میں تاویلات کو ضروری سمجھا۔ حالانکہ قرآن حکیم میں' احادیث میں' مذہبی صحائف میں اور مشرقی لٹریچر میں ان کے متعلق اتنا ذخیرہ ہے کہ انکار ناممکن ہے اور اب تو وہ عقلی مشکلات بھی درمیان میں نہیں رہی ہیں اب تو یورپ والے بھی کہہ رہے ہیں کہ جنات اور ارواح کا وجود برحق ہے۔ اب ان کی تصویریں لی جا رہی ہیں ان کا وزن دریافت کر لیا گیا ہے۔ ان سے باتیں کی جاتی ہیں اور بغیر کسی فریب نفس اور سہو و خطا کے اب یہ ایک مستقل سائنس ہے یعنی روحانیت۔ مگر اس وقت بھی

بدقسمتی سے کچھ لوگ ایسے موجود ہیں اور نادانی کی وجہ سے تاویل پر مجبور ہیں انہوں نے آج سے پچاس برس پیشتر جو کچھ سنا تھا اس پر جمے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی معلومات میں بڑا انقلاب واقع ہو چکا ہے۔ کل کے مسلمات آج مسترد اور مخرفات قرار پا رہے ہیں اور کل کے اوہام آج حقائق۔

آج جنات کا وجود صرف مشرق کا وہم نہیں ہے بلکہ مادہ پرست یورپ کی ایک حقیقت بن گیا ہے آج جگہ جگہ سائنس روم کھلے ہیں جہاں لوگ مشق روحانیت کرتے ہیں۔ اور ان ارواح سے گفتگو کرتے ہیں اور ان اسرار و رموز کو معلوم کرتے ہیں جو عام انسانوں کی دسترس سے باہر ہیں۔ ہاں! یہ درست ہے کہ آج بھی ان کی حقیقت دریافت نہ ہو سکی مگر ان کے وجود کے بارے میں کچھ شبہ باقی نہیں رہا۔

واضح رہے کہ شہاب ثاقب قدیم الایام سے گرتا ہے اس کو زمانہ بعثت سے صرف اس قدر تعلق ہے کہ اس زمانہ سے اس کے اثرات میں اس چیز کا اضافہ کر دیا گیا کہ وہ ان جنوں کو جو عالم بالا کی ٹٹولی میں پرواز کرتے ہیں روک دے اور سماعت سے محروم کر دے۔ یہ اس لیے کہ مقدرات میں سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ان کے بعد قیامت تک اب کوئی آسمانی ذریعہ معلومات انسان کیلئے بجز اس کے باقی نہ رہے کہ ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب نبوت پر دستک دے اور جو کچھ پائیں یہیں سے پائیں۔

جنات کے بارے میں مولانا کا بیان اس قدر حقیقت افروز اور فلسفیانہ ہے کہ آدمی کا ذہن اسے قبول کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

(بحوالہ، ہفت روزہ الاعتصام لاہور ص 127-126)

گوشہ نشین دادا اور پوتا

شاہ محمد اسماعیل رحمہ اللہ کی تعلیم و تربیت کی منزلیں ان کے چچا شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ کی آغوش محبت میں طے ہوئی تھیں۔ شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ کی ایک ہی صاحب زادی تھیں جن کی شادی ان کے بھتیجے مولانا مصطفیٰ سے ہوئی تھی۔ ان کی بھی ایک ہی

بیٹی تھیں جو شاہ محمد اسماعیل رحمہ اللہ کے عقد میں آئیں۔ شاہ محمد اسماعیل کے ہاں بھی ایک ہی لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمد عمر رکھا گیا۔

شاہ محمد عمر رحمہ اللہ مزاجاً و طبعاً دنیا اور اہل دنیا سے اسی طرح بے نیاز اور مستغنی تھے جس طرح کہ ان کے جد امجد شاہ عبدالغنی رحمہ اللہ تھے۔ تمام عمر گوشہ نشین اور لوگوں سے الگ تھلگ رہے۔ (گلستان حدیث ص 61)

حالت جذب کا مکان پر اثر

شاہ محمد عمر رحمہ اللہ اپنے دور کے درویش آدمی تھے اور بعض دفعہ ان پر جذب کا غلبہ ہو جاتا تھا امور مشتبہ سے پرہیز کرتے اور ممنوعات سے دامن کشاں رہتے۔ کسی ایسی جگہ نہ جاتے جہاں کسی شکل میں بھی برائی کا ارتکاب ہوتا ہو۔

اس سلسلے میں نواب مصطفیٰ خاں کا بیان ہے کہ ہم چند احباب جن میں مرزا غالب بھی تھے اپنے بالا خانے میں بیٹھے ہوئے تھے اور مزامیر کے بغیر گانا ہو رہا تھا۔

اتفاق سے مومن خان مومن کہیں سے شاہ محمد عمر صاحب رحمہ اللہ کو پکڑ کر وہاں لے آئے۔ وہ برابر یہ کہتے جاتے تھے کہ "مجھے چھوڑ دو" مجھے چھوڑ دو" مگر مومن خاں نہیں مانتے تھے' آخر ان کو لا کر اس مجلس میں بٹھا دیا۔ گانا برابر ہوتا رہا۔

تھوڑی دیر بعد شاہ محمد عمر صاحب رحمہ اللہ نے جسم کو ایک بہت ہی معمولی سی حرکت دی' اس کے اثر سے سارا مکان ہل گیا۔ اس پر حاضرین مجلس کچھ پریشان سے ہوئے یہ بھی خیال ہوا کہ شاید شاہ صاحب کی جنبش کا اثر ہو۔ یہ بھی کہا جانے لگا کہ ممکن ہے زلزلے کا جھٹکا ہو۔ مگر سب کی توجہ شاہ محمد عمر رحمہ اللہ کی طرف ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد انہوں نے دوبارہ جسم کو حرکت دی جو پہلی حرکت سے زیادہ تھی۔ اس سے پھر مکان ہلا اور پہلے کی نسبت زور سے ہلا۔ اب سب کو یقین ہو گیا کہ یہ سب شاہ محمد عمر رحمہ اللہ کی حرکت کا اثر ہے۔

تھوڑی دیر بعد ذرا اور زور سے جسم کو حرکت دی تو اس سے مکان کو اور زور سے حرکت ہوئی۔ یہاں تک کہ کڑیاں بھی بول گئیں اور طاقوں وغیرہ میں جو شیشے اور آلات وغیرہ پڑے تھے وہ کھن کھن کر کے گرنے لگے۔اس پر کسی نے شاہ محمد عمر رحمہ اللہ سے کہا'' یہ کیا؟'' فرمایا'' میں تو پہلے کہتا تھا کہ'' مجھے چھوڑ دو' مجھے مت بٹھاؤ'' یہ الفاظ کہے اور اٹھ کر چلے گئے۔

شاہ محمد عمر رحمہ اللہ نماز نہایت خشوع وخضوع سے پڑھتے تھے۔ میاں سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مولوی محمد عمر کے زہد وعبادت کا یہ حال تھا اور نماز اس طرح اطمینان سے پڑھتے تھے کہ رکوع وسجود اس قدر طویل ہوتے کہ اس اثنا میں عام آدمی'' سبحان ربی العظیم ''اور'' سبحان ربی الاعلی'' ستائیس اٹھائیس مرتبہ پڑھ لیتا۔ (گلستان حدیث ص62)

عالم جنات میں قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ کا احترام

قاضی صاحب رحمہ اللہ کا ادب نہ صرف انسان بلکہ جنات بھی کرتے چنانچہ یہ سچا واقعہ ہے کہ ایک شخص کی بیوی کو آسیب ہوتا تھا بے چارے شوہر نے کئی حکیموں اور عاملوں سے رجوع کیا مگر کامیابی نہ ہوئی۔

آخر وہ قاضی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کر کے تعویذ طلب کیا قاضی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا میں تعویذ تو نہیں دیا کرتا البتہ آپ ان سے میرا سلام کہیں اور یہ پیغام دیں کہ اللہ کے بندے کسی غریب کو ستانا اچھی بات نہیں۔شاید وہ مان جائیں۔

وہ صاحب یہ سن کر چلے گئے، گھر پہنچے تو دیکھا کہ جن آیا ہوا ہے اور بیوی کو برا حال ہے وہ اسی وقت اس سے مخاطب ہوئے اور کہا قاضی محمد سلیمان صاحب رحمہ اللہ نے سلام کہا ہے اور یہ پیغام دیا ہے اتنا سنتے ہی عورت کی چیخ نکل گئی اور پھر جن کہنے لگا اگر تم ان کا پیغام نہ لاتے تو میں کبھی اس کا پیچھا نہ چھوڑتا۔ مجھے ان کے

نام سے شرم ہے۔ میں اب رخصت ہوتا ہوں چنانچہ وہ عورت تندرست ہو گئی اور پھر اسے آسیب نہ ہوا۔ (مہر نبوت ص 10)

میاں امام الدین کے شاگرد جنات

(وضاحت: مولانا اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ فرماتے ہیں) میاں امام الدین میرے دادا میاں محمد کے سگے چچا تھے یعنی دوست محمد (عرف وسوندمی) کے بڑے بھائی۔ نہایت متقی اور پرہیز گار بزرگ، کوٹ کپورہ کی مسجد کے امام تھے جسے "سراجاں والی مسجد" کہا جاتا تھا۔ مسجد کے قریب ہی ایک مکان تھا، مسجد میں بچوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے۔

ان سے بعض ملنے والے اور ان کے مقتدی بتایا کرتے تھے کہ جنات بھی ان کے شاگردوں میں شامل تھے۔ (گزر گئی گزران ص 25، مصنف: محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ)

خادم جنات کا چارہ لانا

ایک شخص نے بتایا کہ میاں امام الدین رحمہ اللہ نے گائے رکھی تھی ان کے ایک سکھ عقیدت مند نے ان سے کہا کہ آپ کسی شاگرد کو بھیج کر میرے کھیت سے گائے کے لیے چارا منگوا لیں۔ میاں صاحب نے ایک لڑکے کو بھیجا اور وہ چارا لایا جس سے میاں صاحب کا گھر بھر گیا۔ میاں صاحب نے اس سے کہا اتنا چارا کیا کرنا تھا؟ کچھ دیر بعد زمین کا مالک سکھ آیا۔

اس نے ہنستے ہوئے میاں صاحب سے کہا کہ آپ نے کس لڑکے کو بھیجا تھا وہ آدھا کھیت کاٹ لایا ہے میاں صاحب نے تحقیق کی تو چارا لانے والا جن تھا۔ جو سکھ کے آدھے کھیت کا صفایا کر آیا تھا۔ (گزر گئی گزران ص 25، مصنف: محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ)

شاگرد جنات کا قیام

ہمارے ایک بزرگ حاجی فیض محمد مرحوم کا مکان میاں امام الدین کی مسجد سے متصل تھا۔ انہوں نے ایک مرتبہ بتایا کہ کبھی کبھی رات کو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے مسجد

کے اندرونی حصے کے فرش پر زور زور سے کوئی پاؤں مار رہا ہے۔ ہمیں پتا ہوتا تھا کہ یہ میاں صاحب کے شاگرد جن ہیں جو یہ حرکتیں کر رہے ہیں۔ حاجی فیض محمد نے قیام پاکستان کے بعد ہمارے گاؤں چک نمبر 53 گ ب (جڑاں والا) میں وفات پائی۔ (گزر گئی گزران ص 25، مصنف: ۔محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ)

مولانا معین الدین کا جن نکالنے کے لیے سفر

مرکز اسلام سے میل ڈیڑھ میل کے فاصلے پر اکالیوں کا ایک گاؤں ٹہل سنگھ تھا۔ مسلمانوں کے خلاف اکالی بے حد متعصبانہ ذہن رکھتے تھے۔ مولانا محمد علی لکھوی رحمہ اللہ سے بھی ان کے دلوں میں عناد بھرا ہوا تھا لیکن مرکز الاسلام میں رہنے والے چھوٹے بڑے جس شخص سے ان میں سے کسی کا آمنا سامنا ہوتا وہ اپنے مذہب کے مطابق اسے ہاتھ جوڑ کر سلام کرتا اور خیر وعافیت پوچھتا۔

ان کے بچے بیمار ہوجاتے تو تعویذ اور دم کے لیے ان کی عورتیں مرکز الاسلام آتیں اور تعویذ لے کر اور دم کرا کے انہیں یقین ہوجاتا کہ بچہ اب تندرست ہوجائے گا۔ تندرستی اور بیماری کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن کسی کے یقین پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جاسکتی۔

تعویذ اور دم کرانے کے لیے وہاں بہت لوگ آتے تھے عورتیں بھی، مرد بھی، مسلمان بھی، غیر مسلم بھی۔ 1945ء کے اکتوبر کی بات ہے کہ ایک سکھ اپنی بیوی کو لے کر آیا۔ اس خاتون کو جن کا عارضہ لاحق تھا لیکن جن حاضر نہیں ہوا۔ ان میاں بیوی کیلئے یہاں ٹھہرنا مشکل تھا۔ یہ لوگ رام پورہ پھول سے آئے تھے اور واپس جارہے تھے۔ ان کا اصرار تھا کہ دو چار روز میں اس کام کیلئے مولانا معین الدین رحمہ اللہ ان کے ہاں پہنچیں۔

چنانچہ مولانا نے وہاں جانے کا وعدہ کرلیا اور مجھے بھی اپنے ساتھ جانے کے لیے کہا۔ اس وقت دن کے تین بجے کے قریب ایک ٹرین لاہور سے دہلی کیلئے روانہ ہوتی تھی جو پانچ بجے کے پس وپیش فیروز پور پہنچتی تھی ہم اس ٹرین پر سوار ہوئے اور تقریباً

نو بجے بھٹنڈہ ریلوے اسٹیشن پر اترے۔ بھٹنڈہ سے چوتھا ریلوے اسٹیشن رام پورہ پھول تھا جو انبالہ بھٹنڈہ ریلوے لائن میں واقع تھا۔ رات کے دس بجے ہم بھٹنڈے سے انبالہ جانے والی ٹرین پر سوار ہوئے اور سوا گیارہ بجے رام پورہ پھول پہنچے۔

رام پورہ اور پھول الگ الگ دو قصبے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل ہیں جس زمانے کی میں بات کر رہا ہوں اس زمانے میں رام پورہ ریاست پٹیالہ میں تھا اور پھول ریاست نابھہ میں۔

دونوں قصبے اس طرح باہم ملے ہوئے اور ایک دوسرے سے قریب تر تھے کہ ایک قصبے کے مکان کی دیوار ریاست پٹیالہ کی حد میں ہے تو چولہا ریاست نابھہ کی حد میں۔ اس قرب واتصال کی وجہ سے دونوں قصبے الگ الگ ناموں کے باوجود صوتی اعتبار سے ایک ہی مقام کی آہنگ اختیار کر گئے تھے۔ یعنی ''رام پورہ پھول''۔

ہم ریلوے اسٹیشن پر اترے تو میزبان وہاں موجود تھا۔ اس کے ساتھ ایک اور شخص تھا۔ وہ ہمیں نہایت اعزاز کے ساتھ مہمان خانے میں لے گئے جو دوسری منزل میں تین چار کمروں پر مشتمل تھا۔

سونے کے کمرے کے ساتھ اٹیچڈ باتھ اور پانی کا نلکا تھا۔ نماز کے لیے الگ کمرے میں نیا کپڑا بچھایا گیا تھا۔ سکھ میزبان کے بقول نماز روزے کے پابند مسلمان کے گھر میں ہمارا کھانا تیار کیا گیا تھا۔ مٹھائی بھی مسلمان سے بنوائی گئی تھی۔

کھانا کھا چکے تو میزبان نے باتیں شروع کر دیں اور گزشتہ دور کی کہانی سنانے لگا۔ اس نے بتایا کہ ایک میرا بڑا بھائی تھا جو بیمار تھا۔ جس کمرے میں ہم اس وقت بیٹھے ہیں اس میں ایک دن وہ لیٹا ہوا تھا۔ اس کی بیوی اس کے پاس بیٹھی تھی۔ اسے بیماری کا اتنا سخت دورہ پڑا کہ وہ مر گیا۔ اس کی بیوی نے اس کی موت کی کسی کو اطلاع نہیں دی چپکے سے ایک شخص کو بلایا' اس سے کاغذ پر لکھوایا کہ میں نے اتنی زمین اپنی بیوی کو دی اور پھر اس کاغذ پر میرے مردہ بھائی کا انگوٹھا لگوایا۔ بعدازاں اس شخص کو

گھر سے نکال کر بیوی نے رونا پیٹنا شروع کر دیا......!

وہ شخص ہمیں یہ باتیں بتا رہا تھا اور ساتھ ساتھ باقاعدہ جگہ کی نشان دہی کر رہا تھا کہ یہاں میرا بھائی مرا تھا۔ یہاں اس کی لاش پڑی تھی اور یہاں اس کا انگوٹھا لگوایا گیا تھا اور یہاں اس کی بیوی بیٹھی تھی۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ سکھ میزبان ہمیں یہ کتھا سناتا رہا اور ساتھ ساتھ موقعہ واردات کی نشان دہی کرتا رہا۔ سامنے تھوڑی دور مرگھٹ تھا۔ اس نے اشارہ کر کے بتایا کہ یہاں سے اس کی ارتھی اٹھائی گئی اور وہاں اسے جلایا گیا۔

ایک تو گئے جن نکالنے دوسرے جگہ اجنبی' تیسرے پوری نشاندہی کے ساتھ بتانے والا ہر بات کا تعین کر رہا ہے چوتھے گھر غیر مسلم کا ..... میں تو سچی بات ہے ڈر گیا۔

بار بار جی چاہا کہ اس سے کہوں کہ یا تو آپ یہاں سے تشریف لے جایئے یا یہ رام کہانی بند کیجئے.......۔

سنتے سنتے برا حال ہو گیا اور دل دہلنے لگا۔

خدا خدا کر کے وہ اٹھا تو معین الدین رحمہ اللہ سے میں نے کہا: مجھے سخت پیشاب آرہا ہے۔ حضرت نے نہایت آرام سے فرمایا: غسل خانہ ساتھ ہی تو ہے اٹھو اور پیشاب کر لو۔

عرض کیا: میرا سارا جسم مارے ڈر کے کانپ رہا ہے...... موت سامنے کھڑی صاف نظر آرہی ہے...... اگر یہی حالت رہی تو میں تھوڑی دیر تک مر جاؤں گا۔ . .... مجھے اٹھا کر اور ہاتھ سے پکڑ کر پیشاب کرنے والی جگہ پر بٹھاؤ۔

وہ مجھ بے حال کا مذاق اڑاتے ہوئے اٹھے اور پیشاب کرایا۔ اب اندھے کی طرح مجھے بازوؤں سے پکڑ کر چارپائی پر بٹھانے لگے تو میں نے کہا میں تو اکیلا نہیں لیٹوں گا۔ آپ کے ساتھ ہی لیٹوں گا۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ ہی لیٹا اور دو تین گھنٹوں کی جو رات رہ گئی تھی وہ جن بھوتوں کے تصور میں کٹی۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے سامنے جن

ناچ رہا ہے اور ادھر بھوت دوڑا آ رہا ہے۔

صبح ہوئی تو ناشتہ آ گیا اور میزبان نے ہمیں پھر تسلی کرائی کہ ناشتہ مسلمانوں کے گھر سے تیار کرایا گیا ہے۔

اب ہم نے مہمان خانے کی بالکونی پر کھڑے ہو کر دیکھا تو نیچے دور تک پھیلے ہوئے دالان میں کتنے ہی کچے مکان اور جھونپڑیاں سی تھیں۔ میزبان نے بتایا کہ یہ اس کے مزارعوں کے گھر ہیں۔ نو بجے کے قریب وہ بیوی کا جن نکالنے کیلئے ہمیں اپنے گھر لے گیا۔ آیئے اب دیکھتے ہیں کہ معین الدین رحمہ اللہ جن کیسے نکالتے ہیں؟

مہمان خانے سے چند قدم کے فاصلے پر ہم میزبان کے مکان پر تھے۔ ایک صاف ستھرے کمرے میں چارپائی پر وہ خاتون لیٹی ہوئی تھی۔ تین کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ ایک پر خاتون کا شوہر بیٹھ گیا اور دو پر ہم بیٹھ گئے معین الدین رحمہ اللہ نے اس کے شوہر سے کہا: بی بی پر بڑی سی چادر ڈال دو...... چادر ڈال دی گئی تو انہوں نے کچھ پڑھنا شروع کیا۔ اتنے میں بھاری بھرکم سی آواز خاتون کے حلق سے بلند ہوئی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جن حاضر ہو گیا ہے۔ خاتون کے پاؤں سے گھبراہٹ کی وجہ سے چادر سرک گئی۔ مولانا نے اس کے شوہر سے کہا: بی بی کے پاؤں پر چادر ڈال دو۔

یہ آج سے 68,67 برس پہلے (اکتوبر 1945ء) کی بات ہے۔ مولانا معین الدین رحمہ اللہ اور جن کا جو مکالمہ مجھے یاد ہے وہ عرض کرتا ہوں۔ خاتون کی آواز عجیب طرح کی ہو گئی تھی اور وہ دراصل جن کی آواز تھی۔ دونوں کے درمیان مکالمہ پنجابی میں ہوا تھا۔ میں اس کا اردو ترجمہ کر رہا ہوں۔

پنجابی جن کے ساتھ مکالمہ

مولانا: تمہارا نام کیا ہے؟۔

جن: نور محمد۔

مولانا: کہاں کے رہنے والے ہو؟۔

جن: ضلع حصار کا۔

مولانا: اس بے چاری عورت ذات کو کیوں پریشان کرتے ہو؟۔

جن: اس نے میرا نقصان کیا ہے۔

مولانا: کیا نقصان کیا ہے؟۔

جن: میں ایک درخت کے سائے میں بیٹھا روٹی پکا رہا تھا۔ یہ وہاں سے گزری' میرے آٹے کو پاؤں کی ٹھوکر ماری اور وہ مٹی میں مل گیا۔

مولانا: اس نے تمہیں روٹی پکاتے اور آٹا لیے بیٹھا دیکھا تھا؟۔

جن: نہیں۔

مولانا: تم نے اسے اپنی طرف اور اپنے آٹے کی طرف آتے ہوئے دیکھا تھا؟۔

جن: جی ہاں دیکھا تھا۔

مولانا: اس نے تمہیں نہیں دیکھا تھا.... اگر تم نے اسے دیکھ لیا تھا تو آٹا اٹھا کر اس کے راستے سے دور کیوں نہیں کیا؟

دفع جنات کیلئے اذان کا وظیفہ

اس پر وہ خاموش ہوگیا۔ اب مولانا نے کھڑے ہوکر دونوں کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور اونچی آواز میں اذان دینا شروع کردی.... ادھر اذان کا پہلا کلمہ بلند ہوا اور ادھر سے آواز آنے لگی ہائے جل گیا' ہائے مر گیا...... اس اثناء میں چادر پھر خاتون کے پاؤں سے سرک گئی اور اس کی پنڈلیاں نظر آنے لگیں.. .

مولانا نے اس کے شوہر سے کہا: بی بی کے پاؤں اور ٹانگوں پر اچھی طرح چادر ڈال دو اور اسے ہاتھوں سے دبائے رکھو' اترنے نہ دو۔

مولانا: جن سے مخاطب ہوئے اور کہا: تم صحیح صحیح بتاؤ کون ہو؟۔

جن: میں آپ کے پڑدادے حافظ محمد کا شاگرد ہوں۔

مولانا: ان کے حلقہ شاگردی میں کہاں رہے؟۔

جن: لکھو کے میں۔

مولانا: کیا تم نے میرے پڑدادے سے یہ تعلیم حاصل کی ہے کہ عورتوں کو پریشان کرو؟ یہ تعلیم اسلام کے خلاف ہے میرے پڑدادے نے ہرگز کسی کو یہ تعلیم نہیں دی۔تم اس عورت کو پریشان نہ کرو اور چلے جاؤ۔

جن: میں آپ کا احترام کرتا ہوں اور آپ کے حکم سے چلا جاتا ہوں۔

مولانا: کوئی نشانی دے جاؤ۔اس نے مکان کی پختہ دیوار سے ایک اینٹ نیچے گرائی اور بھاری سی آواز میں السلام علیکم کہہ کر چلا گیا۔

کہتے ہیں جن جاتے ہوئے اگر اس طرح کی کوئی نشانی دے جائے تو دوبارہ نہیں آتا۔اب وہ خاتون نڈھال ہوگئی تھی۔اس نے تمام جسم پر اپنے ہاتھوں سے اچھی طرح چادر لپیٹی اور کروٹ لے کر دوسری طرف منہ کر کے لیٹ گئی۔

مولانا نے فرمایا: اب انشاء اللہ بی بی کو یہ شکایت نہیں ہوگی اور ہم اسی دن دوپہر کے وقت بھٹنڈہ آنے والی ٹرین پر سوار ہوئے اور ایک گاؤں میں آگئے جس کا نام جھنبا تھا۔(گزر گئی گزران ص 151 تا 156، مصنف:۔محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ)

لکھوی خاندان کا غیبی بابرکت تعویذ

ایک بات جو میں (اسحق بھٹی) نے بعض لکھوی اور غیر لکھوی حضرات سے سنی یہ ہے کہ ایک مرتبہ سردیوں کا موسم تھا۔آدھی رات کے وقت حافظ بارک اللہ لکھوی رحمہ اللہ اپنے گاؤں موضع ''لکھوکے'' میں حسب معمول نماز تہجد کیلئے مسجد میں گئے۔اندر داخل ہوئے تو اندھیرے میں ایک شخص کو ان کے پاؤں کی ٹھوکر لگی وہ شخص غصے سے اٹھا اور کہا تمہیں دکھائی نہیں دیتا کہ میں یہاں لیٹا ہوا ہوں حافظ صاحب نے نہایت

نرمی سے فرمایا معاف کیجئے اندھیرے میں کچھ پتا نہیں چلا۔

وہ شخص اٹھا اور ان کا بازو پکڑ کر کہا: میرے ساتھ باہر چلو۔ وہ انہیں نہر کے کنارے لے گیا جو لکھو کے گاؤں کے قریب ہے بولا وہ سامنے دیکھو کیا ہے؟ حافظ صاحب نے فرمایا یہ جھگیاں سی ہیں جن میں بہت سے عجیب وغریب شکل وشباہت کے لوگ بیٹھے ہیں۔

اس شخص نے کہا یہ جنات ہیں اور میں ان کا سردار ہوں۔ آج کل میں ہم لوگ یہاں سے چلے جائیں گے۔

پھر اس نے حافظ صاحب کو قرآن مجید کی چند آیات اور نبی ﷺ کی بعض احادیث مبارکہ کے کچھ الفاظ بتائے کہ یہ چیزیں لکھ کر اور پڑھ کر آپ اگر ان لوگوں کو دیں گے جنہیں جنات کی شکایت ہو وہ اولاد سے محروم ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں شفا بخشے گا اور ان کی جائز تمنائیں پوری فرمائے گا۔ یہ سلسلہ آپ کی سات پشتوں تک چلے گا۔

چنانچہ میں نے دیکھا کہ ان کے اخلاف میں سے مولانا معین الدین لکھوی کے تعویذات سے اللہ تعالیٰ شفا بخشتا ہے۔ حافظ بارک اللہ لکھوی رحمہ اللہ کے بیٹے حافظ محمد لکھوی تھے ان کے بیٹے مولانا محی الدین عبدالرحمن لکھوی تھے ان کے بیٹے مولانا محمد علی لکھوی مدنی اور ان کے فرزندان گرامی ہوئے مولانا محی الدین لکھوی اور مولانا معین الدین لکھوی۔

حافظ بارک اللہ لکھوی کے بعد یہ پانچویں پشت ہوئی۔ چھٹی پشت میں مولانا محی الدین لکھوی اور مولانا معین الدین لکھوی رحمہم اللہ کی اولاد کا سلسلہ چلتا ہے۔

(گزر گئی گزران ص 359 تا 360، مصنف:۔ محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ)

بغیر اسباب کے غیبی رقم ملنا

ہماری ایک ممانی نہایت نیک خاتون تھیں تہجد گزار اور روزانہ تلاوت قرآن کرنے

والی۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ انہوں نے نماز پڑھ کر مصلیٰ اٹھایا اور اس کے نیچے سے کچھ پیسے نکلے' جو اس نے اپنے پاس رکھ لیے یا کسی کو دے دیئے۔ اس کی بیٹیوں نے یہ معاملہ خود دیکھا۔ لیکن پھر اس صالحہ خاتون نے ہنسی مذاق میں بعض عورتوں سے اس کا ذکر کر دیا اور کہا کہ معلوم نہیں یہ پیسے کہاں سے آتے ہیں۔ اس کے بعد یہ سلسلہ بند ہو گیا۔ (گزر گئی گزران ص 363، مصنف:۔ محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ)

رجال الغیب یا غیبی امداد

عبدالرحمن نامی ایک نمبردار کا واقعہ ہے کہ وہ کسی وجہ سے اپنا معاملہ آبیانہ بروقت تحصیل دار کے دفتر جمع نہ کرا سکا۔ وہ گھر سے باہر تھا کہ پولیس اسے گرفتار کر کے تھانے لے گئی کہ رقم جمع کراؤ گے تو رہائی ہو گی۔ وہ حیران کہ میں رقم کیسے جمع کراؤں۔ میں تو تھانے بیٹھا ہوں نہ میرے گھر والوں کو پتا ہے نہ کسی تعلق والے کو۔ اس نے اللہ سے دعا کی کہ تو ہی مجھے نجات دلانے والا ہے۔ اتنے میں اچانک ایک آدمی آیا اور آواز دی عبدالرحمن کون ہے؟ اس نے کہا میں ہوں جتنی رقم کی ضرورت تھی اس شخص نے عبدالرحمن کو دی اور چلا گیا عبدالرحمن کو بالکل معلوم نہیں کہ رقم دینے والا کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ یہ کیا سلسلہ ہے؟ یہ اللہ ہی جانتا ہے۔

(گزر گئی گزران ص 363، مصنف:۔ محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ)

گمشدہ لڑکوں کے بارے میں کشفی معلومات

ایک روز مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ کے پاس ان کے رشتے دار آئے جن کا نام اختر علی تھا۔ انہوں نے کہا کہ کئی دن ہوئے میرا بیٹا اپنے ایک دوست کے ساتھ کہیں چلا گیا ہے۔ ہم سخت پریشان ہیں کچھ پتا نہیں کہ وہ کہاں ہے؟ اور اس کا دوست کہاں ہے؟ اس نے مولانا سے کہا آپ دعا کریں وہ لڑکے خیریت سے گھر آ جائیں۔ مولانا نے اس کی بات سنی وضو کیا اور قرآن مجید پکڑا۔ نہایت خشوع وخضوع

سے سورۂ فاتحہ پڑھ کر قرآن مجید کھولا تو سورۃ المؤمنون کی یہ آیت سامنے آئی۔

''واوینھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین''۔(یعنی ہم نے ان دونوں کو ایک اونچے مقام پر جگہ دی جو ٹھہرنے کے قابل ہے اور وہاں صاف پانی جاری ہے) یہ آیت پڑھ کر مولانا نے فرمایا یہ لڑکے مری گئی ہیں اور بالکل خیریت سے ہیں دو ایک روز میں آجائیں گے۔ چنانچہ وہ لڑکے دوسرے دن آگئے۔ اور وہ واقعی سیر کیلئے مری گئے تھے۔(گزر گئی گزران ص 364، مصنف:۔ محمد اسحاق بھٹی حفظ اللہ)

ایک مرتبہ ٹیلی فون پر مجھے کسی شخص نے ایسی خبر سنائی جو میرے لیے نہایت تشویش کا باعث تھی یہ شام کا وقت تھا اور اس وقت صحیح صورتحال سے مطلع ہونا بہت مشکل بلکہ ناممکن تھا میں نے فوراً وضو کیا۔ درود شریف اور سورہ فاتحہ پڑھ کر قرآن مجید کھولا مشکل کے وقت عام طور پر انسان کا رجوع پوری طرح اللہ کی طرف ہوجاتا ہے اب سورۂ نور کی یہ آیت میرے سامنے آئی۔

لاتحسبوہ شرا لکم بل ھوخیر لکم لکل امری ء منھم ما اکتسب من الاثم

(یعنی تم اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ تمہارے لیے بہتر ہے ان میں سے جس شخص نے جتنا گناہ کیا اتنی ہی سزا پائے گا)

(گزر گئی گزران ص 364 تا 365، مصنف:۔ محمد اسحاق بھٹی حفظ اللہ)

OOOOO

محیر العقول اور ناقابل فہم واقعات

مغرب آج علم کی جس معراج پر کھڑا ہے وہ صدیوں کی محنت اور عقل پرستی کا نتیجہ ہے۔ سائنس کے اصول بہت واضح ہیں۔ کھرا، کھوٹا سخت معیار پر پرکھا جاتا ہے۔ اسی لیے مابعد الطبیعیات کے لیے سائنس کوئی ہمدردی نہیں رکھتی۔ ہم میں سے اکثر کو مغربی طرز تعلیم پسند ہے، جس میں عقل و تجربہ کی کسوٹی حکمران ہے۔ جس میں کسی توجیہہ کو دلیل کے بغیر قبول نہیں کیا جا سکتا، لیکن ہر انسان کی زندگی میں کچھ ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں جن کی کوئی توجیہہ انسانی مروجہ علوم نہیں کر سکتے۔ ایسے واقعات ایسے مغربیت زدہ افراد کے لیے بہت تکلیف دہ بھی ثابت ہوتے ہیں کیونکہ ان کا ذہن ہر بات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کا عادی ہوتا ہے۔

کچھ ایسے ہی واقعات پیشِ خدمت ہیں۔

جب خواب، تصور میں اُبھرتے مناظر حقیقت پا گئے

گزرتے شب و روز کے آنکھوں میں ڈوبتے منظر، اور سمٹتے ماجرے کو ہم میں سے چند افراد تماشے سے زیادہ خیال نہیں کرتے۔

لیکن جب ان کی زندگی غیر معمولی اور پُراسرار واقعات کا دفتر بن جائے، تو ان کا جواز ڈھونڈنے اور بھید جاننے کی خواہش محسوس ہوتی ہے، جو وقت کے ساتھ اضطراب کی چادر اوڑھ لیتی ہے اور وہ انھیں نظرانداز نہیں کر پاتے!

معروف شاعرہ، اردو ڈائجسٹوں کی مقبول کہانی کار اور ٹیلی ویژن کی مشہور اسکرپٹ رائٹر سیما غزل کا قلمی سفر طویل عرصے پر محیط ہے۔ ان کا نام ادیبوں اور ڈراما نویسوں کی فہرست میں نمایاں ہے۔ ان کی یادوں کے ذخیرے کا بیشتر حصہ انوکھے، حیران کن اور پُراسرار واقعات پر مشتمل ہے۔ اس ضمن میں بات کرتے ہوئے انہوں نے اپنے دو خواب اس طرح بیان کیے:

''میں نے دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے اور میرے سامنے سمندر ہے، جو مکمل طور پر پُرسکون ہے۔ مجھے اس کا پانی صاف شفاف معلوم ہو رہا تھا اور میں اس منظر میں گویا ڈوب گئی تھی۔ پھر دیکھتی ہوں کہ سمندر کا پانی مجھ پر آ رہا ہے، لیکن اب وہ انتہائی گدلا ہے۔''

یہ خواب یہاں تمام ہو گیا، لیکن اگلے دن پھر ماجرے کا ایک نگر آباد ہوا، جس میں ایک حقیقت کا اشارہ تھا۔

بتاتی ہیں، ''میں نے دیکھا کہ چاروں طرف کالے رنگ کے پہاڑ ہیں اور میں ان کے درمیان گویا گھری ہوئی ہوں۔ ایک پہاڑ ایسا ہے، جس کے پیچھے بپھرے ہوئے سمندر کا احساس ہوا۔ بڑی بہن میرے ساتھ ہیں اور میں سوچ رہی ہوں کہ وہاں سے ان کے ساتھ کسی طرح نکل جاؤں۔ اسی اثناء میں میری نظر پانچ باوردی فوجیوں پر پڑی، اور مجھے یہ احساس ہوا کہ وہ کسی آپریشن کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں

نے باجی سے بھاگنے کے لیے کہا، لیکن ہمیں راستہ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ بہر حال، ہم نے ایک سمت میں قدم بڑھا دیے، لیکن واضح راستہ نہ پا کر اسی جگہ لوٹ آئے، جہاں وہ فوجی نظر آئے تھے، لیکن اب وہ وہاں نہیں تھے۔ خواب میں باجی سے ان کے بارے میں پوچھتی ہوں تو جواب ملتا ہے: وہ آپریشن پر چلے گئے!

کب، کہاں، کیسے! خواب میں یہ واضح نہ ہوسکا۔

وہ مزید بتاتی ہیں، ''اتنے میں ایک کالے پہاڑ پر میری نظر پڑی، جس میں پٹ سَن کے پانچ دروازے بنے ہوئے تھے، جن کا رنگ 'سی گرین' تھا اور انھیں زپ لگا کر بند کیا گیا تھا۔ یہ دیکھنے کے بعد ہم نے وہاں سے نکلنے کی کوشش کی اور ایک سمت میں آگے گئے تو وہاں شدید بارش ہو رہی تھی۔ اس دوران جب ہم ایک پہاڑ کے ساتھ مُڑنے لگے تو میری نظر باریک اور پیلے رنگ کی ریت کے ایک زمینی ٹکڑے پر پڑی، جس کی لمبائی اور چوڑائی کسی قبر کے برابر ہوسکتی تھی!''

''خواب میں اپنے آپ کو اس بات پر الجھن اور حیرت کا شکار محسوس کرتی ہوں کہ اتنی تیز بارش میں یہ ٹکڑا کیسے خشک رہ گیا۔ پھر میں باجی کا ہاتھ تھام کر ان سے کہتی ہوں: بھاگو، زلزلہ آرہا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ خواب تمام ہوگیا۔''

سیما غزل حقیقی دنیا میں اپنی مصروفیات میں گُم ہوگئیں، لیکن اس عرصے میں وہ غیر ارادی طور پر اپنے خواب سے جُڑی رہیں، اور یہ تعلق ایک افسوس ناک اور غم آگیں تعبیر پر ٹوٹ ضرور گیا، لیکن حیرت انگیز یاد کے طور انھیں آج بھی ستاتا ہے۔

سیما غزل نے بتایا، ''اس خواب کو قریب تین ماہ بیتے کہ ایک روز میرے شوہر کی طبیعت خراب ہوگئی، ڈاکٹروں نے انجیوگرافی کے بعد بائی پاس کا کہا۔ اس سلسلے میں مقررہ دن پر اپنے شوہر کو اسپتال لے کر گئی تو وہاں میری نظر ایسے پانچ افراد پر پڑی جو سی گرین رنگ کا گاؤن پہنے ہوئے تھے۔ تھوڑے دن بعد میرے شوہر انتقال کر گئے اور اس طرح میرے ذہن کے پردے پر اس خواب کا ایک منظر واضح ہوگیا!''

خواب میں نظر آنے والا زمین کا ایک ٹکڑا، جس کی لمبائی اور چوڑائی کسی قبر کے برابر تھی، اس تیز بارش میں کیسے خشک تھا؟ ابھی سیما غزل پر یہ بھید نہیں کھلا تھا، البتہ خواب میں نظر آنے والے پانچ فوجیوں اور پہاڑ میں بنے سی گرین رنگ کے دروازوں کی حقیقت انھیں ضرور معلوم ہو چکی تھی۔ تاہم مزید حیرت ان کی منتظر تھی۔

سیما غزل کے شوہر عراق کے شہر کربلا کے رہنے والے تھے، جنھوں نے اپنی زندگی میں خواہش ظاہر کی تھی کہ ان کی تدفین کربلا میں کی جائے۔ شوہر کے انتقال پر سیما غزل نے ان کی وصیت پر عمل کیا اور میت لے کر عراق روانہ ہوئیں۔

سیما غزل نے بتایا، ''میں اپنے شوہر کی میت لے کر بغداد پہنچی، اور وہاں سے کربلا گئی، اور اسی جگہ میرے بدصورت خواب کا ایک اور حصہ مکمل ہوا اور میں حیرت زدہ رہ گئی۔ کربلا میں ہر طرف ریت پھیلی ہوئی تھی، پیلی اور باریک ریت، جیسی خواب میں خشک رہ جانے والے زمین کے اُس ٹکڑے کی تھی۔''

وہ خواب ایک دُکھ بھرا اشارہ تھا، جو ایک تکلیف دہ یاد بن گیا، لیکن ایسے پراسرار خواب اور کسی ماجرے سے قبل اُس کا احساس اب سیما غزل کے لیے نئی بات نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنی ذات اور اپنوں سے متعلق بہت سے معاملات کے بارے میں پہلے سے پراسرار طریقے سے جان لیتی ہیں۔

انھوں نے ایک اور حیرت انگیز واقعہ کچھ اس طرح سنایا، ''ان دنوں میں کراچی کے علاقے گلشن معمار میں رہتی تھی اور سہراب گوٹھ سے ویگن کے ذریعے گھر اور دفتر آنا جانا ہوتا تھا۔ ایک دن اپنے شوہر کے ساتھ خریداری کے بعد سہراب گوٹھ پہنچی اور ہم دونوں وہاں کھڑی ہوئی ایک ویگن میں بیٹھ گئے۔ ہمیں ڈرائیور کی پشت پر موجود سیٹ ملی۔ پہلے میرے شوہر بیٹھے اور ان کے بعد اسی سیٹ پر کھڑکی کے ساتھ میں بھی بیٹھ گئی۔ شام کے پانچ بج رہے تھے اور وہ گاڑی مزید مسافروں کے انتظار میں کھڑی ہوئی تھی۔''

''میں اس دن بہت تھکی ہوئی تھی۔ ویگن چلنے کا انتظار کرتے ہوئے میرے ذہن

کے پردے پر گویا ایک فلم سی چلنے لگی۔ خیالات کی بھرمار اور ذہن میں تصویریں بننے کا سلسلہ مجھے ہمیشہ ہی پریشان رکھتا ہے۔ اب اگرچہ میں اس کی عادی ہو چکی ہوں، لیکن جب کوئی خیال حقیقت کا روپ دھارتا ہے تو سوچتی ہوں کہ میرے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ خیر۔۔۔، میں نے دیکھا ہمارے بعد ویگن میں ایک خاتون آئی ہیں، جنھیں جگہ دینے کے لیے میں آگے کی طرف سرک گئی۔ وہ عورت میری جگہ پر کھڑکی کے ساتھ بیٹھ گئی اور اب میں اپنے شوہر اور اس عورت کے درمیان بیٹھی ہوئی ہوں۔ چند لمحوں کے بعد ہماری ویگن اسٹارٹ ہوئی اور پھر سفر شروع ہو گیا۔''

سیما غزل نے وضاحت کی کہ وہ اُس وقت نیند میں نہیں تھیں، بلکہ ایک عجیب کیفیت ان پر طاری تھی اور ان کا چشمِ تصور واقعات ترتیب دے رہا تھا:

''میں نے دیکھا کہ معمار کمپلیکس سے تھوڑا پہلے اچانک ایک بس ہماری ویگن کے نہایت قریب آ گئی۔ ہمارے ڈرائیور کو جب یہ احساس ہوا کہ وہ بس انتہائی قریب ہے، لیکن ویگن کو دیکھ کر اپنی جگہ سے ذرہ برابر نہیں ہل رہی تو اس نے ہارن دیتے ہوئے، الٹے ہاتھ پر تیزی سے اسٹیئرنگ گھمایا اور اس طرح ویگن کا سامنے والا حصہ تو بچ گیا، لیکن ویگن کی ایک سائیڈ اس بس سے ٹکرا گئی اور حادثے میں کھڑکی کی طرف بیٹھی ہوئی وہ عورت زخمی ہو گئی، جسے میں نے اپنی جگہ دی تھی۔ اُس وقت تک یہ سب میرے چشمِ تصور کا ایک تماشا تھا، اور بس!''

''میں خیالات کی دنیا سے باہر نکلی تو دیکھا کہ ایک عورت ویگن میں اپنے لیے سیٹ کی تلاش میں نظریں دوڑا رہی ہے۔ میں اپنے شوہر کی طرف سرک گئی اور وہ میرے برابر میں بیٹھ گئی۔ ہمارا سفر شروع ہوا اور کم و بیش پانچ منٹ بعد ہماری گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا، اور یہ ٹھیک اسی طرح ہوا، جیسا خیالات کی رو میں بہتے ہوئے اپنے ذہن کے پردے پر دیکھ چکی تھی۔ حادثے کے بعد میں یہ سوچ کر کانپ اٹھی کہ تھوڑی دیر پہلے ہی میں اس عورت کی جگہ تھی۔

وہ کیا تھا، مجھے نہیں معلوم، لیکن میں آج بھی اس حادثے کا اثر اپنے دل و دماغ پر محسوس کرتی ہوں۔"

سیما غزل ایسے متعدد پُراسرار اور محیر العقول واقعات کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی عادی ہو چکی ہیں۔ کبھی خواب اور کبھی بیداری حس انھیں بتاتی ہے کہ اگلے چند لمحوں میں کیا ہوگا۔ تاہم اب وہ اس معاملے کی کھوج کرنے کا خیال ذہن سے نکال چکی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ متعدد بار مخفی علوم کے ماہرین سے رابطہ کر کے ان واقعات کو زیرِ بحث لانے کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا اور کوئی ماہر انھیں اطمینان بخش جواب نہیں دے سکا۔

وہ کہتی ہیں، "میں جن، بھوت اور جادو ٹونے پر یقین نہیں رکھتی۔ توہم پرست نہیں ہوں، نہ ہی عام عورتوں کی طرح جادو اور آسیب کی باتوں کو اہمیت دی ہے۔ میں حقیقت پسند ہوں، لیکن یہ کیا ہے، میں اسے کیا نام دوں۔۔۔؟؟؟"

(عارف عزیز)

OOOOO

جنات کی شرارتوں سے پریشان لوگوں کی کہانی ان کی اپنی زبانی

گھر پر نیستی چڑیل کا قبضہ ہے

گھر پر نیستی چڑیل کا قبضہ ہے متاثرہ باپ خضر حسین کا موقف، ناخلف بیٹے نے ماں کے ساتھ مل کر اپنے والد کو گھر سے نکال دیا

Category: حادثات وجرائم

43:18October 2012 10,Published on Wednesday

چکوال (تلہ گنگ آن لائن ڈاٹ کام) ناخلف بیٹے نے ماں کے ساتھ مل کر اپنے والد کو گھر سے نکال دیا۔ مسکین باپ تین سال سے گھر سے دربدر ٹھوکریں کھا رہا ہے۔ ہمارے گھر پر نیستی چڑیل کا قبضہ ہے متاثرہ باپ خضر حسین کا موقف، خضر حسین ساکن بلال آباد تلہ گنگ نے میڈیا کو بتایا کہ اس کے بیٹے راحیل نے اپنی والدہ اور اپنی بیوی امتیاز بیگم کے ساتھ مل کر تین سال قبل مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا تھا اور وہ تین سال سے در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہے۔ خضر حسین کا کہنا ہے کہ اس کا بیٹا راحیل انجم اپنی بیوی کی ایماء پر اسے قتل کر دینا چاہتا ہے۔ جبکہ میرے بیٹے اور اس کے سسرالیوں نے میری جائیداد، مکان وغیرہ پر بھی قبضہ جما رکھا ہے خضر حسین نے الزام عائد کیا کہ اس نے مقدمے کے اندراج کے لیے تھانہ صدر تلہ گنگ سے رجوع کیا تو پولیس نے اس کی ایک نہیں سنی۔ خضر حسین کے مطابق اس کے بیٹے اور بہو کی اصل طاقت نیستی چڑیل ہے جو ساٹھ سال سے ان کے گھر پر قابض ہے اور انہیں کوئی کام نہیں کرنے دیتی جبکہ اس نے عاملوں سے رجوع کیا تو اسے بتایا گیا کہ اس کے گھر میں کینسر، ہیپاٹائٹس اور دیگر کئی امراض کی وجہ بھی وہ نیستی چڑیل ہی ہے۔ خضر

حسین نے اعلیٰ حکام سے اپیل کی ہے کہ نیستی چڑیل سے اس کی جان چھڑائی جائے اور اس کا گھر اسے دلوایا جائے۔

جنات کی شادی کا ایک واقعہ

جنات کی شادی کا ایک واقعہ اور ثبوت میرے گھر میں موجود ہے۔ میرے دادا بزرگوار رحمہ اللہ نے ہمیں ایک واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ وہ پاکستان اور ہندوستان کی مشرقی سرحد پر واقع ایک گاؤں میں موجود تھے۔ اپنے ایک دوست جن کا نام فیروز بتایا، کے ساتھ علی الصبح اٹھ کر وہ شکر گڑھ کے لیے روانہ ہوئے۔

جنات کی شادی کا اجتماع

پرانے وقتوں کی بات ہے اور وہ اکثر و بیشتر پیدل سفر کیا کرتے تھے۔ صبح کاذب تھی، جموں کے علاقے سے پاکستان میں داخل ہونے والے دریائے راوی کے کنارے پہنچے تو اپنے سر کی آنکھوں سے ایک عجیب منظر دیکھا کہ دریا کے کنارے کو قمقموں سے سجایا گیا ہے اور شادیانے بج رہے ہیں، مرد و خواتین کا اجتماع تھا، دادا ابو کا ہمراہی گھبرا گیا۔ یہ جنات کی شادی کا اجتماع تھا۔

جب یہ دونوں بزرگ جنوں کے درمیان سے گزرے تو ایک خوبصورت و جوان قامت والے جن نے آگے بڑھ کر دادا ابو کو اس شادی میں شرکت کی دعوت دی۔ تاہم انہوں نے انکار کر دیا اور آگے چل دیئے پھر جنات نے پیچھا کیا اور انہیں کھانے کے لیے کچھ پیش کیا کہ ہماری شادی کی دعوت میں یہ سب کچھ پکایا گیا ہے، آپ بھی کھا لیجیے، دادا ابو نے پھر انکار کر دیا اور اپنی راہ لی۔

مگر دادا حضور کا ہمراہی فیروز پٹ گیا۔ اس نے دیکھا کہ میرے دوست کے ساتھ یہ بہت بے تکلف ہو رہے ہیں تو اس کو جنات کی دعوت قبول کر لینی چاہئے۔ اسی اثناء میں ایک جن آگے بڑھا اور کھانے کا وہ سارا سامان فیروز کو تھما دیا اور اس نے

قبول بھی کرلیا، ساتھ ہی جن نے نصیحت کی اس کو سورج طلوع ہونے کے بعد ناشتہ میں کھائیے گا۔

کافی سفر پیدل طے کر لینے کے بعد ایک مقام پر پہنچ کر یہ لوگ رک گئے۔ فیروز اس لمحے کا شدت سے منتظر تھا جب یہ کھانا کھل کر اس کے سامنے آجائے گویا وہ اس کو کوئی خفیہ خزانہ سمجھ رہا تھا۔ جب انہوں نے اس لفافے کو کھولا تو اس میں نجاست و غلاظت بھری ہوئی تھی۔

حاصلِ داستان یہ کہ وہ ایک لالچ تھا، دادا ابو نے انکار کیا تو فیروز کو بھی یہ لفافہ قبول نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اعتقاد اور ایمان کی کمزوری اسی کا نام ہے۔ دوسری بات کہ وہ جنات مسلمان نہیں تھے بلکہ مشرکین و کفار میں سے تھے۔

(افتخار الحسن رضوی)

جنات کے دھمکی آمیز رقعے

یہ 1929-30ء کی بات ہے جب ہندوستان تقسیم نہ ہوا تھا۔ میں ایسٹ انڈیا ریلوے میں ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر کی حیثیت سے گوالیار میں تعینات تھا۔ گوالیار میں ایک بہت بڑا بنگلہ بالکل ویران پڑا ہوا تھا۔ میں نے اس بنگلے کو پسند کرلیا۔

مقامی معززین نے مجھ سے کہا کہ اس بنگلے میں بہت سے انگریز اور ہندوستانی قیام کر چکے ہیں اور انہیں بے حد خوفناک حوادث پیش آئے ہیں۔ ان لوگوں کو یہ بنگلہ چھوڑنا پڑا۔ آپ اس میں قیام کرنے کے ارادے سے باز آجایئے۔ لیکن میں نے کسی کی بات نہ مانی اور میرے بیوی بچے اس کوٹھی میں منتقل ہو گئے۔

میز پر پڑا رقعہ

تین دن تک کوئی بات نہیں ہوئی۔ چوتھے روز ڈرائنگ روم میں میری بیوی کو میز پر ایک رقعہ رکھا ہوا ملا جس پر تحریر تھا کہ:

''کل رات کو یہاں بہت بڑا ڈاکہ پڑنے والا ہے۔ لہٰذا بہتر ہے کہ تم یہ بنگلہ چھوڑ دو۔''

بیوی تو یہ رقعہ پڑھ کر بہت خوفزدہ ہوئیں۔ فوراً ہی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مطلع کیا گیا۔ چنانچہ مسلح پولیس موقع پر پہنچ گئی اور تمام علاقے کا محاصرہ کرلیا۔ پولیس انسپکٹر نے یہ کہہ کر تشفی دی کہ:

''یہ سب افواہیں ہیں اور یہ رقعہ وغیرہ سب فضول ہے۔ آپ قطعی فکر نہ کریں۔ کسی شریر بچے نے رقعہ لکھ کر میز پر رکھ دیا ہوگا۔''

بہر حال ہم نے آپ کے اطمینان کیلئے پولیس کا باقاعدہ پہرہ بٹھا دیا ہے۔ میں ڈرائنگ روم میں پہنچا۔ دیکھا تو میز پر ایک دوسرا رقعہ رکھا تھا۔ میں نے رقعہ اٹھالیا۔ لکھا تھا کہ:

''جناب یہ توہم پرستی نہیں ہے، آپ کو معلوم ہو جائے گا۔''

یہ پڑھتے ہی مجھے حیرت ہوئی اور میں نے بہت زور سے کہا کہ:

''اے لکھنے والے! تم کون ہو؟ سامنے کیوں نہیں آتے؟''

فضاء میں اڑتا دھمکی آمیز رقعہ

میرے سوال کا جواب نہیں ملا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد پھر ایک رقعہ فضا میں اڑتا ہوا میرے سامنے آکر گرا۔ جس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ:

''ہم تمہیں پریشان کریں گے۔ تم نے ہماری اجازت کے بغیر یہاں پر قیام کیسے کیا؟ اب بھی وقت ہے یہ بنگلہ چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ۔''

میں نے چلا کر کہا کہ:

''ہم مکان نہیں چھوڑیں گے۔ تم اس گھر سے چلے جاؤ''

بھائی صاحب کو پڑا نادیدہ چماٹ

میری بیوی نے اپنے بہنوئی محمد احمد صاحب کو دہلی تار دیا۔ وہ تین روز بعد

آ گئے۔ محمد احمد دیو ہیکل آدمی تھے۔ انہوں نے ہمارا بہت مذاق اڑایا۔ کہنے لگے:

”بھائی صاحب آپ خود سوچئے! اس زمانے میں دنیا کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہے۔ لیکن آپ ہیں جو فضول اور بے معنی باتوں میں اپنا اور اپنے گھر والوں کا جینا دوبھر کر رہے ہیں۔“

محمد احمد صاحب نے آستینیں چڑھا کر زور سے کہا:

”میں دیکھتا ہوں کیسا جن ہے، سب کسر نکال دوں گا، آئے بڑے جن صاحب“

یہ کلمات ادا ہوئے ابھی چند ہی سیکنڈ گزرے ہوں گے کہ کسی نے اس زور سے ان کو چانٹا مارا کہ چھٹی کا دودھ یاد آ گیا اور حضرت چکرا کر گر پڑے۔ پھر کچھ نہ پوچھئے، خوف کے مارے میرا برا عالم تھا۔ محمد احمد تو دوسرے ہی دن دہلی چلے گئے۔ ایک روز ملازم چائے لا رہا تھا کہ کسی نظر نہ آنے والے ہاتھ نے ایسا جھٹکا مارا کہ سب چیزیں دور جا گریں اور برتن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

سانپ ساری پلیٹ چٹ کر گیا۔۔۔!

ایک بار سب لوگ کھانا کھانے آ کر بیٹھے۔ ہمارے بیٹھتے ہی کھانے میں سے سرانڈ (بدبو) آنے لگی۔ ہم میز سے پرے ہٹ گئے کہ چھت میں سے ایک سانپ میز پر آ کر گرا اور اس نے ایک پلیٹ منہ سے پکڑ کر اپنے آگے رکھی اور تمام کھانا چٹ کر گیا۔ پلک جھپکتے ہی وہ سانپ غائب ہو گیا اور تعجب انگیز بات یہ تھی کہ ڈونگے میں ہزاروں بچھو بھرے ہوئے تھے۔

بے رحم اور ظالم جنات

اس دوران جنوں کی طرف سے دھمکی آمیز رقعے آتے رہے، جن میں لکھا ہوتا تھا کہ مکان چھوڑ دیا جائے۔ ایک دن میں بہت کھول اٹھا۔ واقعہ یہ ہوا کہ میرے چھوٹے بچے کا دودھ جوش ہو رہا تھا۔ اس کی پتیلی الٹ دی گئی اور تمام دودھ ضائع ہو گیا

اور بچہ بھوک کی وجہ سے تلملا رہا تھا۔ میں نے چلا کر کہا کہ:

''اے ستانے والے جن! مجھے بہت افسوس ہے کہ تم کیسے سنگدل ہو کہ ایک معصوم بچے پر بھی رحم نہیں کرتے شرم کرو شرم''

فوراً ہی ایک کاغذ کا ٹکڑا چھت سے لہراتا ہوا فرش پر گرا:

''اچھا! ننھے کا دودھ نہ پھینکیں گے''

اور دیکھا تو دودھ پتیلی میں موجود تھا۔

ڈاکیہ بچھو کے منہ میں سبز رنگ کا رقعہ

ایک مرتبہ صبح کا وقت تھا۔ میں نماز کیلئے وضو کر رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ جائے نماز پر ایک بچھو میری ٹانگ پر کھڑا ہے اور اس کے منہ میں ایک سبز رنگ کا کاغذ کا ٹکڑا دبا ہوا ہے۔ اس میں لکھا تھا کہ:

''ہم تنگ آ گئے ہیں۔ اس میں خیریت ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ۔''

میں نے زور دے کر کہا کہ:

''آخر کہاں جائیں اور کہاں رہیں؟''

جواب آیا۔

''پہلے مکان چھوڑ دو، پھر ہم بتائیں گے۔''

مجبور ہو کر میں نے ڈاک بنگلے کا پروگرام بنایا اور ہم ڈاک بنگلے میں پندرہ دن رہے مگر کب تک وہاں رہتے۔

پھر اسی مکان میں اٹھ آئے۔ آتے ہی میں نے کہا کہ:

''اے صاحب خانہ! السلام علیکم! لیجئے ہم حاضر ہو گئے۔ میں بعد منت عرض کرتا ہوں کہ آپ یا تو ظاہر ہو کر بات چیت کیجئے اور ہمیں اس مکان میں رہنے کی اجازت دیجئے۔ ہم بہت پریشان ہیں۔''

وہ دن خاموشی سے گزر گیا۔ دوسرے دن تحریری جواب آیا:

"بازو کی چھوٹی کوٹھڑی میں سے سب سامان اٹھالو۔ خبردار ادھر پھر کوئی نہ آنے پائے۔"

ہم نے تمام سامان نکال لیا اور کوٹھڑی مقفل کر دی۔

منکرین جنات کے نام کھلا خط اور جنات کا مشاہدہ

میں نے پھر اخبار اسٹیٹسمن کلکتہ میں ایک خط شائع کرایا کہ میں ان لوگوں کو جنوں کا مشاہدہ کرا سکتا ہوں جو جنات کے وجود کے منکر ہیں۔ اس جن نے بہت اصرار کے بعد اپنا نام یعقوب جن بتایا تھا۔ اخبار میں خط شائع ہونے کے بعد دو بنگالی گوالیار آئے اور میرے یہاں پہنچ کر خواہش کی کہ جنات کو ہم دیکھیں گے۔ انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا گیا اور ان کی تواضع کی گئی اور ان سے میں نے کہا کہ آپ کوٹ اور ہیٹ اتار کر بالکل سامنے کھونٹیوں پر لٹکا دیجئے اور انہی کو دیکھتے رہیے۔

پھر میں نے کہا کہ:

"اے یعقوب جن! یہ بنگالی بھائی تمہارے وجود سے منکر ہیں۔ لہٰذا ان حضرات کو قائل کر دو"۔

تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ ان کا ہیٹ اور کوٹ کھونٹی پر سے غائب ہو گیا اور کھونٹی پر ایک عقاب نما جانور جس کی چھ ٹانگیں تھیں اور جس پر کلغی ایسی جیسے اصیل مرغ کے ہوتی ہے اور اس کی آنکھیں الو سے مشابہ تھیں اور وہ پراسرار جانور بڑی ہی خشونت اور غصے کے عالم میں کھا جانے والی نظروں سے انہیں گھور رہا تھا۔ کچھ نہ پوچھئے ان دونوں کا برا حال ہوا۔ چیخنے لگے اور میرے قدموں پر گرے اور گڑگڑا کر کہنے لگے کہ:

"ڈاکٹر صاحب! ہمیں جنوں سے بچایئے۔ ہم قائل ہو گئے۔ توبہ ہماری، اب کبھی جنوں کے خلاف کوئی بات یا کلمہ منہ سے نہ نکالیں گے۔"

روحوں سے ملاقاتیں

مغرب آج علم کی جس معراج پر کھڑا ہے وہ صدیوں کی محنت اور عقل پرستی کا نتیجہ ہے۔ سائنس کے اصول بہت واضح ہیں۔ کھرا، کھوٹا سخت معیار پر پرکھا جاتا ہے۔ اسی لیے مابعدالطبیعیات کے لیے سائنس کوئی ہمدردی نہیں رکھتی۔ طبیعت کے لحاظ سے مجھے مغربی طرزِ تعلیم پسند ہے جس میں عقل و تجربہ کی کسوٹی حکمران ہے۔ میں کسی توجیہہ کو دلیل کے بغیر قبول نہیں کرسکتی لیکن ہر انسان کی زندگی میں کچھ ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں جن کی کوئی توجیہہ انسانی مروجہ علوم نہیں کرسکتے۔ ایسے واقعات مجھ جیسے افراد کے لیے بہت تکلیف دہ بھی ثابت ہوتے ہیں کیونکہ ہمارا ذہن ہر بات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کا عادی ہوتا ہے۔ کچھ ایسے ہی واقعات پیشِ خدمت ہیں۔

بوری گرنے کی آواز

برسٹل (انگلستانی شہر) میں ہمارا گھر مضافاتی علاقے میں ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ گھر کے قریب ہی جنگل بھی ہے جس میں ایک ندی بہتی ہے۔ جنگل کسی بھی طور پر پاک و ہند کے جنگلات سے قابل تقابل نہیں۔ انگلستان ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے، اس کے دریا، ہمارے نالے جتنے اور جنگل پاکستان کے سنگتروں کے باغات جیسے۔ تمہید کا مقصد ہے کہ آپ کے ذہن میں خاکہ واضح ہوجائے کہ گھر کہاں واقع ہے۔

یہ دسمبر ۲۰۱۱ء کی ایک سرد رات کا ذکر ہے۔ برطانیہ میں سردیاں طویل و دشوار گزار ہوتی ہیں۔ شام ۵ بجے گھپ اندھیرا چھا جاتا اور اُجالا دن ۸ بجے ہوتا ہے۔ ہم نے اس رات ۸ بجے کھانا کھایا۔ میں دوسری منزل پر اپنی خواب گاہ میں بستر پر لیٹ کر ای میل دیکھ رہی تھی کہ اچانک ایک دھماکے کی آواز پورے گھر میں گونج اٹھی۔ آواز سے معلوم ہوتا تھا گویا ہلکے وزن کی اشیا مثلاً کپڑوں سے بھری ایک بوری چوبی زینے سے زور سے نیچے گری ہے۔ آواز غیر معمولی طور پر بلند تھی۔ میں کمرے سے زینہ دیکھ

سکتی تھی لیکن مجھے کچھ نظر نہیں آیا۔ میرے خاوند نیچے بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔

وہ بھاگ کر اوپر آئے اور پوچھا کیا گرا؟ میں نے کہا کہ کچھ بھی نہیں۔ ہم نے مل کر الماریوں کی تلاشی لی لیکن سب کچھ حسب معمول تھا۔ میری ساس نے گھر کا ہر گوشہ چھان مارا لیکن کسی غیر معمولی کارروائی کے آثار نہ تھے۔ ہم نے احتیاطاً باغیچہ اور بیرونی حصہ بھی دیکھ لیا۔ اس سرد و اندھیری رات میں کون ہو سکتا تھا؟ ہم سب کا مشترکہ خیال تھا کہ آواز زینے سے آئی ہے۔ ہم میں سے کوئی طے نہیں کر سکا کہ اس آواز کی کیا توجیہہ ہو گی؟

میں چونکہ ایک ماہر نفسیات کے ساتھ کام کرتی ہوں لہٰذا اکثر ایسے لوگوں سے ملتی ہوں جنھیں آوازیں سنائی دیتی یا ایسے لوگ دکھائی دیتے ہیں جو عام لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ اس عمل کو فریب خیال، واہمہ کہتے ہیں۔ اس بیماری کی کئی وجوہات ہیں۔ ان میں سے ایک مالیخولیا ہے جو عمر رسیدہ افراد کی بیماری ہے۔ اس کے علاوہ شیزوفرینیا (پراگندہ ذہنی یا انشقاقِ نفسی) کے مریض بھی اس کا شکار ہوتے ہیں۔ عموماً ایسے افراد خطرناک جرائم بھی کر بیٹھتے ہیں کیونکہ بقول ان کے انھیں خدائی ہدایات ملتی ہیں۔ ایسے افراد کو دوائیں دی جاتی ہیں تاکہ ان کے دماغ میں جو کیمیائی مادہ کم ہو گیا ہے، وہ درست ہو جائے۔ لیکن ۱۳ افراد کو بیک وقت وہم ہونا ناممکن ہے۔ میں نے بہت سوچا لیکن اس واقعہ کی کوئی سائنسی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ تب سے میرا دماغ مسلسل سائنسی وجہ کی کھوج میں ہے کیونکہ میں انہونی پر یقین نہیں رکھتی۔

دیوار پر جما ہوا خون

اس واقعے سے چند دن پہلے میرے شوہر نے بیت الخلا میں دیوار پر جما ہوا خون دیکھا اور مجھے بلا کر اچھی طرح صفائی نہ کرنے پر میری سرزنش کی۔ میں نے بھی وہ خون دیکھا اور کہا کہ یہ ایسی جگہ ہے جہاں خون لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہم میں سے کسی کو چوٹ بھی نہیں آئی تھی۔ ہم آج تک یہ واقعہ یاد کر کے حیران ہوتے ہیں۔

مصائب کی بارش کا واضح منظر

اس سال بھی ایک سرد و اندھیری رات میں میری آنکھ ایک دردناک آواز کی وجہ سے کھلی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا ہمارے باغ میں کوئی جانور شدید اذیت میں مبتلا ہے۔ میں نے کھڑکی سے اندھیرے میں دیکھا تو مجھے ایسا لگا گویا مصائب کی ایک بارش فلک سے نیچے ہمارے گھر پر اتر رہی ہے۔ یہ اتنا واضح منظر تھا کہ مجھے مضطرب کر گیا۔ مجھے ایسے لگا گویا یہ جانور دیکھ رہا ہے کہ اس گھر کے مکین کسی مصیبت کا شکار ہونے والے ہیں اور یہی ہوا۔

ہماری زندگی ایک حادثے نے تہہ و بالا کر دی۔ ہم میاں بیوی سخت ذہنی و مالی مسائل کا شکار ہو گئے۔ کوئی راستہ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ گرمیوں کے دن تھے۔ سورج صبح ۶ بجے پوری آب و تاب سے چمک رہا ہوتا۔ ایسی ہی صبح سورج کی پہلی کرن میرے چہرے پر پڑی تو میں نے نیند کے عالم میں ایک بارعب آواز سنی۔ وہ کہہ رہی تھی ''تم مشکلات کا شکار ہو، اس لیے سورۂ یوسف پڑھو۔ حضرت یوسف بھی چاہ یوسف میں مشکلات سے گھرے تھے۔'' چاہ یوسف ایک ایسا لفظ ہے جو میں نے کبھی نہیں استعمال کیا نہ ہی یہ لفظ مجھے یاد تھا۔ میں نے اپنے خاوند کو کہا کہ لگتا ہے حالات کا اثر میرے ذہن پر ہوا ہے اور مجھے غیبی آوازیں احکامات دے رہی ہیں۔ یہ کہہ کر میں پھر سو گئی لیکن وہ آواز پھر سے میرے کانوں میں گونجی ''یہ وہم نہیں، حقیقت ہے۔''

سورۂ یوسف پڑھنے کا پُراسرار حکم

میں قرآن مجید کو وظائف کی کتاب نہیں سمجھتی، یہ کتابِ ہدایت ہے، اسے سمجھ کر پڑھنا چاہیے۔ جیسے قانون کی کتاب کو رٹا مارنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اسی طرح قرآن کی فہم و فراست کو سمجھنا ضروری ہے۔ بہرحال میں نے سورۂ یوسف باترجمہ تلاوت کی۔ حیرت انگیز طور پر سورہ کا اطلاق میرے حالات پر ہوتا تھا۔ سورۂ یوسف

بہت دلنشیں انداز میں تسلی و تشفی دیتی ہے۔ میں اسے ہر روز پڑھتی تھی۔ رفتہ رفتہ ہمارے مسائل اس سہولت کے ساتھ حل ہوئے جس کی مثال بھی نہیں ملتی۔

اس واقعہ کے متعلق میں یہی کہہ سکتی ہوں کہ انسانی ذہن بہت گنجلک ہے۔ غیر معمولی حالات میں انسانی ذہن بھی ماورائے عقل انداز میں کام کرتا ہے۔ میں نے قرآن کئی مرتبہ باترجمہ پڑھا ہے۔ یوں ذہن کے پوشیدہ گوشے میں یقیناً سورۂ یوسف محفوظ ہوگی۔ چونکہ غیر معمولی حالات میں میرا ذہن تسلی کے بول الہامی قوت سے سننا چاہتا تھا اسی لیے اس نے مجھے سورۂ یوسف پڑھنے کو کہہ دیا۔

دردِ سر بننے والی کزن

۲۰۰۶ء میں میری سہیلی مجھے امریکا سے ملنے آئی۔ اس کی ایک کزن اسے ملنے پاکستان سے امریکا آنے والی تھی۔ وہ اس کے متعلق باتیں کر رہی تھی۔ مجھے ایسے لگا کہ وہ کزن میری سہیلی کے لیے مشکلات کا باعث بن سکتی ہے۔ میں نے اسے یہ بات بتائی تو وہ ناراض ہوگئی۔ بولی، تم کون ہوتی ہو یہ کہنے والی کہ میری کزن میرے گھر نہ آئے۔ میں خود بھی یہ بات سمجھتی تھی لیکن خود کو روک نہ پائی۔ بعد میں کزن واقعی میری سہیلی کے لیے دردِ سر بن گئی۔ میں آج تک نہیں جان پائی یہ خیال مجھے کیسے آیا؟

ابو پر مصیبت آنے کا احساس

۲۰۰۵ء میں مجھے ایک نامعلوم وہم نے گھیر لیا کہ ابو پر کوئی مصیبت آنے والی ہے۔ ہر وقت یہ احساس گھیرے رہتا۔ ایک روز میں برمنگھم گئی اور ابو کے کپڑے نکال کر استری کرنے لگی۔ امی کو حیرت ہوئی کہ میں کیوں ایسا کر رہی ہوں۔ مجھے خود بھی معلوم نہ تھا۔ اکتوبر ۲۰۰۵ء میں ابو کو دل کی بیماری کی وجہ سے کئی ماہ ہسپتال میں رہنا پڑا۔

مجھے یقین ہے کہ میں نفسیت میں مبتلا نہیں، اس بیماری میں انسان کو نامعلوم جگہ سے ہدایات ملتی ہیں اور انسان عجیب وہم کا شکار رہتا ہے۔ نفسیت شیزوفرینیا کے

مریضوں میں بھی ملتا ہے۔ اس مرض کی کیفیات میں آزردگی اور خوف و ہراس کا پایا جانا عام ہے۔ نشہ آور ادویات اور شراب و بھنگ کے عادی بھی نفسیت کا تجربہ کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں مزاروں پر جعلی پیر یہ اشیا استعمال کرتے ہیں۔ عوام ان باتوں کو ''واردات'' سمجھتے ہیں حالانکہ یہ افراد نشے کے تحت ایسی کیفیات کا تجربہ کرتے ہیں اور ہوش میں نہیں ہوتے۔

اسلام آباد کی رہائش گاہ میں کون گھس آیا؟

۱۹۹۰ء کی دہائی میں ہماری رہائش اسلام آباد میں تھی۔ وہ بہت خوبصورت تھی اور حیرت انگیز طور پر انتہائی مناسب قیمت پر خریدی گئی۔ کچھ عرصہ بعد غیر معمولی واقعات رونما ہونے شروع ہوئے۔ ایک روز ہم سب ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ کمرے کے جالی دار دروازے سے باغ نظر آتا تھا۔ اچانک میرا بھائی یہ کہتا ہوا باہر بھاگا ''ارے یہ کون اندر گھس آیا۔'' ہم سب بھی بھاگے لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اس نے ایک لڑکے کو سر جھکا کر دروازے کے سامنے سے گزرتے دیکھا۔ یہ منظر بہت واضح تھا اور بھائی کو خدشہ تھا کہ کوئی چور گھر میں گھس آیا ہے۔ اس واقعہ کو آپ وہم سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ایسا وہم عام ہے لیکن عموماً یہ تنہا افراد کو پیش آتا ہے کیونکہ وہ خوف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ دن میں اس کا جنم لینا ناممکن تو نہیں لیکن غیر معمولی ضرور ہے۔

ٹیپ میں شرارت

میری سہیلی نورین سجنے سنورنے کی رسیا ہے۔ اسے اور مجھے ایک شادی میں جانا تھا۔ یہ شادی گرمیوں میں تھی۔ ہم تیار ہو رہے تھے اور کمرا بند تھا۔ دھوپ سے بچاؤ کے لیے ہم نے کھڑکیاں بند کر کے دبیز پردے تان دیے تھے۔ ایسے میں ہم نے ٹیپ ریکارڈر چلا دیا تاکہ گانے سن سکیں۔ گانا چل رہا تھا کہ ایک مردانہ آواز نے

شرارت بھری آواز میں گانے کے ساتھ سُر ملانے شروع کر دیے۔ میں اور نورین ہنس پڑے کیونکہ ہم سمجھے کہ کسی نے شرارت سے ٹیپ بھر دی ہے۔ نورین نے فرمائش کی کہ ٹیپ واپس کر کے گانے کو پھر سے سنا جائے کیونکہ وہ شرارت اسے اچھی لگی تھی۔ ہم نے پوری ٹیپ واپس کی لیکن وہ آواز اس میں نہیں تھی۔ ہم بہت حیران ہوئے۔ ساتھ ہی ہم نے سوچا کہ اگر کسی نے شرارت سے آواز ریکارڈ کی تھی تو اسے گانے کی جگہ ریکارڈ ہونا چاہیے تھا، بھلا گانے کے ساتھ ساتھ کیسے ریکارڈنگ ہو سکتی ہے؟

گھر میں کوئی مرد بھی نہیں تھا جس کی آواز سنائی دے سکتی۔ ہم آج بھی یہ واقعہ یاد کرتے ہیں لیکن کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی۔ البتہ نورین جب بھی ہمارے گھر رہنے آتی، شکایت کرتی کہ رات کو کوئی اسے اٹھاتا اور اسے تنگ کرتا ہے۔ ہم اس کی لاپروا طبیعت کی وجہ سے اس کا یقین نہیں کرتے تھے۔ لیکن ہمیں یقین کرنا ہی پڑا جب سلیم نے یہ واقعہ ہمیں سنایا۔ سلیم میرے بھائی معظم کا دوست ہے۔ وہ دونوں ۲۰۰۲ء میں مل کر گھر کا سامان باندھ رہے تھے کیونکہ ہم سب برطانیہ جانے والے تھے۔ سلیم برطانوی شہری ہے۔ سلیم کے بقول وہ گھر میں سامان باندھ رہا تھا کہ اچانک اس کے قریب کوئی باتیں کرنے لگا۔

سلیم حیران ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ لیکن اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ سلیم کافی دیر تک انجانے آدمی کی باتیں سنتا رہا۔ کچھ اسی طرح کی صورتِ حال معظم کو بھی پیش آئی۔ صبح کے وقت وہ ٹی وی لاؤنج میں سو رہا تھا کہ کسی غیر مرئی قوت نے اس کے کان کے قریب ریڈیو کھول دیا اور اسے ٹیون کرنے لگا۔ بقول معظم یہ آواز انتہائی غیر معمولی اور واضح تھی یہاں تک کہ گھبرا کر اسے باہر نکلنا پڑا۔ اس قسم کے واقعات کی توجیہہ یہی ممکن ہے کہ ہمارے درمیان ایسے جاندار موجود ہیں جو انسانی آنکھ سے نظر نہیں آتے مثلاً خوردبینی جرثومے۔

یہ ننھے منے جرثومے تباہی کا سبب بن سکتے ہیں مثلاً ٹی بی کے جراثیم یا ایٹمی دھماکا وغیرہ سے سب واقف ہیں۔ اسی طرح عین ممکن ہے کہ ایسی غیر مرئی مخلوق موجود ہو

جسے دیکھنے کے لیے خاص آلہ ایجاد کرنا پڑے۔ یاد رکھیے کہ انسانی دنیا تین طرفہ ہے، یعنی یہ دنیا چوڑائی، لمبائی اور موٹائی پر مشتمل ہے۔ ممکن ہے کہ جس مخلوق کی طرف ہم اشارہ کرر ہے ہیں، وہ دورخی ہو اور اسی لیے انسانی آنکھ اسے دیکھ نہیں سکتی۔ لیکن یہ جو بھی مخلوق ہے اس سے ڈرنا شرف انسانیت کو ذلیل کرنے کے مترادف ہے۔ انسان مادی، سائنسی اور روحانی مدارج کے بہت اعلیٰ مقام پر فائز ہے۔ یہ مخلوق ہماری محتاج ہو سکتی ہے لیکن ہم اس کے محتاج نہیں۔ آخر ہم نے یہ مقام اس کی مدد سے تو نہیں حاصل کیا بلکہ اوّل تو بنانے والے رب نے انسان کو اعلیٰ بنایا، دوم یہ ترقی انسانی دماغ کی مسلسل کوشش کا نتیجہ ہے۔ (بحوالہ۔ اردو ڈائجسٹ) (مراسلہ گلاب خان، محسن)

OOOOO

وہ کون تھا؟

یہ ۱۹۸۵ء کا سن تھا۔ ہم چند ماہ قبل ہی سعودی عرب سے لاہور منتقل ہوئے تھے۔ لاہور چھاؤنی کے جس گھر میں رہائش پذیر ہوئے اس کا رقبہ ۵ کنال پر مشتمل تھا۔ ایک کنال پر گھر کی تعمیر تھی اور باقی رقبہ گھاس سے ڈھکے ہوئے بڑے بڑے قطعات پر مشتمل تھا۔ دسمبر کا مہینا تھا اور ان دنوں لاہور میں اِس مہینے بھی سردی کا موسم سخت سرد اور شدید ہوا کرتا تھا۔ ہمارے دو ماموں بھی اپنے خاندان سمیت اسی گھر میں رہائش پذیر تھے۔

گھر کی طرزِ تعمیر وکٹورین طرز کی تھی، یہ گھر کسی انگریز نے برصغیر پاک و ہند کی تقسیم سے قبل تعمیر کرایا تھا۔ تقسیم پر جلدی میں فروخت کر کے انگلینڈ سدھار گیا تھا۔ ہم نے جس سے گھر خریدا، انھیں گھر فروخت کرنے کی بہت عجلت تھی۔ وہ کوئی مناسب توجیہہ تو پیش نہ کر سکے، بس یہی بتایا کہ وہ یہاں بے چینی محسوس کرتے ہیں۔ خیر یہ دسمبر کی سردیوں کی رات تھی۔ بجلی ان دنوں بھی جاتی تھی اور بجلی جانے کی صورت میں زیادہ تر لالٹین استعمال کی جاتی۔

اس وقت بھی بجلی گئی ہوئی تھی اور گھر کے مرد حضرات بوجوہ گھر سے باہر تھے۔ گھر کی تمام خواتین، بچوں سمیت گھر کے وسطی بڑے کمرے میں آتش دان کے گرد قالین پر منڈلی جمائے ہوئے تھیں۔ ان دنوں ''ہتھوڑا گروپ'' کی بہت دہشت تھی جو رات کی تاریکی میں ہتھوڑے سے سر کچل دیا کرتا تھا۔ اس وقت بھی یہی موضوع زیر بحث تھا۔ زیر بحث موضوع کے پیش نظر ماحول میں ایک عجیب پر اسراریت اور خوف کی فضا سرایت کر گئی تھی جس سے خائف ہو کر میں اور میری ہم عمر ماموں زاد بڑوں کی نظر سے بچ کر باہر برآمدے میں آ گئے۔

گھر کا نقشہ کچھ اس طرح کا تھا کہ رقبے کے ایک سرے پر داخلی گیٹ تھا اور

دوسرے سرے پر گھر کی تعمیر تھی۔ چاند کی معمولی روشنی چار سو پھیلی تھی۔ ہم برآمدے میں دھری کرسیوں پر بیٹھ کر اردگرد کا جائزہ لینے لگے۔ ہمارا رخ داخلی دروازے سے آنے والے راستے کی طرف تھا۔ اچانک وہاں سے ہمیں کوئی شخص آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس لیے کہ داخلی دروازہ نگاہوں سے اوجھل تھا، فاصلے اور اندھیرے کی زیادتی کے باعث صرف اس کا سفید لباس نمایاں تھا جس میں وہ سرتاپا ملبوس تھا۔ لباس کی سفید رنگت میں عجیب سا اجلا پن تھا جو اتنی دوری کے باوجود بھی محسوس ہوتا۔

چند لمحے ہم اسے اپنی طرف آتا دیکھتے رہے پھر بچپن کے تجسس سے مجبور ہو کر یہ جاننے کے لیے کہ کون آ رہا ہے؟ ہم نے بھی اس کی طرف قدم اٹھائے لیکن اگلا لمحہ شدید حیرت لیے ہوئے تھا کہ وہ شخص رخ بدلے بغیر الٹے پاؤں پیچھے کی جانب جانے لگا۔ میں اور میری کزن بے حد محظوظ ہوئے اور ہنستے ہوئے اس کی نقل میں خود بھی رخ بدلے بغیر پیچھے چلنے لگے۔ اسی لمحے وہ شخص پھر ہماری طرف بڑھنے لگا۔ ہم بھی اس کی طرف بڑھے۔

اب یوں ہوا کہ ہم آگے جاتے تو وہ رخ بدلے بغیر پیچھے جاتا اور وہ آگے آتا تو ہم رخ بدلے بغیر پیچھے کی طرف جاتے...... پانچ چھ دفعہ کے بعد ہمیں کچھ غیر معمولی پن کا احساس ہوا اور ہم خوفزدہ ہو کر اندر بھاگے۔ اندر جا کے بڑوں کو بتایا تو وہ بھاگے بھاگے باہر آئے کہ کوئی چور اُچکا نہ ہو۔ لیکن باہر تاریکی کا راج تھا اور اس شخص کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ ...میں آج بھی جب اس واقعے کو یاد کرتی ہوں تو وہ اپنی جزئیات سمیت میری یادداشت کی تختی پہ ابھر آتا ہے۔

اس میں سب سے نمایاں آدمی کے سفید لباس کا اجلا پن تھا۔۔ اور میرے رگ وپے میں ویسی ہی سنسنی دوڑ جاتی ہے جیسے اس لمحے مجھے محسوس ہوئی تھی ...... معلوم نہیں وہ کون تھا؟؟ میرے والد کی سعودی عرب سے وطن واپسی ہوئی تو انھوں نے سیالکوٹ کے نواح میں پہلے سے خرید کر رکھی گئی زمین پر دو منزلہ گھر تعمیر کرایا۔ ڈیڑھ کنال کے

رقبہ میں سے ۱۰ مرلہ پر گھر تعمیر شدہ تھا جب کہ بقیہ قطعۂ زمین سبزیوں، پھلوں والے پودوں اور بیلوں سے مزین تھا۔

گھر کے نیچے والے حصے میں رہائش تھی جب کہ اس سے اوپر والا پورشن خالی رہتا تھا۔ اس سے اوپر کھلی چھت تھی جس کے گرد چار دیواری تھی۔ اب یوں ہوا کہ عین تہجد کے وقت اوپر کی منزل سے ایسی آواز آتی گویا کوئی بے حد ضعیف شخص چلنے کی کوشش میں آہستہ آہستہ پاؤں گھسیٹ رہا ہے۔ یہ روز کا معمول ہو گیا، ادھر موذن تہجد کی اذان کے لیے آواز بلند کرتا اُدھر پاؤں کے گھسٹ گھسٹ کر چلنے کی آواز آنا شروع ہو جاتی۔

ہم اپنے اپنے لحافوں میں مزید دبک جاتے۔ پاؤں گھسٹنے کی آواز کمرے سے شروع ہو کر اس سے ملحقہ غسل خانے پر جا کے ختم ہو جاتی۔ ہم نے خود ہی اخذ کر لیا کہ کوئی عمر رسیدہ ''جن'' ہیں جو تہجد کے وقت وضو کی غرض سے غسل خانے کا رخ کرتے ہیں اور ان کا نام ''بابا جی'' رکھ دیا۔ کچھ دن ہوئے تو آواز کا رخ نیچے کی طرف آتی سیڑھیوں کی طرف ہوا۔ ایک شام جب سب گھر والے باہر باغیچے میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے تو میری بڑی ہمشیرہ اندر اکیلی بیٹھی پڑھائی میں مشغول تھیں۔

انھیں کوئی شخص لاؤنج سے کچن اور پھر کچن سے لاؤنج کی طرف جاتا محسوس ہوا۔ انھوں نے نظر انداز کر دیا کہ گھر کا کوئی فرد ہو گا۔ وہ سر جھکائے قالین پر کتابیں بکھرائے ان میں محو تھی کہ کوئی چلتا ہوا قالین کے قریب پہنچ کر ان سے چند قدم کے فاصلے پر رک گیا۔ انھوں نے ذرا نظر اوپر اٹھائی تو وہاں کسی بھی قسم کا وجود ناپید تھا۔ وہ خوفزدہ ہو کر باہر آ گئی اور اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ گوش گزار کیا۔ کچھ دنوں بعد والد صاحب کو رات کے وقت سیڑھیوں سے کوئی اوپر جاتا ہوا محسوس ہوا۔

انھوں نے آواز دی لیکن جواب نہ آیا... چند دن بعد بات آئی گئی ہو گئی۔ رمضان کا بابرکت مہینا شروع ہوا تو والد صاحب اعتکاف میں بیٹھ گئے۔ رمضان میں ہمارا معمول ہو گیا کہ گھر کی روشنیاں گل کر کے پچھلے حصے میں ہی بیٹھک میں جمع ہو

جاتے اور خوب گپ شپ لگاتے۔ دن مزے سے گزر رہے تھے۔ ایک رات میں افطاری کے بعد لاؤنج میں ٹی۔وی چلا کر بیٹھ گئی۔ لاؤنج سے سیڑھیاں اوپر کی منزل کی طرف جاتی تھیں اور سیڑھیوں کے بالکل سامنے ایک کمرہ تھا۔ میرے بڑے بھائی کچھ وقت ہوا اس کمرے میں گئے تھے اور اندر سے کمرے کی چٹخنی چڑھائی۔ میں اس زاویے سے بیٹھی تھی کہ وہاں سے اگر کسی کا بھی گزر ہوتا تو میری نگاہ سے ہو کے جاتا۔

اچانک میرے بھائی زوردار آواز کے ساتھ دروازہ کھول کر باہر آ گئے۔ انھوں نے فوراً پوچھا ''یہاں کون تھا؟'' میں نے جواب دیا ''کوئی نہیں، میں اکیلی بیٹھی ہوں۔'' وہ کہنے لگے ''ابھی کسی نے دروازے کا ہینڈل نیچے کر کے پورے زور سے دروازہ کھولنے کی کوشش کی، لیکن چٹخنی کی وجہ سے دروازہ نہ کھل سکا۔ ان کی چھٹی حس نے کسی غیر معمولی پن کا احساس دلایا تو وہ دروازہ کھول کر باہر آ گئے۔'' اب ہم خوفزدہ ہو گئے۔

والد صاحب اعتکاف سے واپس آئے تو انھیں پیش آنے والے واقعات سے آگاہ کیا۔ میرے والد صوم وصلوۃ کے پابند اور تہجد گزار ہیں۔ پیشے کے لحاظ سے وکیل، لیکن سچ بولنے پر اس قدر کاربند کہ سخت ضرورت کے وقت بھی ایسا کوئی کیس لینے سے انکاری ہو جاتے جس میں ہلکی سی بھی غلط بیانی کا شائبہ ہوتا۔ اس گھر میں ان کا معمول تھا کہ وہ گرمیوں کے موسم میں رات کا بستر سب سے اوپر والی چھت پہ لگاتے تھے۔ تہجد کے وقت اٹھ کر نیچے آتے اور وضو کرتے تھے۔

ایک رات والد صاحب کی آنکھ پائل بجنے کی آواز سے کھلی۔ چند دن سکون رہا... پھر ایک رات تہجد کے لیے اٹھے تو نظر کے سامنے ایک عجیب وجود تھا۔ والد صاحب کا بیان ہے کہ اس کا صرف دھڑ دکھائی دیتا تھا جب کہ نچلا حصہ غائب تھا۔ رنگت بے حد سیاہ تھی، کوئلے کی مانند... اور آنکھیں نیلی تھیں جن میں سے نیلگوں روشنی نکل کر سیدھی ان کی آنکھوں پر پڑتی تھی۔ والد صاحب چند ساعت اس کی طرف دیکھتے رہے پھر اطمینان سے اٹھے اور سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گئے۔ اپنے اوپر

گھبراہٹ بالکل نہ طاری ہونے دی۔

پے در پے پیش آنے والے واقعات کے بعد گھر میں قرآن خوانی اور اجتماعی دعا کرائی گئی...... جس کے بعد ان عجیب وغریب پیش آنے والے واقعات کا سلسلہ یک لخت بند ہو گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ زمین قیام پاکستان سے قبل کسی ہندو کی ملکیت تھی جو قیام پاکستان کے بعد بھی کافی عرصہ غیر آباد رہی۔ ایک عام انسان کو اپنی روزمرہ زندگی کے معمولات میں کئی ایک محیر العقول واقعات پیش آتے ہیں...... لیکن بچپن میں پیش آنے والے ایسے واقعات ذہن کے پردے پر کئی ان مٹ سوالیہ نشان چھوڑے جاتے ہیں...... جو عمرِ رفتہ کی کئی منزلیں طے کرنے کے بعد بھی راز ہی رہتے ہیں۔

(بحوالہ۔اردو ڈائجسٹ)(مراسلہ تحسین سلیم)

OOOOO

جنات جادو اور ہم

مخالفین کی لڑکیوں کے رشتوں کی بندش، گھر میں فساد، شوہروں کی فرمانبرداری کے لئے بھی کثرت سے جادو ٹونہ، تعویذ، گنڈے اور نقش بنوائے جارہے ہیں ایک بڑی تعداد ایسے نوجوانوں کی بھی ہے جو من پسند محبوب کا دل جتنے کے لئے روحانی اور سفلی دونوں طرح کے عملیات پر رقم خرچ کررہے ہیں۔ ایک ایسا شخص بھی آیا جو اپنے حریف کو تکلیف پہنچانے کے لئے سفلی کے ذریعے اس کا پیشاب بند کروانا چاہتا تھا۔ پہلے تو مذکورہ شخص نے ایک کتابی منتر پر عمل کیا جو اس طرح تھا۔ ''کسی اتوار کے دن ایک چھچھوندر شکار کر کے اس کی کھال اتار لو. پھر دشمن نے جہاں پیشاب کیا ہو وہاں کی مٹی لے کر اس کھال میں بھر کر کسی اونچی جگہ ٹانگ دو تو دشمن کا پیشاب بند ہو جائے اور اس وقت تک نہ کھلے گا جب مٹی کو کھال میں نکال نہ دیا جائے۔'' لیکن یہ عمل بیکار گیا۔ ایک عامل کے مطابق تعویذ گنڈے کرانے والوں میں اکثریت خواتین کی ہے کوئی اپنی ساس پر حاوی ہونا چاہتی ہے تو کسی کو خواہش ہے کہ بیٹا، بہو سے زیادہ اس کی سنے۔

کالی مائی بھینٹ مانگتی ہے

کالے جادو اور سفلی عمل پر خصوصی رپورٹ

کالے جادو اور سفلی عمل میں کیا فرق ہے؟ شیطانی عمل کے لئے کتنی پستی میں گرنا پڑتا ہے؟

جادو ٹونہ اور تعویز گنڈے ہمارے معاشرے میں کوئی نئی چیز نہیں لیکن آج کل یہ معاملہ کچھ زیادہ ہی زوروں پر ہے. جادو کا ذکر قرآن پاک میں بھی ملتا ہے اور احادیث سے بھی ثابت ہے. اصل سوال یہ ہے کہ کیا واقعی شہر میں اس پائے کے جادوگر، عامل یا سفلی گر موجود ہیں جو اپنے عملیات اور تنتر منتر کے زور پر نفرت کو محبت اور محبت کو نفرت میں بدل دیتے ہیں؟ کاروبار کو باندھ کر انسان کو کوڑی کوڑی کا محتاج بنا دیتا ہیں؟ طلاقیں دلوا کر ہنستے بستے گھر کو اجاڑ دیتے ہیں؟ تالوں پر منتر پڑھ کر دماغ مقفل کر دیتے ہیں؟، خواتین کو شیطانی عمل کے ذریعے ہر جائز اور ناجائز کام پر راضی کر لیتے ہیں؟ اور یہ کہ سفلی عمل کے بعض عملیات میں واقعی انسانی بھینٹ دینا ضروری ہوتی ہے؟ جس کے نام پر گزشتہ دو تین ماہ کے عرصہ میں چار المناک واقعات ہوئے جس میں باپ نے بیٹیوں اور بیٹے نے باپ کو ہلاک کر ڈالا. ذہن میں پیدا ہونے والے یہی سوالات ہمیں جادو ٹونے اور عاملوں کی پراسرار اور حیرت انگیز دنیا میں لے گئے. البتہ رپورٹ کی تیاری کے دوران اوراک ہوا کہ اس گورکھ دھندے کو سمجھنے کے لئے برسوں کا عرصہ چاہئے. سب سے بڑا مسلہ سفلی اور کالے جادو کے حقیقی عاملوں سے رابطے کا رہا کیونکہ کالے جادو کا کوئی بھی ماہر یا سفلی گر خود کو ظاہر نہیں کرتا البتہ شعبدے بازوں سے سارا شہر بھرا پڑا ہے. ہم اپنے دوستوں کے توسط سے کالا اور سفید علم کرنے، سیکھنے اور اس کی کاٹ کے ماہروں کے علاوہ چند ایسے افراد سے بھی ملاقات جو کسی نہ کسی طور پر جادو ٹونے سے وابستہ رہے لہٰذا پہلے اس بنیادی معلومات کا

ذکر کرتے چلیں جوان افراد سے حاصل ہوئی.

کتابی چلے اور منتر جنتر

کالے جادو، سفلی عمل یا روحانی چلوں کے حوالے سے مارکیٹ میں سینکڑوں کتابیں دستیاب ہے. ان میں سے کئی سو، ڈیڑھ سو سالہ قدیم بھی ہیں جنہیں ری پرنٹنگ کر کے مارکیٹ میں لایا گیا. جادوٹونے کے عملیات کے مطابق ان کتابوں کی کم سے کم قیمت ۲۵ روپے اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سے دوسو روپے تک ہے تاہم عاملوں اور سفلی گروں کے مطابق کتابوں میں جو چلے اور عمل بیان کئے جاتے ہیں ان میں کوئی. یک آدھ نقطہ چھوڑ دیا جاتا ہے اس لئے یہ بیکار ثابت ہوتے ہیں جس طرح شعر کے لئے ردیف قافیہ اور وزن کی ضرورت ہوتی ہے بالکل ایسے ہی منتر بھی عموماً باوزن ہوتا ہے. ایک آدھ لفظ خذف یا آگے پیچھے کر دینے سے منتر جاتا رہتا ہے. ایک عامل کے بقول، اگر ایسا ممکن ہوتا تو پھر ان کاموں کے شوقین افراد کی اکثریت، ۲۰،۲۵ روپے کی کتاب کے ذریعے عامل بنی پھر رہی ہوتی، صرف کتاب کی مدد سے کالے جادو کا عمل کامیاب ہونے کی تاریخ نہیں ملتی، عمل یا چلے کے لئے کسی عامل یا استاد کی اجازت اور رہنمائی ضروری ہوتی ہے کیونکہ اگر چلے یا عمل میں کوئی کوتاہی ہو جائے تو استاد سنبھال لیتا ہے. بعض لوگ کتابوں میں پڑھ کر چلہ یا عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس طرح نہ صرف یہ اپنا قیمتی وقت برباد کرتے ہیں بلکہ ان کو نقصان پہنچنے کا خدشہ بھی ہوتا ہے۔

ہر کالا علم، سفلی نہیں

ہر کالا علم ضروری نہیں کہ سفلی ہو، سفلی عمل کا مقصد انسانیت کو سوائے نقصان پہنچانے کے اور کچھ نہیں ہوتا. کالے علم کے بعض عمل ایسے بھی ہیں جس میں عامل کو پاک صاف رہنا ضروری ہوتا ہے. اور دوران عمل جھوٹ بولنے سے لے کر زنا تک ہر برے فعل سے اجتناب برتنا لازم ہوتا ہے. دوسری جانب سفلی سراسر شیطانی عمل ہے

اور اس عمل کے لئے غلیظ اور ناپاک رہنا اولین ہے. کالا علم سیکھنے والے ایک شخص استاد فیفو کا کہنا تھا۔ ''سفلی کے بعض عملیات ایسے بھی ہیں جس میں عامل کو ٤١ دن کے چلے میں روز شراب پینا اور زنا کرنا لازمی ہوتا ہے ایک مرحلہ ایسا آتا ہے کہ اسے اپنا فضلہ کھانا اور پیشاب پینا پڑتا ہے. نئی کراچی کا ایک سفلی گرو بھی ایسی ہی پستی میں گر چکا ہے. سفلی کے بعض ٢١ روزہ عمل بیت الخلا میں کرنے پڑتے ہیں۔''

علاوہ ازیں سفلی عملیات میں عموماً قرآن پاک کی آیات کو الٹا پڑھنا ہوتا ہے (نعوذ باللہ) جس سے ان کا مفہوم بھی بالکل الٹ ہو جاتا ہے. لیاقت آباد کا رہائشی جو اپنے کپڑے کی دکان کی "بندش" کھلوانے اور گھر والوں پر سفلی عمل کے وار کے توڑ کے لئے عاملوں کے پاس جاتا رہتا ہے اور اسی مقصد کے لئے کبھی کراچی میں اپنے وقت کی صف اول کے سفلی گرو رتن سائیں کے پاس بھی گیا تھا۔" رتن سائیں مختلف لوگوں کو حیض کے خون سے تعویز لکھ کر دیتا تھا. یہ منظر کئی بار خود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اس کے علاوہ اس کے پاس ایسی عورتوں کا بھی تانتا بندھا رہتا تھا جو شوہر کو تابع کرنے کی خواہش مند تھیں. ایسی خواتین سے وہ حیض کا کپڑا منگواتا پھر اس پر چند منتر پڑھ کر ہدایت کرتا تھا کہ کسی وقت موقع دیکھ کر اس کپڑے کو پانی میں گھول کر شوہر کو پلا دینا، وہ کتے سے زیادہ تمہارا وفادار ہو جائے گا، جو کرتی پھرو، کوئی روک ٹوک نہیں کریگا۔" ماضی کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ان صاحب کا کہنا تھا۔" یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں کافی پریشان رہتا تھا کیونکہ مخالفین نے کالے جادو کے زریعے نئی کراچی میں واقع میری کپڑے کی دکان "باندھ" رکھی تھی کاروبار ٹھپ ہونے کی وجہ سے جہاں معاشی تنگی تھی وہیں گھر کے بعض افراد بھی جادو کے زیر اثر بیمار رہتے تھے. میں نے کئی بار اپنی دکان اور گھر کے نزدیک دبائے پتلے اور تعویز برآمد کئے تھے، اس کا ذکر میں نے اپنے قریبی عزیز سے کیا تو وہ مجھے رنچھوڑ نارائن پورہ میں رہائش پذیر رتن سائیں کے پاس لے گیا جو اس وقت کالے جادو کا سفلی کا" ناپ" کا

عامل تھا اور مشہور تھا کہ اس نے کالی دیوی اور ہنومان کو تابع کر رکھا ہے. مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ رتن سائیں نے کچھ پڑھ کر چند لونگیں، سوئیاں اور سیندور میرے حوالے کیا اور کہا کہ گائے کا دل درمیان سے چیر کر اس میں یہ تمام اشیاء رکھنے کے بعد اسے سوئی دھاگے سے دوبارہ سی کر دوپہر بارہ بجے کے قریب کسی ویرانے میں پھینک آنا. اس سے ایسی کاٹ ہوگی کہ تم پر جادو کرانے والا خود شکار ہو جائیں گے. دوسرے دن میں نے رتن سائیں کی ہدایت کے مطابق دل خریدا اور اس میں مذکورہ اشیاء رکھ کر نئی کراچی ۲ نمبر پر صبا سینما کے نزدیک ندی کے کنارے اس دل کو پھینک دیا، اچانک تین چار خوفناک کتوں نے مجھے گھیر لیا، میں نے اپنی زندگی میں اس قدر ڈراؤنی شکل والے کتے نہیں دیکھے تھے وہ دل پر لپکنے کی بجائے مجھے گھور رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ بھونکتے بھی جا رہے تھے میں بڑی مشکل سے جان بچا کر گھر پہنچا. اگلے دن رتن کو جا کر سارا ماجرا سنایا تو کہنے لگا، بیوقوف میں نے بکری کا دل کہا تھا تم گائے کا لے آئے شکر کرو کہ زندہ بچ کر آ گئے. خیر تمہیں سیندور اور لونگیں دوبارہ پڑھ کر دیتا ہوں، انہیں بکری کے دل میں چھپا کر پھینک آنا تاہم میں اس قدر خوفزدہ ہو چکا تھا کہ میں نے ہامی تو بھر لی لیکن رتن کی ہدایت پر عمل نہیں کیا.

رنچھوڑ لین کے رہائش سفلی گرو رتن سائیں کو کئی برس پہلے ایک آدمی نے قتل کر دیا تھا. اس آدمی کی فیملی کے تقریباً تمام افراد کسی نامعلوم بیماری کا شکار ہو کر مرے تھے، اسے شک تھا کہ رتن سائیں نے اس کے مخالفین سے بھاری رقم لے کر اس کے اہل خانہ پر کالا جادو اور سفلی کرایا تھا لہٰذا ایک روز وہ بہانے سے رتن کو میوہ شاہ قبرستان لے گیا اور گولیاں مار کر ہلاک کر دیا. اس طرح اپنے زمانے کا بدنام ترین سفلی گرو اپنے انجام تک پہنچا. کہا جاتا ہے کہ رتن کے نام کے بغیر کراچی میں کالے جادو اور سفلی عمل کی تاریخ مکمل نہیں ہوتی اور جادو ٹونے سے وابستہ شاید ہی ایسا کوئی فرد ہو جو اس کے نام سے واقف نہ ہو. اس کے ایک شاگرد گوگا کے دعوے کے مطابق جو آج کل

شاہ صاحب کے پاس روحانی علم بھی سیکھنے آ رہا ہے۔" رتن کے پاس ایک ایسا بھی عمل بھی تھا جسے پڑھ کر وہ کافی فاصلے تک اڑ بھی لیتا تھا۔ واللہ عالم بالصواب

شعبدے بازوں اور جادوگروں میں فرق

سفلی اور کالے جادو کے حقیقی عاملوں اور شعبدے بازوں میں واضح فرق ہے۔ شہر بھر میں اپنی دکانیں سجا کر بیٹھے عاملوں کی ۹۹ فیصد تعداد جعلی ہے جو مختلف شعبدے دکھا کر سادہ لوح عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں مثلاً کیمیکل کے ذریعے بغیر تیلی کے آگ لگا دینا، سرنج کے زریعے لیموں کا رس نکل کر پھر سرنج کی مدد سے ہی اس میں سرخ رنگ بھر کر لیموں میں خون ٹپکتا دکھانا وغیرہ۔ اس کے برعکس اصل عامل اور حقیقی سفلی گر اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرتے۔ اس معاملے میں وہ سخت رازداری برتتے ہیں، اور ہمیشہ اپنے قابل اعتماد کارندوں کے زریعے ہی بھروسے کی پارٹیوں سے سودا کرتے ہیں۔ وہ کبھی کسی اجنبی کے سامنے اعتراف نہیں کرتے کہ وہ سفلی گرو ہیں یا کالے علوم کے ماہر، اکثریت ایسے سفلی گروں کی بھی ہے جو خود کو بظاہر روحانی عامل ظاہر کرتے ہیں لیکن اصل میں وہ کالے جادو اور سفلی کا کام کر رہے ہیں، اس وقت لسبیلہ کا، آغا، اورنگی ٹاؤن معمار شاہ، کورنگی سو کوارٹر کے بنگالی پاڑے کا تنویر، نیو کراچی کا اکمل اور میر پور خاص کا بھگت سفلی اور کالے جادو کے ماہر کے تصور کئے جاتے ہیں۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ سفلی گر یا عامل کتنا ہی نامور ہو اپنے ساز و سامان اور حصار کے بغیر بے دست و پا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رتن جیسا نامی گرامی سفلی گرو بھی ایک عام شخص کی گولیوں کا نشانہ بن گیا تھا۔

کالی اور ہنومان کا جان لیوا عمل

کالے جادو اور سفلی عاملوں میں کالی مائی، کالی دیوی یا کالکا دیوی اور ہنومان سخت ترین تصور کیا جاتا ہے اور جس کے قبضے میں ان میں سے ایک چیز بھی ہو وہ انتہائی طاقتور عامل یا سفلی گر سمجھا جاتا ہے۔ استاد فیضو اس بارے میں کہتے ہیں: " کالی دیوی

یا ہنومان کراچی میں دو چار لوگوں کے پاس ہی ہے. کالی دیوی کو تابع کرنے کے لئے ۴۱،۴۱ دن کے تین چلے کئے جاتے ہیں، وہ بھی اگر کوئی زندہ بچ جائے. کالے جادو میں یہ سب سے سخت عمل کہلاتا ہے. کیونکہ کالی مائی کو بار بار جانوروں کی بھینٹ دینا پڑتی ہے. تا کہ عامل یا اس کی اولاد پر سختی نہ آئے. بعض شیطانی عملیات کے ذریعے کالی تک پہنچنے کیلئے انسانی جان کی بھینٹ بھی دینی پڑتی ہے. جادو ٹونے کی دنیا میں یہ روایت مشہور ہے کہ کالی مائی تک پہنچنے کے لئے عامل کو سات ہزار میروں (پہریداروں) کو کراس کرنا پڑتا ہے لیکن پاکستان میں شاید ہی کوئی ایسا عامل ہو جس نے یہ تمام میر عبور کر رکھے ہوں. یعنی کالی دیوی اس کے مکمل قبضے میں ہو. البتہ شہر میں ایسے متعدد عامل ہیں جن میں سے کسی نے ۸، کسی نے ۲۰ اور بعض نے سو ڈیڑھ سو میر کراس کر کے رکھے ہیں اس طرح وہ چھوٹا موٹا عمل کر لیتے ہیں، یعنی ان کی طاقت صرف اتنی ہوتی ہے کہ وہ شیطانی عمل کے ذریعے دو دوستوں میں عداوت پیدا کر دیں. یا کسی ہنستے بستے گھر میں فساد ڈلوا دیں، کسی غیر محرم عورت کو اپنے تابع کر لیں، کسی کا کاروبار متاثر کر دیں وغیرہ وغیرہ. ایسے عاملوں نے بھی اپنی دکان خوب چمکا رکھی ہے کیونکہ آجکل زیادہ تر کیس یہی آ رہے ہیں، دراصل ہندوؤں میں کالے جادو کرنے والے عاملوں کے دو فرقے ہیں ایک رام کے ماننے والے اور دوسرے راون کے، رام کے ذریعے عمل کرنے والے عموماً انسانیت کو نقصان پہنچانے کے کام نہیں کرتے جبکہ راون والے سرتا پا شیطان ہوتے ہیں." کالی دیوی کو قابو کرنے کے لئے عمل کرنے والے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے استاد فیضو نے بتایا" نئی کراچی، نئی آبادی میں ایک گڈو ماں نامی شخص تھا اس نے بھی ۴۱ دن کا صرف ایک عمل ہی پورا کیا تھا کہ برباد ہو گیا. مسلمان ہونے کے باوجود اس گھر کے ایک کمرے کو مندر کا روپ دے رکھا تھا اور وہاں باقاعدہ مورتیاں سجا رکھی تھی. دوسری جانب اس کی اہلیہ نہایت نیک اور پنج وقتہ نمازی تھی لہٰذا شوہر کی یہ حالت دیکھ کر اس نے گڈو میاں کا کھانا، پینا، برتن اور کپڑے

لئے سب الگ کر دیئے تھے. لڈن نے جب ۴۱ دن کا پہلا عمل مکمل کیا تو پتہ نہیں اس سے کیا غلطی ہوئی کے سارے جسم پر موٹے موٹے پھوڑے ہو گئے جبکہ نحوست اس قدر ہو گئی کہ اس نے پالتو بکری کے بچے پر ایک دن ہاتھ رکھا تو وہیں مر گیا. حتیٰ کہ اپنے چھوٹے بیٹے کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ بھی ہلاک ہو گیا. ان واقعات سے وحشت زدہ ہو کر اس کی پنج وقتہ نمازی بیوی نے ایک دن مندر نما کمرے کا سارا سامان اٹھا کر پھینک دیا لیکن گڈو میاں کی طبیعت نہ سنبھل سکی اور کچھ عرصے میں وہ لقمہ اجل بن گیا."

کالی دیوی اور ہنومان کا سخت عمل

کالی دیوی اور ہنومان کے سخت عمل کے بارے میں روحانی علاج کرنے والے کا کہنا تھا "ان دونوں عمل سے پہلے اور بعد میں کسی جانور کی بھینٹ لازمی پڑتی ہے اور جب کالی دیوی قابو میں آجاتی ہے تو بعض اوقات وہ انسانی بھینٹ بھی طلب کر لیتی ہے."

مسلمان عاملوں کے گھروں میں سجی مورتیاں

کالے جادو کے عامل کالی دیوی اور ہنومان کے علاوہ شمشانک دیوی، کملا دیوی، پدمنی دیوی، لکشمی دیوی، موہنی دیوی، کالا کلوا، گنیش جی، دیوتا سروپ، مہادیو وغیرہ کو تابع کرنے کے لئے عمل کرتے ہیں جس کے لئے عمل کیا جا رہا ہو عموماً اس کی مورتی سامنے رکھنی پڑتی ہے. اس لئے اس وقت کراچی میں متعدد مسلمان عامل ایسے ہیں جن کے گھروں میں ہر قسم کی مورتیاں سجی ملیں گی. یہ عمل کسی دریا کے کنارے، قبرستان، کسی ویران مکان یا پیپل کے درخت کے نیچے کئے جاتے ہیں عمل یا چلہ عموماً ۷، ۱۱، ۲۱ اور زیادہ سے زیادہ ۴۱ روز کا ہوتا ہے.

دست کی ہڈی اور کورا برتن

گائے، بھینس، بکرے یا بکری کے دست یعنی شانے کی ثابت ہڈی کالے جادو اور سفلی عمل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ قصاب ہمیشہ اس پتلی اور چپٹی

ہڈی کو گوشت الگ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں. اس حوالے سے ہم نے متعدد قصابوں سے بھی بات چیت کی انہوں نے اس بات کی تصدیق کی۔ اس کے علاوہ عموماً بکری کے دل پر بھی کٹ لگا دیتے ہیں کیونکہ ثابت دل پر عمل چلتا ہے اسی طرح کمہار کبھی کور یا کچا برتن فروخت نہیں کرتا. ایف سی ایریا کا عامل چاچا خورشید کے بقول کمہار، بھٹی سے اتارا گیا تازہ برتن کبھی حوالے نہیں کرے گا اور اسے پکا کر ہی فروخت کرے گا. سفلی اور کالا عمل کرنے والے لوگ جان پہچان کے کمہاروں سے کور برتن لے جاتے ہیں، جبکہ کمہار کے کام میں استعمال ہونے والا دھاگا بھی کالے علم میں بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے. دست کی ہڈی عموماً محبوب کو تابع کرنے یا مخالف کو برباد کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے. بعض اسے عورت کی کوکھ باندھنے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں. چند عملیات میں عورت کو کوکھ باندھنے کے لئے تلے پر عمل کر کے اسے کنویں، دریا یا سمندر میں پھینک دیا جاتا ہے. اس کے علاوہ کالے جادو اور سفلی عمل میں کثرت سے استعمال ہونے والی اشیاء درج ذیل ہیں. گوگل، ماش کی ڈال، انڈے، سپاری، ناریل، زعفران، دھتورا، مور کے پر، کینز کے پھول، شہد، آک کا پودہ، کوے کے سیدھے بازو کا پر، گیدڑ کی آنکھ اور دم، الو کی بیٹ، انسانی ناخن، جانوروں اور انسانوں کے جسم کی مختلف ہڈیاں، سیندور، لونگ، سوئیاں، مینگ، کسی خوبصورت عورت کے بال جو تازہ تازہ مری ہو اور انسانی کھوپڑی وغیرہ۔

بنگال کا خطرناک جادو "ڈھائیا"

بنگال کا ایک جادو "ڈھائیا" انتہائی سریع الاثر اور خطرناک تصور کیا جاتا ہے۔ اسے ڈھائیا اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ ڈھائی پل یا سیکنڈ، ڈھائی منٹ، ڈھائی گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ ڈھائی دن میں اپنا اثر دکھاتا ہے اس سے زیادہ وقت نہیں لیتا. اس عمل کا سب سے کارآمد ہتھیار "ہانڈی" ہے جو کسی کی جان لینے کے لئے چڑھائی جاتی ہے. ہانڈی کے اندر عموماً چاقو، چھری، قینچی، استرا، سوئیاں اور ایک دیا رکھا جاتا

ہے۔اس بارے میں مشہور ہے کہ کالے علم کے زور پر جلایا گیا یہ دیا اس قدر طاقتور ہوتا ہے کہ اگر کوئی طوفان بھی ہو تو یہ جلتا رہے گا اور منزل مقصود پر پہنچے گا۔اس طرح بھان متی کا جادو بھی انتہائی جان لیوا ہے اور اس کا توڑ بہت مشکل سے کیا جاتا ہے یہ بھی سفلی عمل کی ایک قسم ہے۔

کالے جادو کے زور پر شادی کر لی

ہم نے ایک شخص سے بھی ملاقات کی جس نے کالے جادو کے ذریعے ایک ایسی لڑکی سے شادی کر لی جو اس سے بدترین نفرت کرتی تھی۔آج وہ دو بچوں کا باپ ہے۔نارتھ ناظم آباد کے رہائشی ۳۲،۳۰ سالہ احمد (مذکورہ شخص کی درخواست پر نام تبدیل کر دیا گیا ہے) سے ہماری ملاقات ایک قریبی دوست نے کرائی۔پشاور کی مریم جو اپنے گھر سے بھاگ کر کراچی آئی تھی۔یہاں اس کی ملاقات تندور پر روٹیاں لگانے والے ایک شخص یامین سے ہوئی جس سے اس نے شادی کر لی لیکن کچھ عرصے بعد یامین نے طلاق دے دی اس سے آگے کی داستان احمد کی زبانی سنیئے۔" میری دکان امین کے گھر کے سامنے تھی میں اکثر اس کی خوبصورت بیوی کو حسرت سے دیکھتا تھا۔کئی بار اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے دھتکار دیا۔اسے طلاق ہوگئی اور وہ بے یارو مددگار ہوگئی تو میں نے اس سے راہ ورسم پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن بات نہ بن سکی۔ ایک روز وہ اپنے کرائے کے مکان میں پریشان بیٹھی تھی۔مالک مکان اس سے کرائے کا تقاضا کر رہا تھا لیکن طلاق کے بعد کوڑی کوڑی کی محتاج تھی لہٰذا مکان خالی کرنے کا حکم سن کر اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ رہے تھے۔میں نے اس کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے یہ موقع غنیمت جانا اور مالک مکان کو کرایہ ادا کرنے کے علاوہ اسے پناہ دینے کی پیشکش کی لیکن وہ نہ مانی۔اس دوران علاقے کی ہی ایک پٹھان فیملی نے اسے اپنے گھر میں رکھ لیا مجھے سن گن ملی کہ اس فیملی کے دو بھائیوں میں سے ایک اس کے ساتھ شادی کی تیاری کر رہا ہے اور لڑکی بھی رضامند

ہے۔ میں نے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے دونوں بھائیوں کو تھانے میں بند کروا دیا۔ اس واقعہ کے بعد لڑکی کے دل میں میرے لئے نفرت مزید بڑھ گئی۔قصہ مختصر پولیس نے لڑکی کو عائشہ منزل پر واقع دار الامان میں پہنچا دیا۔کسی طرح اس کی ملاقات کا خواہش مند تھا، دار الامان پہنچا تو معلوم ہوا کہ ملاقات کے لئے اول ایس ڈی ایم کا اجازت نامہ اور دوئم لڑکی کی رضامندی ضروری ہے۔ ایس ڈی ایم کا اجازت نامہ تو حاصل کرلیا لیکن لڑکی مجھ سے ملاقات پر تیار نہ ہوئی۔میرے دور کا ایک عزیز اجمل کالا جادو سفلی عمل وغیرہ کرتا تھا، تھک ہار کر میں اس کے پاس پہنچ گیا۔اس نے کہا اگر چہ میری فیس بہت زیادہ ہے لیکن رشتہ دار اور دوست ہونے کے خاطر میں تم سے صرف پانچ سو روپے لوں گا وہ بھی عمل کے لئے کچھ سامان وغیرہ لانا ہے اس لئے بس تم مجھے لڑکی اور اس کی ماں کا نام لاکر دے دو۔اس کے بعد لڑکی کی شادی تمہارے علاوہ اور کسی کے ساتھ نہیں ہو پائے گی اور یہ کہ عمل کے ذریعے ایسا حصار قائم کردوں گا کہ شہر سے باہر نہ جاسکے گی۔ میں نے دوسرے روز اجمل کو پانچ سو روپے لا کر دے دیئے۔ایک ہفتے بعد اس نے مجھ سے کہا کہ جاؤ لڑکی سے ملاقات کا انتظام کرو۔ میں نے ایک بار پھر کوشش کر کے ایس ڈی ایم کا اجازت نامہ حاصل کیا اور ملاقات کے لئے دار الامان پہنچ گیا لیکن لڑکی نے ملنے سے پھر انکار کر دیا۔اجمل نے مجھے کہا کہ جاؤ اب تمہارا کام ہوجائیگا۔میں نے پھر ایس ڈی ایم سے اجازت نامہ حاصل کیا اور دار الامان پہنچ گیا۔اس بار خلاف توقع لڑکی نے ملاقات پر رضامندی ظاہر کر دی اس کے بعد ہماری دو تین ملاقاتیں اور ہوئیں اور پھر ہم دونوں نے شادی کے بندھن میں بندھ گئے۔آج ہمارے دو بچے ہیں اور ہم خوشگوار ازدواجی زندگی بسر کررہے ہیں البتہ آج بھی یہی سوچتا ہوں کہ شادی سے پہلے اہلیہ کے دل میں میرے لئے نرم گوشہ دار الامان کی سختیوں کے سبب پیدا ہوا تھا یا واقعی کالے جادو نے اپنا اثر دکھایا۔اہلیہ سے آج جب میں ماضی کے حوالے سے بات ہوتی ہے تو اس کا کہنا ہوتا

ہے۔"بس اچانک میرے دل میں تمہاری ہمدردی اور محبت کا جذبہ موجزن ہو گیا تھا۔"
احمد نے اپنی بات مکمل کرنے کے بعد گود میں بیٹھے تین چار سالہ گول مٹول اور خوبصورت بیٹے کو جیب سے پانچ روپے نکال کر دیتے ہوئے کہا جاؤ چیز لے کر آ جاؤ لیکن وہ گھر جانے کی ضد کرتا رہا اور جب اس نے رونا شروع کر دیا تو احمد نے ہم سے رخصت چاہی۔

سفلی عمل کرنے والوں کی اکثریت بے اولاد ہوتی ہے

نوجوان شاہ صاحب کا تعلق کبیر والا سے ہے۔روحانی عمل کے زریعے بلا معاوضہ جنات اور آسیب کا اثر جھاڑنے، کالے اور سفلی عمل کی کاٹ اور مختلف بیماریوں میں مبتلا افراد کا روحانی آپریشن کرتے ہیں۔ایک چھوٹے سے کرائے کے مکان میں انہوں نے اپنا آستانہ بنا رکھا ہے جہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے روحانی عمل کے زریعے موکل کا تابع کر رکھا ہے جس کی اجازت انہیں ان کے استاد نے دی تھی۔شاہ صاحب کا کہنا تھا" میں استخارے کے زریعے معلوم کرتا ہوں کہ کسی پر کالا جادو ہے، آسیب ہے یا پھر وہ محض جسمانی عارضے میں مبتلا ہے۔ کالے جادو یا سفلی عمل کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ عموماً سفلی عمل کرنے والوں کے اولاد نہیں ہوتی اگر ہوتی بھی ہے تو لنگڑی، لولی اور اپاہج، کیونکہ اس نے اپنا حصار تو رکھا ہوتا ہے لیکن" شیطانی چیزیں" اس کی اولاد اور اہل خانہ کے دیگر ارکان پر اثر انداز ہوتی رہتی ہیں کیونکہ جنات، موکل یا کوئی بھی ناری چیز نہیں چاہتی کہ وہ مٹی (انسان) کے تابع ہو۔عمل روحانی ہو یا شیطانی، دو باتیں ہوتی ہیں یا تو آپ نے اسے قابو کر لیا یا پھر وہ آپ پر حاوی ہو گئی اگر وہ آپ پر حاوی ہو گئی تو ایسے ایسے کام کرائے گی جس کا ہوش و حواش آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا۔

پُتلا بنا کر جادو کرنا

میعادی پتلے کے حوالے سے شاہ جی کا کہنا تھا کہ" میعاد پتلے کا تصور یہ کیا جاتا ہے۔

کہ اگر چالیس دن کے اندر اس فرد کا علاج کرا دیا جائے جس کے نام کا پتلا بنایا گیا ہے تو صحیح ورنہ تقریباً علاج ہو جاتا ہے. کسی کی مستقل بیماری اسے موت کے منہ میں پہنچانے کے لئے اس کے نام سے کپڑے، موم، یا آٹے کا پتلا بنایا جاتا ہے. جس سے ابتدائی طور پر ہدف بننے والے شخص کے جوڑوں میں درد رہنے لگتا ہے یا وہ ان مقامات پر درد اور چبھن محسوس کرتا ہے. ڈاکٹر اسے گٹھیا کا مرض قرار دیتے رہے ہیں بال آخر مریض موت کے منہ میں پہنچ جاتا ہے. اس پتلے کو عموماً قبرستان میں کسی پرانی قبر کے اندر دفن کیا جاتا ہے. نوری عمل کے ذریعے بھی میعادی پتلا تیار کیا جاتا ہے البتہ صرف کسی ظالم کو سزا دینے کے لئے." شاہ صاحب کے بقول سب سے سخت اور شیطانی جادو ذکری فرقہ کا تصور کیا جاتا ہے یہ لوگ بیت الخلاء میں بیٹھ کر کئی کئی روز عمل کرتے ہیں اور تربت میں انہوں نے باقاعدہ اپنا (نعوذ باللہ) کعبہ بنا کر رکھا ہے جس کے گرد وہ برہنہ ہو کر طواف کرتے ہیں۔

لوگوں کا حد درجہ توہم پرستی اور وہمی ہونا

شاہ صاحب کا یہ بھی کہنا تھا کہ میرے پاس ایسے لوگ بھی بڑی تعداد میں آتے ہیں جو حد درجہ توہم پرستی اور وہمی ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر انہیں کوئی جسمانی عارضہ بھی لاحق ہے تو وہ یہی سمجھتے ہیں کہ اس پر کسی نے جادو وغیرہ کر دیا ہے. یا پھر آسیب کا اثر ہے. ایسے ہی لوگوں کو شعبدے باز یا جعلی عامل ذہنی مریض بنا دیتے ہیں۔ پچھلے دنوں اس قسم کا ایک شخص میرے پاس آیا میں نے استخارہ کر کے دیکھا تو معلوم ہوا اسے کوئی آسیب یا جادو کا اثر نہیں لیکن وہ بضد تھا کہ فلاں نے مجھ پر سفلی عمل کرایا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میرے دل کی دھڑکن اچانک بڑھ جاتی ہے. سر اور پیٹ جکڑا رہتا ہے. بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ اگر انہیں ٹھوکر بھی لگ جائے تو سمجھتے ہیں کہ کسی نے کچھ کرا دیا ہے بالخصوص خواتین زیادہ وہمی ہوتی ہیں۔

ہمزاد کو قابو کرنا آسان نہیں

"ڈھائیاں" کی طرح بھان متی بھی سفلی عمل ہے اس کے عامل زیادہ تر بھنگی چمار یا نچلی ذات کے بدکار لوگ ہوتے ہیں. بھان متی پتلے پہ منتروں کا جاپ کر کے دشمن کو نقصان پہنچانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور عامل کوسوں دور بیٹھ کر پتلے کے ساتھ جو سلوک کرے گا اس کا دشمن پر بھرپور عمل ہوتا ہے. بھان متی کے جادوگروں کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ وہ ہر سال دیوالی کی رات اپنا جادو جگاتے ہیں. اگر اس سال انہیں موقع نہ ملے تو سارے سال کے لئے بیکار ہو جاتے ہیں. صدر شاہین اپنی کتاب میں لکھتے ہیں" قیام پاکستان سے بہت پہلے بھان متی ایک عرصے تک جنوبی ہند بالخصوص حیدر آباد دکن میں رائج رہا جو عام طور پر مخالفین کے خلاف انتقامی کاروائی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ ایک زمانے میں تو حیدر آباد کن میں اس جادو کا اتنا زور تھا کہ اس کے خلاف ریاستی پولیس میں باقاعدہ اینٹی بھان متی اسٹاف مقرر کرنا پڑا۔ اس کا حکم انگریز ڈائریکٹر جنرل پولیس مسٹر ڈبلیو اے گیر نے دیا تھا اور اینٹی بھان متی اسٹاف کے پہلے سربراہ چمن راؤ تھے۔" ہم نے مختلف ذرائع سے کسی بھان متی کے عامل سے ملاقات کی کوشش کی لیکن تلاش بسیار کے باوجود ایسا عامل نہ مل سکا. بعض کا کہنا تھا کہ اس وقت کراچی میں شاید ہی کوئی بھان متی کا ماہر عامل موجود ہو البتہ نئی کراچی کے نامی گرامی عامل فاروق عرف انگارے شاہ کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ بھان متی کا ماہر ہے. اس کی تدفین میں شریک بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ مرا تو قبر نے اس کی لاش قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ لاش کو جب قبر میں اتارا جاتا وہ پراسرار طریقے سے باہر آجاتی بالآخر ایک روحانی عامل کو بلایا گیا اس نے قرانی وظائف کے ذریعے تدفین کے عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

کاروبار کی بندش کے لئے جادو ٹونہ

روحانی عاملوں اور سفلی گروں کے علاوہ کئے گئے سروے سے معلوم ہوا کہ شہر میں

زیادہ تر جادو ٹونہ اور تعویذ گنڈے ایک دوسرے کا کاروبار تباہ کرنے یا کسی کی دکان کا دھندہ چوپٹ کرنے کے لئے کرایا جاتا ہے. نئی کراچی سندھی ہوٹل، لیاقت آباد، ملیر، اورنگی ٹاؤن، کورنگی اور جوڑیا بازار میں ہمیں متعدد ایسے دکاندار ملے جو اپنے دکانوں کی "بندش" کھلوانے کے لئے روحانی اور سفلی دونوں قسم کے عاملوں کے پاس چکر کاٹتے نہیں تھکتے. سندھی ہوٹل نئی کراچی میں ایک نہاری کے ہوٹل والے کے بارے میں مشہور ہے کہ اس نے ایسا زبردست عمل اور تعویز گنڈے کرار کھے ہیں کہ اس کے قریب و جوار میں ایک میل کے فاصلے تک کوئی دوسرا نہاری کا ہوٹل اپنی دکانداری چمکانے سے قاصر ہے ایک دو نے کوشش بھی کی تو ان کی نہاری میں چند گھنٹوں بعد ہی پراسرار طریقے سے شدید بو کے بھبھکے اٹھنے شروع ہو جاتے تھے. بعض عاملوں نے تو مختلف دکانداروں سے اس بنیاد پر منتھلی باندھ رکھی ہے کہ ان کے کاروبار کو ہر طرح کے جادو ٹونے سے بچانے کے لئے حفاظتی حصار اور عمل کرتے ہیں. دوسرے نمبر پر جادو ٹونہ مخالفین کو جانی نقصان پہنچانے کے لئے کرایا جارہا ہے. اس میں دشمن کو ذہنی و جسمانی اذیت سے لیکر جان لیوا عملیات کے لئے مختلف سفلی اور کالے جادو کے ماہرین سے میعادی پتلے اور تعویز وغیرہ بنوائے جاتے ہیں. شاہ جی سمیت روحانی علاج کرنے والے چند دیگر عاملوں کے آستانے میں ہماری ملاقات ایسے متعدد افراد سے ہوئی جو اپنے کاروبار اور اہل خانہ پر کئے گئے جادو کی کاٹ کے لئے وہاں پہنچے تھے۔ مثلاً خمیسہ گوٹھ کے نور گل نے بتایا" میں نے اپنی والدہ کے علاج پر ڈیڑھ لاکھ خرچ کر ڈالے لیکن نہ مرض کی تشخیص ہوسکی نہ کوئی افاقہ ہوا۔ والدہ کے کبھی سر میں شدید درد ہوتا تو کبھی وہ پیٹ کے درد سے دہری ہو جاتی تھیں۔ میں پرانی سبزی منڈی پر واقع ایک نجی اسپتال میں ان کا مسلسل علاج کرتا رہا۔ پہلا ٹیسٹ کرایا تو پیٹ میں رسولی کی رپورٹ آئی دوسرا ٹیسٹ کرایا تو رسولی غائب تھی۔ ہار کر روحانی علاج کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ والدہ پر کسی نے سفلی عمل کرا رکھا ہے اب دو ماہ سے روحانی

علاج کرا رہا ہوں اور خاصا افاقہ ہے۔" مخالفین کی لڑکیوں کے رشتوں کی بندش، گھر میں فساد، شوہروں کی فرمانبرداری کے لئے بھی کثرت سے جادو ٹونہ، تعویز گنڈے اور نقش بنوائے جا رہے ہیں ایک بڑی تعداد ایسے نوجوانوں کی بھی ہے جو من پسند محبوب کا دل جیتنے کے لئے روحانی اور سفلی دونوں طرح کے عملیات پر رقم خرچ کر رہے ہیں۔ استاد فیضو کے پاس ایک ایسا شخص بھی آیا جو اپنے حریف کو تکلیف پہنچانے کے لئے سفلی کے زریعے اس کا پیشاب بند کروانا چاہتا تھا۔ پہلے تو مذکورہ شخص نے ایک کتابی منتر پر عمل کیا جو اس طرح تھا" کسی اتوار کے دن ایک چھچھوندر شکار کر کے اس کی کھال اتار لو۔ پھر دشمن نے جہاں پیشاب کیا ہو وہاں کی مٹی لے کر اس کھال میں بھر کر کسی اونچی جگہ ٹانگ دو تو دشمن کا پیشاب بند ہو جائے اور اس وقت تک نہ کھلے گا جب مٹی کو کھال میں نکال نہ دیا جائے۔" لیکن یہ عمل بیکار گیا پھر وہ ایک جعلی عامل کے ہتھے چڑھ گیا جس نے اس سے ہزاروں روپے بٹور لئے بالآخر وہ استاد فیضو کے پاس پہنچا۔ ایک عامل کے مطابق تعویز گنڈے کرانے والوں میں اکثریت خواتین کی ہے کوئی اپنی ساس پر حاوی ہونا چاہتی ہے تو کسی کو خواہش ہے کہ بیٹا، بہو سے زیادہ اس کی سنے۔

مؤکل کو قابو کرنے کیلئے چلہ

مؤکل بھی دراصل جنات ہوتے ہیں بعض لوگوں کے نزدیک یہ فرشتے ہیں۔ مؤکل روحانی عمل کے علاوہ کالے جادو اور سفلی عمل سے بھی تابع کئے جاتے ہیں۔ انہیں قابو کرنے کے لئے ہر قسم کے عمل میں چلہ کاٹنا ضروری ہے البتہ نوری وظیفے کے دوران پانچوں وقت کی نماز پڑھنا اور پاک وصاف رہنا شرط ہے اس کے برعکس سفلی عمل میں ناپاک رہن لازمی ہوتا ہے۔ شاہ جی جو خود بھی مؤکل کو تابع کرن کے لئے روحانی چلہ کاٹ چکے ہیں ان کا کہنا تھا۔" پاک اور صاف رہنے اور پنج وقتہ نماز کے علاوہ نوری چلہ کرنے والے کا دوران عمل کسی نجس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بھی ممنوع ہوتا ہے۔ جھوٹ

نہ بولے حتیٰ کہ کسی کے ساتھ لڑائی جھگڑے سے بھی گریز کی پابندی بھی کرنا پڑتی ہے جبکہ ٤١ دن تک وہ کسی دوسرے کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھانا۔"

شاہ جی نے مزید بتایا" اپنے استاد کی جانب سے مؤکل کو تابع کرنے کی اجازت کے بعد میں ٤١ دن کے چلے میں روز گیارہ سو مرتبہ قل شریف پڑھتا تھا. چلہ مکمل ہونے پر نیاز کرائی جو بچوں میں تقسیم کرادی۔" سفلی عمل کے زریعے مؤکل کو قابو کرنے کے لئے بھی عموما ٤١ دن کا چلہ کاٹنا ضروری ہے۔ سفلی کیونکہ شیطانی عمل ہے لہذا اس کے اکثر عملیات میں ناپاک اور پلید رہنا پڑتا ہے، روز شراب پینا اور زنا لازمی ہوتا ہے۔ اگر سفلی گر دوران چلہ پاک رہے گا یا شیطانی کام نہیں کرے تو بدی کی قوتیں اسے تنگ کرتی ہیں روحانی یا سفلی دونوں قسم کے عملیات کے لئے عامل اپنے گرد حصار کھینچ کر بیٹھتا ہے تا کہ وہ ماورائی قوتوں سے محفوظ رہے،۔ کالے جادو یا سفلی عمل کے لئے زیادہ تر سیندور سے حصار کھینچ کر شیطانی قوتوں کے لئے سات قسم کی مٹھائیاں، شراب اور دیگر چیزیں توشے کے طور پر رکھی جاتی ہیں۔ اس قسم کے چلے ہزاروں میں ایک دو کامیاب ہوتے ہیں اکثر ناکامی سے دوچار ہوتے ہیں۔ بعض کے چلے الٹے بھی ہو جاتے ہیں جس سے عامل پاگل ہو جاتا ہے یا خود کو اور اپنے عزیزوں کو نقصان پہنچتا ہے. جادوگر میں یہ تصور عام ہے کہ یہ کام اس سے" گندی چیزیں" کراتی ہیں جو چلہ الٹا ہو جانے کے بعد اس پر حاوی ہو جاتی ہیں۔

ہمزاد کا چلہ بڑا سخت ہوتا ہے

عاملوں اور جادوگروں میں ہمزاد کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ ہمزاد ہر وقت انسان کے ساتھ رہتا ہے، ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی مرتا ہے۔ کچھ کے نزدیک یہ شیطان ہے۔ اکثریت کا کہنا ہے کہ ہمزاد کا جسم لطیف، انسان کا سایہ ہے اس بارے میں مشہور ہے کہ اگر کوئی عامل کسی متقی، پرہیزگار اور پنج وقتہ نمازی کے خلاف ہمزاد کو استعمال کرے تو اسے الٹا نقصان ہوگا اور ہاتھ

سے ہمزاد بھی جاتا رہے گا جب متقی شخص کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچے گا. ہمزاد کی بہت سے قسمیں ہیں مثلا: علوی، عکسی یا غیبی وغیرہ اس میں ہمزاد علوی قسم بہت قوی تصور کی جاتی ہے. یہ تصور عام ہے کہ ہمزاد کو قابو کرنے سب سے مشکل کام ہے اور اس کا چلہ خواہ نوری ہو یا سفلی بڑا سخت ہوتا ہے۔ اس وقت شہر میں شاید ہی کوئی عامل ہو جس نے ہمزاد کو تابع کر رکھا ہے. اس حوالے سے یہ بھی مشہور ہے کہ کسی دوسرے کے ہمزاد کو قابو کرنے سے اپنا ہمزاد پکڑ آسان ہوتا ہے۔

حکمت سیکھنے، کیمیا گری کے ذریعے سونا بنانے کی بے سود کوششیں

46،45 سالہ ماجد نے اپنا لڑکپن اور جوانی حکمت سیکھنے، کیمیا گری کے ذریعے سونا بنانے کی بے سود کوششوں اور مؤکل و ہمزاد کو قابو کرنے کے مختلف چلے کاٹنے پر گزار دی. انہوں نے اب تک کل 12 چلے کاٹے، 13 واں کر رہے ہیں لیکن کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ ماجد بھائی کبھی میرے روم میٹ ہوتے تھے۔ میں جب ڈیوٹی سے فارغ ہو کر رات دو تین بجے کے قریب گھر پہنچتا تو اکثر مکان کے دو کمروں میں سے ایک میں جائے نماز بچھائے کسی پڑھائی میں مصروف نظر آتے۔ ایک بار کہنے لگے کہ میں آج کل جو چلہ کاٹ رہا ہوں اکتالیس دن مکمل ہونے پر اس رات کوئی ایک ڈیڑھ بجے مجھے کسی تازہ قبر پر جا کر پڑھائی کرنی ہے اور شرط یہ ہے کہ جاتے ہوئے اور واپسی میں گھر پہنچنے تک کسی سے بات نہیں کرنی تم میرے ساتھ چلو۔ اگر کوئی راستے میں مل جائے تو اس سے نمٹ سکو یعنی مجھے بات نہ کرنا پڑے۔

میں کیونکہ ان چیزوں سے دور بھاگتا تھا، لہٰذا میں نے ڈیوٹی کا بہانہ کر کے جان چھڑا لی۔ ان دنوں مجھے ان کے چلوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی لیکن جب اس حوالے سے میں نے خصوصی رپورٹ تیار کرنے کا فیصلہ کیا تو ماجد بھائی یاد آئے چنانچہ ان کی تلاش شروع کی معلوم ہوا آج کل صادق آباد میں اپنا مطب چلا رہے ہیں۔ بڑی تگ و دو کے بعد ان کے ایک عزیز سے موبائل فون کا نمبر حاصل کیا۔ ماجد بھائی سے رابطہ کر کے ہم نے

انہیں کہا کہ آپ نے جو اتنے چلے کئے ہیں ان میں سے کوئی کامیاب ہوا؟ پہلے تو وہ حیران ہوئے کہ مجھے ان معاملات سے کیسے دلچسپی پیدا ہوگئی جب انہیں مقصد بتایا گیا تو ان کا کہنا تھا" اب تک مختلف میعاد کے 12 چلے کاٹ چکا ہوں جو ناکام رہے لیکن یہ اللہ کا شکر ہے کہ کوئی الٹا نہیں ہوا نہیں تو اس وقت تم سے بات نہ کر رہا ہوتا اور یہ آج کل ۱۳ واں چلہ کر رہا ہوں بڑے کامل استاد نے دیا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ اس بار کامیابی مل جائیگی۔ ماجد بھائی کے مطابق انہوں نے زیادہ تر چلے موکل کو تابع کرنے کیلئے کئے جبکہ ہمزاد کو قابو کرنے کیلئے صرف ایک بار چلہ کاٹا تھا۔ تفصیل سے بتاؤں تو کئی صفحے بھر جائینگے، مختصر بتاتا ہوں کہ اس کے لئے استاد نے 41 دن تک مجھے عشاء کے وقت گلاب کے پھلوں پر آیۃ الکرسی پڑھنے کو بتائی تھی۔ میں روز ایک خالی کمرے میں وضو کرنے کے بعد چھری سے کڑا مار کر (حصار) بیٹھ جاتا پیچھے چراغ جلا کر رکھتا جس سے میرا سایہ سامنے پڑ رہا ہوتا جس پر نظر جما کر یہ منتر پڑھتا:

نیلی کوڑی سبز پران
چڑھدا آوے خاکی شاہ جاں
مکے کر داست سلام
آوے داتا حاضر ہو (منتر نامکمل ہے تا کہ کوئی غلط استعمال نہ کرے)

رات دو بجے کے قریب یہ عمل کر کے گلاب کے پھولوں کو اٹھا تا سات سرسو کے تیل سے چراغ جلا کر ایک پیپل کے درخت کے نیچے رکھ آتا تھا لیکن یہ عمل کامیاب نا ہوسکا۔

منتر کے بارے میں ماجد بھائی کا کہنا تھا کہ ہر عامل عموماً اپنی مادری زبان میں منتر بناتا ہے جو سینہ بہ سینہ چلتے ہیں۔ موکل کو تابع کرنے کے چلے کے بارے میں ان کا کہنا تھا:

اس کے لئے بھی میں نے 41 دن کا چلہ کاٹا تھا روزانہ باوضو ہو کر ایک ہزار مرتبہ

تین فرشتوں ستقافیلہ، روما ئیلہ اور ستقا ئیلہ پڑھتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ سورہ مزمل بھی پڑھنی ہوتی تھی اس چلے کے دوران کسی نادیدہ طاقت نے مجھے غنودگی بہت دی۔ دماغ اور ذہن ہر وقت بھاری رہتا تھا خیر کسی نا کسی طریقے سے ٤١ دن پورے ہوئے تو اس رات قبرستان میں کسی تازہ قبر پر جا کر آدھا گھنٹے پڑھائی کرنا تھا۔ یہ آخر مرحلہ تھا جب میں نئی کراچی ٦ نمبر کے قبرستان میں ایک تازہ قبر پر بیٹھا پڑھ رہا تھا تو آسمان سے کوئی تیز روشنی سی لپکی، میں کچھ خوفزدہ ہوا لیکن ہمت کر کے پڑھتا رہا واپس اپنے ٹھکانے کے نزدیک پہنچا تو ایک سائیکل والے نے پوچھا کہ قبرستان کو کون سا راستہ جاتا ہے۔ میں نے غیر ارادی طور پر اسے پتہ سمجھانے لگا پھر خیال آیا کہ استاد نے کہا تھا ٹھکانے سے پہلے کسی سے بات نہیں کرنا لیکن میں یہ غلطی کر بیٹھا آج بھی سوچتا ہوں کہ شاید اسی وجہ سے میرا وہ چلہ ناکام ہوا۔ ایک خیال بھی ستاتا ہے کہ اتنی رات ویرانے میں سائیکل والا کہاں سے آ گیا تھا؟

(منتر۔ تنتر کی پراسرار دنیا پر خصوصی رپورٹ ندیم محمود)

00000

جنات اسلام اور جدید سائنس

دنیا میں لاکھوں انسانوں کا یہ خیال ہے کہ جو چیزیں انسان کے حواس خمسہ سے ثابت نہ ہوں انکا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ یہی نظریہ بہت سے لوگوں کے لئے خدا کے وجود سے انکار کا سبب بھی بنا ہے۔ یعنی جو نظر نہ آئے، جو سنائی نہ دے، جسے چھوا نہ جا سکے، جسے چکھا نہ جا سکے، جسے سونگھا نہ جا سکے۔ اس کا کوئی وجود نہیں۔ تو پھر انسان شاید دنیا میں کچھ بھی کرنے کے قابل نہ رہے۔ کیونکہ خیالات، نظریات، تصورات، تشبیہات وہ چیزیں ہیں جو حواس خمسہ سے ثابت نہیں کی جا سکتیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جن، دیو، بھوت، آسیب، سایہ، پری، چڑیل یہ بھی مخلوق ہیں اور مذاق نہیں ہیں۔

تجربات کی روشنی میں معلوم ہو گیا ہے کہ جنات ایک مستتر اور نظر نہ آنے والی مخلوق ہے اب خود یورپ نے جو دانش و عقل کا سب سے زیادہ مدعی ہے۔ جنات کے وجود کو تسلیم کر لیا ہے۔ بلکہ انکے وظائف اور اعمال تک کو معلوم کر لیا ہے جدید تحقیقات یہ ہیں کہ جن ایک لطیف ذی روح مخلوق ہے جس کا وزن ہے۔ سوچتی اور سمجھتی ہے اور جس کی قوتیں اور حواس انسان سے زیادہ تیز اور بڑھ کر ہیں وہ دیکھی نہیں جا سکتی البتہ جب وہ عام مادی اشیاء کو اپنے ارادوں کی تکمیل کے لیے استعمال کرتی ہے تو اس وقت اس کے وجود کا پتہ چلتا ہے۔ یہ تاویل کہ جن انسان ہی کی ایک صنف کا نام ہے نہ صرف واقعات کے اعتبار سے بھی غلط ہے اور اصل میں یہ نتیجہ ہے ایک طرح کی

مرعوبیت اور شوق اجتہاد کا۔

مشرق سے زیادہ مغربی لوگوں کا بھوت پریت پر یقین

ایسے لوگوں کی کمی نہیں کہ جن کے ساتھ ایسے واقعات پیش نہ آئے ہوں۔ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کا کوئی ایسا علاقہ نہیں کہ جہاں بھوت پریت کا ذکر نہ ہو۔ بھوت پریت کے حوالے سے بہت باتیں کی جاتی ہیں۔ کچھ ان کے وجود پر یقین رکھتے ہیں اور کچھ ان سے انکار کرتے ہیں۔

پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ مشرقی لوگ ہی بھوت پریت پر یقین رکھتے ہیں مگر جب سے دنیا گلوبل ویلیج میں بدلی ہے اور دنیا بھر کے واقعات آشکار ہوئے ہیں تو یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ مشرقی سے زیادہ مغربی لوگ بھوت پریت پر یقین رکھتے ہیں۔

مغرب میں تو ''ہالووین ڈے'' کے نام سے بھوتوں اور روحوں کو خوش کرنے کا دن بھی منایا جاتا ہے۔

آئن سٹائن کا نظریہ اضافیت اور بھوتوں کی موجودگی

مختلف قوموں میں بھوت پریت پر الگ الگ نظریات اور تصورات پائے جاتے ہیں۔ جنات کو ایک خدائی مخلوق اور بھوت وچڑیل کو انسانوں اور حیوانوں کی بھٹکی ہوئی روحیں سمجھا جاتا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ بھوتوں کا تصور اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ انسانی تاریخ۔ مغربی دنیا میں بھوتوں کے عامل پیراسائیکالوجی کے ماہر کہلاتے ہیں۔

ایک مغربی عامل جان کاکوبا کی کتاب 'گوسٹ ہنٹرز'' سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ آئن سٹائن کا نظریہ اضافیت بھوتوں کی موجودگی کو ثابت کرتا ہے۔ جس کے مطابق توانائی کو فنا نہیں کیا جا سکتا۔

روح توانائی کی ایک قسم ہے، جو برقی مقناطیسی قوت کی صورت میں جسم میں رہتی ہے۔ جسم مر جاتا ہے لیکن روح نہیں مرتی، کیونکہ وہ ایک توانائی ہے۔

پیراسائیکالوجی کے ماہر کہتے ہیں کہ:

جبکہ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ جس طرح جسم مٹی کے ساتھ مل کر مٹی ہوجاتا ہے، اسی طرح جسم میں موجود توانائی حرارت میں تبدیل ہو کر فضا میں تحلیل ہوجاتی ہے۔ پیرا سائیکالوجی کے ماہر کہتے ہیں کہ انسان کا جسمانی نظام بجلی پر کام کرتا ہے جو جسم کے اندر ہی پیدا ہوتی ہے۔ جسم کی موت کے بعد یہ برقی توانائی یا روح دوسری دنیا میں چلی جاتی ہے، لیکن جو افراد مرتے وقت انتقام یا محبت کے شدید ترین جذبات کی کیفیت سے گزر رہے ہوتے ہیں، ان کی روحیں اپنے مقصد کی تکمیل تک دنیا میں ہی رک جاتی ہیں اور جو بھوت بن جاتی ہیں۔

صرف انسانی روحیں ہی بھوت کی شکل میں ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ کئی گھریلو پالتو جانور، مثلاً ایسے کتوں اور بلیوں کی روحیں بھی ان کے مرنے کے بعد بھوت بن جاتی ہیں جنہیں اپنے مالکوں سے شدید محبت ہوتی ہے یا وہ کوئی خاص انتقام لینا چاہتی ہیں۔ یہ روحیں اکثر اپنے مالکوں کا پیچھا کرتی رہتی ہیں۔

لاکھوں لوگوں کا نظریہ باطل کیوں۔۔۔؟

دنیا میں لاکھوں انسانوں کا یہ خیال ہے کہ جو چیزیں انسان کے حواس خمسہ سے ثابت نہ ہوں انکا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ یہی نظریہ بہت سے لوگوں کے لئے خدا کے وجود سے انکار کا سبب بھی بنا ہے۔ یعنی جو نظر نہ آئے، جو سنائی نہ دے، جسے چھوا نہ جا سکے، جسے چکھا نہ جا سکے، جسے سونگھا نہ جا سکے۔ اس کا کوئی وجود نہیں۔ تو پھر انسان شاید دنیا میں کچھ بھی کرنے کے قابل نہ رہے۔

کیونکہ خیالات، نظریات، تصورات، تشبیہات وہ چیزیں ہیں جو حواس خمسہ سے ثابت نہیں کی جا سکتیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جن، دیو، بھوت، آسیب، سایہ، پری، چڑیل یہ بھی مخلوق ہیں اور مذاق نہیں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد اچھی ارواح تو آسمان

پر "رفیق الاعلیٰ" سے جاملتی ہیں اور سنا ہے کہ قیامت تک وہیں رہتی ہیں۔
"رفیق الاعلیٰ" کے بارے میں سنا ہے کہ یہ پہلے آسمان یا دنیاوی آسمان کے اوپر یعنی پہلے اور دوسرے آسمان کے بیچ میں کوئی جگہ ہے۔ جبکہ گناہ گار روحیں، بدروحوں کی شکل میں آسمان سے دھتکار دی جاتی ہیں اور وہ زمین پر بھٹکتی پھرتی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اچھے اور برے تو سب میں ہوتے ہیں!

اس مخلوق میں بھی اچھے اور برے ہوتے ہیں۔ اچھی مخلوق چاہے انسان ہوں، حیوان ہوں یا غیبی، ان سے کسی کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ یہ سب اپنی اپنی ڈائے مینشنز میں کام کرتے رہتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے کو پہچانتے بھی ہیں، ہمدرد بھی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں۔

شیطانی مخلوقات کی کمزوریاں۔۔۔!

شیطانی مخلوقات سورج ڈوبنے کے ساتھ ساتھ زور پکڑنا شروع کر دیتی ہیں۔ سورج کی روشنی میں یہ کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح بجلی کے بلب کی روشنی بھی انکو تکلیف دیتی ہے۔ گھروں اور عمارتوں کے کونوں میں یہ سمٹ جاتے ہیں یا باتھ روم ان کا ٹھکانا ہوتے ہیں۔

چین میں جو گول عمارتیں بنائی جاتی تھیں انکے پیچھے بھی یہی نظریہ تھا کہ شیطانی ارواح اس میں داخل نہیں ہوسکتیں یا اپنا ٹھکانا نہیں بنا سکتیں۔ مسجدوں میں بھی گنبد گولائی میں ہوتا ہے۔ کراچی میں ابھی بھی کہیں پرانے گھر ایسے ہیں کہ ان کے ڈرائنگ روم یا عام کمرے کی ایک دیوار یا ایک حصّہ گولائی میں ہوتا ہے اور وہ کمرہ نسبتاً ٹھنڈا ہوتا ہے۔ کیوں کہ گولائی کی وجہ سے ایک تو ہوا گردش میں رہتی ہے جبکہ کونے کی وجہ سے ہوا بلاک ہو جاتی ہے۔ جس وجہ سے شیطانی چیزیں جو گرم دھوئیں یا ہوا سے بنی ہیں، کے رکنے کا موقعہ نہیں ملتا۔

یہ شیطانی چیزیں عموماً اکیلے شخص پر حملہ کرتی ہیں، کسی گروہ پر یا دو تین لوگوں پر نہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ پہلے زمانے کے بزرگ کسی ویرانے میں اکیلے جانے سے منع کرتے تھے۔ گھر میں یا گھر کے اندر کمروں میں دروازوں سے یا کھلی جگہوں سے داخل ہوتی ہیں، دیواروں سے نہیں، اسی لئے بزرگ دروازہ کے سامنے سونے سے یا کھلے حصوں کے راستے میں سونے سے منع کرتے تھے، کیونکہ وہ انکی گزرگاہ ہوتی ہیں۔ بلکہ نیک مخلوق کی بھی۔

اگرچہ جنات دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں تاہم بیشتر جن آبادیوں میں رہتے ہیں مگر دوسری مخلوق انسانوں کی آبادیوں سے دور رہتے ہیں۔ یہ خود انسانوں کے علاقوں میں نہیں آتے لیکن اگر انسان ان تک پہنچ جائیں تو انکو تنگ کرتے ہیں۔

ایک ماہر نفسیات کی رائے

ماہر نفسیات ڈاکٹر کاظمی کا کہنا ہے کہ شیطان کی دنیا میں آمد کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ شیطان کی آمد کیوں ہوئی۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ شیطان کیوں دھتکارا گیا۔ کیسے وہ بلندیوں سے پستیوں میں جا پہنچا۔ یہ سب ہمیں قرآن وحدیث میں تفصیل کے ساتھ بتایا گیا ہے۔

یہ انسانی فطرت ہے انسان جن بھوت دیو چڑیل کو دیکھنا چاہتا ہے۔ آپ آنکھیں بند کریں آپ کے ذہن میں جن دیو۔ بھوت، چڑیل اور دیگر مافوق الفطرت مخلوقات کا تصور ابھرتا ہے۔ خوابوں میں بھی انسان کئی دفعہ جن چڑیل یا کوئی ڈراؤنی مخلوق دیکھ کر گھبرا جاتا ہے۔ آنکھ کھل جاتی ہے۔ اور سردیوں میں بھی انسان پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے خوابوں کی فوری تعبیر چاہتے ہیں اور اِدھر اُدھر بھٹکتے ہیں۔

بچوں کو آج سے بیس پچیس سال پہلے ایسی باتوں سے ڈرایا جاتا تھا۔ مگر اب یہ بات تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ ایسے متعدد واقعات میں کوئی حقیقت نہیں ہوتی بلکہ لاشعوری سوچیں ہی انسان کو نظر آتی ہیں۔ دماغی کمزوری اور دیگر بیماریوں کے نتیجے

میں انسان کی سوچیں اس پر حاوی ہو جاتی ہیں جسے وہ حقیقت سمجھتا ہے۔

جادو کا علاج سیدھے راستے پر چلنا، نیک اعمال بجالانا ہے:

کسی پر بدروح یا ہوائی چیز کا قابض ہونا درست بات نہیں۔ خبیث روحیں، بھوت یا چڑیل ہے کسی وجود کا نام نہیں ہے بلکہ یہ کردار کے نام ہیں۔ مریض اگر بدعمل ہے تو خود بھی خبیث، بھوت یا چڑیل ہو سکتا ہے اور علاج کرنے والا بھی خبیث وغیرہ ہو سکتا ہے۔ اور اس کا علاج چند آڑی ٹیڑھی لکیروں سے نہیں بلکہ سیدھے راستے پر چلنے اور نیک اعمال بجالانے سے ہوتا ہے۔

انھوں نے بتلایا کہ کسی بھی انسان کے مرنے کے بعد اس کی روح کا بھٹکتے رہنا کی بات بھی بالکل غلط ہے۔ کیونکہ تمام روحیں خداوند عالم کے قبضہ میں ہوتی ہیں اسی لئے "قبض روح" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے یعنی روحیں آزاد نہیں رہتیں کہ جو چاہے کرتی پھریں جب مومن کی روح بغیر اذن پروردگار نہیں آ جا سکتی تو گندی روحیں کس طرح مومنین کو ستانے کے لئے آزاد نہ نکل پڑیں گی؟۔ کیا خداوند عالم گندی روحوں کو یہ اجازت دے گا کہ وہ واپس دنیا میں جا کر بنی نوح انسان کو ستائیں؟ اور گندی روحیں تو اپنے برے اعمال کی سزا کاٹنے میں مصروف رہتی ہیں، انہیں کسی کو ستانے کا ہوش کہاں ہوتا ہے؟ لہٰذا یہ بھی جھوٹ ہے کہ گندی روحیں مومنین یا اللہ کے دیگر بندوں کو ستاتی ہیں۔ سورہ حدید میں ہے کہ "سارے آسمان و زمین کی بادشاہی اسی کی ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے"۔

جادو یا کالے علم کا بانی ابلیس تھا

کالے علم کی توڑ کے ماہر کا کہنا ہے کہ گندی روحیں، موکل اور دیگر کالی شکتیوں جیسے ہنومان، کھیتر پال، بھیرو، ناگ دیوتا، لونا چماری، چڑیل، لکشمی دیوی، کالا کلوا، پاروتی دیوی، کلو سادھن، پچھل پیری، ڈائن، ہر بھنگ آکھیا جیسی دیگر بلائیں ان سب

کا دراصل کالے علم سے تعلق ہے۔

ہمارے ملک میں اس وقت جو بھی خود کو کالے علم کا ماہر بتلاتا ہے وہ اصل ہندوؤں کے کالے علم کا پیروکار ہے۔ یہ کالے علم کرنے والے ان کالی شکتیوں کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈال کر ایک دوسرے کا مخالف بنا دیتے ہیں۔

کالے علم کے حوالے سے ان کا کہنا ہے کہ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ جادو یا کالے علم کا بانی ابلیس تھا جس نے انسانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالے اور انہیں گمراہ کرنے کا چیلنج کیا تھا اور خدا نے اس کے وسوسوں سے بچنے کی تاکید کی تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں سامری جادوگر بہت مشہور تھا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدائی طاقت اور ایمان کے سامنے اس کی تمام شعبدے بازیاں کام نہ کر سکیں۔

حق پرستوں کا نوری علم سے لوگوں کے مسائل حل کرنا

وقت کے ساتھ ساتھ جیسے حق کی قوتیں کام کرتی رہیں ویسے ہی بدی کی طاقتیں بھی اپنا اثر ورسوخ بڑھاتی رہیں، حق کے ماننے والے نوری علم سے جہاں پر لوگوں کے مسائل حل کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور قرآن کی تعلیم کے ذریعے انہیں ذہنی آسودگی دیتے ہیں وہاں پر بدی کا ساتھ دینے والے شیطانی علوم سے عوام الناس کو مختلف مصائب میں مبتلا کرتے رہتے ہیں۔

یہ لوگ نہ صرف کالے علم کی مختلف اقسام جیسے جنتر، منتر اور تنتر سے لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈال کر گمراہ کرتے ہیں بلکہ بنی نوح انسانوں کو تنگ کرتے ہیں۔ ان کی ہی چھوڑی ہوئی شکتیاں کبھی چڑیل، کبھی بھوت اور کبھی کوئی ہوائی چیز بن کر لوگوں کو نظر آتی ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ لاہور میں بہت سے افراد ہونگے جو حلفاً کہے گے کہ انھوں نے ہوائی چیز دیکھی تو یقیناً وہ درست کہہ رہا ہے کیونکہ لاہور میں ایک نہیں بیسیوں ایسے افراد ہیں کہ جو کالا علم کرتے ہیں اور ان کی چھوڑی ہوئی ہوائی چیزیں لوگوں کو نظر آجاتی

ہیں۔ انھوں نے بتایا ہندو مذہب کے نزدیک بھوت پریت جیسی 80 ہزار سے زائد مخلوق موجود ہے۔

مغربی ممالک میں بھوتوں کو پکڑنے کے تربیتی ادارے

مغربی ممالک میں بھوت پریت پر کتنا یقین کیا جاتا ہے اس کا اندازہ اس بات سے ملتا ہے کہ امریکہ اور یورپ کا کوئی ایسا ملک نہیں کہ جہاں گھوسٹ ہنٹر موجود نہ ہوں بلکہ ہر ملک میں کئی ایسے ادارے موجود ہیں کہ جہاں بھوتوں کو پکڑنے کی تربیت دی جاتی ہے۔

ہپناٹزم اور ٹیلی پیتھی کے ماہرین

مغربی پیرا سائیکالوجی کے ماہرین کا کہنا ہے کہ بعض انسانوں کا جسمانی برقی مقناطیسی نظام بہت توانا ہوتا ہے یا وہ مشق کے ذریعے وہ اپنی یہ قوت اتنی زیادہ بڑھا لیتے ہیں کہ دوسروں کی سوچ اور خیالات پر اثر انداز ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں، جس کی ایک نمایاں مثال ہپناٹزم اور ٹیلی پیتھی کے ماہرین ہیں۔

لیکن جب کسی غلطی کی وجہ سے وہ اپنی مقناطیسی لہروں کو کنٹرول نہیں کر پاتے تو وہ توانائی بھی بھوت کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔

پیرا سائیکالوجی کے ان ماہرین کو اپنے نظریے پر اتنا پختہ یقین ہے کہ وہ بھوت پکڑنے کے لیے سائنسی آلات استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً قطب نما، برقی مقناطیسی لہروں کا کھوج لگانے والے میٹر، حرارت اور توانائی کی لہروں کی تصویر اتارنے والے کیمرے، اور مخصوص قسم کے اسکینرز وغیرہ۔

بھوتوں کی تصاویر اور ویڈیوز

بھوتوں کی تصویریں اور ویڈیوز بڑی تعداد میں یوٹیوب اور انٹرنیٹ کی کئی سائٹس پر موجود ہیں۔ لیکن سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ زمین کے مخصوص مقناطیسی میدان، اور

ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے بعض مقامات پر ایسے چھوٹے برقی دائرے بن جاتے ہیں، جو الیکٹرانک آلات پر بھوت کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں۔

سائنس اور پیرا سائیکالوجی جواب سے قاصر

عرب ممالک خصوصاً سعودی عرب میں مدینہ اور طائف میں جنات کی ایک بڑی تعداد آباد ہے۔ مدینہ کے نزدیک وادی جن ہے کہ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہاں پر جنات کی خاصی آبادی ہے جبکہ طائف میں ابھی بھی رسول خدا پر ایمان لانے جنات اوران کی اولاد موجود ہے۔

بہر حال ایسے واقعات کی تعداد لاتعداد ہے کہ جس کا سائنس اور پیرا سائیکالوجی بھی جواب دینے سے قاصر ہے۔۔۔۔۔۔آپ کا کیا خیال ہے؟

OOOOO

آسیب اور جنات کے اثرات.. کتنی حقیقت کتنا فسانہ

جن بھوت اور آسیب کے حوالے سے سب سے زیادہ فلمیں ہالی وڈ میں بنتی ہیں ان میں سے بعض فلمیں ایسی بھی ہوتی ہے جس کے بارے میں ہدایتکار اور کہانی نویس کا دعویٰ ہے کہ وہ سچے واقعہ پر مبنی ہیں۔

آسیب اور جنات کے اثرات..!

اس بات سے تو کسی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا کہ جنات بھی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں کیونکہ اس کی گواہی قرآن پاک سے ملتی ہے البتہ اس بارے میں ضرور اختلاف پایا جاتا ہے کہ جنات کسی انسان پر غلبہ اسے پریشان یا اس کی جان لے سکتے ہیں یا نہیں اور یہ ایسی بحث ہے جو صدیوں سے جاری ہے لیکن آج تک کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکی جبکہ جن بھوتوں کے جھوٹے سچے قصے ہم اور یقیناً ہمارے آباؤ اجداد بھی اپنے بڑوں سے سنتے چلے آئے ہیں۔

شیاطین و جنات کا غلبہ کن لوگوں پر ہوتا ہے اس بارے میں ارشاد ربانی ہے (ترجمہ) پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان رجیم سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو اسے ان لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے اور اپنے پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس کا زور تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے اور اس کے بہکانے سے شرکت کرتے ہیں۔ (سورۃ النحل)

ترقی یافتہ دور اور جدید سائنس کی بھول

ایک حلقہ انسانوں پر جنات کے چمٹ جانے پر رتی بھر یقین نہیں رکھتا اور اس حوالے سے منسوب تمام قصے کہانیوں کو من گھڑت اور جھوٹ قرار دیتا ہے۔

من گھڑت کہنے والوں کی ایک دلیل یہ بھی ہوتی ہے کہ: ''اگر جنات انسانوں کو

پریشان کرنے کی قدرت رکھتے تو اس قسم کے واقعات ہمارے معاشرے میں ہی کیوں جنم لیتے ہیں؟ یورپ اور امریکہ میں جنات کا زور کیوں نہیں چلتا؟"

جانے وہ کیوں یہ بھول جاتے ہیں کہ امریکہ اور یورپ سمیت دیگر ترقی یافتہ ممالک میں بھی اس قسم کے واقعات صدیوں سے سینہ بہ سینہ چلے آرہے ہیں اور آج کے ترقی یافتہ دور اور جدید سائنس کے باوجود امریکہ اور مختلف یورپی ممالک میں جادو ٹونے اور جنات پر تحقیق کیلئے باقاعدہ سوسائٹیاں قائم ہیں جن کیلئے لاکھوں ڈالر کا فنڈ مختص کیا جاتا ہے ان میں سے ہی ایک امریکی نفسیاتی سوسائٹی بھی ہے جس کے 680 ارکان میں کئی ممتاز نفسیات دان نفسیاتی معالج، ڈاکٹر، فلسفہ دان، جج اور وزراء شامل ہیں۔ سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر ہمسن لاپ ہیں۔

ان نامور علمائے فن کو جھوٹے اور فرضی قصوں سے دھوکا دینا مشکل ہے۔ کیونکہ یہ علمی اور سائنسی نقطہ نظر سے ہر پیش کردہ واقعہ کی اچھی طرح چھان بین کرتے ہیں۔ ان سوسائٹیوں میں ایسے سینکڑوں واقعات جمع ہیں، جن پر تحقیق ہو رہی ہے۔ بطور مثال ان میں سے ایک قصہ بیان کیا جاتا ہے۔

مرحوم شوہر کی وصیت نامہ کیسے ملا۔۔۔!؟

فلاڈلفیا کی ایک مستقل مزاج ضعیف خاتون ہیرس کی ایک عزیز دوست ہیلن مدت سے طلاق یافتہ ہیں جن کے شوہر سے ان کی کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی ایک دن مسز ہیرس کو محسوس ہوا کہ ان کے سامنے ایک شخص کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے کہ ہیلن سے کہہ دو کے گھر پر اونچی الماری میں پیتل کے کنڈے کے اوپر خانے میں کالا پرس پڑا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ شخص غائب ہو گیا۔

مسز ہیرس نے اس سائے کا یہ پیغام ہیلن کو پہنچایا۔ ہیلن طلاق کے بعد 15 برس سے اس مکان میں نہیں گئی تھی، جہاں کبھی وہ سابقہ مرحوم شوہر کے ساتھ رہتی تھی۔ پیغام ملنے کے بعد وہ اپنی سابقہ ساس کے پاس گئی، وہاں اونچی الماری کے اوپر کے خانے

میں کالا پرس موجود تھا جس سے ہیلن کی ساس ابھی تک بے خبر تھیں اور اس پر اس کے اندر مرحوم شوہر کی وصیت نامہ موجود تھا۔

واویلا کرنے والے اپنی غلط فہمی دور کر سکتے ہیں!

جو لوگ یہ واویلا کرتے ہیں کہ جن بھوتوں کے قصے صرف ہمارے معاشرے میں ہی پائے جاتے ہیں، وہ انٹرنیٹ سے یورپ میں موجود جن بھوتوں سے متعلق قصے کہانیاں اور اس حوالے سے قائم سوسائٹیوں کا مواد حاصل کر کے اپنی غلط فہمی دور کر سکتے ہیں۔

پھر یہ بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے کہ جن بھوت اور آسیب کے حوالے سے سب سے زیادہ فلمیں ہالی وڈ میں بنتی ہیں ان میں سے بعض فلمیں ایسی بھی ہوتی ہے جس کے بارے میں ہدایتکار اور کہانی نویس کا دعویٰ ہے کہ وہ سچے واقعہ پر مبنی ہیں۔

صرف چند کیس ایسے ہیں۔۔۔!

پیر ملک ممتاز حسین قادری کے بقول طویل بیماری کاٹ کر آنے والا شخص عموماً چڑ چڑا اور بدمزاج بھی ہو جاتا ہے جس کے سبب اس کے ضعیف الاعتقاد گھر والے یا وہ خود یہ سمجھتا ہے کہ اس پر آسیب ہے یا کسی نے کوئی جادو ٹونہ کرادیا ہے۔ حالانکہ میرے پاس آنے والے مریضوں میں سارے سال میں صرف چند کیس ایسے ہیں جن پر کوئی اثر وغیرہ یا جادو کرایا گیا ہوتا ہے۔

اس سے انکار نہیں کہ جادو اک حقیقت ہے!

جبکہ آجکل یہ فیشن بھی بن گیا ہے کہ کمزور عقیدے کا مالک ہر دوسرا شخص یہ کہتا پھرتا ہے کہ اس کا کاروبار کسی نے باندھ دیا ہے یا اس کے گھر پر آسیب ہے اس سے انکار نہیں کہ جادو حقیقت ہے اور اس سے لوگ متاثر بھی ہو رہے ہیں جبکہ بعض شیطان صفت جنات انسانوں کو پریشان بھی کرتے ہیں لیکن ایسے واقعات شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔

انسان کے اپنے بداعمال، بدافعال اور بدعادات

انسان کے اپنے اعمال بھی اسے مصیبتوں میں مبتلا کرتے ہیں۔ اللہ کی عبادت سے دور ہو جانا حقوق العباد سے پہلوتہی، زکوٰۃ ادا نہ کرنا اور امانت میں خیانت کرنا یہ تمام عوامل بھی انسان کو تباہی کی طرف لے جاتے ہیں اور جب اسے مالی اور دیگر پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ اسے جادو یا آسیب کا اثر سمجھ بیٹھتا ہے۔

سونے پر سہاگہ کہ ایسے لوگ برا وقت آنے پر بھی اللہ تعالیٰ سے رجوع نہیں کرتے اور نام نہاد عاملوں کے پاس دوڑے پھرتے ہیں جو انہیں جی بھر کر لوٹتے ہیں اور رہی سہی کسر بھی پوری کر دیتے ہیں ایسے لوگ نماز تو پڑھتے نہیں لیکن عامل کی بتائی ہر بات پر خواہ وہ کتنی ہی کٹھن اور مشکل ہو عمل کرتے ہیں۔

جادو اور سفلی کوئی سستا اور آسان کام نہیں

میرے پاس ایسے چند مریض بھی آئے جن پر کسی نے جادو یا سفلی نہیں کرایا تھا کیونکہ یہ کوئی سستا اور آسان کام نہیں پھر ہر شخص کی حقیقی سفلی گر یا کالے جادو کے ماہر تک رسائی بھی نہیں ہوتی۔ دراصل سفلی گر اپنے کسی مریض کے جادو کا اتار کر کے جو اشیاء چوراہوں، سڑکوں، ویرانوں اور کچرے کے ڈھیڑوں پر پھنکواتے ہیں اگر ان کے اوپر سے کوئی شخص گزر جائے تو وہ متاثر ہو جاتا ہے۔

سفلی گر عموماً جادو کی کاٹ کیلئے گوشت، تیل، انڈے اور ماش کی دال وغیرہ کا اتار کر کے پھنکواتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص پاک ہو اور پنج وقتہ نمازی بھی ہو تو ان چیزوں کا اس پر اثر نہیں ہوا۔ متاثرین میں عموماً وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جو ہر وقت ناپاک رہتے ہیں۔ اگر انسان ہر روز درود شریف کا ورد رکھیں تو ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے۔

(امجد عطار۔ پاکستان)

OOOOO

عیسائی عامل لڑکیاں بی بی سی نیوز

برائن لارسن، ٹیس اور لارا شرکن بیک امریکی ریاست ایروزونا سے تعلق رکھنے والی لڑکیاں ہیں جو مارشل آرٹس اور گھڑسواری پسند کرتی ہیں۔
مگران کی وجہ شہرت انہیں دوسری نوجوان لڑکیوں سے الگ کرتی ہے اور وہ یہ کہ یہ سرِ عام جن بھوت سے نجات دلاتی ہیں اور اکثر ٹی وی شوز پر نظر آتی ہیں۔
اٹھارہ سالہ بائرن دوسری دو لڑکیوں ٹیس اور سوانا سے آٹھ سال قبل ایک کراٹے کلاس میں ملی تھیں۔
اکیس سالہ سوانا کا کہنا ہے کہ ہم بس اس کے بعد سے بہت قریب ہو گئیں اور مجھے نہیں پتہ مگر آپ جب ایک دوسرے کو مار رہے ہوتے ہیں تو خود بخود ایک دوسرے کے قریب آجاتے ہیں۔ ہم اکٹھے کام کرتے ہیں۔ لڑنا اور اپنا اور دوسروں کا دفاع کرنا سیکھتے ہیں۔
یہ تینوں لڑکیاں اب کراٹے میں بلیک بیلٹ ہیں مگر مذہبی طور پر عیسائی ہونے کی وجہ سے اب انہوں نے بدروحوں اور جنوں بھوتوں کے خلاف لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔
ان کا کہنا ہے کہ جن بھوت ہوتے ہیں اور ان کی وجہ سے انسان دکھ اور تکلیف کا شکار ہوتا ہے اور انسان کے گناہوں اور اعمال کی وجہ سے یہ بلائیں ان میں داخل ہو جاتی ہیں۔
ان تینوں کی تربیت بائرن کے والد ریورنڈ بوب لارسن نے کی ہے جو ایک پادری ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے پندرہ ہزار جن بھوت نکالے ہیں۔ یہ تینوں لڑکیاں بوب لارسن کے ساتھ امریکہ اور بیرون امریکہ برطانیہ وغیرہ میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔

ٹیس کہتی ہیں کہ 'ہر ملک میں مختلف قسم کے جن بھوت ہوتے ہیں'۔

برائن کے والد بوب لارسن کا کہنا ہے کہ برطانیہ میں جادو ٹونے کا بہت زور ہے جس کی وجہ جے کے راؤلنگ کے ناول ہیری پوٹر کی کتابیں ہیں۔

ٹیس کہتی ہیں کہ 'یہ جو ہیری پوٹر میں منتر ہیں یہ ویسے ہی نہیں بنائے گئے بلکہ یہ حقیقی منتر ہیں جو کہ جادو ٹونے کی کتابوں سے بنے ہیں'۔

یہ لڑکیاں اپنے آپ کو 'آزادی کے لیے لڑنے والا' قرار دیتی ہیں اور اس جادو ٹونے کے عمل کے دوران یہ چاندی کی بنی ہوئی صلیبیں اور بائبل استعمال کرتی ہیں تا کہ ان نام نہاد جنوں بھوتوں کو جہنم کی جانب بھگا سکیں'۔

ان تینوں لڑکیوں کا سٹیج پر استقبال ایسے کیا جاتا ہے جیسے یہ کوئی مشہور یا نامور شخصیات ہوں۔ ان کے آنے سے پہلے تالیاں بجتی ہیں اور پھر یہ اعلان کرتی ہیں کہ 'ہم بعض جنوں بھوتوں کو دفع کرنے کی کوشش کریں گی'۔

بائرن اس بات سے انکار کرتی ہیں کہ یہ کوئی تھیٹر کی پرفارمنس ہے۔

'ایمانداری سے میں نے کبھی دکھاوا نہیں کیا میں صرف خدا کی طاقت کا اظہار کرتی ہوں۔ ہم یہ کیمروں کے سامنے کے لیے نہیں کرتیں کیونکہ میں نے تنہائی میں بہت کچھ دیکھا ہے'۔

بائرن کے والد ناقدین کی اس بات سے متفق نہیں ہیں کہ اتنی کم عمر لڑکیوں کا یہ سب کچھ سکھانا درست نہیں ہے۔

لارسن کہتے ہیں کہ 'یہ درست ہے کہ کم عمر بچوں کو شراب پینی اور سیکس کرنا سکھایا جاتا ہے مگر خدا کے لیے اخلاقی چیزیں کرنے پر اعتراض ہے'۔

لارسن اور لڑکیاں جب اکیلے کسی کا جن بھوت نکالتے ہیں تو وہ چند سو ڈالر کی امداد مانگتی ہیں اور اس بات کو رد کرتے ہیں کہ وہ یہ سب کچھ پیسوں کی خاطر کرتے ہیں۔

برائن کے والد بوب لارسن کہتے ہیں کہ "جب بھی خدا کے لیے کوئی کام کیا جاتا

ہے تو پیسہ اور اس کے پیچھے مقاصد پر بات شروع ہو جاتی ہے۔"

"لوگ منشیات سے بچاؤ کے لیے لاکھوں ڈالر خرچ کرتے ہیں یا ماہرین نفسیات کو دیتے ہیں تو ہم کیسے سوچ سکتے ہیں کہ روحانیت مفت میں ملے گی۔"

"ایک عام بڑے چرچ کا پادری ملین ڈالر تک کماتا ہے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کے کہیں بھی قریب تک نہیں ہیں۔"

بارٔن کی ماں کہتی ہیں کہ لڑکیاں صرف مدد کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

اُن کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹیوں کو اس کام کے لیے توجہ نہیں دلائی۔

تینوں لڑکیوں کی تعلیم گھر پر دی گئی اور اس کی وجہ ان کے بقول صرف یہی تھی کہ ان کے والد اکثر سفر پر رہتے تھے۔

مگر اب بارٔن اور ٹیس کو کالج میں داخلہ مل گیا ہے اور سوانا پہلے ہی کالج کی طالبہ ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ جنوں اور بھوتوں کے خلاف اپنی جنگ جاری رکھیں گی۔

www.bbc.co.uk/urdu/world//:http

teen_exorcists_tim.shtml130911/09/2013/

OOOOO

روح، روحانیت اور روحانی طاقت

روح، روحانیت، روحانی خواص واثرات اور انرجی کا حصول

اللہ تعالی نے اس دنیا کا نظام اَسباب وعلل کے ساتھ مربوط کر دیا ہے، تاہم اپنی قدرت کے اظہار کیلئے بعض اوقات اللہ تعالی کوئی ایسا معاملہ ظاہر فرما دیتے ہیں جو اس کائنات کے نظام کار اور اس کے اسباب وعلل سے ماوراء ہوتا ہے، اسے معجزہ کہتے ہے اور یہ نبیوں اور رسولوں کے ہاتھوں ظاہر ہوتا ہے مثلاً حضرت صالح علیہ السلام کیلئے اللہ تعالی نے پہاڑ سے زندہ اونٹنی نکال دی، حالانکہ اونٹ پہاڑوں سے پیدا نہیں ہوتے اور نہ ہی حضرت صالح علیہ السلام کے علاوہ کسی اور کیلئے کبھی پہاڑ سے کوئی اونٹ نکلا ہے۔

اور اگر معجزات سے ملتی جلتی کوئی چیز کسی نیک شخص کے ہاتھوں ظاہر ہو تو اسے کرامت کہا جاتا ہے۔ گویا کرامت بھی اسباب وعلل سے ماوراء ہوتی ہے اور یہ بھی اللہ کے حکم سے ظاہر ہوتی ہے، وگرنہ کوئی نیک بندہ اگر یہ چاہے کہ میں جب چاہوں، کوئی نہ کوئی کرامت ظاہر کر دوں تو یہ اس کیلئے ممکن ہی نہیں ہے۔

انبیاء سے بھی لوگ مطالبے کیا کرتے تھے کہ کوئی معجزہ ظاہر کریں تو انبیاء ان کو جواب میں یہی کہا کرتے تھے کہ

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ

{سورہ ابراہیم:11}

''ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے، اللہ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تمہیں لا دکھائیں۔''

مادہ پرستوں کے غیر اسلامی تصورات

مادہ پرست لوگ معجزات و کرامات کو تسلیم نہیں کرتے، ان کے بقول کائنات کی ہر چیز اسباب و علل کے ساتھ مربوط ہے۔ جب اسباب و علل کا یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا تو کائنات خود ہی تباہ ہو جائے گی، گویا ان کے بقول کائنات کا سارا نظام اسباب و علل کی بنیاد پر خود بخود چل رہا ہے، اسے چلانے والی کوئی مقتدر ہستی موجود نہیں۔

بعض کے بقول کائنات کو پیدا تو اس ذات نے کیا ہے جسے اللہ، خدا وغیرہ کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے، تاہم اس نے کائنات بنا کر اسباب و علل کا تعین کر دیا اور اس کے بعد یہ نظام از خود چلتا چلا جا رہا ہے۔

گویا کائنات بنانے کے بعد وہ اللہ اس کائنات سے ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا ہے یا دوسرے لفظوں میں وہ اتنا بے اختیار ہو گیا ہے کہ اپنے ہی بنائے ہوئے نظام میں ذرا سی تبدیلی یا کمی بیشی بھی اب نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ نعوذ باللہ

بہرحال! اللہ قادر مطلق ذات ہے!

ظاہر ہے یہ سب غیر اسلامی تصورات ہیں اور حقیقت حال یہ ہے کہ کائنات اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے، اس کا نظام بھی وہی چلا رہا ہے، اسے اسباب و علل کے ساتھ بھی اسی نے مربوط کر رکھا ہے لیکن وہ ان اسباب و علل کا محتاج نہیں بلکہ وہ جب اور جہاں چاہے، اسباب و علل کے قانون کو توڑ سکتا ہے۔

بہت سے مواقع پر وہ ایسا کرتا بھی ہے۔ مگر وہ ایسا کیوں کرتا ہے، اس کی ذات سے یہ سوال کرنے کے ہم مجاز ہی نہیں، تاہم اتنا ضرور ہے کہ وہ حکیم و دانا بغیر کسی

حکمت کے ایسا نہیں کرتا۔

بعض حکمتیں ہمیں سمجھ آجاتی ہیں اور بعض سمجھ نہیں آتیں، مثلاً معجزات کے سلسلے میں ایک حکمت یہ سمجھ آتی ہے کہ اس طرح وہ اپنی قوت و طاقت اور اپنے نبیوں کی صداقت ظاہر کرتا ہے، نیز ان لوگوں کو اپنی ذات کا وجود منواتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کائنات کا نظام خود بخود چل رہا ہے۔

بہر حال اس کے کام کی کوئی حکمت ہمیں سمجھ آئے یا نہ، ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں اس حقیقت کو ماننا چاہیے کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے۔

آج کے نام نہاد صوفیوں کے گمراہ کن تصورات وتوجیہات

مادہ پرستوں سے متاثر بعض مسلمان بھی معجزات کے حوالے سے عجیب و غریب توجیہات کرتے ہیں تاکہ کسی نہ کسی طرح انہیں اسباب و علل کے ساتھ مربوط کر دکھائیں۔ یہ رویہ صرف مسلمانوں ہی میں نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ کے ہاں بھی پایا جاتا ہے، اس لیے کہ یہود اور عیسائی جن پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں، ان میں سے بعض کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے معجزات بھی ظاہر کیے تھے۔ اس سلسلہ میں حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

جو لوگ معجزات و کرامات کو اسباب و علل کے تابع قرار دینے پر مصر ہیں، ان کے بقول انبیاء کے ہاتھوں جو معجزے ہوئے، وہ مافوق الفطرت کام نہیں تھے بلکہ ہر انسان توجہ، محنت اور کوشش سے ویسے ہی بڑے بڑے کارنامے انجام دے سکتا ہے۔ اسے وہ ذہنی طاقت، اور بقول بعض روحانیت کا کمال کہتے ہیں۔

یہی حال آج کل کے نام نہاد صوفی اور مراقبہ ہال سجانے والوں کا ہے، بلکہ ایک صاحب نے تو یہاں تک دعویٰ کر ڈالا کہ:

''انبیاء نے معجزات پیش کیے، وہ دراصل یہ دکھانے کیلئے تھے کہ ہر انسان میں ایسی مخفی طاقتیں موجود ہیں جن کی مدد سے بلاتفریق مذہب انسان بڑے بڑے کام کر سکتا ہے۔''

{دیکھیے: روحانیت، دانش اور حقیقتیں، از: قمر اقبال صوفی، اورینٹل پبلی کیشنز}

مخفی طاقتوں کی بیداری کیلئے عجیب وغریب کورسز

بعض غیر مسلم فلاسفہ کے بقول اس کائنات کا نظام ایک مخفی قوت یا غیر محسوس انرجی چلا رہی ہے اور یہ انرجی کائنات کی ہر چیز میں نفوذ کیے ہوئے ہے۔ اس لیے کائنات کی ہر چیز سے مخفی طاقت نکل رہی ہے اور خود انسان میں بھی کئی ایک مخفی طاقتیں موجود ہیں۔ ان مخفی طاقتوں کے حصول کیلئے مختلف ادارے بنائے گئے ہیں جن میں انسانوں کی ان مخفی طاقتوں کو بیدار کرنے کیلئے عجیب وغریب کورسز کرائے جاتے ہیں۔

یہ بات اب غیر مسلم ہی نہیں، بہت سے مسلمان بھی کرنے لگے ہیں۔ پاکستان میں بھی بعض ایسے ادارے موجود ہیں جہاں انسانی توانائی کو مرتکز کر کے اس سے عجیب و غریب کام لینے کی صلاحیت بیدار کرنے کی کوششیں کرائی جاتی ہیں۔

سائنٹفک کرامات کا ظہور اور اختلاط مرد وزن

ان اداروں میں بعض وہ ہیں جو اپنے آپ کو غیر مذہبی باور کراتے ہیں اور اپنے طریق کار کو سائنٹفک قرار دیتے ہیں۔ شاید اس لیے بھی کہ ان کے نزدیک انسان اپنی توانائی سے کام لے تو وہ ہر طرح کی ''کرامتیں'' ظاہر کر سکتا ہے۔

جب کہ بعض مذہب اور روحانیت کی آڑ میں یہی کام انجام دے رہے ہیں۔

دونوں طرح کے اداروں میں ایک بنیادی نکتہ اعتراض اختلاط مرد وزن اور نماز وغیرہ جیسی اہم عبادات سے لاپرواہی ہے اور قدر مشترک یہ ہے کہ دونوں طرح کے ادارے انسان کی مخفی طاقتوں کو بیدار اور متحرک کرنے میں مصروف ہیں۔ فرق صرف

یہ ہے کہ ایک اسے ''انرجی'' قرار دیتا ہے اور دوسرا ''روحانیت''۔

یہاں آپ خود ہی اندازہ کرلیں کہ جن اداروں میں لمبے مراقبے کروائے جائیں اور نمازیں بھی ان کی نذر کردی جائیں، ستر وحجاب کی حدود کا کوئی خیال نہ رکھا جائے تو وہاں کون سی مخفی طاقت اور روحانیت بیدار کی جاتی ہوگی۔؟ {یہ صرف تجزیاتی سوال ہے،}

پیر ومرشد کی نظر وکرم سے روحانی طاقتوں کا حصول

مسلمانوں میں بہت سے صوفیاء کے ہاں یہ تصور پایا جاتا رہا ہے کہ انسان ریاضتوں، مجاہدوں اور وظیفوں کے ساتھ ایسی طاقت حاصل کرسکتا ہے کہ وہ جب چاہے، عجیب وغریب کرشمے ظاہر کرسکتا ہے۔ غیب کے پردے اس کی باطنی نظر کے سامنے ظاہر کردیے جاتے ہیں اور وہ ماضی، مستقبل اور قسمت سے متعلقہ تمام غیبی معلومات حاصل کرلیتا ہے۔

بعض صوفیاء کے بقول اس مقصد کیلئے از خود محنت کی ضرورت نہیں بلکہ انسان کو چاہیے کہ وہ کسی عامل، پیر، مرشد کو تلاش کرے اور اس کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو وقف کردے۔ اس طرح پیر ومرشد کی محض نظر وکرم سے یہ روحانی طاقت اسے حاصل ہوجائے گی۔

پیر ومرشد کی نگرانی اور حکم کے مطابق عمل کرنا

روحانی طاقت حاصل کرنے کیلئے صوفیاء کے ہاں ورد اور ریاضتیں مخصوص ہیں۔ یہ ورد متعین تعداد اور مخصوص طریق کار کے ساتھ کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اپنی مرضی سے کام لینا اس راہ میں قابل گردن زنی قرار پاتا ہے۔ اور بارہا یہ کہا جاتا ہے کہ کوئی وظیفہ استاد کے بغیر نہ پڑھیں، ورنہ الٹ پڑ جائے گا۔ عامل، پیر وغیرہ حضرات اپنے شاگرد کو مخصوص عمل بتاتے اور اور خاص اوقات میں وہ عمل پیر ومرشد کی نگرانی اور حکم پر کیا جاتا ہے۔

ان میں اس طرح کی باتیں مشہور کی جاتی ہیں کہ فلاں نے بغیر استاد کے فلاں

قرآنی دعا یا مسنون وظیفہ پڑھا، مگر اس کے باوجود اس پر الٹ اثر ہو گیا۔ حالانکہ اگر وہ قرآنی دعا تھی تو اسے پڑھنے سے الٹا اثر کیسے ہو سکتا ہے، کیا قرآن کریم اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفاء ہے یا الٹا اثر کرتا ہے؟؟؟ {یہ صرف تجزیاتی سوال ہے،}

اسی طرح جن وظائف واذکار کی خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کی ہے، میں نہیں سمجھتا کہ انہیں پڑھنے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مزید کسی کی تصدیق یا اجازت کی ضرورت باقی ہو۔

اشیاء کے روحانی خواص واثرات کی حقیقت

یہ لوگ انسانی روحانی اثرات کی طرح دیگر مادی اور غیر مادی اشیاء کے اثرات کے بھی قائل ہوتے ہیں۔ یعنی ان کے بقول مختلف پتھروں، ناموں، تعویذوں، کڑوں، دھاگوں اور موتیوں وغیرہ کے بھی روحانی اثرات ہوتے ہیں۔

یہ لوگ اللہ کی بجائے ان چیزوں پر توکل کر بیٹھتے ہیں حالانکہ ان چیزوں میں سے کسی چیز میں کوئی اثر ہو سکتا ہے تو اس کا مادی اثر ہو سکتا ہے جیسے نمک، کوئلے اور دیگر چیزوں کے مادی خواص ہوتے ہیں اور وہ بھی سائنٹفک ریسرچ کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ان میں کون سے طبعی و مادی اثرات پائے جاتے ہیں اور انسان ان سے کیا کیا مادی فوائد حاصل کر سکتا ہے، مگر ان میں ایسے کوئی روحانی اثرات نہیں پائے جاتے جو نام نہاد عامل باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

زیادہ سے زیادہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص ان چیزوں کا نفسیاتی اثر لے لیتا ہے جیسا کہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں فلاں کڑا، یا مالا، یا دھاگا پہن کر رکھوں تو میرے کام آسانی سے ہوتے ہیں اور اگر اتار دوں تو رکاوٹیں آنے لگتی ہیں۔ یہ اس کا وہم اور نفسیاتی اثر ہے، حقیقت نہیں ہے۔

عقیدہ سخت خطرے میں ہے۔

جو لوگ اللہ پر توکل کرنے کی بجائے ان کڑوں، پتھروں، نگینوں، تعویذ گنڈوں

وغیرہ پر توکل کرتے ہیں، ان کا عقیدہ سخت خطرے میں ہے۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے پیتل کا کڑا پہن رکھا تھا۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا؟ اس نے کہا: یہ کمزوری کے علاج کیلئے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اسے اتار دو، یہ تو کمزوری کے علاج کی بجائے اسے اور بڑھائے گا اور اسے پہنے ہی تم مر گئے تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکو گے۔''

{مسند احمد، ج4، ص445۔ ابن حبان، ج7، ص628۔ الحاکم، ج4، ص216}

انسانی روح اور اس سے کام لینے کی حقیقت

انسانی جسم دو چیزوں سے مرکب ہے یعنی روح اور بدن۔ جب تک ان دونوں چیزوں کا اتصال رہتا ہے، انسان زندہ رہتا ہے اور جب روح جسم سے جدا ہو جاتی ہے تو انسان کو موت آجاتی ہے۔

یہ روح کیا ہے؟ اس کے بارے میں ہمیشہ بڑے اختلاف رہے ہیں۔ البتہ روح کے حوالے سے یہ بات تو اب سبھی مانتے ہیں کہ انسان کے مادی و محسوس جسم کے اندر ایک غیر مادی چیز موجود ہے جس سے انسانی زندگی قائم ہے اور یہی روح کہلاتی ہے۔

''روح'' عربی زبان کا لفظ ہے اور کئی معانی میں استعمال ہوا ہے، ایک تو یہ جان کے معنی میں استعمال ہوا ہے جو اس کا معروف معنی ہے۔ اس کے علاوہ یہ لفظ قرآن، جبریل، قوائے بدن وغیرہ کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اسلامی لٹریچر میں روح سے ملتا جلتا ایک اور لفظ بھی استعمال ہوا ہے اور یہ ہے نفس/ لفظ نفس کا استعمال روح [جان] دل، ذات [وجود] کیلئے ہوتا ہے، اسی طرح اسے اگر ''فَ'' کی فتح (زبر نَفَس) کے ساتھ پڑھا جائے تو پھر اس کا معنی ہے: سانس، جھونکا، گنجائش، مہلت اور کشادگی و فراخی۔

{دیکھیے: کتب الغات، بذیل مادہ نفس}

جان یا روح کی دو قسمیں ہیں:

معلوم ہوا کہ عربی لٹریچر میں انسانی جان کیلئے دو لفظ استعمال ہوئے ہیں:

1۔روح اور 2۔نفس۔بعض اہل علم نے ان دونوں سے ایک ہی چیز [یعنی انسانی جان] مراد لی ہے، جبکہ بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں اور وہ اس طرح کہ روح سے مراد تو وہ انسانی جان ہے جس سے زندگی قائم رہتی ہے جب کہ نفس سے مراد وہ غیر مرئی چیز ہے جس سے انسانی شعور قائم رہتا ہے۔

اس دوسری رائے کو بعض لوگوں نے اس طرح بھی بیان کیا ہے کہ روح اور نفس دونوں سے مراد ایک ہی ہے یعنی ''جان''۔ یا اردو محاورے کے مطابق ''روح''۔ البتہ اس جان یا روح کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جو نیند کے وقت نکلتی ہے اور خواب میں گھومتی پھرتی نظر آتی ہے، البتہ ہوش وحواس قائم ہوتے یا بیدار ہوتے ہی یہ پلٹ آتے ہے اور دوسری وہ جو موت کے وقت نکلتی ہے اور پھر واپس نہیں آتی۔جن لوگوں نے نفس اور روح میں فرق کیا یا روح کی دو قسمیں قرار دیں، ان کا استدلال قرآن مجید کی اس آیت سے ہے:

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔

''اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آتی، انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے۔پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہوتا ہے، انہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری [روحوں] کو ایک مقرر وقت تک کیلئے چھوڑ دیتا ہے۔''

{سورہ الزمر:42}

اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے جن اہل علم نے نفس اور روح کو دو چیزیں

قرار دینے کی بجائے یہ نقطہ نظر اختیار کیا ہے کہ روح کی دو قسمیں ہیں، ان کے اس موقف کی ترجمانی کرتے ہوئے مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ:

''آیت مذکورہ سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

1۔ یہ آیت اس بات پر سب سے بڑی دلیل ہے کہ روح کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ قسم ہے جو ہر دم انسان کے بدن میں موجود رہتی ہے اور دوسری وہ جو خواب میں جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔

2۔ جاگتے میں یہ دونوں قسم کی روحیں یا روح کے ہر دو جز انسان میں موجود رہتے ہیں۔

3۔ روح کو قبض کرنا یا موت دینا صرف اللہ تعالی کے بس میں ہے۔ اگر وہ خواب کے دوران روح نفسانی کو قبض کر لے تو بھی موت واقع ہو جاتی ہے۔

4۔ بیداری کی حالت پوری زندگی اور خواب کی حالت نیم زندگی کی کیفیت ہے جس میں کچھ صفات زندگی کی پائی جاتی ہیں اور کچھ موت کی۔ گویا یہ کیفیت موت و حیات کے درمیان برزخی حالت کی مظہر ہوتی ہے۔''

{روح، عذاب قبر اور سماع موتی، از عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ، ص 15}

روح سے متعلقہ مذکورہ بالا بحث کا خلاصہ یہ ہے:

1۔ بعض اہل علم اس آیت سے دو طرح کی روحیں مراد لیتے ہیں۔

2۔ بعض اہل علم اس آیت سے دو طرح کی روحیں مراد لینے کی بجائے ایک کو نفس اور دوسری کو روح قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک نفس اور چیز ہے اور روح اور چیز۔

3۔ جب کہ بعض اہل علم نفس اور روح کو ایک ہی چیز قرار دیتے ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ عقیدہ طحاویہ کے شارح علامہ ابن ابی العز کا بھی یہی نقطہ نظر ہے۔

{شرح العقیدہ الطحاویہ، ص 394}

4۔ بعض اہل علم دو روحوں کے تصور کو درست قرار نہیں دیتے، ان کے نزدیک انسان کے جسم سے جو چیز حالت نیند میں قبض کی جاتی ہے وہ جان [روح] نہیں بلکہ ہوش ہے جیسا کہ مفسر زیر نظر آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''نیند کی حالت میں روح قبض کرنے سے مراد احساس وشعور، فہم وادراک اور اختیار وارادہ کی قوتوں کو معطل کر دینا ہے۔ یہ ایک ایسی حالت ہے جس پر اردو زبان کی کہاوت فی الواقع راست آتی ہے کہ سویا اور ہوا برابر۔''

{تفہیم القرآن، ج4، ص375}

توجہ، استحضار روح کے تین حیثیتیں

ان لوگوں کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا کام علم توجہ اور علم استحصار روح {سپر یچولزم} سے شروع کرتے ہیں۔ جس طرح ایک مسمریزم کا ماہر عامل معمول پر اپنی توجہ ڈال کر اس کی روح حاضر کرتا اور اس سے کئی طرح کی خبریں حاصل کرتا ہے یا ایک جن نکالنے والا کچھ آیات قرآنی یا جنتر منتر پڑھ کر جنوں کو حاضر کرتا ہے اور ان کاموں کیلئے پہلے چلہ کشی اور ریاضت کی جاتی ہے۔ بعینہ یہی طریق ان لوگوں نے اختیار کیا۔ ایسے اعمال وافعال سے تین چیزیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

1۔ پیکر محسوس، جو غیب کے پردے میں نہ ہو، جیسے مسمریزم کرنے والے عامل کے سامنے معمول ہوتا ہے اور جن نکالنے والے پیر کے سامنے مریض۔

2۔ توجہ خواہ یہ ظاہری آنکھ کی کش سے ہو یا قلبی ہو جسے عرف عام میں توجہ، قلبی دباو، مراقبہ یا ہندی میں گیان دھیان کہتے ہیں اور

3۔ عزم راسخ یا عقیدہ

پیکر محسوس خواہ کوئی جاندار شے ہو یا بے جان۔ جب اس کے متعلق کوئی عقیدہ قائم کر کے مراقبہ کیا جائے گا تو اس کے اثرات حسب پختگی عقیدہ مرتب ہونے شروع ہو جائیں گے۔ ایسے اعمال وافعال سے جہاں انسان نے روحوں کو حاضر کر کے ان سے غیب کی

خبریں حاصل کیں۔ وہاں ان سے حسب ضرورت کام بھی لیا۔ انسان کی اس طرح سے حاصل شدہ معلومات کو تصوف کی اصطلاح میں کشف {1} یا مکاشفہ کہا جاتا ہے۔

ریاضت، مجاہدہ، چلہ کشی اور مکاشفات کے ذریعہ انسان کو یہ بھی معلوم ہوا کہ اس روحوں کی دنیا {عالم ارواح} میں بے شمار قسم کی روحیں پائی جاتی ہیں، جو غیر مرئی مخلوق ہیں، مثلاً فرشتے، جن، فوت شدہ انسانوں کی روحیں، نیک روحیں، شیطانی اور خبیث روحیں، سب اس عالم میں پائی جاتی ہیں۔ انسان نے اپنی پسند اور ضرورت کے مطابق ان روحوں کو قابو کرنے کیلیے کئی قسم کے اوراد اور جنتر منتر بھی دریافت کر لیے اور ان کو مسخر کر کے کئی قسم کی شعبدہ بازیاں دکھانا شروع کیں۔ ایسی روحوں کو عام طور پر رجال الغیب کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

رجال الغیب سے استفادہ کرنے والے گروہ:

دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس عالم ارواح سے استفادہ کرنے والے مندرجہ ذیل قسم کے گروہوں کا پتہ چلتا ہے۔

ا۔ رہبان۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جو تارک الدنیا ہو کر جنگلوں میں کوئی کٹیا یا خانقاہ بنا کر اس میں مقیم رہا کرتے تھے۔ تزکیہ باطن اور دل کو آئینہ بنانے میں مصروف رہتے۔ ان کا اصل مقصود ذات باری کا مشاہدہ کرنا ہوتا تھا۔ وہ لوگوں کو غیب کی خبریں بھی بتلایا کرتے تھے۔ ان کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔

{دیکھیے سورہ الحدید آیت 27}

۲۔ کاہن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایسے لوگ چلہ کشی ضرور کرتے تھے، لیکن عام آبادیوں میں رہتے تھے۔ ان کا تعلق شیطانی روحوں سے ہوتا تھا۔ "صحیح بخاری باب الکہانۃ" میں ہے کہ "کچھ لوگوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کاہنوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: ان کی باتیں محض لغو

ہیں۔انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کبھی تو ان کی بات سچ نکلتی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہ بات وہ ہوتی ہے جو کاہن شیطان سے اڑا لیتا ہے پھر وہ اپنے ''ولی'' یعنی دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے، تو یہ لوگ اس میں سو جھوٹ ملا لیتے ہیں۔''

۳۔ جادوگر.........ان کا تعلق خالص شیطانی اور خبیث روحوں سے ہوتا تھا۔ یہ لوگ ایسی روحوں کو قابو کر کے لوگوں کو تنگ کرتے، انہیں نقصان پہنچاتے اور لوگوں میں اپنی ہیبت کا سکہ جماتے تھے۔ یہ لوگ ان روحوں کے ذریعہ اشیاء کی ماہیت اور حقیقت تو نہیں بدل سکتے البتہ فضا کو متاثر کرتے اور ہیبت ناک بنا دیتے ہیں، چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کا مقابلہ کرنے والے جادوگروں کے متعلق فرمایا:

سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ

''ان جادوگروں نے حاضرین کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور ان کو دہشت ناک کر دیا''

{سورہ الاعراف:116}

گویا جادوگروں کی رسیاں فی الحقیقت سانپ نہیں بنی تھیں بلکہ لوگوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا اور وہ ان سے ڈر بھی گئے تھے۔

{1} کشف کی حقیقت کے متعلق مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ:

''کشف کوئی بڑا کمال نہیں، اگر کافر بھی ریاضت ومجاہدہ کرے تو اس کو بھی ہونے لگتا ہے۔ نیز مجانین کو بھی کشف ہوتا ہے۔ صاحب شرح اسباب نے لکھا ہے۔ میں نے خود لکھا ہے۔ایک مجنوں کو اس قدر کشف ہوتا تھا کہ بزرگوں کو بھی نہیں ہوتا تھا لیکن جب اس کا مسہل ہوا، تو مادہ کے ساتھ کشف بھی نکل گیا۔''

{اشرف السوانح، ج 2، ص 87}

OOOOO

رہبانیت میں کشش کی وجوہات

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ واضح احکام کی موجودگی میں رہبانیت نے اسلام میں کیسے راہ پائی۔ آخر رہبانیت میں وہ کیا کشش اور جاذبیت ہے کہ شرعی احکام وحدود کو پھلانگ کر لوگ اس میں جا داخل ہوئے؟

یہ کہنا سراسر غلط ہوگا کہ قرآن وحدیث میں زہد اور دنیا سے بے رغبتی کے بارے میں جو ارشادات پائے جاتے ہیں۔ وہ رہبانیت کی بنیاد ہیں۔ کیونکہ ان ارشادات کو سمجھنے والے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اجمعین تھے۔ لیکن ان میں ایسی رہبانیت کا کوئی اثر نہیں پایا جاتا۔ بلاشبہ دنیا اور اس کے مال و اسباب سے بے رغبتی دین کا ایک حصہ ہے، لیکن یہ پورا دین نہیں۔ معاشرتی، معاشی اور عائلی حقوق کی ذمہ داریاں، جو زندگی کا نہایت ہی اہم حصہ ہیں، ان ارشادات سے ساقط نہیں ہو سکتیں۔

رہبانیت کو اختیار کرنے کے اسباب کچھ اور ہی ہیں، جو ہمارے خیال کے مطابق درج ذیل ہیں:

ا۔ روحانی ترقی یا آئینہ باطن کی صفائی

اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ دنیا کے جھمیلوں میں پھنس کر کبھی یکسوئی کے ساتھ روحانی ترقی نہیں کی جاسکتی۔ ان کے خیال میں روحانی ترقی کا کوئی ایسا راستہ نہیں، جو دنیا کے اندر سے ہو کر جاتا ہو، لہٰذا ''درویش'' قسم کے لوگوں نے اسے نیکی سمجھ کر اختیار کر لیا۔ جب کہ اسلام نے ایسی روحانی ترقی اور رہبانیت ہی کو مردود قرار دیا ہے۔

آج مسلمانوں میں ایسے ہی روحانی سلسلے پائے جاتے ہیں اور مراقبہ ہال اور نام نہاد خانقاہوں میں اسلام کے نام پر یہی کام کروایا جاتا ہے۔ اسلام صرف ایسی روحانی ترقی کا قائل ہے جس کا راستہ دنیا کے اندر سے ہو کر آگے بڑھتا ہو۔ یہ روحانی ترقی

تھوڑی ہو یا بہت، سب کچھ مقبول ہے، لیکن شریعت کی حدود کے اندر رہ کر ہونی چاہیے۔ اگر کوئی مسلمان زندگی کی بنیادی اور اہم ذمہ داریوں یا عبادات کو پس پشت ڈال کر ایسی روحانی ترقی کرتا ہے، تو اس کی حیثیت ہندو وجوگیوں اور سادھوؤں سے بڑھ کر نہیں ہوسکتی اور ایسی رہبانیت کو اسلام نے مردود قرار دیا ہے۔

انسانی دل کا آئینہ کی مثل ہوجانا:

یہ روحانی ترقی خواہ شرعی طریق سے ہو یا غیر شرعی طریق سے نتیجہ میں انسان کا دل آئینہ کی مثل بن جاتا ہے۔ ایسے لوگ جب توجہ کریں تو اپنے مخاطب کے احوال سے کسی نہ کسی حد تک مطلع ہوجاتے ہیں۔ { آج کے ماہر علم النفس اسے ہپناٹزم سے تعبیر کرتے ہیں }۔ یہی ان کی غیب دانی اور کرامت ہوتی ہے، جو عوام کیلئے بڑی باعث کشش ہوتی ہے۔

اس طرح ان لوگوں کو عوام پر حکومت کرنے، ان پر دھاک بٹھانے اور خدائی منوانے وغیرہ کا ایسا موقع ہاتھ آجاتا ہے۔ جو عام حالات میں ناممکن ہوتا ہے اور دنیوی منفعت کے لحاظ سے ان کی دکان ایسی چمکتی ہے جو عام حالات میں ان کی ریاضت ومجاہدہ سے بدرجہ زیادہ محنت اور جدوجہد کا تقاضا چاہتی ہے۔ اسی حقیقت کو علامہ اقبال نے ان الفاظ میں ادا کیا ہے:

خداوندا ترے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں کہ
درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

جس طرح لوگوں سے اپنے مالی حقوق ٹیکسوں کی صورت میں وصول کرتے ہیں۔ یہ لوگ نذرونیاز اور چڑھاووں کی صورت کرتے ہیں، بلکہ اس لحاظ سے پیر فقیر سے بڑھ جاتے ہیں کہ کی حکومت تو محض اجسام پر ہوتی ہے، لیکن یہ دلوں پر اپنی دھاک بڑھاتے ہیں۔

۲۔ کشف ومشاہدات

اسی صفائی قلب کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہ لوگ عالم ارواح یا رجال الغیب سے اپنا

تعلق قائم کرتے، چلہ کشی کے ذریعہ انہیں قابو میں لاتے، قبروں پر معتکف ہو کر صاحب قبر کی روح یا اس کے متماثل کسی روح سے ملاقات کرتے، ان کے احوال معلوم کرتے. اور غیب کی خبریں حاصل کر کے لوگوں کو بتلاتے ہیں۔ اگر چہ بیشتر کام شیطانی قسم کے ہوتے ہیں، لیکن عوام کیا، خواص میں بھی اتنی تمیز نہیں ہوتی کہ وہ اس حقیقت کو سمجھ سکیں۔ یہ مقام انہیں عوام میں اور بھی زیادہ پروقار اور پرہیبت بنا دیتا ہے۔

۳۔ سماع ورقص جیسے مصنوعی طریقوں سے کیف وسرور

ان لوگوں پر کچھ نہ کچھ تجلی ہوتی ضرور ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا، خواہ وہ شیطان ہی کی طرف سے کیوں نہ ہو اور اس تجلی میں کیف وسرور بھی ہوتا ہے بعض لوگ اس مستی کی کیفیت کے حصول کیلئے بھی یہ راستہ اختیار کرتے ہیں۔ پھر اس کیفیت کے حصول کیلئے اتنے بیتاب ہو جاتے ہیں کہ سماع ورقص جیسے مصنوعی طریقوں سے اپنے آپ پر یہ کیفیت طاری کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

۴۔ معاشرتی ذمہ داریوں اور شرعی تکالیف سے نجات

یہ لوگ چونکہ اپنے آپ کو خود بھی خدائی صفات کے حامل اور کوئی بالاتر مخلوق سمجھنے لگتے ہیں، لہٰذا وہ اپنے معتقدین سے خدا کی بجائے اپنی پرستش کرانا شروع کر دیتے ہیں۔ پرستش سے مراد پوجا پاٹ نہیں، بلکہ حاجت روائی، مشکل کشائی اور نذر و نیاز وغیرہ ہیں۔ پھر کسی کی کیا مجال کہ وہ پیر صاحب یا عامل صاحب کی معاشرتی ذمہ داریوں کی عدم ادائیگی پر معترض ہو اور اس طرح ان کے خلاف شرع اعمال وافعال سے متعلق کچھ کہہ کر راندۂ درگاہ بن جائے۔

بعض حضرات سکر کی حالت میں شرعی تکالیف کے رفع ہونے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ جسطرح کوئی بے ہوش یا دیوانہ آدمی، جب تک وہ اس حالت میں رہے، شرعی احکام کا پابند نہیں ہوتا۔ اسی طرح صاحب وجد وحال پر سے

بھی شرعی تکالیف اٹھالی جاتی ہیں۔

یہ دلیل مذاق اور قیاس مع الفارق سے زیادہ کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ وجہ یہ ہے کہ عام آدمی کی دیوانگی یا بے ہوشی اضطراری یا اللہ رب العزت کی طرف سے ہوتی ہے۔ جب کہ ان لوگوں کی محویت خود پیدا کردہ بدعت ہے جس کا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ میں کوئی سراغ نہیں ملتا، تو پھر اس اختیاری محویت پر اضطراری کیفیت کو منطبق کرنا کیسے درست ہوسکتا ہے۔؟

۵۔شعبدہ بازیاں

ان لوگوں میں ایک کثیر طبقہ ایسا بھی ہے جو نہ تو اہل دل ہوتا ہے، نہ صاحب حال، وہ محض اپنے لباس اور ہیئت کی تبدیلی سے ہی اس عالم رہبانیت کے معزز رکن تصور کیے جاتے ہیں، جیسے اکثر گدی نشین، مجاور اور ان کے خلیفے (خلفاء)۔

امام موصوف نے بیانگ دہن یہ اعلان کر دیا کہ یہ لوگ محض شعبدہ باز ہیں اور رجال الغیب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان لوگوں نے مشتعل ہوکر حاکم وقت امیر افرم سے شکایت کی۔ امیر افرم نے فریقین کو بلا لیا اور طے یہ پایا کہ فریقین آگ میں کود جائیں، پھر جو جل جائے گا وہ جھوٹا اور جو بچ کر نکل آئے گا اسے سچا سمجھا جائیگا۔

امام موصوف نے یہ فیصلہ منظور کرلیا، مگر شرط یہ لگائی کہ فریقین آگ میں داخل ہونے سے پہلے سرکہ اور گرم پانی سے خوب بدن مل کر نہالیں۔ امیر افرم نے وجہ دریافت کی تو آپ نے کہا کہ یہ لوگ مینڈک کی چربی، نارنج کے اندرونی چھلکے اور طلق کے پتھر وغیرہ پیس کر اپنے بدن پر مل لیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آگ کا ان پر اثر نہیں ہوتا۔

امیر افرم نے امام صاحب سے پوچھا کہ اگر یہ لوگ غسل کرنے کی شرط مان جائیں، تو آپ آگ میں کودنے کو تیار ہیں؟ اس وقت امام صاحب نے جو جواب دیا وہ سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے جو آپ کے اللہ پر توکل، عزم راسخ اور پختگی ایمان کی ایک زندہ جاوید مثال ہے۔ آپ نے فرمایا:

''ہاں۔ میں نے خدا سے استخارہ کیا ہے اور میرے دل میں یہ بات ڈال دی گئی ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو میں بھی آگ میں کود جاؤں۔ اور اگر ایسا کروں گا، تو یہ کوئی نئی بات نہ ہوگی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشینوں سے اس قسم کے خوراق وعادات کا ظہور کئی مرتبہ ہو چکا ہے اور ہمیشہ ہوتا ہی رہتا ہے جب یہ لوگ اپنے رموز وارشادات اور خوراق عادات امور سے اللہ اور اس کے رسول کی شریعت کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم پر فرض ہے کہ شریعت کی حمایت میں اپنے جان ومال کی قربانی سے دریغ نہ کریں، اللہ ہم کو ضرور ایسی نشانیاں عطا فرمائے گا جن سے ہم ان کے خوراق عادات کا بخوبی مقابلہ کر سکتے ہیں۔''

جب اس فرقہ رفاعیہ کے پیروں نے امام موصوف کی یہ شرط اور ایسا جواب سنا، تو ان کے حوصلے پست ہو گئے اور صلح کی درخواست کی کہ اس معاملہ کو یہیں پر ختم کر دیا جائے اور معافی مانگ لی اور کہا کہ آئندہ ہم بدعتوں کو چھوڑ کر شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں گے۔

{امام ابن تیمیہ، مرتبہ، پروفیسر محمد یوسف کوکن، مدارس یونیورسٹی ص 155، تاریخ دعوت وعزیمت، حصہ دوم، مرتبہ ابوالحسن علی ندوی، ص 157}

00000

ناقابل یقین سچائیاں

اسرار رموز میں لپٹی ناقابل یقین سچائیاں جو مادیت پرست دنیا کے لئے تازیانہ ہیں:

ترغیب یا خود ترغیبی (Auto Suggestion) کے انسانی اعصاب کے نظام کے ساتھ تعلق کو اب سائنس مکمل طور پر ثابت کر چکی ہے۔ اب وہ زمانے گزر گئے جب خود ترغیبی کے عمل کے نتیجے میں پیدا ہونے والے واقعات اور رونما ہونے والے غیر معمولی اثرات کو معجزہ، جادو یا جنات کی کارروائی قرار دیا جاتا تھا۔ خود ترغیبی میں ایک عظیم قوت پوشیدہ ہے، قدیم زمانے میں بیماروں اور معذوروں کا علاج اسی طریقے سے کیا جاتا تھا، روحانی طبیب عام طور پر علاج کیلئے منتر یا کوئی اسی قسم کے مخصوص جملے بولتے اور مریض صحت یاب ہونے لگتا تھا۔ نہ صرف علاج معالجے بلکہ زندگی کی عام مشکلات کے حل کیلئے بھی خود ترغیبی کا عمل ایک بہترین نسخہ ہے۔ لیکن بعض اوقات خود ترغیبی کے نتیجے میں عجیب وغریب واقعات ظاہر ہوتے ہیں۔

خیال کی قوت اور سی آئی اے کا حیرت انگیز روحانی جاسوسی نظام

Psychic Warrior by Major More House USA

(C.I.A'S PARANORMAL ESPIONAGE DEPARTMENT)

تعارف: ستمبر 2013

ٹیلی پیتھی یعنی خیال کی قوت سے دوسروں کے اذہان کو متاثر کرنا اور پیغام رسانی ایک ماورائی بات ہے ہپناٹزم بھی خیال کی قوت کا ہی کھیل ہے۔ کمیونسٹ روس کے زمانہ میں وہاں سائبیریا اور ماسکو کے درمیان پیغام رسانی کیلئے باقاعدہ ٹیلی پیتھی سٹیشن بنائے گئے تھے اور بڑے کامیاب تجربات کیے گئے۔ یورپ اور امریکہ میں بھی بیشمار

سائنسی تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ کچھ لوگ قدرتی طور پر اس میں اعلیٰ دسترس رکھتے ہیں یعنی یہ ایک انسانی صلاحیت ہے جو مختلف لوگوں میں مختلف درجہ میں موجود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ امریکہ اور روس میں انسانی شخصیت (نفس یا روح) کو جاگتے ہوئے جسم سے آزاد کرنے کے بھی کئی تجربات ہوئے ہیں جن کی مدد سے پیغام رسانی' دوسروں پر دسترس حاصل کرنا اذہان کو کنٹرول کرنا اور روحوں کے ذریعہ چوری ڈھونڈنا' جمع شدہ اشیاء کی تلاش وغیرہ جیسے غیر معمولی کام شامل ہیں۔1970ء تک تو یہ سب پیراسائیکالوجسٹوں اور روحانی دنیا میں دلچسپی رکھنے والے حضرات کے کھیل تھے لیکن ان انسانی صلاحیتوں کو دشمن کی سراغرسانی' ذہن کو قابو کرنے اور جاسوسی کیلئے جب سے سی آئی اے نے استعمال کرنا شروع کیا ہے یہ سب کچھ ایک سنجیدہ علم بن گیا ہے جس سے سائیکی جنگ لڑی جاتی ہے۔1996ء تک اس سلسلہ میں دنیا کی سب سے بڑی سپائی ایجنسی میں کیا ہو رہا ہے شاید ہی کسی کو علم تھا۔شاید یہ کبھی بھی پتہ نہ چلتا اگر سی آئی اے کا ہی ایک سابقہ آفیسر میجر ڈیوڈ مور ہاؤس اس راز کو ظاہر نہ کر دیتا۔ذیل کا مضمون اس کا کتاب "Psychic Warrior" کا اختصار ہے۔

جن' بھوت' پریت سے سراغرسانی کا کام:

میجر مور ہاؤس کی کتاب سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔اول یہ کہ امریکی حکومت جو سائنسی ترقی میں بھی سپر پاور ہے وہ غیبی وجود مثلاً ارواح' جن' بھوت' پریت وغیرہ کو نہ صرف سرکاری طور پر تسلیم کرتی ہے بلکہ ان طاقتوں کی مدد سے نہایت رازدارانہ سراغرسانی کا کام لینے کیلئے بھی تحقیق کر رہی ہے۔کتاب کا مصنف ڈیوڈ مور ہاؤس اپنی کتاب کے سرورق میں یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ماورائی طاقتوں کے ذریعے سی آئی اے کی سراغرسانی کی یہ سچی کہانی ہے۔

(A True Story of the C.I.A's Paranormal Espionage) مصنف جو سی آئی اے میں عرصہ تک ایک آفیسر کے طور پر خدمات

انجام دیتا رہا ہے اپنی کتاب میں اپنے بارے میں جو کچھ بتاتا ہے اس کا اختصار مندرجہ ذیل ہے۔

فرشتے نے کہا: تم ٹھیک ہو جاؤ گے ظلم بند کر دو

''ڈیوڈ مور ہاؤس 16 اپریل 1979ء کو U.S آرمی کی انفنٹری کور میں کمیشن ہوا اور سولہ سال کی سروس کے بعد 1995ء کو وہ فوج سے میجر کے رینک میں ریٹائرڈ کر دیا گیا۔ اس کا باپ بھی ایک فوجی تھا اور اس کا اپنا کیریئر بھی بہت زیادہ درخشاں تھا۔ جب اسے کمیشن ملا تو فوجی کیڈٹ کی حیثیت سے وہ بیشمار اعلیٰ سے اعلیٰ اعزازات لے چکا تھا۔ فوج میں اپنی دلیری، ذہانت اور محنت کی وجہ سے اسے بہت اچھی ذمہ داریاں ملتی رہیں۔ اگست 1986ء کو اسے اردن میں اردنی فوج کی تربیت کیلئے 260 پلاٹون کمانڈ کے ساتھ بھیج دیا گیا جہاں اس کی زندگی کی کایا پلٹ گئی۔

1987ء کی بات ہے کہ اردن کی پہاڑی وادی جسے ''وادی موسیٰ'' کہا جاتا ہے وہ وہاں موسم بہار میں جنگی مشقیں کر رہے تھے۔ یہ وہی جگہ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کیلئے اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر پانی کے بارہ چشمے جاری کر دیئے تھے۔ یادگار کے طور پر وہاں آج بھی ایک چھوٹی سی مسجد ہے جسے مسجد موسیٰ علیہ السلام کہا جاتا ہے اور ایک چشمہ ابھی تک بہتا ہے۔ اچانک ایسا ہوا کہ کسی طرف سے ایک گولی آئی جو میجر مور ہاؤس کے ہیلمٹ میں پھنس کر رہ گئی ورنہ سر کے آر پار ہو جاتی بعد میں وہاں سے اس کا سر کافی زیادہ سوج گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چوٹ کے اثرات ذہن کے اندر تک گئے ہوں گے۔ فوری طور پر میجر اپنی جگہ پر کھڑا ہوا لیکن پھر بیہوش ہو گیا۔ بیہوشی کے عالم میں اس نے دیکھا کہ فضا دھند آلود ہے اور اس کے سامنے کھلے عربی لباس میں ملبوس کوئی آٹھ دس لوگ ہیں۔ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر کہا ''تم ٹھیک ہو جاؤ' ظلم بند کر دو اور امن کیلئے کام کرو' امن کے متعلق لوگوں کو سکھاؤ'' یہ پیغام دینے والے نے اسے بتایا کہ وہ اس کا محافظ فرشتہ ہے' اور یہ بھی کہا کہ وہ اس کا

خیال رکھے گا۔ اس کے ساتھ ہی دھند دور ہوگئی اور وہ ہوش میں آ گیا۔

محافظ فرشتے سے ملاقات اور بات چیت

اس واقعہ کو اس نے خواب یا وہم و تصور خیال کیا لیکن تھوڑے ہی دنوں کے بعد اسے دوبارہ وہی فرشتہ ملا لیکن اب ہوش و حواس کی حالت میں اس نے دوبارہ اسے وہی پیغام دیا۔ اب کے میجر مور ہاؤس کو کسی طرح کا شک نہیں تھا کہ یہ وہم نہیں بلکہ ایک حقیقت تھی لیکن کیوں اور کیسے؟ یہ بات اس کی سمجھ سے باہر تھی۔ اردنی کمانڈ آفیسر نے انہیں پہلے دن ہی بتایا تھا کہ اس وادی میں جنات اور ارواح رہتے ہیں لیکن امریکی فوجیوں نے اس بات کو مذاق میں اڑا دیا تھا۔ بہرحال اپنے محافظ فرشتے سے ملاقات اور بات چیت نے میجر مور ہاؤس پر گہرا اثر چھوڑا لیکن اس ڈر سے کہ فوج میں ایسی باتیں کرنے والوں کو اچھا نہیں سمجھا جاتا اس نے اس واقعہ کا کسی سے ذکر تک بھی نہ کیا لیکن اس کے بعد اس کے ذہن پر اکثر عجیب عجیب تصور آتے رہتے اسے سچے خواب نظر آتے اور اسے یوں محسوس ہوتا جیسے وہ وقت کے آگے دیکھ سکتا ہے وہ اپنی اس کیفیت کے بارے میں لکھتا ہے کہ:۔

eyes open , humming mind,It was an odd feelings"
I began referring to it as the television in ,all the time
(Page-42)."my head

”ترجمہ: بڑی عجیب کیفیات تھیں‘ دماغ ایسا کہ ہر وقت مصروف‘ آنکھیں ایسے جیسے ہمہ وقت کھلی ہوں‘ میں نے اس کیفیت کو ایسا جانا کہ جیسے میرے دماغ میں ایک ٹی وی فٹ ہو (اور میں اس کے ذریعے تمام واقعات کو دیکھ رہا ہوں)“

CIA کا روحانی جاسوسی محکمہ

جولائی 1987ء کو اردن کا مشن مکمل ہونے پر وطن واپسی ہوئی لیکن روحانی شخصیت سے ملاقات کا سلسلہ بند نہ ہوا، بلکہ پریشانی بڑھتی گئی۔ اس کا خیال تھا کہ کسی

سائیکالوجسٹ کے پاس جاؤں لیکن اس خوف سے کہ کہیں فوج میں کیریئر پر برا اثر پڑے وہ ایسا نہ کر سکا۔ واپسی پر اس کی تعیناتی فوج کے محکمہ سراغرسانی میں ہوگئی۔ وہاں اس کی ملاقات ایک سائیکالوجسٹ سے ہوئی جو کہ پیراسائیکالوجی میں پی، ایچ، ڈی تھا۔ مور ہاؤس نے اپنے کچھ مشاہدات کا اس سے ذکر کیا تو اس نے کہا یہ کوئی بیماری نہیں بلکہ قدرت کی طرف سے ایک تحفہ ہے جو بڑے کام کی چیز ہے۔ اس کی حوصلہ افزائی سے متاثر ہو کر مور ہاؤس نے اسے کچھ مزید واقعات بھی بتائے۔ اس پر اس سائیکالوجسٹ نے اسے پڑھنے کیلئے کچھ ٹاپ سیکرٹ فولڈر دیئے جن میں ان لوگوں کے واقعات تھے جو زمان و مکان کی حدود کو پار کر سکتے تھے جنہیں ''دور بین نگاہ رس'' کا نام دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر مذکور نے مور ہاؤس کو بتایا کہ درحقیقت تمہارا یہ قدرتی تحفہ بھی اسی جانب ایک قدم ہے اور سختی سے ہدایت کی کہ کسی کو کچھ پتہ نہیں چلنا چاہیے۔ ان فولڈر میں ایک واقعہ امریکی اغوا کنندہ کو ڈھونڈنے کے متعلق تھا۔ واقعہ کی تاریخ جولائی 1978ء تھی۔ لوگوں کے ناموں کی بجائے ان کے نمبر تھے۔ مور ہاؤس اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ اس واقعہ میں ایک دور بین نگاہ رس (وہ عامل جو بیٹھے بیٹھے اپنے روحانی سفر کے ذریعہ غائب کی چیزوں کو ڈھونڈ لیتا ہے) کی روح اس کے جسم کو چھوڑ کر امریکی اغواء شدہ آدمی کو ڈھونڈنے کیلئے ماضی میں چلی جاتی ہے۔ وہ اس گھر تک پہنچ جاتی ہے جہاں اس کے اغواء کرنے والے بیٹھے ہیں وہ ان کی باتیں سنتا ہے جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ مغوی کو قتل نہیں بلکہ سودے بازی کرنا چاہتے ہیں۔

قدرت کی طرف سے ایک نئی طاقت

دوسرا واقعہ بھی کم حیرت انگیز نہیں تھا' اس میں ایک اور دور بین نگاہ رس کا ذکر تھا کہ وہ کیسے روحانی طور پر شہر در شہر، ملک در ملک کسی کی تلاش میں پھر رہا تھا جسے آخرکار اس نے ڈھونڈ ہی نکالا۔ ان واقعات کو پڑھنے کے بعد مور ہاؤس لکھتا ہے کہ ''مجھے پتہ چلا کہ میری حالت واقعی کسی بیماری کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ قدرت کی طرف سے مجھے

ایک نئی طاقت عطا ہو رہی تھی' کچھ دنوں کے بعد میری تعیناتی کے احکام دوسری جگہ کیلئے آ گئے' یہ ایک انتہائی سیکرٹ محکمہ تھا جس کا نام اور پتا میں نے کبھی بھی نہیں سنا تھا' وہاں مجھے ڈاکٹر بارٹرا اپنے ساتھ لے کر گیا اور وہاں کے منیجر مسٹر لیوی (Mr.Levy) سے میری ملاقات کروائی۔ وہاں مجھے معلوم ہوا کہ لیوی میرے متعلق پہلے ہی سے بہت کچھ جانتا تھا، اس نے اسے مبارک دی کہ یہاں ہزاروں میں سے کسی ایک خوش قسمت کی ہی سلیکشن ہوتی ہے۔

ماضی و مستقبل میں جانے کی ٹریننگ

اب مجھے پتہ چلا کہ یہ سی آئی اے کا نہایت ہی سپیشل محکمہ ہے جہاں پر روحانی طاقتوں کے ذریعہ دشمن ممالک کی سراغرسانی کی جاتی ہے۔ یہاں پر داخل ہونے والوں کو زمان و مکان ماضی اور مستقبل میں جانے کی ٹریننگ دی جاتی ہے لیکن تربیت پانے کیلئے پہلے سے موجود قدرتی گفٹ ہونا ضروری ہے۔ کچھ لوگ غیر مرئی قوتوں کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں کو بعد میں قدرت عطا کرتی ہے لیکن ہر صورت میں یہ قدرت کی عطا ہے اس محکمہ کا کوڈ نام سن سٹریک/سٹار گیٹ (Sun Streak/Star Gate) تھا۔ اسے جو موقع ملا تھا اس سے مور ہاؤس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ لکھتا ہے کہ:۔

"Think of it: I can be trained to traverse time and space, to see and experience anything and everything", (page 77)

''ترجمہ: ذرا سوچئے! میں یہ صلاحیت حاصل کر سکتا ہوں کہ زمان و مکان کی حدود کو عبور کر سکوں' کائنات کی ہر چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں اور اس کا تجربہ کر سکوں۔''

"I will travel to other worlds, see things that

happened long ago and learn to see things that have not even happened yet". (page 88)

ترجمہ: میں دوسری دنیاؤں میں سفر کرسکتا ہوں' ماضی بعید میں ہونے والے واقعات کو دیکھ سکتا ہوں اور جو واقعات ابھی ظہور پذیر ہونا ہیں میں ان کو بھی دیکھ سکتا ہوں۔

مور ہاؤس کو وہاں روحانی سراغرسانی کی ٹریننگ ملنا شروع ہوگئی۔ باقاعدہ لیکچر ہوتے۔ ٹریننگ سکول، اعلیٰ تکنیکی مشینوں اور آلات سے بھرا پڑا تھا۔ ٹریننگ کے آغاز پر وہاں کے چیف انسٹریکٹر مسٹر لیوی نے اسے بتایا کہ یہ ٹریننگ تمہاری زندگی بدل کر رکھ دے گی۔

"This training will change you for the rest of your life. Neither you nor your family will be the same"

''ترجمہ: یہ ٹریننگ آپ کی بقیہ زندگی کو بدل کر رکھ دے گی۔ حتیٰ کہ آپ اور آپ کا خاندان بھی ویسا نہ رہے گا۔''

اس ٹریننگ میں اس وقت کے دھارے پر ماضی' حال اور مستقبل میں جانے کے متعلق بتایا گیا، مثلاً اس کی تفصیل میں وہ لکھتا ہے کہ

"In this lecture Mil handed out the historical evidence of time travel and out of body travel from ancient Egyptans heriographics to scriptures. Man, Mill argued, is more than his physical self" (page94)

''ترجمہ: اس لیکچر میں مِل نے قدیم مصری تحریروں سے اخذ شدہ تاریخی دستاویزات تقسیم کیں جو کہ ٹائم ٹریول اور ماورائے جسم کے سفر سے متعلق تھیں۔ مِل

نے دلائل سے واضح کیا کہ انسان کو جو کچھ نظر آتا ہے اس سے کہیں زیادہ صلاحیتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔"

روحانی جاسوسی کیلئے لیبارٹریاں

شروع شروع میں اسے مطالعہ کیلئے کچھ کاغذات دیئے جن کے بعد اس کی باقاعدہ تربیت شروع ہونا تھی۔ اس دوران کئی طرح کے ٹیسٹ بھی ہوتے رہے، چند ہفتوں بعد اس کی ٹریننگ کا آغاز ہوا۔ ٹریننگ سے پہلے مسٹر لیوی نے اسے لیبارٹری کا چکر لگوایا۔ ان کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ سی آئی اے نے روحانیت کے ذریعہ جاسوسی کو ایک باقاعدہ سائنس بنا دیا ہے یہ تربیت گاہیں، پیروں، فقیروں جوگیوں کے ڈیرے نہیں بلکہ سائنسی آلات سے مزین جدید لیبارٹریاں ہیں ان میں سے چند کے متعلق موٹے موٹے نکات مورہاؤس سے خود سنیئے:۔

" He (Mr.Riley, the senior Instructor) Said, Let me introduce you to world beyond. This is the monitoring room. This is where they monitor your body signs, respiration's pulse, temperature. This is your life line back to reality. If you ever get into trouble there in the Ether, they will know it in here, and they will break the session to get you back home. The joystick let the monitors control the cameras in the viewing rooms. They can zoom in you to see what you're writing, or you are doing on RV (Remote Viewing) and ERV (Extended Remote Viewing)

"ترجمہ: مسٹر ریلے جو کہ ایک سینئر انسٹرکٹر ہیں' نے کہا: آیئے! میں آپ کو نہ سمجھ

آنیوالی دنیا کا تعارف کرواؤں۔ یہ مانیٹرنگ روم ہے (نگرانی کا کمرہ ہے)۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں آپ جسم کا درجہ حرارت، نبض اور جسمانی حرکات کی نگرانی کی جاتی ہے یہاں کسی بھی خطرے کی صورت میں آپ کو واپس حقیقی دنیا میں لایا جاتا ہے۔ اگر روحانی دنیا میں سفر کے دوران آپ کسی قسم کی مشکل کا شکار ہو جائیں تو یہ لوگ جان جاتے ہیں اور یہ آپ کا تعلق روحانی دنیا سے توڑ کر آپ کو بحفاظت واپس لے آتے ہیں۔ جوائے سٹک (ایک آلے کا نام) کے ذریعے سے کمرے میں موجود تمام کیمروں کو کنٹرول کیا جاتا ہے آپ اگر دوسری دنیا میں کچھ لکھ رہے ہیں یا کچھ بھی کر رہے ہیں تو یہ آپ کی کڑی نگرانی کر رہے ہیں۔"

ایک دوسرے آلہ کے متعلق بتایا گیا:۔

"On this little gimmick here we will monitor your brain waves during your first months of training. When we are certain that you can achieve the desired frequency in the appropriate amount of time, you don't have to wear the electrodes anymore"

"ترجمہ: یہاں ٹریننگ کے ابتدائی مہینوں میں آپ کے دماغ سے نکلنے والی لہروں کی نگرانی کرتے ہیں، جب ہمیں یہ یقین ہو جائے گا کہ آپ ایک مخصوص وقت میں مطلوبہ فریکوئنسی کو حاصل کر چکے ہیں تو پھر آپ کو الیکٹروڈز پہننے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

ایک اور کمرے کے بارے اسے بتایا گیا:۔

"This is ERV room number-I and the other is number-II. This is ERV chair you sit in it like this." Riley jumped into the seat and began pulling

wires and belts on position. "There are light and volume controls, here where on this console, you wear these headphones"

''ترجمہ: یہ ای آر وی کمرہ نمبر ایک ہے اور دوسرا نمبر دو ہے۔ یہ ای آر وی کرسی ہے جس پر آپ کو بٹھایا جاتا ہے' سیٹ میں ایک ریلے لگایا گیا ہے جس سے تاریں اور بیلٹ اپنی جگہ پر آجاتے ہیں اس میں روشنی اور آواز کو کنٹرول کرنے والے آلات بھی ہیں یہاں اس کنسول (مشینی آلہ) پر آپ کو ہیڈ فون لگایا جاتا ہے۔''

مور ہاؤس کیلئے حیران کن بات یہ تھی کہ لیبارٹری میں ہر چیز خاکی رنگ کی تھی۔ پردے دیواریں' فرش' مشینیں اور آلات کرسیاں' میز غرض ہر چیز ہلکے خاکی رنگ کی تھی۔ ایسا کیوں ہے؟ اس سوال پر اسے بتایا گیا کہ:۔

I asked why everything is gray? " To avoid 'mental noise, we correct information in the signal in transfer. It is kind of TV interference, the someting happens in your head, if there is a lot color, light or noise in the room where the viewer is working, the chances are high that it will interfare with the session. By eliminating all that mental noise, we can keep the chances of pure session fairly high.

''ترجمہ: میں نے پوچھا یہاں ہر چیز خاکی کیوں ہے تو مجھے بتایا گیا کہ ''ذہنی سکون کیلئے'' اگر آپ ذہنی طور پر یکسو نہیں ہیں یا اگر کمرے میں بہت زیادہ شور اور روشنی ہے تو اس بات کے امکانات بہت زیادہ ہیں کہ اس سے مشق میں خلل پیدا ہوگا۔ دماغی یکسوئی کو خراب کردینے والے عوامل پر قابو پا کر ہم ان مشقوں سے توقع

سے زیادہ نتائج حاصل کر سکتے ہیں"

لیبارٹری کے اگلے کمرہ میں اسے بتایا گیا کہ:۔

"This is dowsing room. It is where you will be trained to find a moving target on the map". "This is CRV (Coordinate Remote Viewing) room. It is bigger than the ERV room, with a narrow table, eight feet long in the middle. A row of track lights was centered over table and a control panel set next to the place viewer worked from. Everything was gray. Just like the others. This CRV chair had all the hookups the other ones did, plus it adjusts to whatever height you want to be comfortable."

"ترجمہ: یہ ڈاؤزنگ روم ہے۔ یہاں آپ کو نقشے پر موجود متحرک ٹارگٹ کو تلاش کرنے کی تربیت دی جائیگی۔ یہ CRU روم ہے۔ یہ ERU روم سے بڑا کمرہ ہے' آٹھ فٹ لمبی اور قدرے پتلی میز کے ساتھ جو کہ کمرے کے درمیان میں موجود ہے۔ میز کے عین اوپر روشنیوں کی ایک قطار ہے اور ایک کنٹرول پینل بھی اس جگہ سے آگے موجود ہے جہاں پر لوگ کام کرتے ہیں۔ ہر چیز خاکی رنگ کی تھی تمام دوسری چیزوں کی طرح۔ C R U کرسی (ایک خاص قسم کی کرسی) بھی یہاں موجود ہے۔" لیبارٹری کے ٹور کے اختتام پر چیف انسٹریکٹر مسٹر لیوی نے اسے بتایا کہ زمان ومکان کو فتح کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ انہوں نے کہا کہ:۔

"When you are training to conquer time and space you will be traoubled by dreams,

hallucinations because there are parallel worlds that touch and intersect with us constantly and there is world of deceivers. You are dealing with them all.......... you have long way to go". (page 91-95)

''ترجمہ: زمان ومکان پر عبور حاصل کرنے کی تربیت کے دوران آپ کو کئی قسم کی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔ کبھی جنات' ارواح اور دوسری مخلوقات آپ کو دھوکا دیں گی اور غلط راستوں پر پہنچانے کی کوشش کریں گی کیونکہ ہماری دنیا کی طرح دوسری مخلوقات کی بھی اپنی اپنی دنیائیں ہیں جو کہ مستقل آپس میں برسرپیکار رہتی ہیں' آپ کو ان سب رکاوٹوں کا سامنا کرنا ہے کیونکہ آپ کو ایک لمبا سفر طے کرنا ہے''

دشمن روحانی قوتوں سے مزاحمت

لیوی نے بتایا کہ زمان ومکان کے سفر کی ترتیب کے دوران کئی طرح کی روحانی رکاوٹیں پیش آئیں گی۔ دوسری غیبی مخلوقات مثلاً جن اور ارواح وغیرہ آڑے آئیں گے۔ اس نے خاص طور پر بتایا وہاں کئی دھوکے باز ہیں وہ غلط راستوں پر پہنچانے کی کوشش کریں گے ان سے خاص طور پر بچنا ہے (یہ ایسی بات ہے جیسے ہمارے ہاں مشہور ہے کہ چلہ کشی کرنے والوں کو شروع میں غیر مرئی قوتیں جنات وغیرہ آکر بہت ڈراتے ہیں لیکن جب طالب علم اپنی شخصیت کی طاقت کے زور پر نہ گھبرائے تو بالآخر یہ قوتیں اس کی مطیع ہو جاتی ہیں)

روحانی ٹریننگ کا طریقہ

آگے جا کر مورہاؤس لکھتا ہے کہ لیبارٹریوں کے اس معلوماتی ٹور کے بعد کلاس روم دکھائے گئے اگلے دو ماہ لیکچر سنتے گزر گئے باقاعدہ امتحان ہوتے' نمبر اور گریڈنگ بھی ہوتی رہی' تین ماہ کی تھیوری کی تعلیم کے بعد پریکٹیکل ٹریننگ کا آغاز ہوا' یہ

ٹریننگ ماسٹر ٹرینرز کی نگرانی میں ہوئی۔ اگر ٹریننگ ماسٹر ٹرینرز کے بغیر ہو تو جان جانے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ ٹریننگ کے سیشن کے دوران طالب علم کا بلڈ پریشر، دل کی دھڑکن، درجہ حرارت، دماغ سے نکلنے والی شعاعیں، سانس کی رفتار اور جسم کے دیگر کئی اعضاء کی حالت کو مانیٹر کیا جاتا ہے۔ ٹریننگ انتہائی مشقت خیز ہوتی ہے۔ ٹریننگ کے سیشن کے دوران انسان کا نفس Spirit اس کے جسم کو چھوڑ کر زمان و مکان میں دیئے گئے اہداف کی طرف چلا جاتا ہے۔ اس دوران نفس کا جسم کے ساتھ تعلق بس ایک کمزور سی غیر مرئی تار سے ہوتا ہے اگر یہ تار ٹوٹ گئی تو پھر بندہ واپس نہیں آسکتا۔

ٹریننگ کی تفصیلات میں جاتے ہوئے مور ہاؤس لکھتا ہے کہ نفس پر جو کچھ گزرتا ہے جسم اس کو محسوس کرتا ہے مثلاً نفس آگ کے نزدیک جاتا ہے تو گرمی محسوس کرتا ہے اگر ٹھنڈی جگہ جائے تو جسم کو ٹھنڈ لگے گی' اگر خلا میں جائے گا تو اس کا دم گھٹنے لگے گا نفس کی تھکاوٹ سے جسم بھی تھکتا ہے۔ چنانچہ ہر ایک تربیتی پروگرام انتہائی تھکا دینے والا ہوتا تھا اور اس کے بعد گھنٹوں آرام ضروری ہو جاتا تھا۔

اپنی ٹریننگ کے بارے میں وہ بتاتا ہے کہ یہ ٹریننگ تقریباً 6 ماہ جاری رہی، ہر ایک سیشن ماضی کے کسی نہ کسی حقیقی واقعہ پر مشتمل تھا۔ مثلاً ایک واقعہ اس کی اپنی درخواست پر ہوا۔ اس کا ایک دوست ہواباز جو آٹھ سال پہلے اپنے ہوائی جہاز کے حادثہ میں بحرالکاہل کے کسی جزیرہ میں گم ہو گیا تھا۔ مور ہاؤس اس حادثہ کو ہوتے دیکھنے کیلئے ماضی کے سفر پر نکلا۔ اپنے اس تربیتی سفر میں وہ اس علاقہ کے جزیروں کو ایک ایک کر کے دیکھتا رہا، اکثر علاقے گہرے جنگلات اور پہاڑوں کے سلسلہ والے تھے۔ آخر کار ایک جگہ اس نے اپنے دوست کو پالیا اور ملاقات پر حادثہ کی تفصیلات پوچھیں۔ ہواباز نے بتایا کہ ہمارا جہاز بہت نیچے اڑ رہا تھا پہاڑی چوٹی سے ٹکرایا اور ملبہ جنگل میں گرا، ہم آٹھوں کے آٹھ ساتھی مر گئے تھے، میں مرنے والوں میں آخری تھا۔ اس نے بتایا کہ مرنے کے بعد میں بہت دفعہ تمہارے خوابوں میں آتا رہا ہوں کئی

دفعہ گھر بھی جاتا رہا ہوں۔ اس نے میرا اور میری بیوی کا شکریہ ادا کیا کہ ہم اس کے بچوں کا اب تک خیال رکھتے آئے ہیں پھر اس نے اپنی بیوی کے نام پیغام دیا کہ وہ جس شخص کے ساتھ مل رہی ہے اس سے شادی کر لے۔

زمان ومکان میں سفر کی تفصیلات میں جاتے ہوئے مورہاؤس معلومات اخذ کرنے کے طریقہ کے متعلق لکھتا ہے کہ میں جو کچھ مشاہدہ کرر ہا تھا میں وہ ساتھ ساتھ لکھتا جارہا تھا اور ہاتھ سے سکیچ بھی کرتا جاتا تھا۔ ٹریننگ سیشن کے بعد جب میں نے اپنے منیجر لیوی کو وہ کاغذات دکھائے تو وہ اپنے آفس سے ایک فائل لے آیا اور مجھے دکھائی۔ میں حیران تھا کہ وہاں پر اس نے جو تصویر بنائی ہوئی تھی اور واقعہ کی جو تفصیل لکھی تھی وہ تقریباً وہی تھی جو میں دیکھ کر آیا تھا۔ لیوی نے بتایا کہ دراصل ہم نے اس حادثہ کی چھان بین کی تھی۔ جزیرہ پر رہنے والے لوگ جہاز کا ملبہ اٹھا کر لے گئے تھے اور لاشیں بھی جن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے۔ حکومت نے ہماری اطلاع پر وہاں زمینی ریسرچ کیلئے ٹیم بھیجی جس نے ہماری اطلاعات کی تصدیق کی۔ (صفحہ 13-11)

مایہ ناز پاکستانی ایٹمی سائنسدان سلطان بشیر الدین محمود کی کتاب ''ماوریٰ''

00000

دنیائے اثیر

(کاسمک یا آسٹرل ورلڈ)

گو اثیر نظر نہیں آتا لیکن یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے اور مکاں سے لامکاں تک ہر جگہ موجود ہے ایک سائنس دان کے ہاں کاسمک ورلڈ، آسٹرل ریجن اور ایتھر کچھ الگ الگ چیزیں ہوں گی، لیکن میں انہیں مترادف الفاظ قرار دیتا ہوں، خواب میں جسم لطیف جسم خاکی سے نکل کر آسٹرل ورلڈ میں چلا جاتا ہے جہاں اسے کبھی خوبصورت باغات، وادیاں، دریا اور سرسبز کوہسار نظر آتے ہیں اور کبھی اپنا گھر جہاں اپنے عزیزوں سے اس کی ملاقات ہوتی ہے۔ بات یہ ہے کہ اس زمین اور اس کے مناظر کی ہو بہو تصاویر و اشکال وہاں بھی موجود ہیں، وہ اس طرح کہ اس اثیر کی وہ لہریں جو روشنی سے پیدا ہوتی ہیں، ایک چیز مثلاً کتاب قلم، در، دیوار وغیرہ سے ٹکرا کر اسی چیز کی شکل اختیار کر لیتی ہیں، چونکہ اثیری لہروں کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے اس لئے ہر چیز کی اتنی ہی اثیری تصاویر ایک سیکنڈ میں تیار ہوتی ہیں۔ یہ تصاویر آنکھوں کی راہ سے جب دماغ تک پہنچتی ہیں تو دماغ اس چیز کو دیکھنے لگتا ہے یہ تصاویر ہر سمت یعنی دائیں، بائیں، اوپر نیچے جاتی ہیں، آپ کسی زاویہ پر کھڑے ہو جائیں، وہ چیز نظر آئے گی، اگر آپ ایک مووی کیمرہ سامنے رکھ دیں اور پوری رفتار سے فلم کو گھمانا شروع کریں تو ایک منٹ میں کئی ہزار تصاویر فلم پر مرتسم ہو جائیں گی، یہ تصاویر اثیر میں ہمیشہ موجود رہتی ہیں۔ زمین و آسمان کی ان گنت تصاویر اثیر میں محفوظ ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی نظر کہیں آسٹرل ورلڈ پر جا پڑی، وہاں بھی قطب مینار اور تاج محل نظر آیا تو آپ نے ''حجۃ اللہ البالغۃ میں'' ''عالم مثال'' کے وجود کا اعلان فرما دیا۔ سائنس بھی ''عالم مثال'' کی قائل ہے۔ یہاں ایسی اشیاء کی تصاویر بھی موجود ہیں جنہیں مٹے ہوئے لاکھوں سال ہو چکے ہیں، سورج کی روشنی میں آٹھ منٹ

کے بعد ہم تک پہنچتی ہے، فرض کیجئے کہ صبح کے وقت ہم ایک بلند مقام پر کھڑے ہیں اور طلوع آفتاب کا انتظار کر رہے ہیں، مشرقی افق پر ٹھیک سات بجے ہمیں سورج کا بالائی کنارہ نظر آتا ہے۔ مت بھولئے کہ سورج کی یہ حالت وہ ہے جو آٹھ منٹ پہلے تھی، اسی طرح غروب ہو جانے کے بعد سورج آٹھ منٹ تک ہمیں نظر آتا رہتا ہے۔

فضاء میں کچھ ایسی بلندیاں بھی ہیں جہاں زمین کی روشنی ایک سال، دو سال، دس سال، ہزار سال، دس لاکھ سال بلکہ کروڑوں سال بعد پہنچتی ہے، اگر ہم ایک ایسی بلندی پر جا بیٹھیں جہاں روشنی کی وہ لہریں جو زمین سے ۶۲۲ء یا ۶۸۱ء یا ۱۵۶۰ء یا ۱۹۴۷ء میں روانہ ہوئی تھیں۔ آج پہنچی ہیں تو بصورت اول ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ جاتے ہوئے نظر آئیں گے، بصورت ثانی واقعہ کربلا کا منظر سامنے آجائے گا بصورت ثالث تخت دہلی پر جلال الدین اکبر اور بصورت رابع حضرت قائداعظم گورنر جنرل ہاؤس میں دکھائی دیں گے۔ بظاہر یہ بات عجیب سی معلوم ہوتی ہے لیکن دراصل عجیب نہیں کیونکہ اثیر عالم مثال میں ہر چیز کی لاتعداد تصاویر محفوظ رہتی ہیں۔

نامہ اعمال

نہ صرف تصاویر بلکہ آواز بھی ہمیشہ کیلئے اثیر میں موجود رہتی ہے جب کوئی جملہ ہمارے منہ سے نکلتا ہے تو اثیر میں وہ ریکارڈ ہو جاتا ہے۔

ریڈرز ڈائجسٹ (امریکی ایڈیشن) کی اشاعت مئی ۱۹۵۹ء میں یہ واقعہ درج ہے کہ امریکہ میں ایک ٹیلی ویژن کمپنی بنی، وہ اپنے پروگرام نشر کرتی رہی اور ۱۹۴۲ء میں ختم ہوگئی۔ اپریل ۱۹۵۹ء میں ایک روز اسی کمپنی کا کوئی پروگرام جو سترہ برس پہلے نشر ہوا تھا دوبارہ ٹیلی ویژن کے سیٹس (sets) میں آنے لگا اور دنیا کو یقین ہو گیا کہ آواز کبھی فنا نہیں ہوتی۔

''ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید'' (ق۔۱۷)

ترجمہ: جب آدمی کے منہ سے کوئی بات نکلتی ہے تو ایک چوکس نگران اسے لکھ لیتا ہے۔

ممکن ہے کہ محشر میں مجھ جیسا کوئی دلائل باز نامہ اعمال پہ یہ اعتراض کر دے کہ فلاں فلاں الزمات جو غلط ہیں فوراً اس کے بے شمار تصاویر اس گناہ میں مصروف اسی طرح دکھائی جائیں گی جس طرح سینما کے پردے پر فلم، جب ہمارا ہر عمل، ہر لفظ اور ہر ارادہ کاسمک ورلڈ میں محفوظ ہے تو پھر کسی مجرم کیلئے انکار کی گنجائش ہی کہاں رہ جاتی ہے، جس طرح برطانیہ اور چند دیگر اقوام نے اپنی لائبریریوں کی تمام کتابوں کی فلمیں تیار کر لی ہیں (یہ فلم بہت چھوٹی سی چیز ہوتی ہے، ایک ہزار صفحات کی کتاب ایک چھٹانک وزنی فلم میں سما جاتی ہے) اسی طرح ہمارے اعمال و الفاظ کی فلمیں بن رہی ہیں جو قیامت کے دن ہمارے ہاتھوں میں دے دی جائیں گی اور ان کا نام ہوگا ''نامۂ اعمال''۔ اگر کوئی مجرم اعتراض کرے گا تو یہی فلم پروجیکٹر پر چڑھا دی جائے گی اور وہ شخص سکرین پر بولتا اور چلتا پھرتا دکھائی دے گا۔

''الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون'' (یس۔ ۶۵)

ترجمہ: ہم اس روز ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ پاؤں بول بول کر ان کے اعمال پر شہادت دیں گے۔

ام الکتاب

ایک انسان سن شعور سے موت تک لاتعداد واقعات دیکھتا اور بے شمار حکایات و کتب سنتا اور پڑھتا ہے یہ سب کی سب اس کے چھوٹے سے دماغ میں مرقوم و محفوظ ہو جاتی ہیں، چند مربع انچ دماغ میں لاتعداد مشاہدات، مسموعات اور تحریرات (جو کئی ہزار جلدوں میں بھی نہ سمائیں) کا سما جانا تخلیق کا حیرت انگیز کرشمہ ہے۔ اثیر کائنات کا دماغ ہے جس میں ازل سے ابد تک کی تمام تصاویر، اصوات اور اعمال محفوظ ہیں، غالباً اسی اثیر کو اللہ نے قرآن میں ''کتاب'' کہا ہے:

''وعندہ مفتاح الغیب لایعلمھا الاھو، ویعلم مافی البر

والبحر، وما تسقط من ورقة الا یعلمہا ولا حبة فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین" (انعام۔۵۸)

ترجمہ: غیب کی چابیاں صرف اللہ کے پاس ہیں جنہیں صرف وہی جانتا ہے اس کا علم بحر و بر دونوں پر محیط ہے، ہر ٹوٹنے والا پتہ اس کے علم میں ہے، زمین کی ظلمتوں میں چھپا ہوا دانہ ہر خشک و تر اللہ کی کھلی کتاب میں محفوظ ہے۔

"وکل شیی فعلوہ فی الزبر، وکل صغیر و کبیر مستطر"

(قمر ۵۲۔۵۳)

ترجمہ: ان لوگوں کے اعمال کتابوں میں محفوظ ہیں اور ان میں ہر چھوٹی بڑی چیز درج ہے۔

بھولی ہوئی چیز کا یاد آنا

بارہا ہمیں کوئی چیز بھول جاتی ہے اور پھر از خود یاد بھی آجاتی ہے، سوال یہ ہے کہ یہ چیز کہاں سے آتی ہے، علمائے نفسیات کا نظریہ یہ ہے کہ ہر دیکھی اور سنی ہوئی چیز تحت الشعور میں محفوظ رہتی ہے اور وہیں سے نکل کر شعور میں آجاتی ہے، کیا اس سے بہتر نظریہ یہ نہیں کہ ہر شے اثیر میں موجود ہے جب ہم کسی شخص کا نام یا کسی شعر کا مصرع ثانی بھول جاتے ہیں تو کچھ بے چین سے ہو جاتے ہیں، اسی بے چینی سے کاسمک ورلڈ میں لہریں اٹھتی ہیں اور جو اثیری طاقتوں سے جا ٹکراتی ہیں وہ طاقتیں کتاب اثیر سے اس چیز کو تلاش کرنے کے بعد اپنا پیغام لہروں میں بھر دیتی ہیں، یہ لہریں ہمارے دماغ تک پہنچتی ہیں تو اس بھولے ہوئے نام یا مصرع کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

مشق:

فرض کیجئے کہ ایک آدمی سائیکل چلانے کی مشق شروع کرتا ہے، ابتداء میں بار بار گرتا ہے کیونکہ توازن قائم نہیں رکھ سکتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ گرنے کا خوف اس پر یوں مسلط ہو جاتا ہے کہ اس کی ٹانگیں لڑکھڑا رہی ہوتی ہے اور جسم متزلزل، اس کا شوق

ایک ''اینرجی'' ہے جس کی لہریں اثیری طاقتوں کو متاثر کرتی ہیں اور وہ جواب میں ایسی لہریں بھیجتی ہیں جن سے اس کا خوف دور ہو جاتا ہے اور یہ سائیکل سوار بن جاتا ہے۔

طبقات اثیر

اثیر میں متعدد طبقات موجود ہیں کوئی ان کی تعداد سات بتاتا ہے اور کوئی سترہ، اسلامی صوفیوں کے ہاں اس کے چار طبقے ہیں:

ا۔ عالم ناسوت:

جو زمین سے کے بالکل قریب ہے، گناہ گار روحیں ہیں بھٹکتی اور گلتی سڑتی رہتی ہیں، پادری لیڈ بیٹر لکھتا ہے:

''موت کے بعد آسٹرل باڈی آسٹرل ورلڈ میں چلی جاتی ہے اگر مرنے والا بدکار ہوتو وہ زمین کے پاس بھٹکتا رہتا ہے، وہ اپنی وراثت دوسروں کے پاس دیکھ کر کڑھتا اور جلتا ہے، وہ اپنے ساتھیوں کی ترقی اور دشمنوں کی زندگی پر دانت پیستا ہے، ذہنی اضطراب کی اس آگ میں صدیوں جلنے کے بعد اسے طبقہ بالا میں جانے کی اجازت ملتی ہے۔(Invisible Helpers, p. 107)

۲۔ عالم جبروت:

جہاں درمیانے درجے کے لوگ (نہ بدکار نہ بہت نیک) جاتے ہیں، طبقہ اسفل کے بدکار بھی معیاد سزا بھگتنے کے بعد یہیں پہنچ جاتے ہیں اور اس وقت تک رہتے ہیں جب تک کہ جسم لطیف کے وہ زخم جو گناہ کا نتیجہ تھے، بالکل صاف نہ ہو جائیں۔ قرآن میں ایک طبقے کو ''اعراف'' کہا گیا ہے شاید وہ یہی ہو:

''وبينهما حجاب، وعلى الاعراف رجال يعرفون كلا بسيمهم، ونادوا اصحب الجنة ان سلم عليكم، لم يدخلوها وهم يطمعون، واذا صرفت ابصارهم تلقاء اصحاب النار، قالو ربنا لا تجعلنا مع القوم الظلمين'' (اعراف ۴۶۔۴۷)

ترجمہ: اہل جنت اور اصحاب جہنم کے درمیان ایک پردہ حائل ہوگا، اعراف میں رہنے والے ایک دوسرے کو چہرے سے پہچان لیں گے یہ اہل جنت پہ سلام بھیجیں گے، گو یہ جنت سے باہر ہوں گے لیکن جنت میں جانے کی امید یقیناً رکھتے ہوں گے، جب اصحاب اعراف کی نگاہ اہل دوزخ پر پڑے گی تو کہیں گے، اے رب! ہمیں ظالموں کی رفاقت سے بچا۔

ایک اور مقام پر انہی تین گروہوں کا ذکر یوں ہوا ہے:

''اذا رجت الارض رجا. وبست الجبال بسا. فكانت هبا منبثا. و كنتم ازواجا ثلثة. فاصحب الميمنة. ما اصحب الميمنة. واصحب المشئمة. ما اصحب المشئمة. والسبقون. اولئك. المقربون''

(واقعہ ۴۔۹)

ترجمہ: جب زمین کو زبردست جھکا دیا جائے گا جب پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے یہاں تک کہ غبار پریشاں بن جائیں گے اس وقت تم تین گروہوں میں بٹ جاؤ گے، دائیں طرف والے، جانتے ہو کہ یہ لوگ کیا ہیں؟ دوم: بائیں طرف والے جانتے ہو کہ یہ لوگ کون ہیں؟ سوم: نیکی و تقویٰ میں سب سے آگے، جو وہاں بھی آگے رہیں گے، انہیں ہمارا قرب حاصل ہوگا۔ یہ تینوں گروہ الگ الگ طبقات میں رہیں گے، ان طبقات کی تفصیل سورہ ''واقعہ'' میں ملاحظہ فرمایئے۔

۳۔ عالم ملکوت:

انبیاء و صالحین کا مقام

۴۔ عالم لاہوت:

جہاں اللہ کا تخت بچھا ہوا ہے۔

حساس دماغ

حساس دماغ دو قسم کے ہیں:

ایک وہ جن کا تعلق اثیر سے کسی قسم کی ریاض وعبادت کے بغیر قائم ہوجاتا ہے، کراچی میں ایک خاتون جس کو جس وقت چاہے طلب کرسکتی ہے، میں ایک ایسی لڑکی سے بھی آگاہ ہو جس کے پاس ساکنان اثیر بڑی تعداد میں آتے ہیں اور جب بھی وہ کسی کمرے میں تنہا ہوتی ہے تو وہاں اجسام لطیفہ کی ایک محفل جم جاتی ہے اور وہ ان سے باتیں کرتی رہتی ہے۔

اور دوسری قسم وہ جو برسوں کی عبادت وریاضت کے بعد اثیر سے ربط پیدا کرتی ہے یہ لوگ کبھی میکنان اثیر سے ملتے اور کبھی صرف ان کی آوازیں سنتے ہیں۔

پادری لیڈ بیٹر نے اپنی کتاب " Invisible Heplers "میں ایک عورت مسز پائپر کا ذکر کیا ہے جو خود بے ہوش ہوکر ارواح کو بلاتی تھی۔ اس کے ان کارناموں کو ہزاروں آدمیوں نے دیکھا اور بچھڑے ہوئے احباب واقارب سے ملاقات کی۔ لیڈ بیٹر کا خیال یہ ہے کہ ایسا آدمی بے ہوش ہوکر اثیر میں پہنچ جاتا ہے اور وہاں کی ارواح سے رابطہ پیدا کرلیتا ہے۔

دو نظام

مسز گاسکل اپنی کتاب " What is Life "میں لکھتی ہے کہ:

جسم میں بیک وقت دو نظام کارفرما ہیں ایک جسمانی اور دوسرا اثیری، اثیری جسم مادی جسم کے ذرات (atoms) میں رہتا ہے اور بعد از موت الگ ہوجاتا ہے۔ اصلی وحقیقی جسم اثیری ہے اور مادی جسم محض ایک خول یا سرائے ہے جس میں جسم لطیف کا قیام عارضی ہے۔

ٹرائن لکھتا ہے:

Here in this world our bodies are dual, physical and etheric. These tow bodies interpenetrate each other but the etheric is permanent. The

physical body is only a protective covering for the etheric body during its passage through the earth-life."

ترجمہ: اس دنیا میں ہم دو جسم لے کر آتے ہیں مادی اور اثیری، یہ اجسام ایک دوسرے میں یوں داخل ہیں (جس طرح چینی، دودھ میں) اثیری جسم مستقل چیز ہے، جو زمین سے گزر کر آگے جا رہا ہے اور مادی جسم اس وقفہ کے لیے محض حفاظتی خول کا کام دیتا ہے۔

ولسن چیمبر

یورپ کے ایک ماہر روحانیات نے ایک مشین تیار کی تھی جس کے ساتھ شیشے کا ایک صندوق تھا اس صندوق میں ایک زندہ مینڈک رکھ کر ہوا کی خاصی مقدار اس سے نکال لی جاتی، اس کے ساتھ ایک میٹر بھی لگا ہوا تھا کہ جونہی مینڈک کا دم نکلتا تو سوئی D-Death (موت) پر چلی جاتی، اور معاً طاقت ور کیمروں سے مینڈک کی تصاویر لی جاتیں، بارہا مینڈک کی دو تصاویر بہ یک وقت فلم پہ آئیں، ایک مینڈک کی اور دوسری اس کے جسم لطیف کی جو بعد از موت مینڈک سے اندازاً ۶/۵ انچ اوپر خلا میں تھا اس جسم کی شکل بالکل مینڈک جیسی لیکن کہر کی طرح لطیف تھی، فزکس کے ایک ماہر ڈاکٹر آر اے واٹرس (R. A Watters) نے اس مشین پر کافی عرصے تک کام کیا اور اپنی تحقیقات Intra Atomic Quantity کے عنوان سے شائع کیں۔

ڈاکٹر کرنگٹن لکھتا ہے کہ:

''ایک مرتبہ امریکہ کی Society for Physical Research نے ایک سوال شائع کیا کہ کیا کسی مرنے والے نے موت سے پہلے اپنے رشتہ داروں کو بتایا تھا کہ اسے اگلی دنیا کے لوگ یا مناظر نظر آ رہے ہیں؟ تو تیس ہزار آدمیوں نے شہادت دی کہ ان کے مرنے والے رشتہ داروں نے ان غیبی افراد و مناظر کا ذکر کیا

تھا۔(Invisible World, p.9)

جسم لطیف کی پرواز

بابا گورونانک کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بہ یک وقت لاہور اور کعبہ میں موجود ہوتے تھے، یہ کوئی مبالغہ آمیز داستان نہیں بلکہ ایک ٹھوس حقیقت ہے، اولیاء وانبیاء علیہم السلام تو ایک طرف آج معمولی لوگ بھی جسم لطیف میں گھومتے اور اڑتے پھرتے ہیں۔ پادری لیڈ بیٹر (Invisible Helpers) میں کئی کہانیاں لکھتا ہے کہ:

ایک روز میں بحرالکاہل پہ اڑ رہا تھا...... ایک دن میں کوہ ہمالیہ کی فلاں بلندی پر جا پہنچا...... وغیرہ وغیرہ۔

۱۹۵۷ء میں انگلستان کے ایک اخبار نے ایک سوال شائع کیا:

''کیا کوئی ایسا شخص موجود ہے جس نے جسم لطیف میں سفر یا پرواز کی ہو؟

دو خواتین نے جواباً لکھا کہ انہیں یہ طاقت حاصل ہے، ان کے نام تھے:

۱۔ مسز بی، ای بلیز اور

۲۔ مسز اے ویلیم

یہ سوال و جواب ''پاکستان ٹائمز'' کی اشاعت ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۷ء میں بھی شائع ہوئے تھے، خود میرے ایک دوست (اظہار نام کی اجازت نہیں) جسم لطیف میں ہزار میل تک نکل جاتے ہیں۔

ڈاکٹر نگٹن نے اپنی مشہور کتاب The Projection of the Astral Body میں بیسیوں ایسے اشخاص کا ذکر کیا ہے، جو جسم لطیف میں سفر کیا کرتے تھے، جسم لطیف کی پرواز کو قدیم مصری بھی تسلیم کرتے تھے اور اس موضوع پر کسی مصری ہی نے ایک کتاب لکھی تھی، عنوان تھا: The Book of the Dead

اس سے واضح تر کتاب Dr. W. Y. Evans Wents کی Tibetan Book of Dead ہے۔

اس موضوع پر چند اور کتابوں کے نام یہ ہیں۔

کتاب	مصنف
1. Astral. Plane	Lead Beater
2. Man & his Bodies.	Annie Besant
3. The Etheric Double	Arthur E. Powell
4. The Mental Body.	Arthur E. Powell
5. Astral Body.	Arthur E. Powell
6. Posthumous Huanity.	D. Assier.
7. Little Journeys into the Invisible.	Gifford Shine.

معراج

جسم لطیف کی پرواز سے مسئلہ معراج اور رفع عیسیٰ علیہ السلام بن مریم پر بھی کچھ روشنی پڑتی ہے، جسم لطیف کی رفتار اثیر میں وہی ہوتی ہے جو روشنی کی یعنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم لطیف عالم لاہوت سے اتنی جلدی واپس آیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر گرم تھا اور دروازے کی زنجیر بدستور ہل رہی تھی تو قطعاً مقام تعجب نہیں۔

جنت وجہنم

جس طرح ایک قوت دوسری میں تبدیل ہو سکتی ہے روشنی گرمی کا اور گرمی حرکت کا روپ اختیار کر لیتی ہے اور جس طرح اثیری طاقتوں کی چھوڑی ہوئی لہریں ہم تک پہنچ کر سکون، مسرت، خیال، تجویز یا بے چینی میں بدل جاتی ہیں، اسی طرح انسانی اعمال اثیر میں مختلف صورتیں اختیار کر لیتے ہیں، عمدہ اعمال حسین پھولوں، خوشنما محلوں، دل نواز نغموں، گنگناتے ہوئے چشموں اور دلکش حسیناؤں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور مکروہ اعمال پھوڑوں، ناسوروں، کانٹوں، سانپوں اور انگاروں کی صورت اختیار

کرلیتے ہیں، اعمال کے صلے کچھ تو یہاں مل جاتے ہیں لیکن ان کا بہت بڑا حصہ اگلی زندگی کیلئے مخصوص کردیا جاتا ہے، بانگ درا میں ''سیر فلک'' کے عنوان سے ایک نظم ملتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اقبال سیر افلاک کو گئے اور پھرتے پھراتے جہنم پہ جا نکلے، دیکھا کہ بالکل خالی ہے اس میں ایک چنگاری تک موجود نہیں، فرشتے سے پوچھا کہ یہ کس قسم کا جہنم ہے؟

اس نے جواب دیا ؎

اہل دنیا یہاں جو آتے ہیں

اپنے انگار ساتھ لاتے ہیں

قرآن حکیم میں جنت و جہنم کے مختلف مناظر جابجا ملتے ہیں، ایک نظریہ یہ ہے:

''لا یذوقون فیھا بردا ولا شرابا، الا حمیما وغساقا، جزا وفاقا''

(النبا ۲۴،۲۶)

ترجمہ: بدکاروں کو جہنم میں نہ ٹھنڈک نصیب ہوگی نہ پانی، ابلتے ہوئے پانی اور پیپ پہ گزارا ہوگا اور یہ ہوگی ان کے اعمال کی پوری پوری جزاء۔

''ان للمتقین مفازا، حدآئق، واعنابا، و کواعب اترابا، وکاسا دھاقا، لایسمعون فیھا لغوا ولا کذبا، جزاء من ربك عطاء حسابا''

(النبا ۳۱۔۳۶)۔

ترجمہ: نکوکار وہاں کامیاب رہیں گے، انہیں باغات اور انگور ملیں گے، نیز ایک ہی عمر کی نوجوان حسینائیں اور لبالب ساغر، وہاں لغویات اور جھوٹ کا گزر نہیں ہوگا اور یہ ہوگی جزائے اعمال جو بعد از حساب تمہارے رب کی طرف سے ملے گی۔

بعض اثیری پیغامات سے پتہ چلتا ہے کہ بعد از موت مہذب، پاکیزہ اور ارتقا یافتہ دماغوں کو تخلیق کی طاقت مل جاتی ہے، اس دنیا میں بھی دماغ کا کام تخلیق ہی ہے لیکن وہاں نئی قسم کی تخلیق ہوگی یہ لوگ چاہیں گے تو اپنے ماحول کو باغات و انہار میں بدل

لیں گے یا خوبصورت بلا د وا مصار میں جو چیز چاہیں گے خواہش پیدا ہوتے ہی عدم سے وجود میں آجائے گی۔

ایک اثیری روح سے ملاقات

مسٹر فنڈ لے لکھتے ہیں کہ:

میں ۲۲ دسمبر ۱۹۲۳ء کو اپنی سٹینو گرافر مس ملر کے ہمراہ جے سی سلون کے ہاں گیا جو ارواح کو اثیر سے بلایا کرتا تھا، نشست شروع ہوئی تو سلون بے ہوش ہو گیا اور چھت کی طرف سے ایک آواز آنا شروع ہوئی جس سے کئی سوالات پوچھے گئے۔ مثلاً:

سوال: کیا آپ کی دنیا حقیقی اور ٹھوس دنیا ہے؟

جواب: بے شک! لیکن یہاں انوکھی بات یہ ہے کہ ہمارے ارادہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے، ہم جو چاہیں اپنے ماحول میں پیدا کر سکتے ہیں، اگر کسی شہر کی سیر منظور ہو مثلاً پیرس یا لندن کی تو وہ اثیر میں فوراً نمودار ہو جاتا ہے۔ دیہات کا خیال آئے تو ہر طرف لہلہاتے ہوئے کھیت نظر آنے لگتے ہیں، یہ طاقت صرف اچھے لوگوں کو حاصل ہوتی ہے اور برے لوگ اس طاقت سے محروم ہوتے ہیں یہ لوگ نہایت بھیانک اور تکلیف دہ ماحول میں رہتے ہیں، یہاں ہمارے گھر اور دیگر اشیاء ہماری خواہش کی تخلیق ہیں۔

دوسرا سوال: کیا وہاں اچھے اور برے لوگ ایک ہی جگہ رہتے ہیں؟

جواب: نہیں! وہاں مختلف طبقے ہیں، برے لوگ سب سے نچلے طبقے میں رہتے ہیں، درمیانے درجے کے لوگ بالائی طبقے میں اور بہترین لوگ بلند ترین منزل پر سکونت رکھتے ہیں۔ زمین تک صرف وہ روحیں آتی ہیں جو نچلے طبقے میں رہتی ہیں، اگر بالائی طبقہ نے کوئی پیغام بھیجنا ہو تو وہ نچلے طبقہ کی کسی روح کی وساطت سے بھیجتی ہے۔

(ملخص)(On the Edge of The Etheric, p. 120).

اس مکالمہ کی ایک حقیقت (کہ خواہش وہاں خالق بن جاتی ہے) کی تائید قرآن

متعدد آیات سے ہوتی ہے۔

"وامددنھم بفاکھۃ ولحم مما یشتھون" (طور ۲۲)

ترجمہ: اور ہم اہل جنت کی خواہش کے مطابق گوشت اور پھل سے ان کی مدد کریں گے۔

"ولکم فیھا ماتشتھی انفسکم" (حم سجدہ ۲۱)

ترجمہ: اور ساکنان جنت کو ہر وہ ملے گا جس کی وہ خواہش کریں گے۔

اثیر اور زمانہ

زمانے کا عام تصور یہ ہے کہ یہ لمحات کی نہر رواں ہے، لمحہ حاضر حال ہے جو ایک لمحہ پہلے مستقبل تھا اور ایک لمحہ بعد ماضی بن جائے گا ہم ماضی کے واقعات کو دیکھ سکتے ہیں لیکن مستقبل ہماری نظروں سے نہاں ہے۔ بعض واہمہ پرست فلسفی کہتے ہیں کہ ماضی و مستقبل موجود نہیں، جو چیز موجود ہے وہ حال ہے اور وہ صرف ایک لمحہ کا نام ہے۔ زمانے کا یہ بے جان سا تصور انسان کو نہ امید بنا سکتا ہے اور نہ اس کی تمناؤں کی تکمیل کیلئے میدان فراہم کرسکتا ہے، یہ تسلیم کہ ہر لحہ جو پہلے مستقبل تھا ماضی میں تبدیل ہو رہا ہے لیکن ماضی و مستقبل کی یہ تقسیم محض موہومی اور فریب عقل ہے۔ زمانہ لمحات کا ایک مسلسل سلسلہ ہے جس میں تینوں زمانے بہ یک وقت موجود رہتے ہیں، فرض کیجئے کہ آپ پشاور سے لاہور جاتے ہیں راہ میں آپ کو تلغرافی ستون نظر آئیں گے، ہر ستون سامنے آکر غائب ہوتا چلا جائے گا، لیکن فنا نہیں ہوگا۔ اگر آپ کے سامنے سے ریل گزر جائے تو وہ صرف آنکھوں سے نہاں ہوگی، مٹ نہیں جائے گی، ہمارا حلقہ نظر بہت محدود ہے، ہمیں دس کروڑ میں سے صرف ایک چیز نظر آ رہی ہے اور باقی غائب ہیں لیکن دنیا میں موجود ہیں۔

زندگی کو رواں دواں رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ بڑے بڑے وقفوں کو زمانہ حال سمجھا جائے۔ مثلاً سال رواں، قرن رواں اور عصر رواں، عصر زمانے کا ایک ایسا وقفہ ہے جو کئی صدیوں پر مشتمل ہوسکتا ہے، پتھر کا زمانہ ہزار ہا سال پر پھیلا ہوا تھا اور لوہے

کا زمانہ صدیوں پہلے شروع ہوا تھا اور ابھی جاری ہے۔

دو مثالیں

ا۔ فرض کیجئے کہ کسی شہر میں ایک کوچے کی شکل یوں ہے۔

ا۔ زید کوچہ الف سے ج کی طرف جا رہا ہے، حصہ ب پہ پہنچ کر وہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اب صورت یہ ہے کہ الف اس کی نگاہ سے غائب ہو چکا ہے اور ج میں وہ داخل ہی نہیں ہوا۔ اس لئے یہ بھی اس کی آنکھوں سے نہاں ہے، لیکن اگر کوئی آدمی ایک ایسے مقام پر کھڑا ہو جائے جہاں سے الف اور ج دونوں نظر آتے ہوں تو اس کیلئے پچھلے اور اگلے کوچے کے امتیاز باقی نہیں رہے گا۔

۲۔ فرض کیجئے کہ ایک آدمی ایک میدان میں کھڑا ہے اور دوسرا پاس ہی ایک اونچی پہاڑی پر میدان والے کی نظر محدود سے دائرے میں کام کرے گی، اور پہاڑی والے کو حد نگاہ تک تمام بلند و پست نظر آئیں گے۔

جسم خاکی وہ مسافر ہے جو کوچہ الف سے ج کی طرف جا رہا ہے اور جسم لطیف وہ آدمی ہے جو دونوں کوچوں کو دیکھ رہا ہے، اگر کوئی شخص کا سمک بلندیوں پر پہنچ جائے تو اسے ماضی و مستقبل کے تمام واقعات اور تمام بلند و پست نظر آنے لگیں۔ جسم لطیف چونکہ اثیری بلندیوں تک پہنچ سکتا ہے، اس لئے یہ حال و مستقبل کے امتیازات سے بالاتر ہوتا ہے۔

عشق کی تقویم میں عصر رواں کے سوا
اور زمانے بھی ہیں جن کا نہیں کوئی نام

(اقبال)

دنیا میں ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے عبادت، تسلیم اور ریاضت سے ان اثیری بلندیوں تک رسائی حاصل کر لی اور انہیں تینوں زمانے بہ یک وقت نظر آتے تھے۔

سانحہ

آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک بدکار کے منہ پہ سیاہی، گرد اور ذولت کی ایک غیر مرئی سی تہ جم جاتی ہے۔ اس کے چہرے کے خطوط بھیانک، ہڈیاں بے طرح ابھری ہوئی، آنکھیں بے نور، پیشانی پچکی ہوئی، ناک ٹیڑھی اور گالوں میں جھریاں اور گھڑے ہوتے ہیں۔

دوسری طرف ایک نیک سیرت، عبادت گزار کے خدوخال میں بلا کی چمک اور دل کشی ہوتی ہے۔

کیوں؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح باغ کا کوئی درخت پانی سے سیراب ہونے کے بعد سرسبز، گھنا اور خوشنما بن جاتا ہے اور بیاباں کا درخت قلت آب کی وجہ سے کمزور اور بے برگ سارہ جاتا ہے۔ اسی طرح نیکی وہ پانی ہے جو جسم لطیف کے شجر کو خوشنما بارور بنا دیتا ہے اور گناہ باد وسموم ہے جس سے خیابان روح کا ہر پودا سوکھ جاتا ہے جو تازگی، لچک اور چمک ایک ہری شاخ میں ہوسکتی ہے وہ خشک ٹہنی میں نہیں ہوتی۔ خشک ٹہنی ٹیڑھی ہوجاتی ہے اور اس پر بدنما جھریاں پڑ جاتی ہیں، جسم لطیف ایک سانچہ ہے جس میں یہ خاکی جسم ڈھلتا ہے، اگر سانچہ ہی بدنما، ٹیڑھا اور ترچھا ہوا تو جسم خاکی کا حسن و تناسب کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔

قصہ آدم علیہ السلام و ابلیس سے یہ حقیقت واضح ہے کہ انسان علم کے بغیر حیوان محض ہے اور علم کے ساتھ مسجود ملائک، بدیگر الفاظ حصول علم ایک بلند عمل ہے جس سے اولاً جسم لطیف اور پھر یہ جسم خاکی حسن و تناسب حاصل کرتا ہے اور لاعلمی ایک ایسا گناہ ہے کہ دونوں اجسام کو مسخ کر دیتا ہے، جاہل کا بگڑا ہوا چہرہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ

''میں وہ بدبخت ہوں، جس کا جہالت نے پلستر بگاڑ دیا ہے''۔

اور یہی حال راشیوں، ظالموں، حاسدوں، کینہ توزوں، جواریوں اور دیگر سیہ کاروں کا ہے کہ پہلے ان کے اجسام لطیفہ بگڑتے اور بیمار ہوتے ہیں اور پھر یہ اجسام

خاکی، جس طرح گھڑی وقت کا پتہ دیتی ہے اور انجن کا میٹر حرارت کا درجہ حرارت بتاتا ہے، اسی طرح چہرہ باطن کا اشتہار ہے چہرے کی ہر لکیر اور ہر ابھار ایک ایسی تحریر ہے جو خدا کی قسم سے نکلتی ہے اور جو کبھی غلط نہیں ہوسکتی، بدکار اس حقیقت کو کبھی نظر انداز نہ کریں کہ ان کا چہرہ ایک ایسی کتاب ہے جس پر کاتب قدرت ان کے ہر عمل کو لکھ رہا ہے:

''وجوہ یومئذ مسفرة ، ضاحکة مستبشرة ، ووجوہ یومئذ علیھا غبرة. ترھقھا قترة. اولئك ھم الکفرة الفجرة''

(عبس ۳۸۔۴۲)

ترجمہ: اس روز بعض چہرے روشن، متبسم اور بشاش ہوں گے اور بعض گردآلود و تاریک، موخرالذکر سیہ کاروں کے چہرے ہوں گے۔

'' ان الابرار لفی نعیم ، علی الا رائك ینظرون ، تعرف فی وجوھھم نضرة النعیم ''(۲۲۔۲۴)

ترجمہ: نیک سیرت آسائش میں ہوں گے، مسہریوں پہ بیٹھے عجائبات کا تماشہ کریں گے، اوران کے چہروں پر آسودگی واطمینان کی تازگی ہوگی۔

''یعرف المجرمون بسیمھم ......(رحمٰن ۴۱)

ترجمہ: خیرات اللہ کے ان فقیروں کو دو جو......تم انہیں چہروں ہی سے پہچان لو گے۔

ٹیلی پیتھی سلسلہ

ایک رسالہ میں پڑھا تھا کہ فرانس میں خاوند بیوی کا ایک جوڑا رہتا تھا جو ایک دوسرے تک اثیر کی معرفت پیغام بھیجتا تھا، خاوند کسی دفتر میں کلرک تھا اگر اس کے پاس دفتر میں کوئی مہمان آجاتا تو وہ آنکھیں بند کر کے خیال کی طاقت ورلہریں اثیر میں چھوڑتا اور بیوی مہمان کیلئے کھانا تیار کر کے رکھتی۔

اسلام کی تمام اہم تواریخ میں یہ واقعہ درج ذیل ہے کہ ایک روز حضرت عمر رضی

اللہ عنہ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ دوران خطبہ بلند آواز سے تین مرتبہ کہا:

''یاساریۃ الجبل!''

ترجمہ: اے ساریہ! پہاڑ کے دامن میں ہو جاؤ!

کئی سو میل دور شام میں ساریہ نے اس آواز کو سنا وہ فوج کو لے کر پہاڑ کے دامن میں چلا گیا اور اس طرح اس دستہ کی تیر باری سے بچ گیا جو پچھلی طرف سے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ آیا تھا۔

پادری لیڈ بیٹر اپنی کتاب Invisible Helper کے صفحہ ۷۴ پر لکھتا ہے: ''ایک عورت کا بچہ ایک کھڈے کے کنارے کھیل رہا تھا کہ اس کا پاؤں پھسل گیا اور وہ اس گہرے کھڈے میں گر پڑا، معا اس کے منہ سے ایک چیخ نکلی اس کا گھر کافی فاصلے پر تھا چیخ تو وہاں نہ پہنچ سکی اس کی ماں فوراً بے چین ہو کر دیوانہ وار ادھر ادھر بھاگنے لگی اور بالآخر اس کھڈے پر جا نکلی، جہاں اس کا بچہ تڑپ رہا تھا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ماں کو کس چیز نے بے چین کیا؟ جواب سیدھا سا ہے کہ بچے کی چیخ میں درد و اضطراب کی وہ بجلیاں بھری ہوئی تھیں کہ اثیر میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ جب یہ لہریں اس کی ماں تک پہنچیں تو اسے کسی حادثے کا احساس ہوا اور وہ بے چین ہو گئی۔

اس قسم کے واقعات ہم سب کو پیش آتے ہیں دور کسی شہر میں جب کوئی عزیز کسی حادثہ یا بیماری کا شکار ہو جاتا ہے تو ہم اطلاع ملنے سے پہلے ہی بے چین ہو جاتے ہیں اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب ہم کسی دوست یا عزیز کو یاد کر رہے ہوتے ہیں تو ٹھیک اس وقت وہ بھی ہمارے تصور سے باتیں کر رہا ہوتا ہے۔

کوئی ایک ہفتے کا ذکر ہے کہ میں اس کتاب کا کوئی حصہ لکھ رہا تھا کہ ایک دوست کی یاد نے بے طرح ستانا شروع کیا، یہاں تک کہ خیالات میں انتشار سا پیدا ہونے لگا، اٹھا سائیکل لی اور اس دوست کے ہاں پہنچا، دیکھا کہ وہ میری ہی تلاش میں ادھر

اُدھر فون کر رہا تھا۔

اثیری پیام رسانی کا سلسلہ محبت ونفرت کی دنیا میں بہت نمایاں ہے، دو محبت کرنے والے دل بہ یک وقت ایک جیسی واردات سے گزرتے ہیں، دن کے بارہ بجے اگر ایک بے چین ہے تو دوسرے کا بھی لازماً یہی حال ہوگا۔ رات کے بارہ بجے۔ اگر ایک جاگ رہا ہے تو دوسرا بھی کروٹیں بدل بدل کر شب غم گزار رہا ہوگا۔ یہی حال نفرت کا ہے، اگر آپ کسی شخص سے نفرت کرتے ہیں تو وہ بھی آپ سے نفرت کرے گا ،نفرت کا جواب محبت نہ ہوا ہے نہ ہوگا، ٹرائن کہتا ہے:

Every thought is a force that goes out and comes back laden with its kind.

ترجمہ: خیال ایک طاقت ہے جو دماغ سے نکلنے کے بعد اپنے ہم جنس کو لے کر واپس آتا ہے۔

اصلاح

جب ہم کسی کو بہادر، بے حیا کو حیادار، کام چور کو محنتی اور سست کو چست بنانا چاہتے ہیں تو خیالات کی تند وتیز لہریں اس کی طرف منتقل کرتے ہیں اور وہ متاثر ہونے لگتا ہے اصلاح کی تہ میں یہی فلسفہ کارفرما ہے، اولاد کو اسی طرح درست کیا جاتا ہے اور تمام مصلحین اسی حربے سے کام لیتے رہے۔

کتاب: من کی دنیا (ڈاکٹر غلام جیلانی برق)

☆......☆......☆

حیرت انگیز واقعات

جو کچھ ہمارے ارد گرد موجود ہے اور واضح طور پر دکھائی دینے کے علاوہ سمجھ میں بھی آرہا ہے اس پر ہم کبھی خاطر خواہ توجہ دینے کی کوشش نہیں کرتے۔ جو چیز اور جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کی لگن انسان کی بڑی نفسیاتی خصوصیات میں سے ہے۔ ہر انسان شعوری یا لاشعوری طور پر اس بات کیلئے کوشاں رہتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ باتیں جاننے اور سمجھنے میں کامیابی سے ہمکنار ہو۔ اس کوشش میں حقیقی کامیابی بہت کم لوگوں کا مقدر بنتی ہے ہم ایک ایسی کائنات کا حصہ ہیں جس میں ہر آن بہت کچھ تبدیل ہو رہا ہے اور ہمیں مسلسل ورطہ حیرت میں ڈال رہا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ایسی ہر بات کی تہہ تک پہنچیں جو ہماری عقل کو چیلنج کرتی ہیں اور فطری طور پر ہماری دلچسپی ہر اس چیز میں ہوتی ہے جو ہماری عقل کو چیلنج کرتی ہو!

ہمارے چاروں طرف ان گنت عجیب وغریب چیزیں بکھری پڑی ہیں اور انہیں دیکھ کر ہم حیران ہوتے رہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح متعدد واقعات اور حقائق ہمیں دریائے حیرت میں غرق کئے رہتے ہیں۔ فرینک ایڈورڈز نے Stranger Than Science میں ایسے واقعات جمع کئے ہیں جن کی اصلیت تسلیم کرنے سے ذہن انکار نہیں کرتا۔ فرینک ایڈورڈز کو دنیا اڑن طشتریوں کے بارے میں تحقیق کے حوالے جانتی ہے۔ دوسرے بہت سے امور پر بھی ان کی تحقیق قابل رشک رہی ہے۔ ایک مقبول ریڈیو شو کے میزبان کی حیثیت سے انہوں نے حیرت انگیز واقعات کے بارے میں مواد جمع کیا اور متعلقہ شخصیات کو اپنے پروگرام میں مدعو کیا تاکہ ان واقعات کے بارے میں زیادہ سے زیادہ امور کی وضاحت ممکن ہو سکے۔ اس شکل میں دنیا کو Stranger Than Scince ملی جس میں عجیب وغریب واقعات کو باضابطہ تصدیق کے بعد شامل کیا گیا ہے۔

☆......☆......☆

مشرق سے زیادہ مغربی لوگوں کا بھوت پریت پر یقین

قارئین! جب سے دنیا گلوبل ویلیج بنی ہے تب سے یہ حقیقت آشکار ہوئی کہ صرف پاک وہند میں بلکہ عرب اور مغرب میں بھی یہ ماورئی العقل تحیر انگیز واقعات وقوع پذیر ہوئے اور ہوتے ہیں۔ (مولف)

بے چین روحیں

ویسٹ انڈیز کے جزیرے بار باڈوز میں 24 اگست 1943ء کا دن چند عجیب باتیں لے کر آیا۔ اس دن چند مشنریز نے اس جزیرے پر واقع ایک قبرستان میں الیگزنڈر راروں کی قبر کھلوائی۔ اروں اس جزیرے پر فری میسن تحریک کا سرخیل تھا۔ جب اس کی قبر کھولی گئی تو ایک پنڈروا بکس کھل گیا جس قبر میں اروں کو دفن کیا گیا تھا اسی کے اندر ایک بغلی قبر میں جو دراصل تہ خانے کی ہیئت کی تھی، سرایوان میک گریگر کو بھی دفنایا گیا تھا۔ ان کی تدفین 1841ء میں عمل میں آئی تھی۔ یہ دونوں قبریں ایک کوٹھری نما تہہ خانے میں تھیں اور عیسائیوں کے قبرستانوں میں ایسی قبریں نایاب نہیں۔ ان میں مردوں کو دفنانے کے بجائے تابوت میں سجا کر رکھ دیا جاتا ہے۔ تہ خانے میں ایک سرایوان میک گریگر کا تابوت ایک بہت بڑے پتھر کو تراش کر بنائے گئے چبوترے پر رکھا گیا تھا۔ کوٹھری کی زمینی سطح سے اس چبوترے کی بلندی چار فٹ سے زیادہ تھی۔ دونوں تابوتوں کو جس والٹ میں رکھا گیا تھا اس تک لے جانے والے راستے کو اینٹوں سے چن دیا گیا تھا۔ جب مشنریز نے اس والٹ میں جانے کیلئے اینٹوں سے چنی ہوئی دیوار کو گرایا تب اس بات پر شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی کہ اس دیوار کو عشروں سے نہیں گرایا گیا تو تابوت ایک جھٹکے سے زمین پر آ رہا۔ تابوت سر کے بل کھڑا تھا۔ وہاں پر موجود کسی بھی شخص کی سمجھ میں یہ بات نہ آسکی کہ 600 پاؤنڈ وزن کے جس تابوت کو اٹھانے کے لئے کم از کم آٹھ مزدور درکار تھے وہ

اپنے والٹ میں ادھر سے ادھر کیسے ہو گیا۔

اور اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات یہ ٹھیکہ اردن کے تابوت کا تو سراغ ہی نہ ملا۔ ایک تابوت غائب تھا اور دوسرا ملا بھی تو سر کے بل۔ اس پر ہنگامہ تو برپا ہونا ہی تھا۔ قبرستان کے نگرانوں اور مقامی حکام کو اس واقعے کی اطلاع دی گئی۔ ماہرین آئے اور انہوں نے ریکارڈز اور قبرستان کے اس والٹ کا جائزہ لیا۔ ریکارڈ کے مطابق سرایوان میک گریگر کے تابوت کو والٹ کی سامنے والی دیوار کے ساتھ رکھا گیا تھا۔ ایسے میں یہ حقیقت سب کو ورطہ حیرت میں ڈالنے کیلئے کافی تھی کہ تابوت مخالف سمت کی دیوار کے ساتھ سر کے بل کھڑا تھا۔ قبر کو کھولنے پر مامور مزدوروں نے بھی اس بات کی تصدیق کی کہ وہاں اور کوئی نہیں آیا تھا اور یوں بھی توڑی جانے والی دیوار صاف بتا رہی تھی کہ اسے عشروں پہلے بنایا گیا تھا۔ اس کی مہر بھی درست حالت میں تھی۔ اس کا واضح مطلب یہ تھا کہ اس قبر اور اس کے والٹ کو کسی نے ایک طویل عرصے سے ہاتھ نہیں لگایا تھا۔ ظاہر ہے ان حقائق کی موجودگی میں یہ بات حیرت انگیز تھی کہ ایک تابوت اپنی جگہ سے بہت دور ملا اور دوسرا غائب تھا۔

بارباڈوز کے ہی ایک اور قبرستان میں چیز (Chase) خاندان کی قبر کا والٹ بھی عجیب و غریب واقعات سے دوچار ہوتا ہے۔ اس والٹ میں ایک بہت بڑا تابوت ٹامس چیز کا تھا جسے مبالغہ آٹھ افراد مشکل سے اٹھا پاتے تھے۔ جب بھی کوئی تابوت رکھنے کیلئے والٹ کو کھولا گیا تو تب وہاں ٹامس چیز کا تابوت الٹی سیدھی حالت میں ملا اور کسی کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ آخر ٹامس چیز کی روح کیوں بے قرار تھی اور تابوت کو اپنی اصل جگہ سے کیوں ہٹنے پر مجبور کرتی تھی؟ اس والٹ میں رکھے جانے والے تابوتوں کو حیرت انگیز طور پر ایسی ہی صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ہاں مسز گوڈرڈ اور ان کی پوتی کے تابوت ہمیشہ اسی جگہ پر ملے جہاں انہیں رکھا گیا تھا۔ ٹامس چیز اور دیگر افراد کے تابوتوں میں ہلچل کیوں ہوتی تھی اور ان کی روحیں کیوں بے چین

تھیں۔ یہ بات کوئی بھی نہ سمجھ پایا۔ آخر کار اس والٹ سے چیز خاندان کے افراد کے تابوت نکال کر کہیں اور رکھے گئے تب انہیں سکون ملا۔

بار باڈوز کے کرائسٹ چرچ قبرستان میں چیز خاندان کا والٹ اب بھی موجود ہے اور اس پر بنا ہوا سوالیہ نشان ان عجیب وغریب واقعات کی یاد دلاتا ہے۔

(حیرت انگیز واقعات، فرینک ایڈورڈز، ترجمہ محمد ابراہیم خان)

☆......☆......☆

برموداتکون، سائنس کی دنیا اور عقل پسندوں/پرستوں کیلئے ایک چیلنج

برموداتکون کا علاقہ کل کی طرح آج بھی پراسرار ہے۔اس کے بارے میں جو دیو مالائی انداز کی باتیں کہی جاتی ہیں وہ اگرچہ ثابت نہیں ہوسکی ہیں مگر اس کے باوجود سائنس دان آج بھی سمجھنے سے قاصر ہیں کہ آخر اس علاقے میں بہت سے فضائی اور بحری جہاز کیوں غائب ہوئے؟

آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی چیز اس طرح غائب ہوجائے کہ اس کو ڈھونڈنے سے بھی کہیں سراغ نہ ملے؟ آپ سوچیں گے کہ ایسا اب ممکن نہیں۔اور ایسا سوچنا فطری امر ہے۔اس کا سبب یہ ہے کہ اب سائنسی طور طریقوں سے کسی بھی چیز کا سراغ پانا قدرے آسان ہوگیا ہے اور کسی بھی چیز کے اچانک غائب ہوجانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، مگر آپ کی سوچ درست نہیں۔ اس لئے جنوب مشرقی امریکہ سے متصل سمندری علاقے میں کئی طیارے اور بحری جہاز عملے اور مسافروں کے ساتھ اس طرح غائب ہوچکے ہیں ان کا نام ونشان تک نہیں ملا اور اب بھی اس معاملے پر اسراریت کے پردے پڑے ہوئے ہیں۔اس علاقے کو برمودا کی تکون بھی کہا جاتا ہے۔ دنیا بھر کے اخبارات اور جرائد میں برمودا کی تکون کے بارے میں اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ شاید کسی اور علاقے کی پراسراریت کے بارے میں اتنا نہیں لکھا گیا۔ پائلٹ جب اس علاقے کا نام سنتے ہیں تو ان کے پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور وہ سوچتے ہیں کہ اس علاقے میں سفر نہ ہی کرنا پڑے تو اچھا ہے۔

کہاں تو ذکر ہورہا تھا چیز کے غائب ہونے کا اور یہاں تو جہاز کے جہاز غائب ہوئے ہیں اور اس طرح غائب ہوئے ہیں کہ انکا کہیں کوئی سراغ نہیں مل رہا اور معاملہ ایسا پراسرار ہے کہ جدید ترین سائنسی تحقیقات کی مدد سے لاکھ کوشش کے باوجود

ابھی تک اس حوالے سے کوئی ٹھوس بات نہیں کہی جا سکی ہے۔ جو لوگ ضرورت سے زیادہ ضعیف الاعتقاد ہیں ان کا کہنا ہے کہ اس علاقے پر بدروحوں کا قبضہ ہے اور وہ اس بات کو پسند نہیں کرتیں کہ وہاں سے کوئی بھی چیز یا کوئی ذی روح گزرے اور اسی لئے وہ ناراض ہو کر طیاروں اور بحری جہازوں کو ان کے عملے اور مسافروں سمیت کسی ایسی دنیا میں لے جاتی ہیں جہاں سے ان کی واپسی ممکن نہیں ہوتی۔ آپ شاید اس بات کو محض بکواس قرار دیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آج کی دنیا میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بدروحوں اور ان کی جانب سے ایسی ''کارروائیوں'' پر یقین رکھتے ہیں۔ بدروحوں کے تصور کے برعکس بہت سوں کا خیال ہے کہ اس خطے میں سمندر کے اندر کوئی مقناطیسی میدان ہے جو اس طرف سے گزرنے والی ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ تاہم یہ بس محض قیاس آرائیاں ہیں۔ متعلقہ دلائل بہت کمزور ہیں۔

29 جنوری 1948ء کا دن برطانوی مسافر بردار طیارے ''اسٹار ٹائیگر'' کیلئے تباہی لے کر آیا۔ رات ساڑھے دس بجے اس طیارے نے اڑان بھری اور برمودا سے 400 میل دور اس نے یہ پیغام دیا کہ سب کچھ ٹھیک ہے اور لینڈنگ مقررہ وقت پر ہوگی۔ اگر یہ پیغام نہ دیا گیا ہوتا تو ضرور حیرت ہوتی۔ جہاز میں سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے۔ اس میں 26 مسافر سوار تھے۔ اس کی منزل کنگسٹن (جمیکا) تھی۔ چار انجنوں والے اس جہاز کی کارکردگی معیاری رہی تھی۔ مگر جہاز سے ملنے والا وہ پیغام آخری تھا۔ انتہائی پراسرار حالات میں جہاز ایسا غائب ہوا کہ بے سود ثابت ہوا کہ اس کا نام ونشان بھی نہ ملا۔ سمندر کی سطح پر ایندھن کے آثار تلاش کرنے کی کوشش بھی بے سود ثابت ہوئیں۔ اس واقعے نے شہری ہوابازی کی دنیا میں کھلبلی مچادی بہت کوشش کرنے پر بھی یہ معمہ حل نہ ہوا کہ آخر اس جہاز کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا تھا۔

17 جنوری 1949ء کو پھر ایسا ایک واقعہ پیش آیا اس بار ایریل نامی طیارہ ہدف بنا۔ صبح پونے آٹھ بجے اس کے کپتان جے سی میکفیلن نے ریڈیو پر پیغام دیا کہ ''موسم

اچھا ہے اور کہیں کوئی گڑ بڑ نہیں، لینڈنگ نارمل ہوگی"۔ پرواز برمودا سے شروع ہوئی تھی اور جمیکا میں اس کی منزل کنگسٹن تھی۔ یہ علاقہ برمودا کی تکون سے بہت قریب ہے اور اسی لئے ہوابازی کے حوالے اسے حساس علاقوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

جے سی میکفلین نے جو پیغام دیا وہ کسی بھی خطرے کی نشاندہی نہیں کرتا تھا۔ مگر یہ اس کا آخری باضابطہ پیغام تھا اس کے بعد ریڈیو سیٹ پر خاموشی چھا گئی۔ یوں اچانک کسی طیارے کے ریڈیو سیٹ کا خاموش ہو جانا سب کیلئے حیرت اور تشویش کا باعث تھا۔ اچھی خاصی کوششیں کرنے کے پر بھی جہاز کا کوئی سراغ نہ ملا اور پھر ایک مشکل یہ بھی تکہ جہاز راڈار پر بھی نہیں تھا، فضا میں ہوتا تو راڈار پر بھی ہوتا۔ کسی کی سمجھ میں نہیں آیا کہ آخر جہاز کے ساتھ ایسا کیا ہوا کہ ایمر جنسی کا کوئی پیغام بھیجنے کی بھی مہلت نہ مل سکی۔ اس مرتبہ بھی جہاز ملا نہ اس پر سوار کسی بھی شخص کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکا۔ یہ جہاز کسی اعتبار سے ایسا نہیں تھا کہ کسی تکنیکی بنیاد پر حادثے کے امکان کے بارے میں سوچا جاتا۔ انجن میں کہیں کوئی خرابی نہیں تھی اور روانگی کے وقت ریڈیو سیٹ سمیت اس کے تمام آلات بالکل درست ڈھنگ سے کام کر رہے تھے۔

ان دونوں واقعات نے برمودا کے حوالے سے طرح طرح کی کہانیوں کو نئی زندگی عطا کی۔ نئی زندگی اس لئے کہ چار سال قبل بھی امریکہ کے پانچ طیارے ایک ساتھ غائب ہوئے تھے اور ان کا نام ونشان تلاش کرنے کی کوشش بے سود رہی تھی۔

5 دسمبر 1945ء کا دن امریکی فوج کیلئے آج بھی ایک سوالیہ نشان کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس دور میں بھی ٹیکنالوجی کے ترقی کے لحاظ سے امریکہ باقی دنیا سے بہت آگے تھا اور اسی لئے ہر معاملے میں اسے ایک رول ماڈل یا مثال کی حیثیت حاصل تھی۔ طیارہ سازی کی صنعت میں بھی امریکہ سب سے آگے تھا اور لڑاکا طیاروں کی تیاری کے معاملے میں غیر معمولی برتری کا حامل تھا۔

اس دن فورٹ لارڈیل فلوریڈا میں واقع امریکی بحری اڈے سے پانچ طیاروں

نے معمول کی تربیتی پروازیں شروع کیں اور پھر وہ پروازیں مکمل نہیں ہوسکیں۔ ان طیاروں کا روٹ ایسا لمبا چوڑا نہیں تھا کہ کسی خرابی کے بارے میں سوچا جاتا۔ ہر طیارے کو 250 میل کے علاقے میں اپنی پرواز مکمل کرنی تھی۔ تمام پروازیں تکونی تھیں۔ مشرق کی سمت جا کر کہاں سے شمال کا رخ کرنا تھا اور اس کے بعد جنوب مغرب کی سمت سے واپس آنا تھا۔ ٹی بی ایم ٹارپیڈ و بومبرز کو اڑانے والے تمام افراد خاصے تجربہ کار تھے اس لئے ان کی مہارت پر شک کرنے کی تو کوئی گنجائش سرے سے تھی ہی نہیں۔ ان طیاروں میں اس دور کے تمام جدید ترین آلات نصب تھے۔ تکنیکی اعتبار سے تمام جہاز غیر معمولی استعداد کے حامل تھے۔ ایک طیارے میں دو ہوا باز سوار تھے جبکہ دیگر طیاروں میں تین تین افراد سوار تھے۔ پہلے طیارے نے دن کے دو بج کر دو منٹ پر زمین کو الوداع کیا اور اس کے چند ہی لمحوں کے بعد پانچوں طیارے فضاء میں تھے ان کی اوسط رفتار 200 میل فی گھنٹہ تھی۔ تین بج کر پینتالیس منٹ پر انہیں واپس آنا تھا مگر عین واپسی کے لمحات میں ایک طیارے کے فلائٹ کمانڈر کا پیغام ملا کہ ''کوئی گڑبڑ ہے، ہمیں زمین دکھائی نہیں دے رہی، یہ بھی معلوم نہیں کہ ہم کہاں ہیں، ہماری پوزیشن کیا ہے؟ اور بادل بھی چھائے ہوئے نہیں ہیں کہ ہمیں یہ اطمینان ہو کہ بادلوں کے باعث کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔

ایک اور واقعہ بلکہ کمال یہ ہوا کہ پانچوں طیاروں کے نیوی گیٹرز کو بیک وقت سمت کھو دینے کا احساس ہوا یہ اس قدر حیرت انگیز بات تھی کہ بعد میں ماہرین اس پر غور کرتے رہ گئے۔

زمین پر فلائٹ کنٹرول ٹاور کے عملے کیلئے یہ سب بہت پریشان کن تھا۔ فضا میں کوئی ایک طیارہ گم نام نہیں ہوا تھا بلکہ طیارے تھے۔ اگلے پندرہ منٹ خاموشی میں گزرے اس خاموشی نے سب کے اعصاب میں ٹوٹ پھوٹ پیدا کر دی۔ انہوں نے اس بات کا جائزہ لینا شروع کیا کہ ہمیں خود ان کے آلات میں تو کوئی خرابی نہیں۔ ابھی یہ

کام جاری ہی تھا کہ ریڈیو پر آخری بار ایک فلائٹ کمانڈر کی آواز سنائی دی۔ وہ کہہ رہا تھا کہ ''ہمیں معلوم نہیں کہ ہم کہا جار ہے ہیں''۔ اس وقت یہ لوگ Base سے شمال مشرق کی سمت 225 کلومیٹر کے فاصلے پر تھے۔ کمانڈر نے کہا ''ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہم... !'' اور پھر اس کی بات ادھوری ہی رہ گئی۔ کسی کو اندازہ نہ ہوسکا کہ وہ کیا کہنا چاہتا تھا۔ وہ پیغام ایسا نہیں تھا کہ جس کی مدد سے کوئی کام کی بات معلوم ہوسکتی مگر پھر بھی یہ بات اہم تھی کہ اس بات کو بدنصیب افراد میں سے کوئی بیان کرر ہا تھا۔

جب پانچوں طیارے مقرر وقت پر واپس نہیں آئے تو ان کی تلاش میں ایک فلائنگ بوٹ کو روانہ کیا گیا مگر وہ فلائنگ بوٹ بھی پانچ منٹ میں لاپتہ ہوگیا۔ اس میں 13 افراد سوار تھے کوسٹ گارڈز کے جہازوں نے پوری ساحلی پٹی کو بھر کھنگالا مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔ صبح ہوتے تک طیارہ بردار جہاز سولومنز بھی اس کام میں شریک ہوگیا۔ مجموعی طور پر 300 جہازوں اور طیاروں نے بدنصیب طیاروں کے ملبے اور بچ جانے والوں کو تلاش کرنے کی کوشش کی مگر ان کی تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔ نہ ملبہ ملا اور نہ ہی لاشیں۔ سمندر کی سطح پر ایندھن کے نشانات بھی نہیں تھے۔ نیول بورڈ آف انکوائری یہ بات ماننے کو تیار نہیں تھا کہ ان طیاروں نے کوئی الارم نہ دیا ہو اور اس کا خیال تھا کہ کوئی تو طیارے سے کودا ہوگا۔ مگر بورڈ کے ماہرین بھی اس پورے معاملے میں کوئی بھی نتیجہ اخذ کرنے میں ناکام رہے۔

☆......☆......☆

چارلس ڈکنس کا جانشین!

چارلس ڈکنس کا نام آپ نے ضرور سنا ہوگا۔ اس کا شمار انگریزی ادب کے عظیم ترین ناول نگاروں میں ہوتا ہے اس کے قارئین کی تعداد بلا مبالغہ کروڑوں میں ہے۔ اس کے مقبول ترین ناولوں میں ''Great Expectation اور A Tale

Of Two Cities سب سے نمایاں ہیں ۔آج بھی ان ناولز کو بہت پسند کیا جاتا ہے۔عام طور پر چارلس ڈکنس معاشرتی اور اصلاحی ناول لکھنے میں زیادہ دلچسپی لیتا تھا اور اس کے شہرت اسی حوالے سے تھی ۔عمر کے آخری حصے میں اس کے ایک دوست نے اسے سسپنس ناول لکھنے کی ترغیب دی ۔وہ چاہتا تھا کہ ڈکنس کا ٹیلنٹ اس شعبے میں بھی کھل کر سامنے آئے ۔ڈکنس اس معاملے میں کچھ زیادہ دلچسپی نہیں لے رہا تھا۔ اس زمانے میں سسپنس یا جاسوسی ناول نگاری نسبتاً نئے فن کا درجہ رکھتی تھی ۔اس طرف بہت کم لوگ آئے تھے ۔ایسے میں ڈکنس کا ذہن چند ایک تحفظات کے شکنجے میں جکڑا ہوا تھا۔ جب دوس نے بہت زور دیا تو وہ ایک سسپنس ناول لکھنے پر راضی ہوااور اس نے اپنا راستہ تبدیل کیا۔ایک میگزین کیلئے اس نے ناول لکھنا شروع کیا طے یہ پایا کہ ناول درجن بھر اقساط میں شائع کیا جائے گااور سب سے حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اس نے اپنی عادت کے خلاف ایک معاہدہ کیا کہ اگر اس ناول کے مکمل ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو معاوضے کی رقم اس کے ورثا کو دی جائے ۔عام طور پر اپنے ناشرین سے ایسا کوئی معاہدہ کرتا نہیں تھااس لئے سب کو بہت حیرت ہوئی۔

چارلس ڈکنس نے ناول لکھنا شروع کیااور اس کی صلاحیتوں نے اس میدان میں بھی اپنا لوہا منوالیا ۔اس کا پہلا سسپنس ناول لوگوں کو بہت پسند آیا ۔اس نے 1870ء میں ناول لکھنا شروع کیا اور ہر قسط قارئین میں تجسس بڑھاتی چلی گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے 6ماہ بیت گئے ۔بحر اوقیانوس کے دونوں طرف ڈکنس کے لاکھوں پرستار اس ناول کی اگلی قسط پڑھنے کیلئے بے تاب رہا کرتے تھے۔

اور ساتویں قسط لکھنے سے پہلے ڈکنس کا انتقال ہو گیا۔

ناشر کیلئے تو الجھن کھڑی ہو گئی اب کیا کیا جائے؟ ناول ادھورا رہ گیااور قارئین اس ناول کے انجام کے بارے میں سوچتے ہی رہ گئے ۔مسئلہ یہ تھا کہ اس ناول کو کس طرح اور کس کی مدد سے مکمل کرایا جائے کیونکہ ڈکنس بہت بڑا قلمکار تھا۔اس کی اپنی حیثیت

تھی اور اس کے علمی مرتبے تک پہنچنا اس وقت تو کسی کے بس کی بات نہیں تھی اور پھر اگر کوئی بڑی ادبی شخصیت اس کام کا بیڑا اٹھا بھی لیتی اور کام درست انداز سے نہ ہو پاتا؟ اس صورت میں تو بہت بھد اڑتی! یعنی اس ناول

The Mystery of Edwin Drood

کو مکمل کرنے کا بیڑا اٹھانا گویا بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے والی بات تھی۔ چارلس ڈکنس کے چاہنے والوں کو محسوس ہونے لگا کہ اب اس کا یہ ادھورا ناول ادھورا ہی رہے گا۔

انہی دنوں بریٹل بورو، ورمونٹ میں ایک شوخ طبیعت کا نوجوان رہنے آیا اس کی چرب زبانی ایسی تھی کہ لڑکیاں اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہتی تھیں۔ وہ جس محفل میں بھی ہوتا تھا اس کی رونق بن جایا کرتا تھا۔ وہ ہینڈسم تھا، خوش لباسی بھی اس کے مزاج کا حصہ تھی اور بلا کا دل پھینک بھی واقعہ ہوا تھا۔ ایک بار اس نے ایک خوبصورت لڑکی کا تعاقب کیا اور اسکے گھر تک پہنچ گیا اور پھر اس کے گھر کے سامنے ہی ایک کمرہ کرائے پر لے کر رہنے لگا۔ وہ ایک اچھا پرنٹر تھا اور اس میدان میں بھی اس کی صلاحیتوں کا لوہا ماننے والوں کی کوئی کمی نہیں تھی۔

اس نوجوان پرنٹر کا نام ٹامس پی جیمز تھا۔ اس کی مکان مالکن روحانیت پر غیر معمولی یقین رکھتی تھی اور عملیات کے ذریعے ارواح کو بلانے کا کام بھی کیا کرتی تھی۔ وہ اس شعبے میں بہت سوں کو مہارت سے ہمکنار کر چکی تھی۔ اس کے گھر بہت سے لوگ روحانیت سیکھنے آیا کرتے تھے ان میں چند خوبصورت لڑکیاں بھی تھیں۔ ٹامس نے ان پر ڈورے ڈالنے میں سہولت پیدا کرنے کیلئے اپنی مکان مالکن کے ہاں ان مجالس میں جانا شروع کر دیا جو ارواح سے رابطہ سکھانے کے سلسلے میں ہفتے میں تین دن ہوا کرتی تھیں اور چند ہی دنوں میں کئی لڑکیوں سے اس کی دوستی ہو گئی۔ ان میں سے ایک لڑکی ویرونیکا سے اس کی دوستی محبت کی حد بڑھ اور دونوں نے ایک دوسرے میں غیر

معمولی حد تک دل چسپی لینا شروع کی۔ کبھی وہ اکٹھے سیر کو چلے جاتے اور کبھی کسی تھیٹر میں کوئی ڈرامہ دیکھنے چلے جاتے۔ اس پر مکان مالکن کا تھوڑا سا اعتراض بھی تھا مگر وہ اس لئے خاموش رہتی تھی کہ ٹامس کی شکل اس کے گھر میں ایک مرد رہتا تھا یوں کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ اس کی طرف دیکھ سکے یا اس کے گھر میں نقب لگا سکے۔

روحانیت کی پر سکون مجالس میں شریک ہونا ٹامس کیلئے محض تفریح کی بات تھی مگر یہ تفریح اسے بہت مہنگی پڑی۔ ایک دن وہ اپنے کمرے میں سو رہا تھا کہ اچانک اسے اپنے سر میں بھاری پن محسوس ہوا اور وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اس نے سن رکھا تھا کہ سر میں اچانک پیدا ہونے والا بھاری پن کبھی کبھی کسی بہت ہی خطرناک بیماری کی علامت بھی ہوا کرتا ہے۔ اس نے گلا سوکھتا ہوا محسوس کیا اور اٹھ کر ایک گلاس پانی پیا۔ پانی حلق سے اترا تو اس کے حواس بحال ہوئے۔ اس نے یاد کرنے کی کوشش کی کہ کہیں اس نے کوئی الٹی سیدھی چیز تو نہیں کھالی تھی۔ ایسی بھی کوئی بات نہیں تھی۔ ہاضمہ بظاہر درست تھا وہ کھانے پینے کے معاملے میں بہت محتاط رہا کرتا تھا یوں بھی اس کی شخصیت میں لڑکیوں کو اس لئے زیادہ کشش محسوس ہوتی تھی کہ وہ بہت ہینڈسم تھا اور وہ اپنی ایسی کسی بھی خصوصیت سے محرومی گوارا نہیں کرسکتا تھا جو لڑکیوں کو اس کی طرف متوجہ ہونے پر مجبور کرتی ہو۔

تھوڑی دیر ٹامس یونہی بیٹھا رہا اور پھر کپڑے بدل کر باہر جانے کی تیاری کرنے لگا۔ اسی دوران اس نے ایک بار پھر اپنے سر میں بھاری پن محسوس کیا اس مرتبہ اس کی شدت کم تھی۔ ٹامس گھبرایا تو سہی مگر بہت زیادہ نہیں کیونکہ اس مرتبہ صورتحال اس کے کنٹرول میں تھی۔ وہ آرام کرسی پر دراز ہو کر سوچنے لگا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ چند لمحوں کے بعد اسے ایک سرگوشی سنائی دی۔ کوئی اسے اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا۔ ٹامس ایک لمحے کو تو ڈر گیا مگر پھر سنبھلا اور سوچنے لگا کہ جو کچھ وہ سن رہا ہے وہ اس کے کانوں کا دھوکہ بھی تو ہوسکتا ہے۔ ابھی وہ یہ سوچ کر اپنے دل کو تسلی دے ہی رہا تھا کہ

وہی سرگوشی ایک بار پھر سنائی دی اس مرتبہ کوئی اس کے بہت قریب تھا۔ ٹامس کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوگیا اس کی گھگی بندھ گئی اس نے پہلے کبھی ایسی صورتحال کا سامنا نہیں کیا تھا وہ کسی کو مدد کیلئے پکارنا چاہتا تھا مگر اتنی ہمت اس کے اندر نہیں تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں اسے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے کوئی اس پر حاوی ہوتا جارہا ہے۔ اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ یہ کیا ہورہا ہے؟ اب تو واقعی اس کی گھبراہٹ شدید خوف میں تبدیل ہوگئی اس نے اپنی قوت جمع کی اور پوچھا تم کون ہو؟ جو بھی چیز اس پر حاوی ہورہی تھی وہ الگ ہوگئی اور کمرے کے دوسرے کونے سے ٹامس کو وہی سرگوشی سنائی دی اس مرتبہ کوئی کہہ رہا تھا کہ ڈر دمت میں تمہارا دوست ہوں۔ یہ سن کر ٹامس کی جان میں جان آئی۔ اب وہ خاصا پرسکون ہوکر سانس لینے لگا جو غیر انسانی وجود اس پر حاوی ہونا چاہتا تھا وہ اس کا دوست تھا یہ جان کر اس کیلئے اب پریشان ہونے کی بظاہر کوئی وجہ باقی نہیں بچی تھی۔ مگر اب بھی ذہن میں ایک الجھن تو ضرور باقی تھی فطری سی بات ہے کہ ٹامس جاننا چاہتا تھا کہ آخر وہ کون ہے اور اس سے کیا چاہتا ہے؟ اس نے پوچھ ہی لیا۔

اور جو جواب ملا اس نے اسے شدید حیرت سے دوچار کردیا۔

کمرے میں موجود غیر مادی یا روحانی وجود نے بتایا کہ وہ چارلس ڈکنس ہے اس انکشاف نے ٹامس کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا اس کے تو وہم وگمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ اس سے رابطہ کرنے والی روح اس قدر عظیم ادیب کی ہوگی! اس دور میں چارلس ڈکنس ہر اس شخص کیلئے ایک بہت بڑا نام تھا جو اعلیٰ ادبی فن پاروں سے مستفید ہونے کی اہلیت اور شوق رکھتا تھا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ آخر چارلس ڈکنس جیسے عظیم ناول نگار کی روح کو ٹامس سے رابطہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ بات یہ تھی کہ چارلس ڈکنس اس دنیا سے حالت میں رخصت ہوا تھا کہ اس کا آخری اور واحد سسپنس ناول ادھورا رہ گیا تھا اور وہ اس ناول کو ہر حال میں مکمل کرنا چاہتا تھا۔ مگر اس کیلئے اس دنیا میں دوبارہ آنا ممکن نہیں تھا۔

یہ کوئی بہت بڑی مشکل نہیں تھی۔ اس مشکل کے تدراک کی ایک موثر صورت یہ تھی کہ کسی بھی انسان کو اپنے ذریعے (medium) میں تبدیل کر کے اس تک اپنی بات پہنچادی جائے اور چارلس ڈکنس نے ٹامس کو اپنے ذریعے کے حیثیت سے منتخب کیا تھا۔ جسے پہلے کبھی ذریعہ بننے کا موقع نہ ملا ہو اس کیلئے یہ تجربہ واقعی بہت پریشان کن ہوا کرتا تھا اور ٹامس کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ جب اس نے یہ سنا کہ چارلس ڈکنس اسے اپنا ذریعہ بنانا چاہتا ہے تو وہ سہم گیا اور اس کی بھی بڑی معقول وجہ تھی۔ اس نے اپنی مکان مالکن سے سن رکھا تھا کہ جسے ذریعہ بنالیا گیا ہو اس کی زندگی پر خود اس کا اختیار برائے نام رہ جاتا ہے اور پھر اس سے بھی بڑی قباحت یہ ہے کہ جس کے بارے میں یہ مشہور ہو جائے کہ اس پر کسی کا سایہ ہے اس کے بارے میں لوگوں کی رائے بدل جاتی ہے۔ سب ہی اس سے کتراتے ہیں اور یوں اس کی شخصیت غیر محسوس طور پر نہایت پراسرار غیر دنیوی سی ہوتی چلی جاتی ہے اور ٹامس اس بات سے بہت ڈرتا تھا اس کی تو بہت رنگین زندگی تھی اس سے بھلا یہ بات کس طرح گوارا ہو سکتی تھی کہ اس پر یوں حاوی ہو کہ اس کی شخصیت ہی اس کے کنٹرول میں نہ رہے؟

چارلس ڈکنس کی روح سے ٹامس کا اگلا رابطہ دو دن کے وقفے سے اس وقت ہوا جب وہ ایک پارک میں شام کے حسین لمحات گزار کر واپس آیا کمرے میں قدم رکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ وہاں کوئی نہ کوئی ضرور ہے اور پھر خیال آیا کہ چارلس ڈکنس کی روح کے سوا بھلا کون ہو سکتا ہے؟ اب کے ٹامس ذرا سا بھی خوفزدہ تو نہیں تھا۔ اسے اس بات کا احساس ہو چکا تھا کہ چارلس ڈکنس کی روح اسے کم از کم نقصان تو نہیں پہنچانا چاہتی اور جب نقصان کا کوئی احتمال نہیں تھا تو پھر ڈرنے کی بھلا کیا ضرورت تھی؟

مگر اگلے ہی لمحے وہ شدید بدحواسی میں مبتلا ہو گیا اس نے اپنی مکان مالکن سے یہ سن رکھا تھا کہ جب کسی پر کوئی "سایہ" ہو جاتا ہے تو وہ شخص اس غیر دنیوی وجود کی موجودگی کو فوراً محسوس کر لیتا ہے! ٹامس نے کمرے میں قدم رکھتے ہی کسی نادیدہ ہستی

کی موجودگی کو محسوس کرلیا تھا اور اس کا مطلب یہ تھا کہ اس پر اب وہ ہستی سوار ہوتی جا رہی تھی یہ احساس ٹامس کیلئے اس قدر پریشان کن تھا کہ چند لمحوں تک وہ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت سے محروم رہا۔ پھر اس نے حواس بحال ہونے پر پوری توجہ کے ساتھ صورتحال پر غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ اس سے پہلے کہ معاملہ بہت بگڑ جائے، اسے اپنی مکان مالکن کو کہانی الف سے ی تک سنا دینی چاہیے تاکہ وہ اس صورتحال کے تدراک کے حوالے کچھ کرسکیں۔

ٹامس بھاگم بھاگ مسز اینڈریو کے پاس پہنچا اور انہیں اپنے حالات سے آگاہ کیا۔ وہ بڑی دلچسپی کے ساتھ اس کی باتیں سنتی رہیں اور پھر اس احساس سے ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا کہ ان سے ''رابطہ'' کرنے کا ہنر سیکھنے والے ایک نوجوان کو چارلس ڈکنس کی روح نے ذریعہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے ٹامس کو چند کام کی باتیں بتائیں تاکید کی کہ روح کو ناراض کرنے سے گریز کرے۔ وہ خود بھی چارلس ڈکنس کی روح سے ملاقات کرنا چاہتی تھی۔

چار دنوں کے وقفے سے چارلس ڈکنس (کی روح) نے پھر ٹامس سے رابطہ کیا اور اس مرتبہ اسے بتایا کہ وہ اپنا ''دی مسٹری آف ایڈون ڈورڈ'' نامی ناول مکمل کرنا چاہتا ہے۔ اپنی مکان مالکن کے مشورے سے ٹامس نے اس کام میں ذریعہ بننے کیلئے تیار تھا۔ مسز اینڈریو اس قدر خوش تھیں کہ انہوں نے ٹامس سے کہہ دیا کہ وہ جب تک چاہے ان کے ہاں مفت رہ سکتا ہے۔ ان کیلئے یہ اعزاز کیا کم تھا کہ چارلس ڈکنس کی روح ان کے گھر میں آیا کرے گی۔

ٹامس نے چارلس ڈکنس کی روح کی طرف سے املا لکھنا شروع کیا ان دونوں کے سیشن مختلف دورانیوں کے ہوا کرتے کبھی ٹامس تین تین چار چار گھنٹے بیٹھا لکھا کرتا اور کبھی بمشکل چند ہی سطریں لکھ پاتا تھا۔ بات یہ تھی کہ خراب موسم میں دونوں کے مابین رابطہ بہت دشوار ہوتا تھا اور اگر ٹامس کسی لڑکی سے مل کر آتا اور اس کے خیالوں میں

وہی لڑکی ہوتی تو روح کو رابطہ کرنے میں غیر معمولی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا۔

اس معاملے کو خفیہ رکھنے کی کوشش کی گئی مگر کسی نہ کسی طرح اس کی بھنک اخبارات کو پڑ ہی گئی اور اس کے بعد ہوا وہ اندازوں اور توقع کے مطابق تھا۔ ناول کی تکمیل اور تکمیل کے پراسرار طریقے کو ایک بڑے ادبی فراڈ کا نام دیا گیا اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ ٹامس چارلس ڈکنس کے نام پر دنیا کو بے وقوف بنا کر مال اور نام بٹورنا چاہتا ہے کہ اور یہ کہ چارلس ڈکنس کی روح کا قصہ محض ایک افسانہ ہے جس کا حقیقت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ ان باتوں سے ٹامس کو دکھ تو بہت ہوا مگر وہ حوصلہ ہارے بغیر دل جمعی سے اپنے کام میں ڈٹا رہا اور اس کی کوشش یہی رہی کہ ناول جلد از جلد مکمل ہو جائے اور پھر وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب بھی ہوا۔ ناول مکمل ہوا اور اس کا معیار دیکھ کر لوگ دنگ رہ گئے۔ تنقید کرنے والوں کی زبانوں پر تالے پڑ گئے۔ کسی کو اندازہ نہیں تھا کہ مسز اینڈریو کے گھر میں واقعی ایک داستان معرض وجود میں آنے کی تیاری کر رہی تھی۔ ٹامس نے چارلس ڈکنس کے ناول کو اس طرح مکمل کیا تھا کہ ادب کی دنیا پر گہری نظر رکھنے والے بھی داد و تحسین کے ڈونگرے برسائے بغیر نہ رہ سکے۔ ان کیلئے یہ سب خواب کی مانند تھا، روشن خیال افراد کیلئے یہ ممکن نہیں تھا کہ کسی روح کے ہاتھوں ناول کی تکمیل کی کہانی کو تسلیم کر کے غیر معمولی نکتہ چینی کا راستہ کھولیں اور جو کچھ دکھائی دے رہا تھا اسے تسلیم نہ کرنے کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی۔ ان کے لئے یہ سب صورتحال ایک بہت بڑے مخمصے سے کم نہیں تھی۔ اس دور کے تمام بڑے ناقدین نے ٹامس جیمز کے ہاتھوں تکمیل سے ہمکنار ہونیوالا ناول بڑی باریکی سے پڑھا اور تصدیق کی کہ یہ اسٹائل واقعی چارلس ڈکنس کا ہے مگر وہ یہ کیسے مان لیتے کہ ڈکنس کی روح املا کرانے آیا کرتی تھی؟ اس صورت میں تو ان کو روشن خیالی کی عمارت ہی زمین بوس ہو جاتی۔

اس معاملے میں حتمی رائے کیلئے شرلاک ہومز جیسے عظیم کردار کے خالق سر آرتھر

کونن ڈائل سے رابطہ کیا گیا انہوں نے پورا ناول پڑھنے اور اسکے تمام جزئیات کا جائزہ لینے کے بعد لکھا، اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ یہ ناول بڑی محنت اور غیر معمولی صلاحیت کی مدد سے مکمل کیا گیا ہے اور اگر ہم ناول کے اس حصے کا بغور جائزہ لیں جو ٹامس جیمز نے لکھا ہے تو ماننا پڑے گا کہ اس نے پیروڈی میں بھی اصل کی روح کو کہیں پیچھے نہیں رہنے دیا۔ ایسی عمدگی کی مثال کم کم ہی ملے گی۔

ٹامس جیمز اپنے دعوے میں سچا تھا اگر چارلس ڈکنس کی روح اس کے پاس نہ آیا کرتی تو وہ ناول مکمل نہیں کر سکتا تھا۔ اس کا ثبوت یہ تھا کہ راتوں رات وہ شہرت سے ہمکنار ہوا تھا اسی طرح گمنام بھی ہو گیا وہ کسی بھی اعتبار سے کوئی ادبی انسان نہیں تھا اس نے اس ناول سے قبل کوئی معیاری ادبی چیز لکھی، اس کے بعد کبھی کسی کو اس کی گفتگو سے بھی اندازہ نہیں ہوا کہ وہ کوئی ادبی شخصیت ہے اور گمنامی کی حالت میں ہی وہ اس دنیا سے رخصت بھی ہوا۔ آج بھی

The Mystery Edwin Drood

نام کتاب: حیرت انگیز واقعات

مصنف:۔ فرینک ایڈورڈز ...... ترجمہ:۔ محمد ابراہیم خان

☆......☆......☆

دنیا بھر کے جنات کی کارستانیاں

دنیا بھر کے مختلف منتخب ممالک نام جن میں جن، بھوت، چڑیلیں اور بدروحیں اور مختلف قسم کی مافوق الفہم اور عقل سے ماوراء انہونیاں واقع ہوئیں، اور جن کی رپورٹ پیرانارمل ایکٹوٹیز کنٹرولر اور پیرا سائیکالوجی نگرانی والے اداروں کے پاس ہوئیں۔ اور انٹرنیٹ کی دنیا کے سب سے مستند نام وکی پیڈیا (http://en.wikipedia.org/) پر بھی موجود ہیں۔ ذیل میں ان میں سے چند ممالک کے نام ملاحظہ ہوں:

List of reportedly haunted locations

From Wikipedia, the free encyclopeda

(Redirected from List of reportedly haunted locations in the world)

"Haunting" redirects here. For other uses, see The Haunting.

[show]Part of a series of articles on the paranormal

This is a list of reportedly haunted locations throughout the world, that are haunted by ghosts or other supernatural beings, including demons. Reports of haunted locations are part of ghostlore, which is a form of folklore.

(1) Argentina (2) Australia (3) Barbados

(4) Brazil (5) Cambodia(6)Canada(7)China

ارجنٹینیا کے بھوت

۱۲ سالہ لڑکی کا بھوت

Cinco Saltos in Río Negro has been reported to have a number of ghosts, most of them the result of witchcraft.("Misterio en el Cementerio La Ciudad De Cinco Saltos". Retrieved 21 May 2014.)

In 2009, an intact corpse of an 8–12 year old girl who had died in the 1930s was found in a cemetery ossuary.("Polémica por una momia de Cinco Saltos". RioNegro.com.ar. 2003-10-01. Retrieved 28 July 2013.)

آسٹریلیا کے پاگل بھوت

Australia:

امریکن نیوی شپ میں پیرانارمل ایکٹیویٹی

The Alkimos is the wreck of a former U.S. Navy ship from World War II, that occurred off the coast of Western Australia in 1964.(Jack Wong Sue and Barry Sue. Ghost of the Alkimos. (Revised edition: Perth, 2005)

پاگل خانے کے بھوت:

Ararat Lunatic Asylum, or Aradale, is the

largest abandoned lunatic asylum in Australia. Opened in 1867, Aradale was reserved for many of the incurable mental patients in Victoria during the 1800s. An estimated 13,000 people died here during 140 years of operation.

جیل میں بھٹکتی روحیں:

Thirteen people were executed at the Ballarat Jail in Ballarat. The remains of seven criminals are still on the grounds. The Ballarat Ghost Tours operate ightly.("Eerietours.com.au". Eerietours.com.au. Retrieved 11 June 2012.)

پاگلوں کے بھوت کتنے پاگل ہونگے؟

Beechworth Lunatic Asylum in Beechworth, Victoria is reportedly haunted by several ghosts of departed patients. Open from 1867 to 1995, it has appeared in several books, television shows, and documentaries, including A.C.T. Paranormal. Ghost tours run nightly.(Beechworth Ghost Tours Information Accessed 6/9/08)

برسبین آسٹریلیا کا آسیب زدہ، خونی سٹی ہال:

Brisbane City Hall in Brisbane, Australia has several stories of deaths spanning the eras before and after its construction. During construction, workmen were said to have died

while laying the foundations, which were on top of a former swamp. It is also said that the area was once a significant Aboriginal site – either a meeting place or campground.

لفٹ اٹینڈنٹ کی موت، خودکشی یا جناتی قتل:

One story relates the death of a maintenance man, or lift attendant, who either fell to his death down the lift well or was crushed by the lift – this story likely results from a suicide from the clock tower that occurred in 1935.(Haunts Of Brisbane)

ریڈ کراس (ہلال احمر) کے کیفے ٹیریا میں جناتی غیر مرئی آوازیں

Another story claims an American soldier was stabbed to death during World War II, after a fight over an Australian girl turned ugly. Staff have reported the sounds of an argument from the .Red Cross Tea Room, and there are many reports of sounds and unusual activity in the areas surrounding these deaths.

ایک سیڑھیاں چڑھتی آسٹریلین جننی

A third story claims the apparition of a woman is regularly seen traversing the main stairs in the lobby, and to look out over the foyer. A story which likely results from another suicide from City Hall's Clock Tower in 1937, although recent

photos of the stairwell exhibit a possible apparition.(Haunts Of Brisbane)

جوان لڑکی اور بچوں کی آوازیں کہاں سے آتی ہیں؟

Dreamworld is a theme park in Coomera, Queensland. One building inside the grounds of the theme park, where the reality television series Big Brother Australia is produced, has been reported to be haunted since the show's start in 2001. Numerous production staff claim to have witnessed the presence of a young girl, as well as a child's voice and fog appearing late at night and early in the morning. In addition, since the Buzzsaw ride was built in the 2011, there have

been sightings of a ghost called Jack Darke, who has been claimed to have been killed by a buzzsaw. It is also rumored that the Buzzsaw is built on a burial ground.["The Big Brother Housemate You've Yet To Meet ...". 2013-08-31.]

جنات کا ٹھکانہ ایک گھر

Lalor House in Richmond, Victoria is reportedly haunted by the ghosts of the family of Peter Lalor.["The Ghost Guide to Australia" (Richard Davis, 1998)]

آسٹریلیا کا سب سے زیادہ آسیبی گھر

Monte Cristo Homestead in Junee, New South Wales was the site of seven deaths in the 1800s, and is reported to be the most haunted house in Australia. Various ghost groups have reported sightings there.["Monte Cristo Homestead, Australia's Most Haunted House – Ghost Tours". Montecristo.com.au. Retrieved 11 June 2012.]

قبرستان کے باسی:

North Head Quarantine Station in Manly, New South Wales housed victims of a number of diseases including smallpox and the Spanish flu between 1833 and 1984. It was the site of over 500 deaths. A number of ghost tours are run on the grounds, which includes a large cemetery.(Quarantine Station Ghost Tours)

بندرگاہ پر جناتی قبضہ:

Port Arthur in Tasmania operate nightly ghost tours, however, no mention is made of the Port Arthur massacre.["Ghost Tour". Port Arthur. 2011-12-16. Retrieved 11 June 2012.]

تھیٹر میں ریہرسل کرنے والا اداکار بھوت:

The Princess Theatre in Melbourne has

reported several ghosts since the building opened in 1886. The theatre's best known "inhabitant" is Frederick Baker, whose stage name was Frederick Federici, a talented bass-baritone singer who died in March 1888 whilst singing the role of Mephistopheles in Faust – and who was seen by the rest of the cast taking his bows with them shortly thereafter. For years the theater kept a seat vacant in the dress circle for Federici (only ceasing the practice on economic grounds), and his appearance in the dress circle during rehearsals for a new show is considered a good omen.["Rewind (ABC TV): The theater ghost". Abc.net.au. 2004-08-29. Retrieved 11 June 2012.]

بوڑھے ملازم کی بھٹکتی بدروح:

Whepstead House in Wellington Point, Queensland is rumoured to have a number of ghosts: Gilbert Burnett's wife Martha who spreads the scent of lavender perfume; the daughter of Gilbert and Martha, who apparently disappeared without a trace; Gilbert & Martha's son who had a withered leg and haunts the stairwell; and the ghost of an elderly servant who is seen around the house in a bowler's hat and

suit. While no historical basis has been found for any of these stories.

آسیب زدہ ماحول اور غیر معمولی مواقع:

The house itself acted as a private hospital for a number of decades, during which time over a dozen people passed away. It is considered likely that the building's haunted atmosphere and unusual events result from this period of use. (Haunts Of Brisbane)

وکٹوریہ پارک آسٹریلیا کے ریلوے سرنگ کا بھوت:

Victoria Park Railway Tunnel in Brisbane, Australia played host to one of Brisbane's most famous ghost sightings in 1965, after a group of local children overheard rumors suggesting a ghost had been observed within the tunnel. The following night, the children crept down in the hope of spotting the apparition. One boy, lagging behind the rest of the group as they passed through the tunnel, was apparently accosted by a misty green, limbless, headless apparition that seemed to materialise from the wall of the tunnel. Seemingly mesmerised by the spectre, the boy was dragged by his friends to the nearby Royal Brisbane Hospital, who feared he had been

possessed by the ghost. The ensuing tale, as related by the children to hospital staff, made sensational newspaper headlines the next day, and within a short time thousands of local residents were lining both sides of the tunnel in the hopes of catching a glimpse of the ghost. The week following, the Victoria Park ghost became the major talking point of Brisbane, and numerous suggestions to its identity were put forward, although the spectre may very well have resulted from one of the numerous suicides that took place in Victoria Park in previous years. (Haunts of Brisbane)

بارباڈوس کے مافوق الفہم اور غیر مرئی واقعات

Barbados:

جگہ بدلتے تابوت:

Chase Vault is a burial vault in the cemetery of the Christ Church Parish Church in Oistins, Christ Church, Barbados best known for a widespread but unverified legend of "mysterious moving coffins". According to the story, each time the heavily sealed vault was opened in the early 19th century for burial of a family member, all of

the lead coffins had changed position. The facts of the story are unverified, and sceptics call the tale "historically dubious." The tale appears to have originated from anecdotes told by Thomas H. Orderson, Rector of Christ Church during the 1800s, and subsequently repeated in James Edward Alexander's 1833 Transatlantic Sketches.[Sir James Edward Alexander (1833). Transatlantic sketches, comprising visits to the most interesting scenes in North and South America, and the West Indies. R. Bentley. pp. 162–. Retrieved 24 July 2012.][Reuben Percy (1833). The Mirror of literature, amusement, and instruction. J. Limbird. pp. 51–. Retrieved 14 May 2012.][Jerome Clark (1999). Unexplained!: Strange Sightings, Incredible Occurrences & Puzzling Physical Phenomena. Visible Ink Press. pp. 573–. ISBN 978-1-57859-070-4. Retrieved 14 May 2012.][Nickell, Joe; 1982. "Barbados' restless coffins laid to rest". Fate, Part I, 35.4 (April): 50–56; Part II, 35.5 (May): 79–86][Joe Nickell (24 October 2001). Real-Life X-Files: Investigating the Paranormal. University Press of Kentucky. ISBN 978-0-8131-2210-6. Retrieved 14 May 2012.][Dils, Tracy (1985). "Real-Life

Scary Places":Terrifying True Tales. St. Petersburg, Florida: Willowisp Press. p. 125. ISBN 0-87406-794-4.]["Ghost Story.uk". .Ghost-story.co.uk. Retrieved 18 June 2012.]

برازیل میں جناتی اور غیر مرئی سرگرمیاں

Brazil:

تیرہ روحوں کی ناآسودگی:

The Joelma Building in São Paulo is allegedly haunted by victims of the fire that started on February 1, 1974, after an air conditioning unit on the twelfth floor overheated; centered on the "Mystery of the Thirteen Souls", individuals who died within an elevator as they were trying to escape the fire, and are haunting the building today.[Carolina Iskandarian Do G1, em São .Paulo. "G1 Edição São Paulo – NOTÍCIAS – Lugares 'mal-assombrados' viram lenda em SP". G1.globo.com. Retrieved 11 June 2012.]

کمبوڈیا کے حیرت انگیز جنات

Cambodia:

جنات کا ڈیرا

A reportedly haunted house in Sihanoukville,

Cambodia

In Sihanoukville, the Independence Hotel has been rumoured to be haunted by a poltergeist.["Most Famous Beaches". LeisureCambodia.com. Retrieved 17 June 2012.]

کینیڈا کے مصدقہ جناتی اور غیر مرئی حملے

List of reportedly haunted locations in Canada

From Wikipedia, the free encyclopedia

There are numerous reportedly haunted locations in Canada. This list alphabetizes by province or territory these places and then alphabetically within each province or territory.

کینیڈا کی جناتی حملوں کا شکار ریاستیں:

(1) Alberta (2) British Columbia (3) Manitoba

(4) Newfoundland and Labrador

(5) New Brunswick

(6) Northwest Territories (7) Nova Scotia

(8) Nunavut (9) Ontario

(10) Prince Edward Island

(11) Quebec (12) Saskatchewan (13) Yukon

ریاست البرٹا، کینیڈا کے مافوق الفہم واقعات

Alberta:

ہوٹل میں تنہا رقص کرتی دلہن کی روح:

Banff Springs Hotel, October 1929. The former bare hillsides. Trees would later cover these slopes.

Banff Springs Hotel in Banff is an alleged paranormal site. An anonymous young bride, who died of a broken neck on her wedding day in 1932, has also reportedly been seen by patrons within these grounds. Dressed in her wedding gown, she was descending a staircase. She tripped on her gown and fell down the stairs. Her ghost can reportedly be seen dancing alone in the dining room, only to burst into flames.

ہوٹل ملازم کی خدمت گزار روح:

The apparitional resident is reportedly a former employee of the hotel. A bellhop who died after announcing his retirement in 1976, Sam Macauley, has lived on in the eyes of some guests and hotel staff members who claim to have seen visions of the man in full uniform, helping out guests just as if he had never left.

ہوٹل ملازم کی تھکی ہوئی روح:

They have reported sightings of a bartender's

ghost telling customers that they have drank too much and need to go to bed. An apparitional headless male bagpiper has been occasionally haunting here.["The Haunted Banff Springs Hotel". Haunted-places-to-go.com. 2013-10-20. Retrieved 2014-04-01.]

ناخن کٹی ہوئی، نوجوان لڑکی کی بدروح:

Charles Camsell Hospital in Inglewood. Paranormal activities include a feeling of being watched from the many windows, screams have been recorded on the 4th floor which was once home to psych ward. Also on the 4th floor, a psychic has identified the ghost of a teenage girl who has torn all of her fingernails out. There are still bloodstains on the floor of the second floor which had been the surgical ward and the elevator to the morgue goes up and down on its own. Other activity – phantom footsteps are heard in the hallways, patients still cry for help from their rooms, general feeling of unease and numerous light anomalies.

البرٹا یونیورسٹی میں نادیدہ حرکتیں، اور آوازیں

Concordia University College of Alberta in Edmonton. Spooky sounds include a men's choir

coming from the walls in the boys' dorm and doors slamming in empty buildings.

افریقی نژادامریکی خاتون ٹیچر کی ادائیں

A spectral African American teacher from the 1960s based on her clothing is seen by witnesses in the halls. There are doors that have been slammed by an unseen force right in front of people and cold spots to such a degree that one's breath can be seen by witnesses in Schwarmann Hall.

آوازیں،روشنیاں،مافوق الفہم واقعات

Other paranormal activities are light anomalies, disembodied voices, shadow figures and a general feeling of unease.

تمباکو پیتے،کرسی پر بیٹھے ایک بوڑھے شخص کی روح

Deanne House, Fort Calgary in Calgary. Among the many ghosts which roam this building, the most notable are an elderly man who still sits in his room, smoking his pipe and listening to his victrola.

شوہر کے ہاتھوں ماری گئی عورت کی بدروح

The other apparitional figure is a woman who was murdered by her enraged husband. Traces

of tobacco smoke and drops of blood are among the many remnants of these tortured departed spirits.

تہہ خانے کا بھوت

A spectral elderly First Nations tribesman roams in the basement. It was featured on Creepy Canada.

پارک کے بھوت

Firkins House, Fort Edmonton Park in Edmonton. An anonymous young boy is one of many apparitions which roam in this early 20th Century home. In the study area, there is one particular piece of furniture that attracts a ghost to it.

تصاویر میں نظر آنے والی خاتون

An anonymous female figure usually shows up in pictures taken there, often in the middle of the bookcase.

بھوتوں کے قدموں کی آہٹیں سننے والے سیاح

The rest of this park has paranormal reports from tourists about spooky footsteps, and the feeling that someone or something is directly behind you.["Fort Edmonton Park."Paranormal

Knowledge. 2009_01_21.Retrieved 2014_04_01.]
It was featured on Creepy Canada.

ڈاکٹر کی روح کی امداد

Fort Kent. A windigo possesses this town's doctor, as he wreaks havoc on his small settlement. At the turn of the century, a young doctor moved here with his young bride. Cattle were soon going to be mysteriously slaughtered, and most of the townsfolk became critically ill. The doctor, still psychologically affected by his horrendous term of service in World War I, is powerless to help, and, in his illness, succumbs to the spirit.["The Wendigo _ An American Cannibal Sightings of the Wendigo."The Many Unexplained Monsters. Retrieved 2014_04_01.]

پھانسی گھاٹ کے بھوت

Fort Saskatchewan. Many male convicts were hanged at the Northwest Mounted Police outpost on this historic site in May 1923, but only one woman. Florence Lassandro was dubbed the "Mob Princess", and her specter is one of many apparitional figures seen wandering the grounds and in the preserved buildings.[Ronald Wolf".Fort Saskatchewan Museum Ghost Stories ."

Angelsghosts.com, Retrieved 2014-04-01.]

مغموم اور افسردہ راستوں کے مسافر

Frank Slide in Crowsnest Pass. Paranormal activity includes mysterious mists and glowing lights are shown over the rockslide tragedy from April 29, 1903. Travelers feel intense sadness and awe at this site.

آپریشن تھیٹر کا بھوت

Galt Museum & Archives in Lethbridge. When this museum was a hospital, a man named George Bailey lost his life in an accident inside the elevator in 1933 while being wheeled to the operating room for a routine appendectomy.

میوزیم میں سنی جانے والی قدموں کی آہٹیں

Apparitional footsteps of a man in slippers have since been heard by patrons and museum staff members walking through the halls at night. The elevator has also been known by patrons to mysteriously open when a living person walks nearby. ["The Galt Hospital Hauntings." Galtmuseum.com, Retrieved 2013-12-14.]

میکڈونلڈ ایڈمنٹن کی راتیں

Hotel Macdonald at night

Hotel Macdonald in Edmonton. An unseen apparition of a horse-drawn carriage is heard through the halls on the top floor in this hotel.

سیڑھیوں پر دھکا دینے والی مالکن کی بدروح

Jasper Park Lodge in Jasper. There is a very steep staircase in one of the signature cabins, Point Cabin, that is haunted by a housekeeper who fell and broke her neck on it. She has been known by visitors to push people on the staircase as well as being responsible for the chilly winds that sometimes blow down it.

جانوروں کا بھوتوں سے خوف

People have also reported a feeling of being watched on the staircase and in the connecting hall and animals are said to be very hesitant about going on the stairway.

سیکیورٹی گارڈز کو موصول ہونے والی انجانی کال

Security guards have claimed to receive phantom calls from the cabin only to arrive and no one is there.

قدیم طرز کے لباس میں ملبوس ناچتا ہوا ایک جوڑا

A senior couple dressed in old-fashioned clothing have been seen by patrons either

dancing or sitting at a table in one of the restaurants.

بچوں کے ہاتھوں کے نشانات کا نمودار ہونا

Children's hand prints appear on the window in the main ballroom and people have noted an eerie feeling of being watched in the ballroom.

قتل کی جانے والی خاتون کی بدروح

La Bohème Restaurant Bed and Breakfast in Edmonton. Legend has it that a female employee in the building was murdered and dragged down three flights of stairs to the basement. She was dismembered and fed piece-by-piece into the furnace there. The original furnace is still in use and the sound of her head banging on the floor down three flights of stairs can be heard by patrons at night.["Haunted Places in Alberta." Paranormalexplorers.com. Retrieved 2014-04-01.]

چرچ کا آسیب زدہ ماحول

Lac La Biche Mission in Lac La Biche. An anonymous specter of a young priest walks both into and out of the church. He lost his life in a tornado that swept through this settlement in 1920.

کھڑکی سے کوئی دیکھ رہا ہے، کون ہے وہ....؟

Visitors have reported the strong feeling of being watched from the church's empty windows. Light anomalies and ectoplasmic mists have been seen and photographed by tourists.

خودبخود حرکت کرنے والی بے جان چیزیں

Objects move by themselves as well as disappearing and inference and malfunction of electronic devices have also been reported by visitors.

سمندری انسان نما مچھلی (جل پری) کا وجود

Lake Minnewanka in Banff. An ancient Stoney First Nations legend says that a demon half-fish and half-man is inside this lake. It has taken the lives of many tribal members from the lake's shores.

قدیم زمانوں کے جنگجوؤں کے بھوت یا جناتی شرارت؟

A white mustang's apparition has also been seen by visitors on the shores. There is also a report from visitors about a spectral First Nations warrior who wanders the lake edge still looking for skulls left over from a major battle between two tribes long ago in this area.

ریسٹورنٹ میں کھیلتی، کودتی، شور مچاتی لڑکی کی بدروح

Rogue Restaurant in Calgary. Staff members have encountered an anonymous spectral young girl both in the kitchen and sitting by the fireplace. 'She is playful. Her enjoyment is to run around this restaurant's rooms playing like any child. She feels free to do this because her father's apparition is by her side watching over her.

یوکرائین کے ثقافتی گاؤں کا آسیب زدہ، اور ڈراؤنا ماحول

Ukrainian Cultural Heritage Village in Tofield. Most famous of the ghosts is a wagon master who rides through town pulling a wagon seeking for workers to go on a ride with him. Other paranormal activities are light anomalies, spooky footsteps, disembodied voices and glimpses of apparitions.

پیانو بجانے والا بھوت ہے یا کوئی جناتی شرارت؟؟

Walterdale Playhouse in Old Strathcona. The residential specter is "Walt". He is most active in the back staircase and the Green Room. He has been known by visitors to develop chilly breezes, help people up the stairs, turn lights on and off, move props, play the piano and create apparitional footsteps. Patrons of the theatre

have also reported the strong smell of horse manure in the part of the building that used to hold stables for the fire hall.("Edmonton,"Travel Writers Tales, 2008-0 2 -0 1 .R e t r i e v e d 2013-12-14.)

British Columbia:

برٹش کولمبیا کے جنات

سینٹرل پارک کولمبیا کا معصوم بھوت

Central Park in Burnaby. Apparitions have been seen wandering through the forest. A small boy's ghost has been seen by visitors near the lake who disappears quickly after being seen by visitors.

گمشدہ بچے کی تلاش کرتی ماں کا بھوت

Also near Swangard Stadium, in the northwest corner of this park, a spectral young woman who is said by witnesses to be looking permanently for her lost children since the 1930s and sometimes speaks, but is intelligible.

تنہا، سفید لباس میں ملبوس حسینہ، بجتا پیانو، اور متحیر ماحول

Craigdarroch Castle in Victoria. Sightings of an apparitional woman in a white dress standing

alone by a window in the ballroom, objects being moved on their own, a disembodied sobbing child, and a piano which plays by itself when no one is in sight.["Canada's haunted Castle Craigdarroch."House Crazy. 2012-10-30. Retrieved 2014-04-01.]

ایمپریس ہوٹل، وکٹوریہ میں جناتی کارستانیاں

The Empress Hotel in Victoria. The apparition of thin man with a mustache walking the halls with a cane who is thought to be that of this building's architect, Francis Rattenbury, has been seen.

چھٹی منزل کی صفائی کرتی ماسی، جو سالوں پہلے مر چکی تھی

Also, the apparitional maid is seen on the sixth floor still cleaning after death.

ایک چھوٹی مگر غیر معصوم بچی کا بھوت

One room is haunted by a little girl who is often seen by guests staying in the room.

مغربی ٹاور کے ٹاپ فلور کے سائے نما بھوت

During the 1960s, a construction worker working on the west tower's top floor saw a shadowy form swinging from the ceiling; apparently another worker hung himself there a

year earlier.

اپنا فلیٹ تلاش کرتی بوڑھی عورت کا بھوت

This area has now been converted into high luxury suites. Guests have reported having an elderly woman in pajamas knocking on their door and looking lost. Upon trying to find her room she leads people toward the elevator before simply disappearing. She is thought to be a spectre who once haunted one room (after dying of natural causes) but that room was demolished to make room for more elevators leaving her missing in this hotel.[Steve Crabb".Victoria's Haunted past." Island Times Magazine. Retrieved 2013-12-14.]

ملٹری اکیڈمی بیٹلے پارک پر قابض جناتی شرارتی فیملی

Hatley Castle, Hatley Park National Historic Site in Colwood. This military academy is haunted by a family that once lived there. It was built in 1908 for James Dunsmuir, a former Premier and Lieutenant Governor of British Columbia. The castle stayed in the Dunsmuir family until 1930, however once it was sold, it is alleged that a family of specters moved in with the new tenants. The first sightings were of the son, who lost his life in the great war. He was

seen by his sister, walking along the edge of the pond beside this castle. When it was transformed into a military academy, Mrs. Dunsmuir's ghost began to appear. She has been known to drag young cadets out of their beds, pulling them to the floor in the middle of the night.["Ghosts: Hatley Castle Ghost Picture."Angelsghosts.com. 2007-11-06,Retrieved 2014-04-01.]

ہوٹل ریالٹو، وکٹوریہ کے تہہ خانے کا بھوت

Hotel Rialto in Victoria. It was built in 1911 as Hotel Douglas by a Chinese merchant, but closed in December 2007 to undergo a complete set of renovations. This hotel officially reopened as Hotel Rialto in June 2009. Behind the front desk (where only employees go) is the only door to the basement of this building. From time to time, employees have reported an apparitional knocking on the door below their feet when the basement is empty. Apparently the basement was once used a morgue.

ہوٹل میں پھرنے والی خاتون بھوت

Hotel Vancouver in Vancouver. During the 1930s and 1940s, Jennie Pearl Cox was a hotel ballroom regular at this hotel. After she lost her

.life in a car collision in 1944 in front of the hotel, her apparition allegedly stuck around.

سرخ لباس میں ملبوس اک حسینہ کا بھوت

Sightings range from a group of anonymous Japanese tourists whose room was already occupied by a "lady in red"- Cox was wearing a red dress at the time of her death- to visions of her passing through the elevator on the first and 14th floors. Her spirit has become so popular that there is even a cocktail named after her in the lounge.["Hotel Vancouver - 900 West Georgia S t r e e t ."Ghosts of Vancouver. Retrieved 2014-04-01.]

مسافر خانے کی خاتون بھوت

James Bay Inn in Victoria. Emily Carr's apparition floats around in the room where she died on March 2, 1945. It is now a men's pub. Carr spent her last days here which was a hospital at that time. The pub is said by male patrons to be haunted by any person who criticizes her artwork.

جھیل میں ڈوبی لڑکی کی آوازیں

Morfee Lake in Mackenzie. A young girl drowned in this lake after dark one summer night,

and it is alleged that this girl's ghostly screams can be heard by visitors echoing over the tranquil lake at night. A white misty apparition is also seen by visitors both in and over the lake.

سوئمنگ پول میں ڈوبے طالب علم کا چہرہ

New Westminster Secondary School in New Westminster. A spectral anonymous boy's face inside the pool has been seen by faculty staff members where a boy drowned in the 1970s.

ایک نامعلوم مقتول کا بھوت

A spectral anonymous man shooting on the archery range which is in the basement with the pool.

لڑکے کا بھوت، اور کیمرا پر ریکارڈ متحرک بے جان اشیاء

A boy also lost his life in the wood-shop in the 1980s and his specter has been seen by witnesses wandering this school. Security cameras have caught orbs moving in the music room.["New Westminster Secondary School, And The Boy In The Basement"

.Northern Paranormal Investigations. 2010-11-19.Retrieved 2013-12-14.]

سیویوں کی فیکٹری کا ٹرالی چلانے والا بھوت

The Old Spaghetti Factory in Gastown. Legend

has it that a train conductor who lost his life in an underground railway track during the 19th Century. His specter wanders the trolley car within this Italian restaurant which has been open since 1970.["Haunted Vancouver: The Old Spaghetti Factory Gastown."Vancity Buzz. Retrieved 2014-04-01.]

بے جان اشیاء میں حرکت، بجلی کی خرابی، اور ماورائی آوازیں

St. Paul's Hospital in Vancouver. The paranormal activities in this hospital are apparitional former staff members and patients, electrical disturbances, disembodied voices with unexplained sounds, light anomalies, objects moving on their own, lights turning on and off by themselves as well as a feeling of being watched.

جہاں پرانے مریضوں کے بھوت پھرتے ہیں...!

Tranquille Sanatorium near Kamloops. The building was built in 1907 to treat tuberculosis. A small community was built around it including gardens, houses, a farm, fire department, and more facilities. In 1958, the hospital closed and was reopened in 1959 to treat the mentally ill. It closed permanently in 1983. Today it is uninhabited but is planned for demolishon as the

surrounding land is converted to a resort. Some believe the ghosts of former patients roam the property.

تھیٹر کی حاملہ عورت کی بدروح

Vogue Theatre in Vancouver. The specter of a young pregnant woman who committed suicide haunts the lower levels of the building.

جب کہیں انگلیوں کے سائے نمودار ہو جائیں...!

Shadow figures are seen in the projection room. The dark apparition of a male is seen by visitors sitting in the seats, sometimes alone or with other apparitions.

ہنسی اور قہقہے کی آوازیں، اور سگار کا دھواں

The smell of alcohol and cigar smoke have filled this theatre as well as sounds of laughter and applause.

بے جان اشیاء میں حرکت، بجلی کی خرابی، اور ماورائی آوازیں

Other paranormal activities are light anomalies, thick air that makes it almost impossible to walk, disembodied voices, shadow figures seen by visitors in the corner of anyone's eyes, apparitions in both washrooms, cold spots and apparitions seen by witnesses in

mirrors.["Vogue Theatre - 918 Granville Street." Ghosts of Vancouver. 1995-11-14. Retrieved 2014-04-01.]

نوجوان خاتون اور اس کے محبوب کے بھوت

Washington Avenue Grill in White Rock. The restaurant's staff as well as patrons have paranormal reports about two apparitions. A spectral young woman who was struck down by a car in front of the grill and the romantic interest who committed suicide shortly after her death. Her apparition walks out of an adjacent cemetery, enters through this restaurant, and walks up as well as down the stairs. Her apparitional romantic interest is known for touching both staff members and patrons.

مانیٹوبا، کینیڈا

Manitob:

بند آرٹ گیلری میں قدموں کی آہٹیں

Art Gallery of Southwestern Manitoba in Brandon. Paranormal activities in this art museum are mysterious footsteps being heard by evening janitors when this building is empty and an eerie feeling of being watched by

specters.["Art Gallery of Southwestern Manitoba ·Manitoba Ghost Reports."Psican.org. Retrieved 2013-09-29.]

خوفزدہ، ڈراؤنا اور آسیب زدہ ماحول

Barber House in Winnipeg. An American pioneer journalist and businessman whose name was Edmund Lorenzo Barber built this house in 1862. There is a legend about a father murdering his entire family before committing suicide. Paranormal activities include lights inside although there is no electricity going to this house, mysterious mists, light anomalies, disembodied voices and apparitional noises from within this house.

دوسو پونڈ وزنی اسٹیل کا دروازہ خودبخود حرکت کرتا ہے

Burton Cummings Theatre in Winnipeg. The paranormal activities are spectral applauding from empty seats, two hundred pound steel doors moving by themselves, disembodied voices and whispers, doors creak open and close including the kicked out of a wedge of wood that was used to block a door open, dogs barking at invisible material and light anomalies.

فورٹ گیری ہوٹل کے آسیب

The Fort Garry Hotel in 1913.

Fort Garry Hotel in Winnipeg. The most notorious level of this hotel is the second floor which locates Room 202.

کمرہ نمبر 202 کا آسیب

Guests to the room have reported waking up to find the dark silhouette of a figure in a robe or cloak standing at the end of the bed, which vanished before their eyes.

دیواروں پر سے ٹپکتا خون، اور کیٹی کی بدروح

There are also stories of maids cleaning the room reporting blood seeping from the walls, as this was the location of the rumored suicide of a woman named Kate baecuse she learned that her newly wed husband lost his life in an automobile accident.

دوسری منزل کا خوفناک ماحول، جنات کی سازشیں

Though something of a focal point for the reports of paranormal activity on the floor, the entire second floor has something of a ghostly reputation.

بیڈ کے پائے پر کھڑی ایک چڑیل

Other reports have a woman in a ball gown

appearing at the foot of a bed or wandering the hotel's hallways.

ہوٹل کی گلوکارہ کا عاشق مقتول کی بدروح

In 1989, an employee reported seeing an apparitional figure named Theodore sitting at a table in the dining room, busily consuming away at a ghostly meal and apparently unaware of the employee's presence. This man visited many times because he was in love with the lounge singer. He was shot in the back of the head by his brother because they both loved the same woman.

مرنے کے بعد بھی خریداری کی، کیسے؟

Employees also report strange moaning noises that seem to echo from nowhere and a phantom light is said to be sighted floating down the halls throughout the hotel. For the most part, the claims of haunted activity throughout the hotel seem to indicate a friendly presence of some bygone customer enjoying their stay in the afterlife

. ["Fort Garry Hotel ." Haunted-places-to-go.com. 2013-10-20. Retrieved 2014-04-01.]

ہیلتھ سائنس سینٹر ونی پیگ کا آسیب

Health Sciences Centre in Winnipeg. Apparitional former staff and patients wander this general hospital. Sounds include spooky footsteps both in the halls and in the rooms. These footsteps cease immediately once someone living enters any location.[citation needed] There have been mysterious phone calls from the phone in the old elevator, but nobody is there when the call is answered and phone has been completely undisturbed and covered in dust.

[http//:hauntednorthamerica.net/all-locations
-listing/all-locations-canada/winnipeg/]

دو چھوٹی بچیوں کی آوازیں، مگر خود غائب ہوتی ہیں

La Barriere Park in Ritchot. Spooky voices are heard in the woods by visitors, most commonly two little girls speaking.

ایک ہی وقت میں چاروں طرف سے ایک ہی آواز کا آنا

There are also sounds of something coming through the woods towards any patron when something is not there. These sounds are common as they come from all directions at once. Other paranormal reports include feelings

of being watched by specters, unwanted and of extreme unease.

پرآسیب اور جناتی وشرارتی ماحول

Le Musée de Saint-Boniface Museum in Winnipeg. Apparitional sounds of monks chanting, children running and playing and a full choir of women singing. Taps turn on and off on their own, doors open and close by themselves as well as some reports of them resisting being opened. Other paranormal activities are light anomalies, a feeling of being watched, and lights flickering.

["Haunted Winnipeg Tours ." Heartlandtravel.ca, Retrieved 2014-04-01.]

راج مستری کی بدروح

Mallard Lodge in Delta Marsh. It is allegedly haunted by a construction worker who fell into the foundation while it was being built.

نادیدہ قدموں کی آہٹیں، اور کھڑکی پر کسی کی موجودگی کا احساس

Apparitional footsteps have been heard and he has been seen in the windows of the station in winter while the facility is closed. Lights also turn off and on on their own here.

پرانے نگہبان کی محافظ روح

This location is also haunted by a former groundskeeper whose specter has been seen in the building and wandering the grounds and is said to ring a bell when no one is close to it.

بہت سارے بھوتوں کی مقبوضہ بلڈنگ

Manitoba Legislative Building in Winnipeg. This site is reputedly haunted by many specters.

کالے جوڑے میں ملبوس حسینہ کی بدروح

MTS Centre in Downtown Winnipeg. This building is the former location of Eaton's department store. The paranormal activities are an apparitional woman dressed in black, spooky footsteps, disembodied voices and whispers (including hearing your name called), light anomalies and objects being moved by themselves.["Five Most Haunted Spots of the Manitoba

Region_Yahoo Voices."voices.yahoo.com. 2008_08_21.Retrieved 2013_12_14.]

اشیاء کا گرنا، بچی کا کھڑے ہونا، ایک آسیب زدہ ماحول

Portage Place in Downtown Winnpeg. There are paranormal reports about items falling off shelves by themselves as well as objects moving

around by themselves. There are also many paranormal reports about a spectral little girl in the backside of a store that was once "San Francisco". That store's current name is unknown.

سیاہ فام مرد اور سفید فام عورت کی بدروحیں

St. Andrews on the Red in Selkirk. This church was built between 1845 and 1849. St. Andrews was consecrated by a Church of England bishop named David Anderson on December 15, 1849. William Cockran, an English-born Scottish venerable, designed its vicinity. This church's stonemason was a Scottish architect named Duncan McRae. Specters of a man in black and woman in white drift through the cemetery at night. A ghostly car coming out of nowhere has also been described by witnesses as well as the sighting of two red eyes staring out through the dark.

عیسائی مذہبی قبرستان کا آسیب

Saint Boniface Cathedral Cemetery in Winnipeg. It is described as having strong feelings of unease as well as those of being watched during the daylight hours. However,

after the sun sets, it becomes alive (so to speak) with paranormal activity including apparitions skittering throughout the ruins, disembodied whispers, cries and voices and other unexplained noises, light anomalies, mysterious mists and the spectral image of a burning cathedral.

ایک معصوم بچی کا بھوت، یا کوئی جناتی حرکت؟

St. Ignatius School in Winnipeg. An anonymous little girl lost her life falling off the red rings on this school's playground during the 20th Century. Many children have stopped using those red rings out of fear, claiming that when you try to cross them you will feel apparitional small hands on your legs trying to pull you off.

کوئی ہمیں دیکھ رہا ہے... مگر کون.....!؟

St. Norbert Monastery in St. Norbert. This former 19th Century Trappist monastery is now an arts and cultural centre. Vandals set the vacant chapel and monastery on fire reducing its historic buildings to shells in 1983. Visitors have reported to the media about a feeling if being watched by apparitional figures while on the grounds and well as hearing disembodied voices echoing in the building.["THE HAUNTED

MONASTERY OF ST. NORBERT - BytePhoto Galleries,"Bytephoto.com, Retrieved 2013-12-14.]

نیوفاؤنڈ لینڈ، اور لبراڈور

Newfoundland and Labrador:

سوئی ہوئی عورت کے ساتھ جناتی جنسی زیادتی

Chez Briann Restaurant in St. John's. When the building was originally used as an inn or apartments, a woman woke up in this building with a ghostly man floating above her. That woman was unable to move, and as she laid paralyzed, a strange man placed two coins over her eyes. He seemed to be preparing her for interment. In fact, this building was later a funeral home and is believed to be haunted by mournful families who entered there.

ہال میں نظر آنے والی چڑیل

Another woman's specter has been seen by staff and visitors wandering the hallways. She has a long, jagged scar down her torso as if from a recent autopsy, but walks around as though nothing happened here. Perhaps this woman is unaware about being

deceased.[http//:voices.yahoo.com/top-five-most-haunted-spots-newfoundland-5367651.html]

خوفناک بوڑھی چڑیل

Hag with Two Faces on Dobbin's Garden, Bell Island. A banshee is believed to wander this area and the surrounding marshland. They are reported to appear in two forms, as a beautiful woman dressed in white or as a frightening old hag. Local legend holds that men who have gone near this area have mysteriously gone missing for days at a time. When they finally emerge from the marshland, they are completely unaware about the time lapse. Their only memories are a putrid smell, and a grotesque old woman in ragged clothes crawling towards them from the bushes forcing them to the ground with the smell of death.

[http//:hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all-locations-canada/st-johns/]

سر کٹے بھوت کی شرارتیں...!

Headless Ghost of Queen's Road in St. John's. This spooky legend dates to 1745. Samuel Pettyham rented a house on the outskirts of town, and one night, as he was being driven home in a carriage from a friend's house, the horse stopped and would not budge. Pettyham

got out and offered to walk the rest of the way. ·Upon entering the laneway of his little house, he spotted what looked like a lantern carried by another person, so he hurried to meet them.

When the figure stepped into the moonlight, Pettyham took one look and fled back up Queen's Road, swearing he would never spend another night at the house. He claimed to have seen a tall man with his head completely severed, almost at the shoulder.

The headless specter in question is the ship's captain. He was in love with a beautiful woman who lived in Pettyham's house on the outskirts of town. When he was at sea, the woman flirted with a local man, who was jealous and decided to .rid himself of competition. One night, as the captain was leaving the little house, the other man cut his head of, close to the shoulders. The legend says the murderer was never tried, and now the headless captain's soul still roams the site where he was murdered, looking for his killer.

[http//:21ghosts.info/newfoundland-and-labrador/]

[http//:voices.yahoo.com/top-five-most-haunted_spots-newfoundland-5367651,html]

لوہے کے کان کے بھوت

Iron Ore Mines on Wabana, Bell Island. Iron

ore was found here as far back 1578 but serious mining did not begin until the 1890s. These mines reached far beyond this island out three miles under the ocean floor. In 1950, the first mine was closed and the last one closed in 1966. Numerous tragic accidents seem to have lead to the paranormal activities. Apparitional miners have been seen by visitors both inside (which is now sealed off) and outside this place. An entire shift of specters has been seen by witnesses exiting one of the mines at the time shift change would have been set occasionally.

[http//:hauntednorthamerica.net/all-locations -listing/all-locations-canada/st-johns/]

جنہوں نے اپنی جانیں گنوائیں

Isle of Demons on Quirpon Island. This island was once considered a cursed place, where sailors refused to land and lost souls were abandoned to lose their life. Marguerite de Roberval was one of these unfortunates, condemned to the island for becoming pregnant out of wedlock. Her tale of survival in this terrifying place, and a cursed ring she left behind have become one of Canada's greatest and most terrifying legends.

["Lighthouse Inns, icebergs, whales, culture

and other highlights with Newfoundland's premiere tour company."Linkum Tours. Retrieved 2013-09-29.]

[http//:voices.yahoo.com/top-five-most-haunted-spots-newfoundland-5367651.html]

فائر اسٹیشن پر قابض جوان لڑکی کا بھوت

Newfoundland East End Fire Station in St. John's. It is to be haunted by an apparition of a young girl who committed suicide in or near this building. Reports from witnesses have included disembodied footsteps, cold spots, and the eerie sensation that someone is directly behind anybody when anybody is alone.

[http//:www.paranormal-events-uk.co.uk/database/canada/newman-wine-vaults-newfoundland.html][39]

جنات مکے اور دھکے مارتے ہیں

Newman Wine Vaults in St. John's. A long deceased African slave and a young child are among the many specters which visit here. Witnesses have also reported to the media about being pushed and pinched by these apparitional figures.

[http://voices.yahoo.com/top-five-most-haunted-spots-newfoundland-5367651.html][39]

گلیوں میں اڑتے ہارے ہوئے لوگوں کے بھوت

Robinson's Hill in St. John's. This place is said

to be the location of the last official duel commenced. A report is said by witnesses that the loser's ghost roams the streets. Ensign John Philpot was his name and he was an officer of a gentlemanly background. Captain Mark Rudkin and Philpot begun this duel over the affections of a Miss Colleen. Both men used pistols. The duel began on March 30, 1826. Philpot's shot missed his intended target. Rudkin had fired aimlessly into the air in hopes to settle this disagreement but Philpot refused and prepared the second round. The second shot proved to be fatal for Philpot who was wounded and died a short time after. This spooky gun-shooting duel carries on and at night you may be able to catch a glimpse of the battle. The loser in this case came out the most memorable of the two gunmen and continues to be a legend here.["coolstories-North America-Canada-Newfoundland ." Coolstories.wikispaces.com. Retrieved 2013-09-29.]

[http//:voices.yahoo.com/top-five-most-haunted-spots-newfoundland-5367651.html

لاشوں کو زندہ کرنے والی جادوگرنی کی بدروح اور اس کا جنازہ کا نظر آنا

Trinity. A red-cloaked woman's specter and an

apparitional hearse haunt a local cemetery. This ghostly woman is believed to be Nancy Coyle. Her occupation was to prepare the unwanted dead for interment during the 1840s, but many locals claimed she was a sorceress who could resurrect these corpses.

[http//:hauntednorthamerica.net/all-locations -listing/all-locations-canada/trinity/]

بحری قزاقوں کی بدروحیں یا کوئی جناتی شیطانی شرارت...!؟

Viking Ghost Boat in L'Anse aux Meadows. Before Christopher Columbus laid claim to discovering America, the Vikings explored this region and founded a settlement here, leaving only a few physical artifacts for historians to remember them in the future centuries. But some witnesses claim about the Vikings have returned in apparition, and have seen this spooky Viking Longboat sailing majestically along the fog-shrouded shores.

{http//:voices.yahoo.com/top-five-most-haunted -spots-newfoundland-5367651.html}

New Brunswick

نیو برنسوک کے آسیب اور جناتی کارستانیاں

ہوٹل کے مہمانوں کی خدمت گزار، مددگار بوڑھے شخص کی روح

The Algonquin in St, Andrews, The old man

helps guests to their room as he tells them about the hotel and the town. The visitors have to leave tips at the desk because the bellhop disappears before he can take the money.

پرانے چوکیدار کی روح کا چابیاں کھڑکھڑانا

However, the bellhop is not the only specter. Guests have heard a former night watchman is heard walking up the back staircase and clanging his keys on the railing as he makes his rounds.

برائیڈل روم کی بھوت دلہن.....!

473is known as"The Bride's Room" where a ghostly bride(who was perhaps stood up at the altar is often heard crying.

ہوٹل کی سابقہ سینئر اسٹاف ممبر خاتون کی ٹیبل ٹھیک کرتی روح

An older apparitional lady, thought to be a senior staff member, is often seen in the dining room at night rearranging the table settings.

بند پڑے لائٹ ٹاور سے روشنی اور اس پر کھڑی اک حسینہ بدروح

Various ghosts have been seen in rooms 308 and 373.The Algonquin's tower has been closed for years, but a light has been noticed there and also a woman dressed in white.

ایک ہنستے، کھیلتے معصوم نادیدہ بچے کی مسکراہٹیں.....!

A laughing and playing apparitional child has been heard throughout this hotel.

خودبخودگھومنےوالی دروازوں کی ناٹیں

Other strange occurrences are items that go missing on the fourth floor and door knobs that turn by themselves on the second floor.

["The Top Five Most Haunted Locations of New Brunswick,"Yahoo Voices. 2010_02_23. Retrieved 2014_07_04.]

قدیم اسکول کا آسیب، اور نادیدہ ہاتھوں کا چھونا...!

Bathurst High School in Bathurst. This school opened in 1926. The paranormal activity is reported by faculty staff members underneath the trapdoor in the stage leading to a basement space. There are reports about powerful feelings of not being wanted, unease and of being watched. There are also a few reports about being touched by something unseen.

http//:hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all_locations-canada/bathurst-haunted-north-america/

قتل ہوئے باورچی کی پردرد اور ڈراؤنی چیخیں....!

Blackville. The Dungarvon Whooper haunts this Dungarvon River, which runs in Miramichi near the Bartholomew River. It is a terrifying

apparition, involving a young Irishman named Ryan who was working as a cook in a lumber camp at the time of his murder. According to the tale, Ryan's ghost makes a loud whooping and yelling noise each night in the forest at the location of his death. Any young person from Blackville, or the surrounding area is likely to have been told the story, either to simply scare them or perhaps to scare them away from going deep into the dense forests that surround Blackville, for their own safety.[S. E. Schlosser (2 0 1 0 -0 7 -0 8 ".(Dungarvon Whooper." Americanfolklore.net. Retrieved 2014-04-01.]

چرچ اسکول میں جناتی شرارتیں

Burnt Church School in Esgenoôpetitj 14. There are numerous reports of apparitional and mysterious noises inside this school as well as the area surrounding it. Witnesses also report about feelings of unease and of being watched by unseen presences. There are reports of a strange feeling as if they are sinking into the floor in this school's gymnasium. This idea is thought to be an unexplained phenomenon associated to the old cemetery (example: sinking in a grave).

تھیٹر کے ٹکٹ بوتھ کی چڑیل

Capitol Theatre in Moncton. When ths building was operating as a movie theatre a girl fell down the stairs and lost her life. Her apparition wanders behind the ticket booth at night.

ایک مرے ہوئے فائر فائٹر کی ٹھنڈی آہیں بھرتی روح

A volunteer firefighter whose name was Alexander Lindsay lost his life in 1924 when the main stage fell on him while fighting a fire. His apparition sits in one of the seats in the auditorium and he is known for causing cool breezes to blow through this theatre.

[http//:www.psican.org/alpha/index.php/New-Brunswick-Ghost-Reports/The-Capitol-Theatre.html]

پارک میں چہل قدمی کرتے پرانے مریضوں کے بھوت

Centracare in Saint John. Apparitional former patients and staff members are seen by witnesses walking through the park. Shadow figures are often in this area.

نادیدہ جسموں کی چیخیں اور سرگوشیاں

Other paranormal activities include disembodied voices and whispers, infants crying in the area that was formerly the infant and children's facility. There are also paranormal

reports to the media about feelings of unease, fear, being watched and not being alone, electronic objects malfunctioning, light anomalies andmysteriousmists.

[http //:www.psican.org/alpha/index.php/New _Brunswick-Ghost-Reports/Old-Centracare _Psychiatric-Hospital.html]

خطرناک ماحول کا حیرت انگیز آسیب

Charlotte County Court House in St. Andrews. It was built in 1840s and is the oldest courthouse in Canada. This place is across the street from the county gaol which was used into the 1870s. The courthouse is said to be haunted by convicts who were executed at the county gaol.

Paranormal activities include cold spots and the feeling of being watched by witnesses have been reported frequently here by citizens.

مایوس، ناامید، روتی ہوئی ہاسٹل والے آدمی کی روح

There is an apparitional hostile male that is said by witnesses to been seen carrying a piece of rope. He is looking for something and cannot be approached by paranormal investigators.[S. E. Schlosser(2010_07_08 ".(Dungarvon Whooper."Americanfolklore.net. Retrieved 2014_04_01.]

جلے ہوئے پرتگالی آبادکاروں کی روحوں کی روشنیاں

Fireship of Baie des Chaleurs is a 16th Century ship of forty Portuguese settlers that was set on fire by a British army. All year long, there has been strange lights reported by mariners at sea. Some of those witnesses who have dared to get closer have seen the ship and the actual settlers burning. When they got too close however, the ship disappeared.["The Ghost Ship of Chaleur."Mysteriesofcanada.com. Retrieved 2013-12-14.]

جہاز کیوں ڈوبا...؟ بدقسمتی تھی یا کوئی شیطانی جناتی سازش؟

The Genii in St. Andrews. There was a ship once upon a time, which was said to be unlucky at sea. One night, it was finally wrecked and all of the crew died in the fierce and cold waters.

کسی کو تلاش کرتے تماشائیوں کے نگران کی روح

There is a spectral crewman who roams around looking for something or someone.

خودکشی کرنے والی خاتون کی اپنے محبوب کو ڈھونڈتی روح

There is also a young spectral woman who also looks around on the beachfront. She committed suicide according to legend for her one true love. She walks around looking for him. Paranormal activities include objects moving by

themselves, disembodied voices are heard, and apparitional men walking all over the beach looking for answers.[S . E. Schlosser (2 0 1 0 _0 7 _0 8 ".(Dungarvon Whooper." Americanfolklore.net. Retrieved 2014-04-01.]

سرکٹی عیسائی مقدس بہن (نن) کا بھوت

Nordin. The Headless Nun was once an 18th Century resident of the French Fort Cove area named Sister Marie Inconnue (Inconnue being the French for 'unknown') who was subsequently beheaded. Details of the legend vary: in one version, a "mad trapper" cut off her head and ran into the woods with it. In another story, two sailors cut off her head after she refused to divulge the location of a treasure. This haunting story holds that Sister Marie's head was never found, resulting in her ghost forever roaming the area in search of it. Today, "Headless Nun" tours are among the tourist attraction offerings in N o r d i n . ["The Headless Nun." Mysteriesofcanada.com. Retrieved 2013-12-14]

۱۶ سالہ لڑکی کو زندہ دفن کیوں کیا؟

Rebecca Lutes' Grave in Moncton. There is a myth about a 16-year-old girl named Rebecca

Lutes who apparently died in 1876 when the city of Moncton found her guilty for sorcery. When she was buried, they apparently threw her corpse in upside down so she wouldn't dig herself out. They also put a four block slab of concrete on top so she could never get out.["The Headless Nun." .Mysteriesofcanada.com, Retrieved 2013-12-14]

اسکائے وے کی پراسرار موت یا خودکشی معمہ حل نہ ہوسکا

Skyway Lodge in Miramichi. An apparitional girl named Lily, who committed suicide in the building after finding her Mother dead after coming home, wanders the halls and apartments. Multiple accounts has been reported by visitors about poltergeist-like activity in the bathrooms. The spectral axe murderer haunts the basement. A report by from staff members is about echoes throughout the net states almost possible sort of paranormal activity is present at this location and that there are possibly one hundred ghosts.["The Top Five Paranormal Places in the Northwest Territories."Yahoo Voices, 2010-03-04,Retrieved 2013-09-29.]

زینے پر غیر معمولی سرگرمیاں اور بچوں کے ہنسنے کی آوازیں

St. Michael's Basilica in Miramichi. The

paranormal activities are disembodied voices on the stairway to the second floor, an apparitional girl in the basement bathroom who apparently disappears once you look in the mirror, sounds of children laughing can be heard in the gym in the basement, a ghostly little girl and boy wandering on the first floor, disembodied voices of children and a nun screaming throughout this building.

آسیبی ہوٹل میں سفید لباس پہنے خوبصورت چڑیل

The Algonquin Resort in the 1920s

The Algonquin in St. Andrews. The old man helps guests to their room as he tells them about the hotel and the town. The visitors have to leave tips at the desk because the bellhop disappears before he can take the money. However, the bellhop is not the only specter. Guests have heard a former night watchman is heard walking up the back staircase and clanging his keys on the railing as he makes his rounds. 473 is known as "The Bride's Room" where a ghostly bride (who was perhaps stood up at the altar) is often heard crying. An older apparitional lady, thought to be a senior staff member, is often seen in the dining room at night rearranging the table settings. Various ghosts have been seen in

rooms 308 and 373. The Algonquin's tower has been closed for years, but a light has been noticed there and also a woman dressed in white. A laughing and playing apparitional child has been heard throughout this hotel. Other strange occurrences are items that go missing on the fourth floor and door knobs that turn by themselves on the second floor.[S. E. Schlosser (2 0 1 0 -0 7 -0 8 ".(Dungarvon Whooper." Americanfolklore.net. Retrieved 2014-04-01]

اسکول میں موجود نادیدہ ہاتھوں کا بار بار چھونا

Bathurst High School in Bathurst. This school opened in 1926. The paranormal activity is reported by faculty staff members underneath the trapdoor in the stage leading to a basement space. There are reports about powerful feelings of not being wanted, unease and of being watched. There are also a few reports about being touched by something unseen.

جنگل میں چیختی چنگھاڑتی آواز

Blackville. The Dungarvon Whooper haunts this Dungarvon River, which runs in Miramichi near the Bartholomew River. It is a terrifying apparition, involving a young Irishman named Ryan who was working as a cook in a lumber

camp at the time of his murder. According to the tale, Ryan's ghost makes a loud whooping and yelling noise each night in the forest at the location of his death. Any young person from Blackville, or the surrounding area is likely to have been told the story, either to simply scare them or perhaps to scare them away from going deep into the dense forests that surround Blackville, for their own safety.[http//:hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all-locations-canada/burnt-church/]

جنات کی شرارت کے عینی شاہدین

Burnt Church School in Esgenoôpetitj 14. There are numerous reports of apparitional and mysterious noises inside this school as well as the area surrounding it. Witnesses also report about feelings of unease and of being watched by unseen presences. There are reports of a strange feeling as if they are sinking into the floor in this school's gymnasium. This idea is thought to be an unexplained phenomenon associated to the old cemetery (example: sinking in a grave).

فلم دیکھنے کے دوران اچانک لڑکی کی موت۔۔۔کیا راز ہے؟

Capitol Theatre in Moncton. When ths building was operating as a movie theatre a girl fell down

the stairs and lost her life. Her apparition wanders behind the ticket booth at night. A volunteer firefighter whose name was Alexander Lindsay lost his life in 1924 when the main stage fell on him while fighting a fire. His apparition sits in one of the seats in the auditorium and he is known for causing cool breezes to blow through this theatre.

[http//:www.psican.org/alpha/index.php/New-Brunswick-Ghost-Reports/The-Capitol-Theatre.html]

پورے علاقے میں بے چینی کی ہوائیں

Centracare in Saint John. Apparitional former patients and staff members are seen by witnesses walking through the park. Shadow figures are often in this area. Other paranormal activities include disembodied voices and whispers, infants crying in the area that was formerly the infant and children's facility. There are also paranormal reports to the media about feelings of unease, fear, being watched and not being alone, electronic objects malfunctioning, light anomalies and mysterious mists.

[http//:www.psican.org/alpha/index.php/New-Brunswick-Ghost-Reports/Old-Centracare-Psychiatric-Hospital.html]

علاقائی لوگوں کا اعتراف کے رسی کے ٹکڑے سے رونے کی آوازیں

Charlotte County Court House in St. Andrews. It was built in 1840s and is the oldest courthouse in Canada. This place is across the street from the county gaol which was used into the 1870s. The courthouse is said to be haunted by convicts who were executed at the county gaol. Paranormal activities include cold spots and the feeling of being watched by witnesses have been reported frequently here by citizens. There is an apparitional hostile male that is said by witnesses to been seen carrying a piece of rope. He is looking for something and cannot be approached by, paranormal investigators.[S. E. Schlosser (2 0 1 0 -0 7 -0 8 ".(Dungarvon Whooper." Americanfolklore.net. Retrieved 2014-04-01]

انسانوں کو ڈرانے اور بچوں پر حملہ کرنے والا عجیب جانور

Algonkian First Nation Reserves is haunted by a wendigo. This demonic half-beast creature is said by the Algonkian tribe to haunt the forests. It is known to prey on humans as well as children. It can also infect a human being making that person a zombie that is known to resort to cannibalism. A single look has been enough to supposedly scare a human being to death. He is

described as ten feet tall with a large head, beady eyes, a twisted mouth with large teeth, and a creature of supernatural strength and speed. The curse of wendigo is irreversible. If bitten by one or contracted through dreams, he has been known to possess the humans. Many strange and unusual deaths have been blamed on this monstrous creature by the Algonkian-speaking tribes.

[http//:hauntednorthamerica.net/all-locations_listing/strange-places/deline/]

آسمان پر اڑتی عجیب وغریب پرواز

Deline. Although unidentified flying object sightings have been occurring all over Northwest Territories since World War II, the largest amount of sightings have been seen from 1995 to 1997. Flashing lights have been discovered in the sky and although people would like to say they are resulting from planets or stars in the sky, none were proven to be in the sky at that time. Some people have claimed being followed by these lights. Once the UFO passed over the car it wouldn't start until the flying object flew by that car. There are many sightings reported daily.

[http//:www.psican.org/alpha/index.php/Saskatchewan_Ghost-Reports/Fort-Battleford.html]

آفیسر کی خودکشی کی وجہ کیا بنی......؟

Fort Battleford. This area was originally the capital, but land speculators successfully transferred it to Regina, Saskatchewan in 1883. The Spring of 1885 was terrifying to many of the .settlers here. The settlers were under siege by the local Native Canadians and were all confined to the commander's headquarters until help could arrive. Eventually, it did in the form of militiamen commanded by Lieutenant-Colonel William Dillon Otter, but not before many lost their lives. Today many of the buildings are available for tour. The officer's quarters are haunted by a surgeon who committed suicide with a rifle during this tragic and frightening time. His location is upstairs. Creepy noises, mysterious footsteps, apparitions, and objects moving by themselves have all been reported by witnesses.

[http//:web.archive.org/web/20130826133744/http//:dorsetghostinvestigators.tv/haunted-canada/nahanni-butte-the-nuk-luk/]

بڑے پاؤں، لمبے بال والی بدبودار بدروح

Nahanni Butte. The Nuk-luk is very much like the big-foot of so much acclaim, but that this one is considered less ape like and more neanderthal in resemblance. Nuk-luk is a word meaning "man of the bush" as named by the Inuit tribe. He is

broad, has long hair, and is said to smell quite rank. Some have claimed that the Nuk-Luk have made their own versions of boots and sharp tools. The first official sighting was in 1964, but witnesses have reported that the Nuk-Luk have been living up there for over three-thousand years. Nuk-luk is at least between six and eight feet and is to weigh about three hundred to four hundred pounds.

[http//:web.archive.org/web/20130826123946/ http//:dorsetghostinvestigators.tv/haunted_canada/nahanni-national-park-reserve-haunted/]

ناہانی پارک میں محیر العقول واقعات

Nahanni National Park Reserve in Fort Simpson. It has been a place of strange and unusual happenings since the first gold prospectors decided to lay down their wagons here. The McLeod brothers were said to have found gold here in 1906. Unfortunately their decapitated bodies were found by the river here shortly thereafter. Martin Jorgenson, a Swiss prospector, was also found decapitated nine year later. Shortly after Jorgenson's murder, a trapper by the name of O'Brien was found decapitated as well. A tribe by the name of Naha had also completely vanished from the face of this planet years before the prospectors came. Beautiful, but

deadly, this national park has claimed many lives. Whether by human, environmental, or supernatural forces this place is one to be feared. Strong men decapitated and many found missing.

[http//:hauntednorthamerica.net/all-locations _listing/all-locations-canada/wolfville/]

ریاست نوواکینیڈا کے جنات اور آسیب

Nova Scotia:

لائٹیں اور دروازوں کا خود بخود کھل جانا اور خوفناک آوازیں

Acadia University in Wolfville. An apparitional Baptist girl who found about her pregnancy in the 19th Century hung herself in "The Well", a large open area on the second floor surrounded by banisters and under a skylight. Her ghost is most often seen by faculty staff members on the back stairwell at Seminary House's campus. Other paranormal activities are people having strange visions in this location, lights that turn on and off by themselves as well as doors opening and closing on their own, light anomalies, disembodied voices, objects moving by themselves and strange unexplained noises.

[http//:www.psican.org/alpha/index.php/Nova_Scotia-Ghost-Reports/Alexander-Keith-s _Brewery.html]

مسخ شدہ چہرے کا سیاحوں کا پیچھا کرنا

Alexander Keith's Brewery in Halifax. Alexander Keith's apparition wanders around his old brewery checking to make sure everything is neat. The other paranormal activity in this brewery market is anonymous spooky running footsteps walk through the halls at night. There is also a report from witnesses about a spectral man covered in blood. And a tourist claiming that he saw a boy running towards him with a horribly distorted face.

[http//:hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all-locations-canada/halifax/]

جنات نے چرچ پر قبضہ کرلیا....!

All Saints Cathedral in Halifax. This church is allegedly haunted by one of the former deans. He is mostly standing at the altar.

دھند والی راتوں میں نادیدہ کشتی کے چپو چلنے کی آوازیں...!

Bedford Basin in Halifax. The apparitional sound of a rowboat is heard by witnesses on foggy nights, but no boat ever appears. The legend is that a dory filled with fisherman overturned in the bay and that they now forever try to find their way back to shore.

کینیڈین، فرنچ اور برٹش فوجیوں کے بھوت

Citadel Hill in Halifax. This site is haunted by specters of Native Canadians, French, British and Canadian soldiers and family members. There are touches, pushes and pulls by invisible presences, light anomalies, apparitional footsteps, disembodied voices and other unexplained noises, shadow figures. There are also feelings of being watched, not wanted, unease, fear and physical illness, objects moving on their own, objects disappearing inexplicably, doors opening and closing on their own, lights blinking on and off on their own, electrical disturbances, mysterious mists, time slips and pretty much any other paranormal activity.

کیپٹن چرچل کی بیگم نامدار کی بدروح کا کشتی کرسی پر استراحت فرمانا

Churchill Mansion in Yarmouth County. This was built around 1890. It was an old captains home and according to local lure is haunted by the wife of Captain Churchill who would patiently wait in one of the rooms in a rocking chair at the window. She was waiting for her husbands arrival. She is said to have been seen walking through the hallways in a night gown and there have been reports of a rocking chair by a window rocking on its own.

مردہ گھر میں ٹائٹینک جہاز اور Halifax Explosion کے ہزاروں بھوت

Five Fisherman Restaurant in Halifax. This building was built in the 1800s. It has housed two schools and a mortuary in its time. The mortuary's claim to fame is that it has laid to rest some of the Titanic victims and victims of the Halifax Explosion.

بے جان اشیاء میں خود بخود حرکت ہونے لگتی ہے!

Paranormal activities include sinks turning on and off all by themselves, swinging doors opening and closing by themselves, table glasses and knives flying to the floor and sightings of anonymous apparitions coming down the staircase.

لائیٹس کا جلنا بجھنا، اور گلاس کا اڑنا، روزانہ کا معمول ہے!

Other paranormal activities are ghostly sightings about strange events such as water taps, lights and stoves being turned on and off by themselves, taps on the shoulder, and glasses flying off shelves are a regular occurrences.

بدروحوں کا نظر آنا......!!!

The specters seem to focus on employees

working after business hours, but recently the numbers of sightings have grown to include patrons. There are also unexpected cold sections of this restaurant.

[http//:www.psican.org/alpha/index.php/Nova_Scotia-Ghost-Reports/Citadel-Hill.html]

قدیم آبادکاروں کی روحیں جو قبضے کی جنگ میں زندگیاں ہار بیٹھے تھے!

Fortress of Louisbourg on Cape Breton Island. This massive fortress was constructed in the 1700s. The apparitions of settlers who died of smallpox or lost their lives in battle have been seen on the grounds and in the tunnels of this fort.

[http//:voices.yahoo.com/top-five-most-haunted_hot-spots-nova-scotia-5411411.html]

انہونی آگ کا شکار، ایک گود لی ہوئی یتیم بچی.....!

Mary Ellen Spook Farm in Caledonia Mills. During the early 1900s, Mary Ellen MacDonald, an orphaned girl was adopted by a childless couple, but this compassionate act would lead to terror, as the child was tormented by dangerous poltergeists that set mysterious fires around her. The family was eventually driven from their home and the property where it stood is now a campground, and is also the scene of many mysterious fires, and apparitional encounters.

[http//:www.psican.org/]

ہائی اسکول کے واش روم کے بھوت اور جناتی شرارتیں

Memorial Composite High School in Sydney Mines. Paranormal activities include apparitional voices throughout the school, toilets in the washroom flushing by themselves.

اسکول کے جمنازیم اور کیفے ٹیریا کے بھوت

There have also been complaints from administrators as well as faculty staff members about constantly feeling watched by anonymous specters while on the school grounds and inside the building itself. Apparitions have been seen by faculty staff in both the gymnasium and cafeteria.

شوہر اور بچوں کے جدائی کے غم میں مبتلا خودکشی کرنے والی مارگریٹ

Peggys Point Lighthouse in Peggy's Cove. A European woman named Margaret resided here in 1800. She was a survivor of a shipwreck. Margaret would walk the shore staring at the Atlantic Ocean because she missed her children. Her new husband was dancing on the rocks in an attempt to cheer her up, but slipped and fell suffering a fatal head injury. She later walked out to where her husband lost his life and was never seen again. She took her own life.

نیلے لباس میں ملبوس مارگریٹ کی بدروح

The lighthouse was built in 1868. Margaret's specter has been seen by tourists standing at the edge of these rocky shores near this lighthouse as if she is about to jump wearing a blue dress and has occasionally been heard by visitors to speak to any living person.

[http//:walkingwithdeadpeople.com/the-blue-nun-of-st-francis-xavier-university/]

ایک یونیورسٹی کا آسیبی، اور ڈراؤنا موحول

St. Francis Xavier University in Antigonish. The paranormal activities are objects moving around the room on their own, an annonymous ghostly man watching college students as well as lecturers climbing a spiral staircase, an elevator that moves from floor to floor on its own, sounds of footsteps walking the halls at night when they are empty, disembodied voices in the bathrooms and hallways, toilets flushing on their own, and shadows without bodies.

عیسائی مقدس سسٹرز (نن) کے زیر قبضہ یونیورسٹی کے کچھ حصے...!

Frightening screams have been heard by witnesses in the games room and apparitional nuns wander this campus. Gilmora Hall is said to be haunted by a nun who fell to her death from a

balcony and a priest hung himself. Both of whom passed away while attending Mount Saint Bernard College.

[http//:hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all-locations-canada/sydney-mines/]

گھر خالی تھا تو کھڑکی میں کون تھا....!؟

Stem at Stern Bed and Breakfast in Bridgetown. This Victorian bed and breakfast hails from around 1868 and it has a lot to show for it. It is said by the owners that an apparitional man has been seen in the window When the house is empty. Witnesses report extreme cold spots and tapping at the windows in the middle of the night.

ایک بدشکل اور بٹی ہوئی گردن والے جن نے مہمانوں کو مبارک باد دی

There have been reports of a man's ghost hanging from the tree outside at certain times. Guests mostly report about being greeted by an annonymous spectral man with a slightly distorted face and a twisted neck. These experiences usually occur right after a severe drop in temperature.

[http//:hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all-locations-canada/peggys-cove/]

بحری جہاز میں ملازم ایک نوجوان کی روح

Young Teazer at Mahone Bay. Paranormal

incidents have been reported by witnesses since it sunk on June 27, 1813. This ghostly burning schooner is seen by mariners on this bay. There have even been reports about crewmen on fire running and screaming on the decks. It is most often seen by visitors near the anniversary of this ship's fatal explosion in its historical location. Most witness reports state once seen it then just vanishes into thin air.

[http//:walkingwithdeadpeople.com/the-blue-nun_of-st-francis-xavier-university/]

اونٹاریو، کینیڈا کا آسیب

Ontario:

ریلے جنی کی آوازیں

Albion Falls in Hamilton. Jane Riley's specter has been seen since her suicide and some tourists have witnessed her fatal fall repeating itself. Other paranormal activities are disembodied voices and there have been reports of Riley herself, speaking to some people, light anomalies, general feeling of unease and of being watched. "Local Hauntings : Lover's Leap at Albion Falls". Haunted Hamilton. Retrieved 2014-04-01 It was featured on Creepy Canada.

غیر محسوس لوگوں کی سرگرمیاں

Cornwall Jail in Cornwall. Paranormal activities include apparitional women and children roaming the halls, spectral sounds of a man humming, sounds of crying, and mysterious footsteps. Security guards also have been reporting about shadowy figures walking through the halls and cells. Cell doors that are left to be open are later found shut. Other paranormal activities are mysterious smells, light anomalies, doors open and close on their own, lights turn on and off by themselves, feelings of being watched by specters, unwanted and unease, unexplained smells and cold spots.

http://hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all-locations-canada/cornwall/

آفیسر کے آئینے میں عورت کا عکس

Fort George in Niagara-on-the-Lake. It was one of Canada's strongholds during the War of 1812. Thousands of British and Canadian troops who spent their entire lives here suffered enduring hardship, sudden death and loneliness. Many of their specters are seen by visitors wandering the grounds to this day. A tour guide

once approached a young boy who was talking into thin air. The boy identified his imaginary friend as a soldier wearing yellow facings (the same color as soldiers once stationed here). There have been dozens of reports about a woman, in period clothing combing her hair, reflected in one of the mirrors in the Officer's Quarters. Oddly, people are now reporting the same woman sitting in the room as if she somehow escaped from the mirror and is now free to roam this building. Mysterious reports have also emerged from the tunnel that leads to a powder magazine located outside its walls. Two tour guides once found themselves locked in the bunkhouse after they had spotted strange shadows moving around the ground floor bunkroom. Ghost Tours of Niagara". The Friends of Fort George. Retrieved 2014-04-01. It was featured on Creepy Canada and The Girly Ghosthunters.

جنگل میں سرگوشیوں کی آوازیں

The Hermitage in Ancaster. Disembodied whispers and voices are heard by visitors in the forest surrounding the house. William Black is still

heard by witnesses weeping near the crossroads where his body was laid to rest. The house has been seen completely restored and filled with lights and the sounds of party taking place. Multiple apparitions have been wandering on the property including that of Alma. Other paranormal activities are light anomalies, apparitional footsteps, mysterious mists, a general feeling of unease and of being watched and screams, bangs and other unexplained sounds. Daniel Cumerlato. "Ghost Walks Location ~ The Hermitage Ruins of Ancaster (Hamilton)". Haunted Hamilton. Retrieved 2014-04-01. It was featured on The Girly Ghosthunters

موت کی طرف لے جانے والے جنات

Ottawa Jail Hostel in Ottawa. Many prisoners met their death while remaining in this jail. When individuals lost their life within the prison, they were often burned and buried in a makeshift cemetery that was located in the back of the establishment. There was also a "Death Row" in which many feel is haunted by several ghosts that were put to death there. One example of a ghost that is considered to lurk among this area is a man whose name was Patrick James

Whelan. Many tourists have said that they have seen his full apparitional writing, wandering in the area, and walking towards the area that was considered to be the "gallows" when this structure served as a prison. "The Ottawa Jail Hostel Hauntings". Haunted-places-to-go.com. 2013-10-20. Retrieved 2014-04-01. It was featured onCreepy Canada and The Girly Ghosthunters.

خوفزدہ کرنے والا شور اور آوازیں

Mount Pleasant Cemetery in Toronto. .Disembodied voices and unexplained noises are frequently reported by tourists at this location. Witnesses have described feelings of being watched and of unease – sometimes to the point of fear (although that could also be the person's natural sense of fear in a cemetery; especially one so large). Other paranormal activities include light anomalies, electrical disturbances, touches and tugs by invisible presences (including one story where an employee was pushed off of a lawn tractor), shadow figures and objects disappearing.

http://hauntednorthamerica.net/all-locations -listing/all-locations-canada/toronto/north-end/

دکھائی نہ دینے والی مخلوق

Merritton Tunnel in St. Catharines. The famous blue mist/apparition which gives the tunnel its name, "Blue Ghost Tunnel". Paranormal activities include people becoming violently ill in certain spots here, light anomalies, sounds of children crying, spectral footsteps, disembodied voices including entire conversations, sound of whistling, feeling of being watched by this spirit and not wanted and people have reported being touched and pushed by this spirit. [2]

بغیر منزل کے بحری جہاز کی آمد

Ghost Ship of Northumberland Strait is described as a beautiful schooner that has three masts (sometimes four masts, as reports vary) with pure white sails, all of which become completely engulfed in flames as onlookers watch. Sherwood, Roland H. (1975). The Phantom Ship of Northumberland Strait And Other Mysteries Of The Sea. Lancelot Press.[page needed] There never seems to be a predetermined place for where the ship will appear; sightings tend to happen when least expected. Sherwood, Roland H. (1975). The

Phantom Ship of Northumberland Strait And Other Mysteries Of The Sea. Lancelot Press.[page needed] Sightings have occurred throughout the seasons, but seem to be more prevalent from September to November Hamilton, William B. "Folklore: Ghostly Encounters of the Northumberland Kind". The Island Magazine: 33–35.. These visions are also apparent before a northeast wind, and folklore has it that this brilliant ghost ship is a forewarning of a storm. Hamilton, William B. "Folklore: Ghostly Encounters of the Northumberland Kind". The Island Magazine: 33–35.

آگ کی گیند

Scotch Fort Cemetery in Tracadie. A Scottish colonist whose name was Peter MacIntyre arrived on Tracadie in 1773. At a local bar, he sat around the warm stove to start some great conversation with friends. Unfortunately the men started discussing a great ball of fire that was seen by witnesses here. MacIntyre didn't believe in spirits harming anyone so when the challenge was proposed to walk across here that very night, he was only to happy to take it up. MacIntyre was given a pitch fork and sent on his

merry way to the creepy French cemetery. In the morning, he was not found at his house. The group of men went up to the cemetery and found Peter dead on a grave. To this day the ball of fire is seen. It is believed by visitors that this place is not safe at night. Many apparitions have been seen and heard by visitors. It is definitely very creepy

http://voices.yahoo.com/the-top-five-most-haunted-places-prince-edward-5495577.html.

عورتوں کی آوازیں اور ٹھنڈی جگہ کا محسوس کرنا

Yeo House in Port Hill. This historic house is now part of Green Park Shipbuilding Museum and an interesting place to its visitors. It helps one experience what it must have been like being a member of a shipbuilding family during the pre-confederate times. This family was described as kind in nature. In the 1800s, James Yeo was the most influential and wealthy man in the colony. This place is believed to be haunted by Yeo's family. The feelings about being watched are huge, cold spots are felt, and the sounds of feminine voices have been heard by visitors.

http://voices.yahoo.com/the-top-five-most-haunted-places-prince-edward-5495577.html

لمبے بالوں والی جننی رات کے لباس میں

Château Frontenac in Quebec City. The apparition of 17th Century governor, Louis de Buade, is frequently seen by staff members and patrons to be on an eternal search for his fiancee who was in Europe at the time of his death. He is seen in period clothing sitting on windowsills, wandering the hallways and the ballroom and staring at sleeping guests in their rooms. A woman's ghost with long hair dressed in a sleeping gown in seen in many guest rooms; she has even been known to lie down in bed with guests. Chateau Frontenac, Quebec city, Canada". Montreal Paranormal Investigations. Retrieved 2014-04-01.

غائب ہوئی چیزیں دوسری جگہ سے ملنا

Fort de l'Île Sainte-Hélène on Saint Helen's Island. Witnesses report that it is to be home of eight hundred soldiers who lost their lives when their General purposely put them in the line of fire of enemy sharpshooters. They are buried in a mass grave on the island. Apparitions of the soldiers walk on this island. Other paranormal activities are spooky footsteps of soldiers and objects disappear only to be found in other places at a later time, ghostly mists, light

anomalies and disembodied voices. Fort Stewart". Quebec.pararesearchers.org. Retrieved 2014-04-01.

اجنبی آوازوں کا دھوائیں کی بو کا آنا

Notre-Dame Basilica-Cathedral in Quebec City. Anonymous specters have been witnessed by attendants walking in the rooms and halls of the church. Disembodied voices have been heard as well as mysterious footsteps. The apparitonal smell of smoke has been detected. A feeling of being watched is also been reported by this church's staff members

http://hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all-locations-canada/quebec/

لاتعداد جنات کا دکھائی دینا

Plains of Abraham in Quebec City. Numerous ghosts have been seen on the site due to the number of soldiers losing their lives during the battle in 1759. The spectral soldier most often seen by visitors is at the entrance to Tunnel 1 on warm evenings. His sightings are often combined with the smell and sound of cannon fire. Other sights and sounds of the battle are felt by tourists throughout this historic site. The smell of sulfur has also been reported by witnesses. It is most active on cold nights in September.

(Plains of Abraham". Quebec.pararesearchers.org. Retrieved 2014-04-01.)

لوگوں کا دکھائی نہ دینے والی مخلوق کا چھونا محسوس کرنا

Queen Elizabeth Hotel in Montreal. This hotel is allegedly haunted by a "woman in white". Her apparition wanders the halls and staircases of the hotel. She also occasionally roams in guest's rooms. People have been touched and pushed by invisible presences, unexplained noises include disembodied voices, unexplained bangs, mysterious knocks and footsteps. Other paranormal activity includes a feeling of being watched by specters has been reported by staff and guests as well as cold spots.

http://hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all-locations-canada/montreal/

جنات کی سرگرمیاں

St. John's Shrewsbury Anglican Church in Gore. Paranormal activities include disembodied voices, mysterious footsteps, feelings of unease and of being watched by spectral spirits, and light anomalies.

http://hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all-locations-canada/gore/

تین جنات کا یونیورسٹی پہ قبضہ

Darke Hall, University of Regina in Regina. This university campus is haunted by three very different ghosts. It is home to various scholars, professors, academics, not to mention a few apparitional figures. The building was once used as a Military Storage Unit, and then it was converted into a schoolhouse. After an outbreak of typhoid, the building was quarantined, and many students and teachers lost their lives. The ghosts of these children and their teachers still wander the campus grounds. Francis Nicholson Darke's ghost has been seen walking past the area where his funeral was heldMartin, Ashley (2012-10-25).

("Regina College has its share of ghosts". Leaderpost.com. Retrieved 2013-12-14.)

آفس ایریا میں ڈیسک کے نزدیک سگار کا دھواں

Fort Battleford in Battleford. This area was originally the capital of Northwest Territories before land speculators successfully transferred it to Regina in 1883. The officer's headquarters are said by tourists to be haunted by a surgeon. The town hall has a specter who has been

referred as "Charlie" prowling the second floor which once was an opera house. There have been reports about ghostly smells of chocolate chip cookies baking in the council chamber as well as of cigar smoke around desks in the office area. Apparitional war cries have been heard by tourists in the area around the fort. Other paranormal activities are light anomalies and a general feeling of unease. Fort Battleford National Historic Site".

Virtual Saskatchewan. Retrieved 2014-04-01.

جنات کی نہ سمجھ آنے والی، قدموں اور وہیل چیئر کے چلنے کی آوازیں

Fort San in Fort Qu'Appelle. A spectral nurse nicknamed "nurse Jane" is seen by witnesses wandering the halls and grounds. Other paranormal activities are unexplained voices, spooky footsteps, reports of hearing your name called, apparitional former patients, abiotic figures seen staring out of mirrors, feelings of being watched and not wanted, light anomalies, mysterious mists, feeling of being choked and the sounds of wheelchairs rolling through the hallways. "Prairie Specters: Location - Fort Qu'Appelle Sanatorium".

Prairiespecters.blogspot.co.uk. 2008-08-05. Retrieved 2013-12-14.

رات کو بچوں کی رونے اور ہنسنے کی آوازیں آنا

Government House in Regina. Over the years, several annonymous staff and former students have observed strange occurrences here. Doors have been said to open and close repeatedly with no one near, the sound of crying babies and laughing children have been heard late at night with no one around, and other witnesses have claimed to see eerie faces next to theirs when looking into mirrors.[123]One particular apparition of note is "Howie", believed by tourists to be the former cook of Lieutenant-Governor Archibald McNab. Many witnesses believe that his ghost roams the house; his footsteps often heard by visitors shuffling through the halls. He even has a say in the interior decorating—witnesses have inexplicably found objects shifted or moved from one room to another. "Old Government House is a little haunt on the Prairies". Toronto Star. Torstar. January 24, 2008. Retrieved September 24, 2008.

بغیر وجہ کے آنے والے شور کی وجہ سے سٹاف کا کام سے انکار

Hotel Saskatchewan in Regina. The seventh and the eighth floors seem to be the most active

and many hotel staff members refuse to work on these floors. There have been numerous guests complaining of spectral noises in their room on all floors though. Apparitions have been that just disappear before people's eyes. A cupboard once opened and a vase flew across the room in the Royal Suite.

http://hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all-locations-canada/regina/

دو جنات کا بچے اور مرد کی شکل میں دکھائی دینا

Marr Residence in Saskatoon. There are two ghosts associated with this location. One is seen by tourists as an orb with a small child's face inside. The other is a male presence who is known for tormenting women who enter the house. According to reports from visitors, these ghosts seem completely unaware of each other.

http://hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all-locations-canada/saskatoon/

دروازے کا خود کھلنا اور بند ہونا چیزوں کا خود بخود حرکت کرنا

Moose Head Inn in Kenosee Lake. Mysterious bangs and spectral moans have been heard by staff members and visitors. Other paranormal activities are objects disappearing on their own only to reappear somewhere else with no

explanation, doors in the women's restroom opening and closing by themselves, light anomalies as well as mysterious mists, objects moving on their own and lights turn on and off by themselves. Appliances have suddenly turned on and off by themselves. The heavy door to the freezer door also opens and closes on its own.

http://voices.yahoo.com/most-haunted-spots-saskatchewan-5221001.html

ہاسپٹل سٹاف کی جنات کی سرگرمیوں پہ شکایت

St. Paul's Hospital in Saskatoon. Spectral nuns walk the corridors of the basement. Paranormal activities are disembodied voices and spooky footsteps in that same basement. Hospital staff members have reported intense feelings of unease.

http://hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all-locations-canada/saskatoon/

مریض کا آگ سے جل کے مرنا

Saskatchewan Hospital in North Battleford. Paranormal activity includes apparitional sounds, mists and lights are witnessed in the cemetery at night as well as whispers from behind the headstones. One of the wings of the hospital had a terrible fire in the 1930s and one patient

passed away from her burns. She can still be seen wandering the burnt out wing at night. In the tunnels under the facility, apparitions disappear once they pass a living person. Other paranormal activities are light anomalies, disembodied voices, screams and bangs, mysterious footsteps and the feeling of being watched by spectral spirits especially from the windows.

http://prairiespecters.blogspot.com/2008/08/location-saskatchewan-hospital.html

سایہ دار چیزوں کا دکھائی دینا

Souris Valley Mental Health Hospital in Weyburn. It was reported that apparitional former patients wandered the defunct asylum. The asylum was demolished in 2009. Other paranormal activities are disembodied voices on the grounds and in the surrounding trees, spectral screams, mysterious bangs with other unexplained noises, light anomalies, feelings of being watched and of unease as well as shadowy figures.

http://hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all-locations-canada/weyburn/

آوازوں کا آنا اور قدموں کی چاپ

Commisioner's House in Dawson City. Apparitions of former residents roam this house.

They are most commonly seen on the upper floors. Other paranormal reports from visitors include disembodied voices and whispers as well feelings of unease and being watched, and spectral footsteps.

http://hauntednorthamerica.net/all-locations-listing/all-locations-canada/dawson-city/

لوگوں کی گواہی

Parks Canada Buildings in Dawson City. There are many historical buildings in this city's area that have been said to be haunted by visitors, but there are a few places that are more prominent than other locations. The first historical building is the Commissioner's Residence. Anyone will tell tourists that the place is beautiful inside, but few will venture inside. It was built at the turn of the century and the last commissioner to stay there was the Blacks in 1916. After that it was used as senior citizens home. Specters have been reported by witnesses as well as disembodied voices, and footsteps on the higher floors. The second historical building to be focused upon is the Palace Grand Theatre. Visitors have said that Klondike Kate's ghost wanders around her former dressing room. She was welcomed to the "Paris

of the North" with great acclaim. She was a wonderful show person and died at age eighty. The theater open in 1899 and is now housing performances that reflect the old west. Klondike Kate's "hay-day" was most certainly at this hotel and so it is where she stays. "Klondike Kate". Mysteries of Canada. Retrieved 2014-04-01. There are many other buildings to be seen (such as the Administration Building), but none so haunted as these two areas.

کمرے میں رات کو چیزوں کا حرکت کرنا

Westminster Hotel in Dawson City. This hotel came to Dawson City and was set up (as all things in Dawson City were) as a direct result of the Klondike Gold Rush in 1898. It was officially registered three years later and is also known by its other name, "The Pit". It was a grocery store in the very beginning with some rooms to let upstairs, but not enough to call it a hotel. It floats on ice and is considered to be preserved in the best condition as possible. Other paranormal activities are disembodied voices, things going bump in the night, and objects moving through the rooms have also been reported by witnesses.
http://voices.yahoo.com/the-to-five-most-haunted-yukon-territory-5539293.html

ورلڈ

چائنا کے چائینیز جنات

برآمدے میں دیکھے جانے والے جن کی رپورٹ

The Buma Inn in Beijing has been reported to have a ghost walking throughout corridors looking for the chef that poisoned his food. The chef stabbed himself on the same evening of the poisoned patron's death. Cultural, China (2007–2010). "Most haunted places in China...read if you dare". Cultural China.com. Retrieved 7 June 2012.، Buma Inn on Articlesphere.com

ورکرز اور سیاحوں کا جنات دیکھنے دعویٰ

The Forbidden City, located in the heart of Beijing and home to the Palace Museum, where many visitors and workers have claimed to have seen ghosts, such as a group of ladies-in-waiting or eunuchs walking by. Cultural, China (2007–2010). "Most haunted places in China...read if you dare". Cultural China.com. Retrieved 7 June 2012.[dead link]

دیہاتیوں کا اکیلے جانے سے ڈرنا

The Great Wall of China has many reports of

strange apparitions and the sounds of marching footsteps, from as reported by local tourists and employees. Many local villagers will not go up the wall alone, believing something very unfortunate will happen if they do. The TV series Destination Truth sent an expedition to spend the night investigating these supernatural reports near "The Wild Wall." "Destination Truth:Ghosts of the Great Wall". Syfy.com. Retrieved 11 June 2012.

سیڑھیوں پہ بھاگنے کی آوازیں، گلاس ٹوٹنے کا شور

The Normandie Apartment, now the Wukang Mansion, in Shanghai, was named after the World War I warship Normandie, and was designed by the famous Hungarian architect Ladislav Hudec. Sounds of footsteps running up the stairs, loud voices from empty rooms, and even the sounds of breaking glass are rumoured to be heard from this apartment building. The seventh floor corner apartment is believed to be haunted by a former tenant, who supposedly was an actress who committed suicide by jumping out of the windowCultural, China (2007–2010). "Most haunted places in China...read if you dare". Cultural China.com. Retrieved 7 June 2012.[dead link] Haunted

Shanghai: A ghostly apartment buildingfrom CNN International.

جنات کو بچاتے ہوئے ایکسیڈنٹ

The Tuen Mun Road is considered haunted, where many car accident deaths occur, said to be the result of drivers trying to avoid hitting ghosts that suddenly materialize in the middle of the road. Some drivers have reported to officers that they had lost complete control of their vehicle, as if someone else were driving. Cultural, China (2007–2010). "Most haunted places in China...read if you dare". Cultural China.com. Retrieved 7 June 2012.[dead link]، The Most Haunted Roads in the World on Paranormal Haze.

دوسری منزل پہ دورازوں کا خودکھلنااورقدموں کی آہٹ

The Casa Sámano Museum used to belong to Juan Sámano, Viceroy of New Granada. Probably one of the most hated figures of Colombian history; in life he used to spit, step on and kick those he did not like, which he has continued doing in the afterlife.[27]Surveillance have felt steps on the second floor and doors which appear to open by themselves. City

Noticias. "SUPUESTO FANTASMA SE APARECE EN EL MUSEO CASA SAMANO (In Spanish)". Retrieved 15 April 2014.

جن کا دیوار کو تین دفعہ کھٹکھٹانا

The Gilberto Alzate Avendaño Foundation is reported to be haunted by the ghost of Viceroy José Manuel de Ezpeleta, nicknamed "The Green Jacket Ghost". Legend says the ghost used to knock three times on a wall on the second floor and then disappear. El Espectador, ed. (2002). "Los 8 fantasmas de la Candelaria". Retrieved 15 April 2014. Gloria Helena Rey (2005). El Tiempo, ed."ESPANTOS CAPITALINOS (In Spanish)". Retrieved 15 April 2014.

طالبعلموں گھر میں کسی کی موجودگی کا احساس ہونا

The Juan Montúfar House has been a boarding house since colonial times, and is still run by Montúfar descendants. Students who have lived in the house have felt presences, steps in the middle of the night, and temperatures drastically dropping. Stella Monsalve Gaitán (2008). "FANTASMAS DE LA CANDELARIA (In Spanish)". Retrieved 29 March 2014

ٹوائلٹ کا فلش کا خود بخود چلنا

La Calle del Sol(The Street of the Sun(was built in 1917as a lodge for a religious community, but became the headquarters for the Colombian Intelligence Service(now DAS(in 1945],31[which was used to incarcerate and torture prisoners during La Violencia. Now an apartment complex, some residents report hearing screams, moans, laughs, punches and whippings, preceded by lights and strange fogsEl Espectador, ed).2002".(Los 8 fantasmas de la Candelaria."Retrieved 15April 2014..Some workers of a restaurant, also located on the dungeon's location, report toilets flushing by themselves, things changing position on their own, and an invisible force in the kitchen area which pats workers on their backs. Supposedly these are the souls of those who were tortured, or perhaps a witch who was the mother of one of those prisoners. Metrocuadrado.com(ed".(.Tres de los lugares más tenebrosos de Bogotá (In Spanish."(Retrieved 29March 2014).

OOOOO